باسمہٖ تعالیٰ

انوارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم



شرح

خصائصِ امام امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم بن ابی طالب

تالیف:
الحافظ الحجۃ ابی عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی
صاحب السنن کبریٰ احد الصحاح الستۃ

کا

اردو ترجمہ مع حل لغات اور تشریح مع اسماء الرجال

مترجم و شارح
رفیق محمد امیر شاہ قادری گیلانی

شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور شہر

باسمہٖ تعالیٰ

الامام علی
کرم اللہ وجہہ الکریم

شرح

خصائص الامام امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم بن ابی طالب

تالیف:

الحافظ الحجۃ ابی عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

صاحب السنن کبریٰ احد الصحاح الستۃ

کا

اردو ترجمہ مع تشریح مع اسماء الرجال

مترجم و شارح

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اکیڈمی یکہ توت پشاور شہر

لافتی الاعلی

باسمہٖ تعالیٰ

انوارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

شرح

خصائص الامام امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم بن ابی طالب

تالیف

الحافظ الحجۃ ابی عبد الرحمٰن احمد بن [illegible]

صاحب السنن [illegible]

کا

اردو ترجمہ حلِ لغت اور تشریح مع اسماء الرجال

مترجم و شارح

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اکیڈمی یکہ توت [illegible]

نام کتاب: خصائص الامام امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (کرم اللہ وجہہ الکریم)

تالیف: الحافظ الحجۃ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی

انوارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

(اردو ترجمہ)

مترجم: (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی یکہ توت پشاور شہر

ناشر: شاہ محمد غوث اکیڈمی کوچہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور

منتظم اعلیٰ: سید غلام الحسنین قادری گیلانی

سائز: ۱۸ × ۲۳ / ۴

کمپیوٹر کمپوزنگ: سید نقی الحسن ترمذی

تاریخ اشاعت: بار اول (۱۹۹۴ء)

تاریخ اشاعت: بار دوم (۲۰۰۴ء)

مطبع: رضوان پرنٹنگ پریس ڈھکی نامہ پشاور شہر

ملنے کا پتہ

شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اکیڈمی محلہ یکہ توت

پشاور شہر

فون: ۲۱۳۳۶۲

معنون

بطلِ جلیل، امامِ حریت، علم بردارِ اظہارِ رائے الحافظ الحجۃ

ابو عبدالرحمٰن احمد

بن شعیب النسائی صاحب السنن کبریٰ احد الصحاح الستۃ

کے نام

جنہوں نے اہلِ کوفہ کے سامنے **صحابۂ کرام** رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
کی عظمت و شان بیان فرمائی۔

اور

اہلِ شام کے سامنے **اہلِ بیت عظام** رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور خصوصاً
سیدنا و مولٰنا و مرشدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم
کی شانِ رفیع اور مناقبِ علیا بیان فرمائے۔

جس کی پاداش میں نہایت ہی صبر و استقامت اور جرأت و استقلال
کے ساتھ شامیوں کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

باسمہٖ تعالیٰ

عرض مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْن وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن اَمَّا بَعْد

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ ''انوار علی شرح خصائص الامام امیر المومنین علی ابن ابی طالب'' دوسری مرتبہ شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

اس کا اردو ترجمہ، حل لغت اور شرح ۱۹۷۸ء میں قلم بند کی چکی تھی لیکن اس کی اشاعت تقریباً پندرہ سال کے بعد ہوئی۔ شاید اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کو یہی منظور تھا اس عرصے میں اس کے اسماء الرجال بھی تحریر کئے گئے۔ پیاری بیٹی ڈاکٹر سیدہ ام سلمیٰ گیلانی سلمہا اور عزیزم سید محمد انور شاہ قادری (ایم اے) نے اسماء الرجال کی تیاری کے دوران مختلف کتابوں سے حوالہ جات فراہم کرنے میں تعاون فرمایا اور یوں پہلی بار ۱۹۹۴ء میں کتاب منظر عام پر آئی۔ اس کے ساتھ ساتھ مجلہ ''الحسن'' میں بالاقساط چھپنے کا سلسلہ بھی شروع ہوا جو جلد نمبر ا شمارہ نمبر ۷ فروری ۱۹۹۳ء تا جلد نمبر ۱۵ شمارہ ۱۷۰۔۱۶۹ نومبر ۱۹۹۹ء کو تکمیل پزیر ہوا۔

اس فقیر نے سال ۱۴۱۹ ہجری کے ماہ رمضان المبارک میں آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان رحمۃ اللہ علیہ یکہ توت پشاور میں کتاب ہذا کا درس بھی دیا جسے کثیر طلباء نے سماعت فرمایا ان میں سے چند متعلمین کے نام یہ ہیں

قاری حافظ نصیر الدین صاحب قادری (خطیب جامع مسجد حضرت ابوالبرکات سید حسن رحمۃ اللہ علیہ قادری گیلانی پشاور)، قاری حافظ علاؤ الدین صاحب قادری (خطیب وامام جامع مسجد محلّہ قاضی خیلاں پشاور شہر)، مولانا سید حکیم شاہ صاحب بخاری قادری (خطیب جامع مسجد حیدر کرار جھنڈا بازار پشاور شہر)، برخوردارم سید محمد نورالحسنین قادری گیلانی، سید غلام الحسنین قادری گیلانی، سید محمد انور شاہ بخاری قادری، سید محمد یاسر بخاری قادری، حاجی سجاد حسین صاحب قادری، حاجی تنویر احمد صدیقی قادری اور جناب محمد قمر صدیقی قادری (ایم اے) وغیرہ۔

''انوار علی'' محبان اہل بیت کی طرف سے ہاتھوں ہاتھ لی گئی اور اشاعت کے فوراً بعد اس کے تمام نسخے ختم ہو گئے جبکہ آئے دن اہل محبت کی طرف سے کتاب کی طلب میں اضافہ ہو رہا تھا اور روز بروز ٹیلی فون اور خطوط کے ذریعے اس کی اشاعت کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا تھا جبکہ ہماری ٹیم ''الحسن'' اور شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اکیڈمی کی دیگر

کتابوں کی اشاعت میں مصروف تھی جس کی بدولت ابھی ''انوارِ علی'' کی طباعت میں مزید وقت لگ جاتا لیکن محترم الحاج منظور الٰہی صاحب قادری کی محبت، ذوق وشوق اور خصوصی دلچسپی سے یہ کتاب اپنی باری سے قبل ہی آپ کے ہاتھوں تک پہنچ رہی ہے۔ یہ فقیر جناب منظور الٰہی صاحب قادری اور ان کے بھائیوں کا صمیم قلب سے شکر گذار ہے۔

ہمارے مہربان ڈاکٹر محمد انعام صاحب قادری اگرچہ طب کے پیشے سے منسک ہیں لیکن دین سے بھی انہیں گہرا شغف ہے اور عصری تقاضوں کے مطابق مذہبی کتابوں کے مطالعہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ نے بھی انوارِ علی کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ فقیر ڈاکٹر صاحب کا بھی تہہ دل سے متشکر ہے۔

قبل ازیں کتاب ہذا کی کتابت کر کے اسے طبع کروایا گیا تھا لیکن اس بار کمپیوٹر پر کمپوزنگ کی گئی ہے۔ محترم سید تقی الحسن صاحب ترمذی قادری نے دن رات کام کرتے ہوئے نہایت ہی عقیدت و محبت کے ساتھ اسے کمپیوٹر پر کمپوز کیا۔ سید علاؤالدین احمد قادری گیلانی المعروف شوکت آغا، سید محمد انور شاہ قادری اور سید غضنفر علی شاہ صاحب بخاری قادری نے اس کی تصحیح کا کام کیا جبکہ مفتی سید حسین فرید گیلانی مدظلہ العالیٰ اور غلامِ دستگیر نے احادیث مبارکہ کے عربی متن پر اعراب لگائے۔ برخوردارم سید محمد نور الحسنین قادری گیلانی اور سید غلام الحسنین قادری گیلانی نے طباعت اور بائنڈنگ وغیرہ کے مراحل میں ہاتھ بٹایا، اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ ان سب کی مساعی جمیلہ اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول و منظور فرمائے۔

آخر میں ایک بار پھر یہ فقیر اپنے ان تمام مہربانوں اور کرم فرماؤں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے جن کے تعاون سے یہ کتاب قارئین تک پہنچ رہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس نازک دور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو اپنے نبی کریم ﷺ اور آپ کی اہل بیت اطہار کی حقیقی محبت اور ادب واحترام نصیب فرمائے۔

آمین و بجاہ نبی الرؤف الرحیم علیہ التحیۃ و التسلیم

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

۱۱ جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ / ۲۹ جولائی ۲۰۰۴ء


"حدیث شریف"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن خطبہ میں ارشاد فرمایا :-

یاایُّھَا النَّاسُ اِنِّی قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ

(رواہ الترمذی ۔ ابواب المناقب)

ترجمہ : اے بنی نوع انسان میں تم میں وہ چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم اُسے پکڑے رہو تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن حکیم) اور میری عترت اہلبیت۔



بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

الامام النسائی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ

(المتوفی ۳۰۳ھ)

محبت ایک ایسا عظیم اور گراں بہا جذبہ ہے جو ہر شے کی نشو ونما، تعمیر و ترقی اور حسن و دلکشی میں اضافہ کرتا ہے۔ یہ نفرت کی ضد ہے جو محنت و مشقت، تلاش و جستجو، افکار و خیالات اور اور عزم و استقلال کو جلا بخش کر کمزور کو طاقتور، پست کو بلند اور ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دیتا ہے۔ کائنات کی تخلیق اسی جذبے کی مرہون منت ہے جس کا ثبوت حدیث قدسی سے یوں ملتا ہے۔

''لَوۡ لَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ''

پروردگار عالم نے اپنے نائب حضرت انسان کو بھی اس جذبے کا وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس جہانِ رنگ و بو کی مختلف اشیاء اور افراد سے محبت ہر انسان کے دل میں فطری طور پر موجود ہوتی ہے۔ لیکن اس کی یہ شدید محبت اسے اپنی اصل منزلِ مقصود سے بھٹکانے کا باعث بھی بن سکتی ہے اس لئے رب تعالیٰ نے اس خطرے سے بچنے کیلئے ان الفاظ میں رہنمائی فرمائی

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَ اَبۡنَآؤُكُمۡ وَ اِخۡوَانُكُمۡ وَ اَزۡوَاجُكُمۡ وَ عَشِيۡرَتُكُمۡ وَ اَمۡوَالُ ۨ اقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَ تِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ جِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ط وَ اللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ (التوبۃ ۹ : ۲۴)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (ترجمہ از کنز الایمان)

اس آیۂ کریمہ میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ایک مومن کیلئے لازمی ہے کہ وہ دنیوی چیزوں اور رشتوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور جہاد سے محبت رکھے اور بوقتِ ضرورت اپنی تمام محبتوں کو ان تین محبتوں پر قربان

کردے۔ یہاں پر یہ تین محبتیں ذکر کرتے ہوئے وسط میں رسول اللہ ﷺ کی محبت بیان ہوئی ہے۔ جس میں یہ لطیف رمز موجود ہے کہ ان تینوں محبتوں کا مرکز و محور پیارے محبوب ﷺ کی محبت ہے۔ یعنی ہر چیز سے بڑھ کر محبت رسول اللہ ﷺ سے اپنے قلوب کو مزین کرنا چاہئے اور پیارے محبوب ﷺ کی محبت کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے تعلق اور نسبت رکھنے والی ہر شے اور ہر ہستی (امہات المومنین، صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) سے محبت کی جائے اور ان میں سے اہل بیت پاک علیہم السلام کی محبت خصوصی اہمیت کی حامل ہے جس کا تقاضا ہر مسلمان سے قرآن حکیم نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی (الشوریٰ ۴۲ : ۲۳)

ترجمہ: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔ (ترجمہ از کنز الایمان)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مفسرین کرام نے قرابت داروں کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے قرابت داروں سے کون لوگ مراد ہیں جن کی محبت واجب کی گئی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، فاطمۃ الزہرا اور ان کے دونوں بیٹے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم"۔[1]

آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو متعدد احادیثِ مبارکہ میں اہلِ بیتِ عظام کی محبت کی تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں چند احادیث نبویہ ملاحظہ فرمائیں۔ پیارے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَ اَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰهِ فَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ[2]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت حاصل کرنے کے لئے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِیِّکُمْ وَ حُبِّ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ[3]

ترجمہ: اپنی اولاد کو تین خصلتیں سکھاؤ اپنی نبی پاک ﷺ کی محبت، آپ ﷺ کے اہل بیت کی محبت اور قرآن کریم کی تلاوت۔

---

[1] جلال الدین سیوطی، تفسیر در منثور، دار المعرفۃ بیروت، جلد ۶ صفحہ ۷ [2] صحیح ترمذی شریف، ابواب المناقب، مناقب اہل بیت النبی ﷺ

[3] ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی، علموا اولادکم محبت اہل بیت النبی اردو ترجمہ ڈاکٹر محمد مبارز ملک، زاویہ پبلشرز لاہور ۲۰۰۲، صفحہ ۱۵

خصوصاً حجۃ الوداع جیسے اہم اور تاریخی موقع پر ہزار ہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اہل بیت پاک علیہم السلام کے متعلق ارشاد فرمایا

یَآیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ من اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللہِ وَ عِتْرَتِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ [1]

ترجمہ: اے بنی نوع انسان! میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے کتاب اللہ یعنی قرآن اور میری عترت اہل بیت۔

یہی حدیث صحیح مسلم میں کچھ ردوبدل کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔[2] اور اس میں اہل بیت کا ذکر تین بار کیا گیا ہے۔ جو انتہائی قابل غور ہے کہ پیارے محبوب ﷺ نے اپنی اہل بیت کے حقوق کے بارے میں کس قدر تاکید فرمائی ہے۔

سرور کونین ﷺ نے بے شمار مواقع پر اہل بیت اطہار علیہم السلام کے ان نورانی نفوس کا نام لے کر خصوصی طور پر ان کے بلند مقام سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو آگاہ فرمایا۔

امام الاولیاء، سند الاتقیاء، امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی عظمت و شرافت کیلئے حضور ﷺ کے اس ارشاد سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے، بخاری شریف کی حدیث ہے:

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ، لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ [3]

ترجمہ: اور نبی کریم ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

یعنی پیارے محبوب ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے جسم و جاں کو اپنے جسم و جاں سے تشبیہ دی جس کا ذکر دیگر احادیث مبارکہ میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ اور ایک دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا کہ اے علی تو میرے نزدیک ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں حضرت ہارون علیہ السلام تھے۔[4]

نیز خاتون جنت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا:

فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِیْ [5]

یعنی فاطمۃ الزہرا میرے جگر کا ٹکڑا ہے پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

اور حسنین کریمین سے محبت کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا

---

[1] صحیح ترمذی شریف، ابواب المناقب، مناقب اہل بیت النبی ﷺ [2] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، مناقب اہل بیت النبی ﷺ

[3-4] صحیح بخاری شریف، کتاب المناقب، باب مناقب علی المرتضیٰؑ [5] صحیح بخاری شریف کتاب المناقب، باب مناقب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَ اَحِبَّ مَنْ یُحِبُّھُمَا [1]

ترجمہ: یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور جو انہیں محبوب رکھیں ان سے بھی محبت فرما۔

یعنی اہل بیت رسول ﷺ کی محبت انسان کو اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اسلام ﷺ کی محبت اور رحمت کا حقدار بنا دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے محبت اہل بیت کو ہمیشہ اپنا شعار بنائے رکھا۔

خلیفہ اول حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے ارشاد فرمایا

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ۔ [2] قَالَ ارْقَبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ [3]

ترجمہ: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ مجھے رسول ﷺ کے قرابت داروں سے صلہ رحمی اپنے قرابت داروں سے زیادہ عزیز ہے۔ نیز فرمایا کہ محمد ﷺ کی رضامندی آپ ﷺ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین جناب سیدنا فاروق اعظم ؓ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا

''ہمارے سروں کے بال اللہ تعالیٰ نے آپ کی برکت سے اگائے ہیں'' [4]

خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جب صحابہ کرام کے وظائف مقرر کئے تو سب سے زیادہ تنخواہ بدری صحابہ کی مقرر فرمائی اور حسنین کریمین کی تنخواہیں بھی ان کے برابر تھیں۔ [5] حالانکہ حسنین کریمین غزوۂ بدر کے وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے چنانچہ آپ نے ان حضرات کے لئے پانچ پانچ ہزار درہم مقرر کئے اور اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر ؓ کے لئے دو ہزار درہم۔ جب اس بارے میں عبداللہ نے اپنے والد سے گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا

وَیْحَکَم یَا عَبْدَاللّٰہِ ھَلْ لَکَ جَدٌّ کَجَدِّھِمَا اَوْ جَدَّۃٌ کَجَدَّتِھِمَا اَوْ اُمٌّ کَاُمِّھِمَا اَوْ اَبٌ کَاَبِیْھِمَا [6]

ترجمہ: تیری خرابی ہے اے عبداللہ، کیا تیرا نانا ان کے نانا جیسا ہے یا تیری نانی اور ان کی نانی جیسی ہے یا تیری ماں ان کی ماں جیسی ہے یا باپ ان دونوں کے باپ جیسا ہے۔

۱،۳: صحیح بخاری شریف، کتاب المناقب، مناقب امام حسن و امام حسین علیہما السلام ۲: صحیح بخاری شریف، کتاب المناقب، باب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

۴: یوسف بن اسماعیل نبھانی، برکات آل رسول ﷺ اردو ترجمہ عبدالحکیم شرف، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۹۹۰ء صفحہ ۲۶۰

۵: معین الدین ندوی، تاریخ اسلام حصہ اول و دوم، صفحہ ۲۱۵ ۶: ڈاکٹر محمد عبدہٗ یمانی، محولہ بالا صفحہ ۶۶

امام الفقہاء حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''اہل بیت کی ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے''۔[۱]

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معمولات وفرمودات کی روشنی میں تابعین اور تبع تابعین نے بھی اہل بیت رسول ﷺ کی محبت ومودت کو تاحیات حرزِ جاں بنائے رکھا۔ لیکن خلافت راشدہ کے اختتام پر امتِ مسلمہ کو وہ کٹھن ایام بھی دیکھنے پڑے جب ذکرِ اہل بیت گردن زدنی ٹھہرا اور محبتِ اہل بیت کے نتیجے میں انہی بزرگ ترین ہستیوں کو قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں، کوڑوں کی سزائیں دی گئیں، یہاں تک کہ پھانسی پر لٹکانے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔لیکن اہل بیت کی محبت انکے دلوں میں اس قدر راسخ ہو چکی تھی کہ امراء کا جبر واستبداد اور ظلم وستم ان کے پائے استقلال کو ڈگمگا نہ سکا۔عزم وہمت کے ان پیکروں میں حضرت ابوذر غفاری، حضرت عمار بن یاسر، حضرت بلال، حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہم، حضرت امامِ اعظم امام ابوحنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کے نام نامی اور اسم گرامی امتِ محمدیہ ﷺ کیلئے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ان بلند مرتبت اور پاک طینت حضرات میں حضرت امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی شامل ہے جن کی کتاب حدیث سنن نسائی اہل سنت کی چھ صحیح ترین کتابوں یعنی صحاحِ ستہ میں شامل ہے اور کتاب ہذا بھی آپ ہی کی تالیفِ لطیف ہے۔

آپ کا نام احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے[۲]۔ آپ ۲۱۵ ہجری میں بمقام نسا پیدا ہوئے[۳]۔ نسا خراسان کا ایک مشہور شہر ہے، اسی نسبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نسائی کہا جاتا ہے۔[۴]

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حصولِ علم کیلئے دور دراز مقامات خراسان، عراق، حجاز، مصر اور شام کا سفر اختیار کیا[۵]، اور آئمۂ وقت کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر کے حدیثِ نبوی ﷺ کا علم حاصل کیا۔[۶]

آپ کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے، امام شمس الدین محمد ذہبی المتوفی ۷۴۸ھ نے پ (۷۵) اساتذہ

۱۔ ایضاً یوسف بن اسماعیل نبہانی، برکات آل رسول ﷺ صفحہ ۲۴۴

۲۔ ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، دائرہ معارف نظامیہ حیدر آباد دکن ۱۳۲۵ھ، جلد ۱ صفحہ ۳۶

۳۔ امام شمس الدین محمد ذہبی، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۹۸۳ء۔ جلد ۱۴، صفحہ ۱۲۵

۴۔ شاہ عبدالعزیز، بستان المحدثین اردو ترجمہ عبدالسمیع، نور محمد اصح المطابع کراچی، صفحہ ۱۸۹

۵۔ امام ابوعبداللہ محمد ذہبی، تذکرۃ الحفاظ اردو ترجمہ محمد اسحاق، اسلامک پبلشنگ لاہور ۱۹۸۱ء، جلد ۲ صفحہ ۴۸۶

۶۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، اردو ترجمہ انوار الحق قاسمی، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۹ء، جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۶

کے نام ذکر کئے ہیں[1]۔ جن میں درج ذیل حضرات کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں

۱: امام قتیبہ بن سعید بلخی محدث خراسان (۱۴۹- ۲۴۰ہجری)

۲: حافظ الکبیر امام اسحاق بن راہویہ نیشاپوری (۱۶۱- ۲۳۸ہجری)

۳: شیخ الاسلام امام ہشام بن عمار سلمی دمشقی (۱۵۳-۲۴۵ہجری)

۴: شیخ الاسلام امام محمد بن نصر مروزی (۲۰۲ہجری)

۵: امام محمود بن غیلان مروزی (المتوفی ۲۳۹ہجری)

۶: امام ابوکریب ہمدانی کوفی (المتوفی ۲۴۸ہجری)

آپ کا حلقۂ تلامذہ بھی نہایت وسیع تھا۔ آپ نے حصولِ علم کے بعد مصر میں سکونت اختیار فرمائی اور مختلف بلاد و امصار سے کثیر طلباء آپ سے استفادۂ علم کیلئے حاضر ہوتے، چند معروف اور مشہورِ زمانہ شاگردوں کے نام یہ ہیں[2]

۱: ابوالبشیر الدولابی محمد بن احمد بن حماد انصاری (المتوفی ۳۱۰ہجری)

۲: ابوالقاسم امام ثابت بن حزم (المتوفی ۳۱۳ہجری)

۳: ابوجعفر طحاوی (۲۳۷- ۳۲۱ہجری)

۴: ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ عقیلی (المتوفی ۳۲۲ہجری)

۵: حافظ محمد بن قاسم قرطبی (المتوفی ۳۲۷ہجری)

۶: ابوبکر محمد بن احمد بن جعفر الحداد کنانی مصری (المتوفی ۳۴۴ہجری)

۷: حافظ ابوعلی نیشاپوری (۲۷۷-۳۴۹ہجری)

۸: حمزہ بن محمد الکنانی مصری (۲۷۵-۳۵۷ہجری)

۹: ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (۲۶۰-۳۶۰ہجری)

۱۰: امام ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق (المتوفی ۳۶۴ہجری)

۱۱: الحسن بن رشیق العسکری مصری (۲۸۳- ۳۷۰ہجری)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ انتہائی خوبصورت اور تنومند انسان تھے، بڑھاپے کے باوجود چہرہ لال سرخ تھا[3]، اور قندیل کی

---

[1] امام شمس الدین محمد ذہبی، سیر اعلام النبلاء جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۵_۱۲۷

[2] ایضاً امام شمس الدین ذہبی۔ سیر اعلام النبلاء جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۷

[3] امام ابوعبداللہ محمد ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، جلد ۲، صفحہ ۴۸۶

طرح چمکتا تھا۔ انتہائی خوش اخلاق، وسیع القلب اور فیاض تھے۔ آپ کا دستر خوان بڑا وسیع تھا۔ فدیہ ادا کر کے مسلمان قیدیوں کو رہا کروانا آپ کا معمول تھا، توکل و استغناء طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ سلاطین کی مجالس سے کنارہ کش رہتے۔[۲]

آپ رحمۃ اللہ علیہ انتہائی عابد، متقی اور شب بیدار تھے۔ ہمیشہ صومِ داؤدی پر عمل پیرا رہے یعنی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے، تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ جہاد بالقلم کے علاوہ جہاد بالسیف میں بھی حصہ لیتے تھے اور امیر مصر کی معیت میں جہاد میں شریک ہوئے۔[۳]

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام بہت بلند ہے۔ معاصرین کے علاوہ ہر دور کے جلیل القدر علماء وفضلاء آپ کے علم و دانش اور فضل و کمال کے معترف رہے ہیں۔

امام ابوالحسن دارقطنی فرماتے ہیں

اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مُقَدَّمٌ عَلٰی کُلِّ مَنْ یُذْکَرُ بِھٰذَا الْعَلْمِ مِنْ اَھْلِ عَصْرٍ[۴]

ترجمہ: ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ زمانے کے میں علم حدیث میں جتنے قابل ذکر لوگ تھے یہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ان سب پر فوقیت رکھتے تھے۔

یہی امام دارقطنی کہتے ہیں

کَانَ اَبُوْبَکْرٍ بْنُ الْحَدَّادِ الفقیه کَثِیْرَ الْحَدِیْثِ وَلَمْ یُحَدِّثْ عَنْ اَحَدٍ غَیْرِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیْ فَقَطْ وَقَالَ رَضِیْتُ بِهٖ حُجَّتِیْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی (ابنِ حجر عسقلانی، تهذیب التهذیب جلد ۱، صفحه ۳۸)

ترجمہ: ابوبکر بن حداد بہت بڑے فقیہہ اور کثیر الحدیث محدث تھے وہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجت بنا لیا ہے۔

ابوالحسین بن مظفر کا قول ہے

۱: ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۷ ۲: امام ابوعبداللہ محمد ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۴۸۷

۳: ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب، دارالافاق جدیدہ بیروت جلد ۲ صفحہ ۲۴۰

۴: امام شمس الدین محمد ذہبی، سیر اعلام النبلاء جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱

سَمِعْتُ مَشَائِخَنَا بِمِصْرَ يَعْتَرِفُوْنَ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِیْ بِالتَّقَدُّمِ وَالْاِمَامَةِ (ایضًا تهذیب التهذیب، جلد ۱، صفحه ۳۷)

ترجمہ میں نے اپنے مشائخ سے سناوہ فرمایا کرتے تھے کہ مصر والے امام ابی عبدالرحمٰن النسائی کے تقدم، فضیلت اور امامت کے معترف تھے۔

حافظ ابن طاہر نے سعد بن علی زنجانی کا قول نقل کیا ہے کہ:

اِنَّ لِاَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ شَرْطًا فِی الرِّجَالِ اَشَدَّ مِنْ شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ [1]

ترجمہ: بے شک رجال کے متعلق ابوعبدالرحمٰن کی شرائط بخاری اور مسلم کی شرائط سے زیادہ سخت ہیں۔

صاحب ''تاریخ مصر'' احمد بن یونس لکھتے ہیں۔

اِنَّ لِاَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیْ قَدِمَ مِصْرَ قَدِیْمًا وَ کَانَ اِمَامًا فِی الْحَدِیْثِ ثِقَةً، ثَبَتًا، حَافِظًا [2]

ترجمہ: یقیناً ابی عبدالرحمٰن النسائی جب مصر آئے تو آپ امام وقت تھے، آپ حافظ الحدیث ثقہ اور ثبت تھے۔

ابن اثیر جزری نے آپ کے تقویٰ اور ورع کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

وَ کَانَ وَرِعًا مُتَحَرِّیًا وَ اِنَّمَا یَقُوْلُ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَ اَنَا اَسْمَعُ [3]

ترجمہ: آپ کا ورع اور تقویٰ حیرت میں ڈال دیتا ہے کہ آپ نے اپنے استاد حارث بن مسکین سے جس حال میں حدیث کی سماعت کی اسے ہو بہو اسی طرح ''قِرَاءَةً عَلَیْهِ'' (ان کے سامنے پڑھا گیا اور ''اَنَا اَسْمَعُ'' میں نے سنا) کے الفاظ سے بیان کیا۔

یعنی دیگر اساتذہ سے اخذ کردہ روایات کی طرح ''حَدَّثَنَا'' اور ''اَخْبَرَنَا'' کی اصطلاحات استعمال نہیں کیں۔

حافظ عماد الدین ابن کثیر تحریر کرتے ہیں۔

''اپنے زمانے کے امام، اپنے ہم عصروں، ہم مسلک لوگوں اور اپنے زمانے کے تمام فضلاء میں سب سے بڑھے ہوئے تھے'' [4]

---

[1] امام شمس الدین ذہبی، سیر اعلام النبلاء جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱

[2] ابن خلکان، وفیات الاعیان، منشورات الرضی قم، طبعہ الثانیہ ۱۳۶۴ھ، جلد ا صفحہ ۷۸

[3] امام شمس الدین ذہبی، سیر اعلام النبلاء، جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۰

[4] ابن کثیر، البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۶

امام شمس الدین ذہبی ''سیر اعلام النبلاء'' میں رقم طراز ہیں

''اَلْاِمَامُ، الْحَافِظُ، اَلثَّبْتُ، شَیْخُ الْاِسْلَامِ ، نَاقِدُ الْحَدِیْثِ ، کَانَ مِنْ بُحُوْرِ الْعِلْمِ مَعَ الْفَهْمِ وَ الْاِتْقَانِ وَالْبَصَرِ وَ نَقْدِ الرِّجَالِ وَحُسْنِ التَّالِیْفِ وَلَمْ یَکُنْ فِیْ رَأْسِ الثَّلاثَمِائَةِ اَحْفَظُ مِنَ النَّسَائِیْ وَ هُوَ اَحْذَقُ بِالْحَدِیْثِ وَ رِجَالِهٖ مِنْ مُسْلِمٍ وَمِنْ اَبِیْ دَاوُدَ وَمِنْ اَبِیْ عِیْسٰی وَهُوَ جَارٍفِیْ مِضْمَارِ الْبُخَارِیِّ وَ اَبِیْ زُرْعَةَ''

(امام شمس الدین ذهبی ، سیر اعلام النبلاء جلد ۱۴ صفحه ۱۲۵)

ترجمہ امام، حافظ، ثبت، شیخ الاسلام اور ناقد الحدیث تھے۔ نیز آپ معرفت و اتقان، بصر، نقد الرجال اور حسن تالیف کے ساتھ علم کے سمندر تھے۔ اور تیسری صدی ہجری کے اوائل میں نسائی سے بڑھ کر حدیث کا حافظ کوئی نہیں تھا۔ اور وہ حدیث کو بہت زیادہ جانتے تھے ان کے رجال مسلم، ابوداؤد، اور ابوعیسیٰ کے رجال ہیں اور وہ علل حدیث اور اسمائے رجال کے علوم میں بخاری اور ابوزرعہ کے ہم پلہ ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے چار شادیاں کی تھیں لیکن افسوس کہ مؤرخین نے آپ کی اولاد کا کوئی تذکرہ نہیں کیا البتہ حافظ ابن حجر نے آپ کے تلامذہ میں آپ کے بیٹے عبدالکریم کا ذکر کیا ہے۔[1]

وصال

اہل سنت کے اس جلیل القدر امام کو محبتِ اہل بیت کی پاداش میں جامِ شہادت نوش کرنا پڑا۔ حضرت شاہ ولی اللہ کے فرزند ارجمند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے وصال کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''ان کی موت کا واقعہ یہ ہے کہ جب آپ مناقبِ مرتضوی (کتاب الخصائص) کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد میں پڑھ کر سنائیں تا کہ بنی اُمیہ کی سلطنت کے اثر سے عوام میں ناصبیت کی طرف جو رجحان پیدا ہو گیا تھا اس کی اصلاح ہو جائے۔ ابھی اس کا تھوڑا سا حصہ ہی پڑھنے پائے تھے کہ ایک شخص نے پوچھا امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کے متعلق بھی آپ نے کچھ لکھا ہے؟ تو نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ''معاویہ کیلئے یہی کافی ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائیں ان کے مناقب کہاں ہیں''۔ بعض لوگ

[1] محمد عبدہ، مقدمہ سنن نسائی اردو ترجمہ نواب وحید الزمان، اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور ۱۹۸۵ء، جلد ۱ صفحہ ۸

کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بھی کہا تھا کہ مجھ کو ان کے مناقب میں سوائے اس حدیث ''لا اشبع الله بطنه '' کے سوا اور کوئی حدیث نہیں ملی ۔ پھر کیا تھا لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا ان کے خصیتین میں چند ایسی شدید ضربیں پہنچیں کہ نیم جان ہو گئے ۔ خادم ان کو اٹھا کر گھر لے آئے ، آپ نے فرمایا کہ مجھے ابھی مکہ معظمہ پہنچا دو تا کہ میرا انتقال مکہ یا اس کے راستے میں ہو۔ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات مکہ معظمہ پہنچنے پر ہوئی اور وہاں صفا و مروہ کے درمیان دفن کئے گئے ۔ ۱۳ صفر ۳۰۳ ہجری پیر کے دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔'' [1]

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعیت کا الزام اور اس کا رد

حضرت ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی اہل سنت کے ایک جلیل القدر امام ہیں ۔ آپ کی کتاب حدیث ''سنن نسائی'' اہل سنت کے صحاحِ ستہ میں سے ایک ہے جو اہل سنت اور اہل حدیث دونوں کے ہاں مستند و معتبر سمجھی جاتی ہے اور کتب متداولہ میں شامل ہے ۔ لیکن اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کو طعن و تشنیع کا سامنا کرنا پڑا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پر شیعیت کا الزام عائد کیا گیا۔ اگر چہ عام مؤرخین نے اس الزام کو اہمیت نہ دیتے ہوئے اپنی کتابوں میں اسکا ذکر نہیں کیا لیکن بعض نے اس پر عبارت آرائی کی ہے جن میں ابن خلکان ، ابن کثیر اور ابن تغری بردی وغیرہ شامل ہیں۔

ابن خلکان المتوفی ۶۸۱ھ لکھتا ہے '' وَ كَانَ يَتَشَيَّعُ '' [2] ترجمہ: اور ان میں شیعیت پائی جاتی تھی۔

ابن کثیر (المتوفی ۷۷۴ ہجری) نے تحریر کیا ہے

وَ قَدْ قِيلَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُنْسَبُ اِلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ التَّشَيُّعِ [3]

ترجمہ: اور ان کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ کچھ تشیع کی طرف مائل تھے۔

ابن تغری البردی المتوفی ۸۷۴ھ لکھتا ہے

''وَ كَانَ فِيْهِ تَشَيُّعٌ حَسَنٌ'' [4] ترجمہ: اور ان میں شیعیت حسنہ پائی جاتی تھی۔

اہلِ سنت بریلوی مکتبہ فکر کے ممتاز عالمِ دین اور عصرِ حاضر کے معروف شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعیت کے الزام کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں

---

[1] شاہ عبدالعزیز، بستان المحدثین صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰ [2] ابن خلکان، وفیات الاعیان جلد ۱ صفحہ ۷۷

[3] ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۴ [4] ابن تغری بردی، النجوم الزاہرہ، جلد ۳ صفحہ ۱۸۸

''اس الزام سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں تھا۔ بعض لوگوں نے ابنِ خلکان کی اس عبارت سے دھوکہ کھایا ہے کہ وَ کَانَ یَتَشَیَّعُ یعنی وہ تشیع کرتے تھے۔[1]

اور ابنِ کثیر کے قول کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ امام نسائی حسب مراتب تمام صحابہ کے فضائل کے معتقد تھے البتہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں حضرت علی علیہ السلام سے محبت کی شدت کی وجہ سے ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کا تشیع کی طرف میلان تھا۔ اسی وجہ سے ابن کثیر نے لکھا ہے وَ قَدْ قِیْلَ عَنْہُ اَنَّہُ اِلٰی شَیْءٍ مِنَ التَّشَیُّعِ یعنی کہا گیا ہے کہ وہ کچھ تشیع کی طرف مائل تھے''۔[2]

نیز یہی علامہ موصوف سنن نسائی کے باب امامتہ اہل علم وفضل سے امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت والی مشہور ومعروف روایت نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ

''امام نسائی کی اس روایت کے ہوتے ہوئے ان کی طرف تشیع کی نسبت کیسے صحیح ہوسکتی ہے؟''[3]

برصغیر پاک وہند کے معروف اہل حدیث عالم اور ادارۂ علوم اثریہ لائل پور کے سرپرست استاذ محمد عبدہ الفلاح فیروز پوری ابن خلکان اور ابن کثیر کے اقوال نقل کرنے کے بعد اس الزام پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں

''لیکن اس سے آپ کو شیعہ سمجھنا دور کی بات ہی نہیں ایک بہت بڑی جسارت بھی ہے جبکہ اس کا کوئی بین ثبوت نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ ابن کثیر نے اس واقعہ کو صیغہ تمریض کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ابن خلکان کے الفاظ بھی کَانَ یَتَشَیَّعُ ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ اپنے مفہوم کو شیعیت کی طرف امام صاحب کے میلان یا اثر سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ آپ شیعہ تھے''۔[4]

یہی استاذ محمد عبدہ فیروز پوری مزید لکھتے ہیں اگر اہل بیت خصوصاً حضرت علی علیہ السلام کی محبت وعقیدت موجبِ تشیع ہے تو یہ الزام کوئی انوکھا نہیں ہے، متعدد کبار محدثین بھی اس میں شامل ہیں جن میں الاعمش، لقمان بن ثابت، شعبہ بن الحجاج، عبدالرزاق، عبیداللہ بن موسیٰ، عبدالرحمان بن ابی حاتم، ابراہیم النخعی وغیرہم سرفہرست ہیں، حالانکہ خود شیعہ حضرات نے ان کی شیعیت کا کوئی ذکر نہیں کیا، اس مقام پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر موزوں رہے گا، فرماتے ہیں

اِنْ کَانَ رَفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ | فَلْیَشْھَدِ الثَّقَلَانِ اَنِّیْ رَافِضٌ

---

[1] غلام رسول سعیدی، تذکرہ المحدثین، حامد اینڈ کمپنی لاہور ۱۹۷۷ء صفحہ ۲۹۴، ۲۹۵ [2] ایضاً غلام رسول سعیدی، تذکرہ المحدثین صفحہ ۲۹۷

[3] ایضاً غلام رسول سعید، تذکرہ المحدثین صفحہ ۲۹۶ [4] استاذ محمد عبدہ، صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین، ادارہ علوم اثریہ لائل پور، صفحہ ۶۶، ۶۷

ترجمہ: اگر آلِ محمد ﷺ کی محبت رفض ہے تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔[1]

درحقیقت بات یہ ہے کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے مناقب بیان کئے تو وہاں کے غالی ناصبیوں نے نہ صرف انہیں مارا بلکہ ان پر تشیع کا الزام بھی لگایا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کے بیان سے اس کی قطعی تائید ہوتی ہے کہ لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔[2]

مندرجہ بالا حقائق ثابت ہوتا ہے کہ اس الزام کا آغاز بنو اُمیہ کے اس مرکز سے ہوا جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مقابلہ میں حضرت معاویہ کا حامی تھا، اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نظر نہیں آتی۔[3]

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ جیسی جلیل القدر ہستی پر اہل دمشق کی طرف سے شیعیت کا الزام ہرگز باعث حیرت نہیں کیونکہ دمشق سلطنت بنو امیہ کا دار الخلافہ تھا اور یہ شہر سالہا سال تک اہل بیت رسول اللہ ﷺ کے خلاف کی جانے والی کاروائیوں کا مرکز رہا اور جناب امام الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے خلاف جن سازشوں کی ابتداء اس شہر سے ہوئی تھی بالآخر اس کا نتیجہ کربلا کے دردناک سانحے کی صورت میں سامنے آیا اور اہل بیت عظام پر سب وشتم کی قبیح رسم بھی یہیں سے شروع ہوئی تھی۔ صحیح مسلم شریف میں اس کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْهُ اَبِیْهِ قَالَ اَمِیْرُ مُعَاوِیَهُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًافَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ فَقَالَ اَمَّامَا ذَکَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهٗ لَاَنْ تَکُوْنَ لِیْ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَهٗ وَ خَلَّفَهٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُخَلِّفُنِیْ مَعَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْیَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَانُبُوَّةَ بَعْدِیْ وَ سَمِعْتُ یَقُوْلُ فِیْ یَوْمِ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّاْیَةَ رَجُلًا یُّحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَ فَتَطَا وَ لْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا اِلَیَّ عَلِیًّا فُاُتِیَ بِهٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْهِ وَ رَفَعَ الرَّاْیَةَ اِلَیْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ نَدْعُ اَبْنَاءَ نَاوَاَبْنَاءَ کُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِیْ[4]

[1-3] محمد عبدہ، صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین، ادارہ علوم اثریہ لائل پور (فیصل آباد) صفحہ ۶۶، ۶۷

[4] صحیح مسلم شریف، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر ۹۸۸

ترجمہ: عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ امیر معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ تم ابوتراب کو برا کیوں نہیں کہتے تو آپ نے فرمایا کہ جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی بابت ارشاد فرمائی تھیں تو میں انہیں برا نہیں کہوں گا اور اگر ان میں سے ایک بھی مجھے مل جائے تو میرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے کسی جہاد (غزوۂ تبوک) میں علی المرتضیٰ علیہ السلام کو اپنا جانشین مقرر کیا تو علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا درجہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام تھے لیکن میرے بعد نبوت نہیں۔ اور خیبر کے دن آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ سب اس انتظار میں رہے کہ یہ شرف کسے حاصل ہوتا ہے چنانچہ علی المرتضیٰ علیہ السلام کو بلایا گیا۔ اس وقت ان کی آنکھیں دکھتی تھیں حضور ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعابِ دہن لگا کر جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور انہی کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی "نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَ اَبْنَاءَ کُمْ" تو آپ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو طلب فرمایا اور کہا، اے اللہ یہی میرے اہل بیت ہیں۔

اس حدیث شریف کو ترمذی، حاکم اور امام احمد بن حنبل نے بھی نقل کیا ہے۔[1]

دراصل امیر معاویہ نے اہل بیت عظام خصوصاً امام الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ذاتِ اقدس سے لوگوں کو متنفر کرنے کیلئے وسیع پیمانے پر پروپیگنڈہ مہم شروع کی اور برسرِ عام جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام پر لعن طعن کیا جاتا رہا۔ بنوامیہ کے عمال (گورنر) اس بدعت میں برابر کے شریک تھے۔

امام المؤرخین ابن خلدون لکھتے ہیں

"بصرہ پر جب بسر بن ارطاۃ کو حاکم بنایا گیا تو اس نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دیا اور اثناء خطبہ میں امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب کی شان میں کلمات ناملائم کہے"۔[2]

ابن خلدون مزید لکھتے ہیں:

"کوفہ کے گورنر مغیرہ بن شعبہ نے یہ عادت اختیار کر لی تھی کہ اپنے زمانۂ گورنری میں اکثر مجالس

۱: احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین، مکتبہ معلا کویت ۱۹۸۶ء صفحہ ۳۷

۲: ابن خلدون، تاریخ ابن خلدون اردو ترجمہ حکیم احمد حسین، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۶۶ء جلد ۲ صفحہ ۲۵

اور خطبوں میں امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم پر اعتراضات کیا کرتا تھا“ [1]

رئیس المؤرخین المسعودی، امام جلال الدین سیوطی اور علامہ شاہ معین الدین ندوی لکھتے ہیں

”اموی خلفاء نے ایک بری بدعت یہ جاری کی تھی کہ وہ خود اور ان کے تمام عمال (گورنر) خطبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کیا کرتے تھے اور اسے خطبہ کا جزو بنا دیا تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسے بالکل بند کر دیا اور تمام عمال کے نام فرمان جاری کر دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق جو نا ملائم الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں وہ بند کر دیئے جائیں اور اس کی جگہ کلام اللہ کی یہ آیت داخل کی اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ عدل، احسان، اور قرابت داروں کو دینے کا حکم کرتا ہے اور فحش، برائی اور ظلم سے منع کرتا ہے، شاید تم سمجھو۔ جو آج تک جاری ہے“ [2]

انہی کارروائیوں کے نتیجے میں اہلِ دمشق خانوادۂ نبوت سے سوءِ ظن رکھتے تھے چنانچہ مفسر قرآن حافظ عماد الدین اپنی تفسیر ابن کثیر میں آیت مُوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کے ضمن میں کربلا کے بعد اسیرانِ اہلِ بیت کے دمشق پہنچنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

”حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو قید کر کے لایا گیا اور دمشق کے بالا خانے میں رکھا گیا تو ایک شامی نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں قتل کرایا اور تمہارا ناس کر دیا اور فتنہ کی ترقی کو روک دیا۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔ پھر فرمایا اس میں حٰم والی سورتیں پڑھی ہیں؟ اس نے کہا واہ سارا قرآن پڑھ لیا حٰم والی سورتیں نہیں پڑھیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ان میں اس آیت کی تلاوت تو نے نہیں کی قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا مگر محبت قرابت کی۔ تو اس شخص نے کہا، کیا وہ تم ہو“ [3]

---

[1] ایضاً تاریخ ابن خلدون صفحہ ۴۱

[2] مسعودی، مروج الذہب اردو ترجمہ مولانا اختر فتح پوری، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۵ء حصہ سوم صفحہ ۲۲۸، جلال الدین سیوطی، تاریخ الخلفاء اردو ترجمہ اقبال الدین احمد، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۳ء صفحہ ۲۴۳۔ شاہ معین الدین ندوی، تاریخ اسلام ناشران قرآن لاہور جلد اول و دوم صفحہ ۵۱۳

[3] ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر اردو ترجمہ نور محمد کارخانہ کتب کراچی جلد ۵ صفحہ ۱۳

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اہلِ دمشق آلِ رسول کریم ﷺ کے ساتھ کس قدر تعصب اور عداوت رکھتے تھے حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس فعل کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ دورِ حاضر کے مایہ ناز مؤرخ اور بین الاقوامی شہرت یافتہ فقیہہ پروفیسر ابوزہرہ مصری اس بدعت کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ردعمل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''جو صحابہ اس وقت بقیدِ حیات تھے انہوں نے اسے نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور حضرت معاویہ اور اموی خلفاء کو اس سے منع کیا۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ کو اس مضمون پر مشتمل خط لکھا۔ جب تم منبر پر کھڑے ہو کر حضرت علی اور ان اور ان کے احباب پر لعنت بھیجتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اللہ و رسول کو ملعون قرار دیتے ہو۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ نبی کریم ﷺ حضرت علی کو چاہتے تھے''[1]

حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی لکھتے ہیں

''امام نسائی اخیر عمر میں مصر سے دمشق تشریف لے گئے وہاں کے لوگ امیر معاویہ کی شان اور فضیلت میں انتہائی غالی اور حضرت مولیٰ علی علیہ السلام کے حق میں انتہائی متعصب تھے بلکہ دمشق میں اس وقت اکثریت ہی ایسے لوگوں کی تھی جو حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں علی الاعلان بدگوئی کیا کرتے تھے''[2]

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں درج ذیل امور کی وضاحت ہوتی ہے

۱: دمشق اہل بیتِ رسول ﷺ کے مخالفین اور بنوامیہ کے حامیوں کا مرکز تھا۔

۲: دمشق کے باسیوں کو اہلِ بیت عظام کے فضائل و درجات اور عظمت و رفعت سے لاعلم رکھا گیا۔

۳: اہلِ دمشق امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعریف و توصیف اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی برائی سننے کے عادی تھے۔

۴: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جب درس حدیث کے ذریعے اس صورتحال کو بدلنے اور ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کی تو انہیں زدوکوب کرنے کے علاوہ ان پر شیعیت کا الزام بھی عائد کیا گیا۔

۵: علمائے اہلِ سنت اور علمائے اہلِ حدیث کے نزدیک اس الزام کی کوئی اہمیت و حیثیت نہیں۔

۶: امام نسائی اہل سنت کے جلیل القدر امام ہیں جن کی کتاب ''سنن نسائی'' صحاحِ ستہ میں شامل ہے۔

۱: ابوزہرہ مصری، اسلامی مذاہب اردو ترجمہ غلام احمد حریری، ملک برادرز لائل پور ۱۹۶۷ء صفحہ ۵۴

۲: غلام رسول سعیدی، تذکرۃ المحدثین صفحہ ۲۹۴

تصانیف

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ حال ہی میں آپ کی تفسیر النسائی بیروت سے دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے جسے عرب دنیا کے نامور عالم دین صبری بن عبدالخالق شافعی نے ایڈٹ کیا ہے۔ انہوں نے تفسیر کے مقدمے میں آپ کی درج ذیل کتابوں کی فہرست حروف تہجی کی ترتیب سے دی ہے[1]

۱: املاء ته الحديثية

۲: تسميه فقهاء الامصار من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم و من بعده من اهل المدينة

۳: تسمية من لم يروعنه غير رجل واحد

۴: تفسير القرآن الكريم

۵: التميز

۶: الجرح و التعديل

۷: جزء من حديث عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم

۸: خصائص على المرتضى رضى الله عنه

۹: الرباعيات من كتاب السنن الماثوره

۱۰: السنن الصغرى

۱۱: السنن الكبرى

۱۲: شيوخ الزهرى

۱۳: الضعفاء والمتروكين

۱۴: الطبقات

۱۵: عمل يوم وليلة والراجع انه من الكبرى

---

[1] احمد بن شعیب، تفسیر نسائی، مقدمہ وتخریج صبری بن عبدالخالق، موسۃ الثقافۃ بیروت طبع اول ۱۹۹۰ء جلد ا صفحہ ۷۹۔۸۳

۱۶ :الکنی

۱۷ :مسند حدیث ابن جریح

۱۸ : مسند حدیث الزهری بعله و لکلام علیه

۱۹ : مسند حدیث سفیان ثوری

۲۰ : مسند حدیث شعبة بن الحجاج

۲۱ : مسند حدیث الفضیل بن عیاض و داود الطائی و مفضل بن مهلهل الغبی

۲۲ : مسند حدیث مالک بن انس رضی الله عنه

۲۳ : مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه

۲۴ : مسند منصور ابن زاذان ابو الواسطی

۲۵ : معجم شیوخه

۲۶ : معرفته الاخوة و الاخوات من العلماء و الرواة

۲۷ : مناسک الحج

۲۸ : من حدث عنه ابن ابی عروبه ولم یسمع منه

مذکورہ بالا کتابوں میں سے ''خصائص علی المرتضیٰ'' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ عظیم الشان تالیف ہے جو اہل بیتِ رسول اللہ کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت ومودت اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جرأت وشجاعت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اور اس کتاب کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ مرتبۂ شہادت پر فائز ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے زندۂ جاوید ہوئے۔عصر حاضر کے ممتاز عالم اور مدینہ منورہ کے شیخ الحدیث احمد میرین البلوشی فرماتے ہیں

''وَاِنَّ تَالِیْفَهٗ لِکِتَابِ خَصَائِصِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ تَحْدِیْثَهٗ بِهٖ فِیْ دِمَشْقَ الَّتِیْ کَانَتْ مَعْقَلًا لِلْخَوَارِجِ وَالْمُنْحَرِفِیْنَ عَنْ عَلِیٍّ لَدَلِیْلٌ ظَاهِرٌ عَلٰی جُرْأَعِتِهٖ وَ شَجَاعَتِهٖ''[1]

اس کتاب کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے مخالفین اور خوارج کے پھیلائے ہوئے

---

[1] احمد بن شعیب، خصائص امیر المومنین، علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم، تحقیق وتخریج احمد میرین البلوشی، مکتبہ معلا الکویت ۱۹۸۶ء صفحہ ۹

نفرتوں کے اندھیروں میں محبتِ اہل بیت کے چراغ جلائے جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جرأت وشجاعت کا بھرپور اظہار ہوتا ہے۔

خصائص علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے قلمی ومطبوعہ نسخے

اس وقت تک اس کتاب کے درج ذیل پانچ قلمی نسخوں کا علم ہوا ہے[1]

نسخہ اول: یہ قدیم ترین نسخہ ۳۷ اوراق پر مشتمل ہے اس کی کتابت ۶۵۹ ہجری میں ہوئی یہ رباط کے کتب خانہ ''الخزانته الملکیة ''میں موجود ہے۔

نسخہ دوم: اس کے ۲۵ ورق ہیں، عبدالرحمٰن حارثی نے ۱۱۲۹ ہجری میں اسے نقل کیا اور یہ کتب خانہ خدا بخش پٹنہ (بھارت) کی ملکیت ہے۔

نسخہ سوم: یہ ضخیم خطی نسخہ ۲۲۲ اوراق پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں بین السطور فارسی ترجمہ بھی موجود ہے۔ اسے محمد افضل بن حکیم محمد ہاشم نے ۱۲۲۸ ہجری میں تحریر کیا۔ یہ مخطوطہ بھی خدا بخش لائبریری پٹنہ (بھارت) میں مخزون ہے۔

نسخہ چہارم: مکتبہ جامع صنعاء یمن میں ہے۔

نسخہ پنجم: یہ قلمی نسخہ مکتبہ جامع ملی تہران میں محفوظ ہے۔

اس کتاب کا سب سے پہلا مطبوعہ نسخہ مطبع خیریہ مصر سے ۱۳۰۸ ہجری میں شائع ہوا۔

دوسری مرتبہ مطبع التقدم العلمیہ مصر کی طرف سے ۱۳۴۸ ہجری میں طبع ہوا جس کی تصحیح جامع ازہر کے معروف عالم جناب علامہ محمد کامل بن محمد الاسیوطی نے کی۔ باقی مطبوعہ نسخے زیادہ تر انہی دونوں نسخوں کے عکس ہیں۔

خصائص علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تعلیقات، تراجم وشروح

عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں اس کتاب پر تحقیق وتخریج اور تراجم وشروح کا کام ہوا ہے۔

عربی

عربی میں درج ذیل تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں

۱۔ خصائص الامام علی بن ابی طالب، حققہ وعلق علیہ ورتب اعلامہ الشیخ محمد باقر المحمودی ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء، ۲۸۶ص

[1] ایضاً احمد میرین البلوشی صفحہ ۱۰۔۱۳

۲۔تہذیب خصائص الامام علی حققہ وخرجہ ابواسحاق الحوینی الاثری الحجازی محمد شریف، دارلکتب علمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۴ء، ۱۴۲ص

۳۔ خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب، تحقیق وتخریج احمد میرین البلوشی، مکتبہ المعلا کویت طبعہ الاول ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔ ۲۵۰ص

فارسی

۱: خصائص علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا فارسی ترجمہ ہندوستان کے جید عالم دین محمد افضل بن حکیم محمد ہاشم نے کیا ہے جواب تک شائع نہیں ہوا اور مخطوطے کی صورت میں خدا بخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ ہے۔[۱]

اردو

۱: اردو میں خصائص علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا سب سے پہلا ترجمہ شارح بخاری حضرت علامہ ابوالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا جو مطبع محمدی لاہور سے مناقب مرتضوی کے عنوان سے طبع ہوا تھا اور عرصہ دراز سے نایاب ہے۔

۲: خصائصِ نسائی اردو ترجمہ الحاج صائم چشتی، چشتی کتب خانہ فیصل آباد ۱۴۰۵ھ، ۱۷۶ صفحات (پہلے اردو ترجمہ مسلسل دیا گیا ہے۔آخر میں مطبع تقدم علمیہ مصر کا شائع کردہ عربی متن شامل کیا گیا ہے)۔

۳: انوار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، مترجم وشارح سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی۔ (زیر نظر کتاب)

یہ شرح (انوار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) خاندانِ گیلانیہ کے گلِ سرسبد، سلسلۂ عالیہ قادریہ کے امام وپیشوا، برصغیر پاک وہند کے محدثِ کبیر حضرت شاہ محمد غوث قادری گیلانی رحمۃ اللہ علیہ پشاوری ثم لاہوری (المتوفی ۱۱۷۳ ہجری) بن حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی رحمۃ اللہ علیہ پشاوری (المتوفی ۱۱۱۵ ہجری) شارح صحیح بخاری شریف کے وارثِ علم و عرفان، استاد کامل حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی مدظلہ العالی کے نگارشاتِ قلم کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ قبلہ شاہ صاحب مدظلہ العالی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔گزشتہ نصف صدی سے ملتِ اسلامیہ کی دینی وروحانی، سیاسی وسماجی اور علمی وادبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کی دو درجن سے زائد کتابیں طبع ہو کر عوام وخواص میں شرفِ قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔اعتدال، میانہ روی آپ کا شعار اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا امتیازی وصف ہے اور پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ جملہ نفوس قدسیہ کی توقیر وتعظیم اور عقیدت ومحبت سے سرشار ہیں۔

۱: ایضاً احمد میرین البلوشی صفحہ ۱۲

امت کے اتحاد و یکجہتی کے داعی اور فرقہ پرستی کو سخت ناپسند فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام اور اہلِ بیت کے نام پر امت محمدیہ ﷺ میں گروہ بندی کرنے والوں کیلئے آپ کا یہ قول مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

''صحابہ کرام ہمارا جسم ہیں، تو اہلِ بیت عظام ہماری روح ہیں''

''صحابہ کرام ہماری ایک آنکھ ہیں، تو اہل بیت عظام ہماری دوسری آنکھ ہیں''

''صحابہ کرام ہمارا دماغ ہیں تو اہل بیت عظام ہمارا دل ہیں''

آپ اکثر و بیشتر اس کا اعادہ کر کے مسلمانوں کو افراط و تفریط سے بچنے اور اعتدال کا مسلک اختیار کرنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ قبل ازیں آپ کی ایک کاوش بعنوان ''شانِ صحابہ کرام قرآن و حدیث کی روشنی میں'' شائع ہو چکی ہے اور اہلِ بیت کی ارفع و اعلیٰ شان اور محبت و عقیدت پر مشتمل زیر نظر کتاب ''انوار علی المرتضیٰ'' کے نام سے قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے جس میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''خصائص علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم'' کا اردو ترجمہ، تشریح و توضیح، مشکل الفاظ کے معانی اور اسماء الرجال حل کئے گئے ہیں۔ یہ شرح بہت سی خوبیوں کی حامل ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں

۱: خصائص علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا اصل عربی متن شامل کیا گیا ہے۔

۲: سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ بھی ساتھ دیا گیا ہے۔

۳: لغات کے تحت مشکل عربی الفاظ کے معانی اردو میں دیئے گئے ہیں۔

۴: اہم نکات کی عالمانہ و عارفانہ شرح کی گئی ہے۔

۵: حدیث کے متن اور رواۃ کے متعلق عصر حاضر کے معروف عرب محدثین کی آراء نقل کی گئی ہے۔

۶: ہر حدیث کے تمام راویوں کے حالات اسماء الرجال کے تحت حاشیے میں درج کئے گئے ہیں۔

۷: اہل بیت نبویہ ﷺ کی محبت و مودّت کا ایک بیش قیمت خزینہ ہے۔

۸: امیر المومنین امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی شانِ ولایت کی مظہر ہے۔

۹: جگر گوشہ رسول، سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے تقدس و طہارت کی امین ہے۔

۱۰: حسنین کریمین علیہما السلام کی محبت و عقیدت اور فضائل و مناقب کا مرقع ہے۔

۱۱: اردو زبان میں احادیث نبوی ﷺ کا ایسا گلدستہ ہے جس کی خوشبو سے اہل ایمان کی مشامِ جان معطر ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ بھی یہ شرح بے شمار اوصاف کی حامل ہے جو مطالعہ کے دوران قارئین کے علم میں آتے رہیں گے۔ یہ گراں قدر شرح علماء فضلاء اور طلباء کے علاوہ عامہ مسلمین کیلئے انتہائی نافع اور کارآمد ہے۔ فاضل شارح نے اپنی محنت اور تجربہ کی روشنی میں اسے عوام اور خواص دونوں کیلئے یکساں مفید بنادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب مکرم، شفیع المذنبین، رحمت للعالمین، عالمِ علومِ اولین وآخرین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی اہلِ بیت اطہار کے صدقے میں قبلہ وکعبہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی کے درجات بلند فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے تاکہ آپ کے فیوضِ روحانیہ وعلمیہ سے امتِ محمدیہ ﷺ مستفیض ومستفید ہوتی رہے اور اس شرح کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبولیت کا درجہ عطا فرماکر مسلمانوں کیلئے مشعل راہ بنائے اور خارجیت وناصبیت کے اثرات کو مسلمانوں کے قلوب واذہان سے دور کر کے انہیں اہلِ بیتِ رسول ﷺ کی محبت وعقیدت سے سرشار فرمائے۔

آمین ثم آمین!

آخر میں قارئین کرام کی خدمت میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ''انوار علی المرتضیٰ ؓ'' ایسی عظیم الشان اور گراں قدر شرح پر کچھ لکھنا مجھ ایسے ناچیز، ہیچ مدان، حقیر اور ناکارۂ جہاں کے بس کی بات نہیں مجھے اپنی کم مائیگی، بے بضاعتی اور کم علمی کا پورا احساس ہے لیکن استاذِ کامل کے حکم کی تعمیل میں قلم اٹھایا اور آنحضور کی ذرّہ نوازی، کرم گستری اور نظرِ عنایت کا نتیجہ پیش خدمت ہے۔ بہر حال جہاں کہیں بھی تحریر میں کوئی سقم، نقص، کمی یا پیاس محسوس ہو تو ایک ادنیٰ طالب علم کی فروگذاشت سمجھ کر درگزر فرمائیں۔

سید محمد انور شاہ قادری

لائبریرین گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول نمبر ۳ پشاور شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم **الثبت** للشیخ الشہیر محمد الامیر الکبیر المصری

الحمد لله الذی جعل الاسناد الذی علیہ الاعتماد فی اثبات احادیث سید المرسلین خصیصة کاملة فاضلة لهذه الامة المرحومة ولذا قال ابن المبارک لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء یعنی فی الدین المتین وزاغ عن الشرع المبین صلی الله علی صاحبه وعلی آله واصحابه اجمعین **وبعد** فقد اجزت الشاب الزکی والعالم التقی اخانا فی الله السید الحسنی الجیلانی المولوی محمد **امیر شاه** بن السید الحافظ **محمد زمان شاه** من العترة الطاهرة المطهرة المحدث السید **شاه محمد غوث** بن ابو البرکات السید حسن بادشاه فشاوری قدس سره العزیز بجمیع ما اشتمل علیه هذا الثبت المبارک من الکتب والفنون وغیرها فی المسلسلات کما اجازنی بجمیع ما فیه شیخنا الفهامة الفاضل الالمعی اللوذعی المحدث الکبیر الشهیر مولنا وبالفضل اولنا **محمد ایوب** الحنفی الفشاوری کما اجازه العلامة الرحلة البالغ غایة التحقیق والتدقیق الشیخ عباس ابن جعفر بن الصدیق الحنفی المدرس الخطیب بالمسجد الحرام کما اجازه الشیخ العلامة النسیب الحسیب الشیخ السید احمد ابن زینی دحلان مفتی الشافعیة بمکة المکرمة عن الشیخ الفاضل الالمعی الشیخ عثمان بن حسن الدمیاطی نزیل مکة المکرمة عن العلامة الفهامة خاتمة المحدثین بالدیار المصریة مولنا ابی محمد محمد بن محمد الامیر الکبیر مولف هذا الثبت المسمی بالمیری واجزته ایضا کما اجازنی بجمیع ما فی هذا الثبت من الکتب والفنون والمسلسلات شیخنا العلامة الفهامة المحدث المذکور اعنی مولنا محمد ایوب الحنفی الفشاوری عن شیخه العلامة الرحلة سند المدرسین وخاتمة المحققین شریف النسب جلیل الحسب مولنا السید محمد علی بن السید الظاهر الوتری الحسینی الحنفی المدنی عن شیخه البرکة الرحلة العلامة الفهامة الشیخ احمد منة الله الازهری المالکی عن صاحب هذا الثبت المشهور فی الجمهور وقد اجزت ایضا الفاضل المذکور ان یجیز بما شاء منه لمن شاء بشرط الاهلیة والاتقان والدرایة فیمن یاخذ عنه الروایة واوصیه وایای بالعمل بما علم وتقوی الله فی السر والعلانیة وان یصحح النیة فی التعلیم فقد صح عن سید الکائنات انه قال انما الاعمال بالنیات ان کل امرء ما نوی فانه تعالی یعلم السر واخفی واوصیه ایضا ان لاینسانی عن صالح دعواته فی خلواته و جلواته فان دعاء المسلم للمسلم بظهر الغیب مقبول بنص الرسول صلی الله علیه وسلم وعلی آله و اصحابه واتباعه اجمعین آمین قاله بفمه واجازه بلسانه العبد المفتاق الی الله الصمد المدعو بفقیر احمد الحنفی الچشتی ابن العالم العامل الفاضل الکامل مولنا **نصیر احمد** فشاوری المعروف بمیان صاحب قصه خوانی حفظه الله عن شر کل حاسد وجاحد وصاحب عقیدة فاسدة وقریحة جامدة واماته الله علی عقیدة اهل السنة والجماعة تم ذلک التحریر یوم السبت فی شهر شوال المنسلک فی شهور سنة اثنا وثمنین وثلث مائة بعد الالف الکامل من سنین الهجریة النبویة علی صاحبها الف الف صلوة وسلام الی یوم القیام۔

اسامی کتب الاحادیث اجزت تدریسها وتعلیمها الصحیح البخاری الصحیح المسلم سنن ابو داؤد سنن نسائی الترمذی ابن ماجه مؤطا امام مالک مؤطا امام محمد۔

فقیر احمد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ

بَابُ ذِكۡرِ صَلَاةِ اَمِيۡرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلِيِّ ابۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجۡهَهُ الۡكَرِيۡمَ

"یہ باب حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کی نماز کے متعلق ہے"

(اس باب میں چھ احادیث شریف ہیں)

اس باب میں جناب امام الاولیاء، سند الاصفیاء، ابو تراب حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کا حضور سرورِ عالم و عالمیان، عالم علوم اولین و آخرین، جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے اور سب سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان ہے۔

حدیث نمبر ۱ | اَخۡبَرَنَا مُحَمَّدُ ۱ بۡنُ الۡمُثَنّٰى قَالَ اَنۡبَاَنَا عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ ۲ عَنِ ابۡنِ الۡمَهۡدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ ۳ عَنۡ سَلَمَةَ ۴ بۡنِ كُهَيۡلٍ قَالَ سَمِعۡتُ حَبَّةَ ۵ الۡعُرَنِيَّ قَالَ سَمِعۡتُ عَلِيًّا ۶ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجۡهَهُ الۡكَرِيۡمَ يَقُوۡلُ اَنَا اَوَّلُ مَنۡ صَلّٰى مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ | حبۃ العرنی کہتے ہیں کہ میں نے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں پہلا شخص ہوں کہ جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱

۱: محمد بن المثنیٰ: محمد بن مثنیٰ بن عبید العنزی ہے۔ ابو موسیٰ کنیت اور زمن کے لقب سے مشہور تھے۔ ثقہ، ثبت، اور طبقہ عاشرہ سے تھے (تقریب التہذیب، از احمد بن علی بن حجر عسقلانی، لاہور دار نشر ۱۹۸۵ء صفحہ ۳۱۷) روی عن عبد اللہ بن ادریس و ابی معاویہ و ابن مهدی وغیرهم قال عبد اللہ بن احمد عن ابن معین ثقة، وقال ابو سعيد العروی سئلت الزهلی عنه فقال حجة وذكره ابن حبان فی الثقات ۱۶۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۵۲ھ میں وفات پائی۔ (تہذیب التہذیب، از امام حافظ شیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن علی حجر عسقلانی، مجلس دائرۂ معارف اسلامیہ حیدر آباد دکن ۱۳۲۷ھ جلد ۹، صفحہ ۴۲۵)

۲: عبد الرحمٰن: عبد الرحمٰن بن مہدی بن حسان العنبری ہے۔ ابو سعید البصری کا مولیٰ ہے۔ ثقہ، ثبت، حافظ اور (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

بقیہ حاشیہ: عارف بالرجال والحدیث ہے۔ابن مدینی نے کہا''مارأیت اعلم منہ '' طبقہ التاسعۃ سے ہے۔(تقریب التہذیب، صفحہ ۲۱۰)۔الخلیلی کہتا ہے''ھو امام بلا مدافعۃ و مات الثوری فی دارہ ''اور امام شافعی نے فرمایا'' لا اعرف نظیرا فی الدنیا توفی ثمان و تسعین و مائۃ ''یعنی ۱۹۸ھ میں وفات پائی۔(تہذیب التہذیب، ج۶صفحہ ۲۷۹تا۲۸۱)

۳: شعبۃ: شعبہ بن حجاج الورد العتکی، ثقہ، حافظ، اور متقن ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں'' ھو امیر المؤمنین فی الحدیث ''طبقہ السابعۃ سے ہے مات سنۃ ستین یعنی ۱۶۰ھ میں وفات پائی (تقریب التہذیب، صفحہ ۱۴۵، تہذیب التہذیب جلد۴، صفحہ ۳۳۸، ۳۴۰)

۴: سلمۃ بن کہیل: سلمہ بن کھیل بن حصین الحضرمی التنعی فی لب اللباب بکسر المثناۃ الفوقانیۃ و سکون النون و مھملۃ نسبۃ الی بنی تنع بطن من ھمدان ابو یحیی الکوفی ، ثقۃ، طبقۃ الرابعۃ ، دخل علی ابن عمر وزید بن ارقم و روی عن ابی حجیفۃ و جندب بن عبداللہ و ابن ابی عوفی و جماعۃ وعنہ سعید ابن مسروق الثوری و شعبۃ والحسن وعلی و حما د بن سلمۃ و جماعۃ قال ابو طالب عن احمد سلمۃ بن کھیل متقن للحدیث. وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقۃ و قال العجلی کوفی تابعی ثقۃ ثبت فی الحدیث و کان فیہ تشیع قلیل و ھو من ثقات الکوفیین و قال ابوزرعۃ ثقۃ مامون زکی. وقال ابن المبارک عن سفیان ثنا سلمۃ بن کھیل و کان رکنا من الارکان و مات یوم عاشورہ سنۃ احدی وعشرین و مائۃ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تہذیب التہذیب، جلد۴ صفحہ ۱۵۶/۱۵۷) صاحب تقریب لکھتے ہیں ثقۃ من الرابعۃ (التقریب، صفحہ ۱۳۱)

۵: حبۃ: بفتح اولہ ثم مؤحدۃ ثقیلۃ ابن جوین بجیم مصغرا العرنی بعنم المھملۃ وفتح الراء وبعضھا نون ابو کدامۃ الکوفی صدوق لہ ، اغلاط و کان غالیا فی تشیع من الثانیۃ واخطاء من زعم انالہ محبۃ مات سنۃ ستۃ و قیل تسع و سبعین ۷۶ھ یا کہا گیا ہے کہ ۷۹ھ میں وفات پائی (تقریب، صفحہ ۶۲) روی عن ابن مسعود و علی و عمار وعنہ سلمۃ بن کھیل وحکم بن عتیبۃ وابو حیان التیمی وجماعۃ و قال سلیمان معبد عن ابن معین لیس بثقۃ. وقال النسائی لیس بالقوی و قال صالح جزرۃ شیخ و کان یشیع لیس ھو بمتروک ولاثبۃ وسط و قال العجلی کوفی تابعی ثقۃ مات سسنۃ ۷۶ ویقال سنۃ ۷۹ علامہ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں قلت قد تقدم فی ترجمۃ حارثۃ بن مسدوب ان احمد و ثقا حبۃ وقال ابن سعدروی احادیث وھو یضعف وقال ابن علی مارأیت لہ منکرا جاوز الحد، وقال ابن حبان کان غالیا فی تشیع و اھیا فی الحدیث وقال الدارقطنی ضعیف. وقال ابن الجوزی روی ان علیا شھد معہ صفین ثمانون بدر یا و ھذا کذب قلت ای و اللہ ان صح السند الی حبۃ (تہذیب التہذیب، جلد۲ صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷) الیضا. الکامل فی ضعفا الرجال ابی احمد بن عبداللہ بن عدی الجرجانی (المکتبۃ الآثریہ شیخوپورہ، جلد۲ صفحہ ۸۳۵) خطیب بغدادی لکھتے ہیں من یضعفہ اکثر ھمن یوثقہ (تاریخ بغداد، جلد۸ صفحہ ۲۷۴)

۶: علی ابن ابی طالب: اسمِ گرامی علی ابن ابی طالب القرشی اور کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔صاحب اکمال تحریر فرماتے ہیں'' وھو اول من السلم من المذکور فی اکثر اقوال ''۔بعض کہتے ہیں کہ پندرہ برس اور بعض کے نزدیک سولہ برس اور بعض کے نزدیک دس برس کی عمر شریف میں اظہارِ اسلام کیا۔حضور پاک ﷺ کی گودِ مبارک میں پرورش پائی۔سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔غزوہ تبوک میں حضور ﷺ نے جب آپ کو مدینہ منورہ میں ٹھہرا کر اپنا نائب مقرر کیا تو ارشاد فرمایا''انت منی بمنزلۃ ھرون من موسی'' اے علی تو میرے لئے ایسا ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کیلئے تھے''۔آپ عالمِ علمِ نبوت، فقیہہ اعظم، صاحب الہام، (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حل لغت صَلّٰی : نماز پڑھی، صَلاۃً: دعا کرنا، نماز پڑھنا، لغت میں ''صلوۃ'' دعا کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں ایک مخصوص عبادت کا نام ہے۔ ارکان اور شرائط کے ساتھ صَلّٰوسُرین کی ہڈی پر مارنا، سرین کی ہڈیوں کو ہلانا، صَلاَ گھوڑے کی دُم کا مقام، صَلَوَان وہ دو ہڈیاں جو دم کے دائیں اور بائیں اٹھی ہوتی ہیں۔

تشریح ارشاد ہے ''میں پہلا شخص ہوں کہ جس نے جناب رسول خدا ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی'' یعنی سب سے پہلے جب آنحضور ﷺ عبادتِ الٰہی کیلئے کھڑے ہوئے تو اس وقت اللہ جل جلالہ نے بطفیلِ سید دو عالم ﷺ یہ شرف، یہ عزت، یہ مکرمت، یہ بزرگی حضرت امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائی کہ جناب رسول کریم ﷺ کی معیتِ مبارکہ میں عبادتِ الٰہی کیلئے کھڑے ہوں۔ یہ بلند و بالا عزت آپ رضی اللہ عنہ کو ہی نصیب ہوئی کسی اور کو یہ اعزاز نہ ملا، گویا دین اسلام میں حضور پیغمبر اسلام ﷺ کی دعوت پر عالمِ انسانیت میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام پہلے فرد ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدہ کیا اور توحید کے کلمہ کو بلند فرمایا

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

(اقبال)

(بقیہ حاشیہ) عالمِ حکمتِ الٰہی تھے، علمِ لدنی کے مالک اور امام الاولیاء تھے۔ حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں خیبر کے دن ارشاد فرمایا ''لا عطین الرایة غدا الرجل یحب اللہ و رسولہ و یحب اللہ و رسولہ'' یعنی ضرور بالضرور کل علم میں اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ہے اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول محبوب ہے''۔ یہ علم دوسرے دن صبح کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور ''ذوالفقار'' نامی تلوار بھی مرحمت فرمائی۔ اسی دن آپ کو ''لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار'' کا معزز ترین لقب ملا جو دنیائے عرب میں کسی اور شخص کو نصیب نہیں ہوا۔ حضور ﷺ نے آپ کے مقامِ بلند اور درجاتِ عالیہ کو اس طرح بیان فرمایا'' من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ'' آپ ان دس جنتی صحابہ میں سے ایک ہیں جن کو جنتی ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی جگر گوشہ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے حبالۂ عقد میں دی۔ آپ خلفاء الراشدین المہدیین میں چوتھے خلیفہ تھے۔ آپ امیر المؤمنین سید الاصفیاء اور عملاق شجعان تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پانچ سو سے زیادہ احادیث مروی ہیں جس میں بقول حضرت احمد الجواد الدوی'' ولہ فی البخاری تسع و عشرون حدیثا'' یعنی بخاری شریف میں انیس حدیث ہیں''۔ آپ سے امامین کریمین اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا، عمرو ابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ ہجری میں عبدالرحمٰن بن ملجم المرادی نے آپ پر جامع مسجد کوفہ میں محراب کے اندر نماز میں کاری ضرب لگائی۔ تین رات کے بعد اکیس (۲۱) رمضان کو شہید ہو گئے۔ امامین کریمین اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا، امام حسن علیہ السلام نے نماز پڑھائی اور دفن کئے گئے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ از سید محمد امیر شاہ قادری، شاہ محمد غوث اکیڈیمی یکہ توت پشاور ۱۹۹۹ء، صفحہ ۱۵، ۱۸)

حدیث نمبر۲ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ۱؎ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ۲؎ قَالَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ ۳؎ عَنْ عَمْرِو ۴؎ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ ۵؎ عَنْ زَیْدِ ۶؎ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ

ترجمہ زید بن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے سب سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی وہ علی المرتضیٰ ؑ کی ذات گرامی تھی۔

تشریح ارشاد ہے ''جس شخص نے سب سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی وہ علی المرتضیٰ ؑ کی ذاتِ گرامی تھی''، یعنی جناب زید بن ارقم ﷺ کے ارشاد سے حدیث نمبر۱ کی تصدیق ہورہی ہے کہ دین اسلام میں سب سے پہلے جناب علی المرتضیٰ ؑ حضور پیغمبر اسلام ﷺ کے ہمراہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے حضور میں سجدہ ریز ہوئے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر۲:

۱: محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱:۱

۲: عبدالرحمن: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱:۲

۳: شعبۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱:۳

۴: عمرو بن مرہ: عمرو بن مرہ الجملی احد الاعلام، عن ابی اوفی و سعید بن المسیب و ابن ابی لیلی و عنہ مسعر و شعبۃ والثوری قال ابو حاتم ثقۃ یری الارجاء مات ۱۱۶ (امام شمس الدین الذہبی الدمشقی، الکاشف حاشیہ سبط ابن العجمی، موسسۃ علوم القرآن جدہ ۱۹۹۲ء، جلد ۲، صفحہ ۸۸)

۵: ابی حمزہ: آپ کا نام طلحہ بن یزید اور کنیت ابوحمزہ ہے۔ آپ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے عمرو بن مرہ روایت کرتے ہیں (ایضاً کاشف، جلد۱، صفحہ۵۱۵)

۶ زید بن ارقم: زید بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن مالک بن الاغر بن ثعلبۃ بن کعب ابن الخزرج الانصاری ابو عمرو ابو عامر یقال ابو عمارۃ ویقال ابو انیسۃ ویقال ابو حمزہ ویقال ابو سعد و یقال ابو سعید غزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سبع عشرۃ غزوۃ و نزل الکوفۃ، روی عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وعن علی. قال خلیفۃ مات بالکوفۃ ایام المختار سنۃ ست وستین و قال الہیثم بن عدی واحد سنۃ ثمان و ستین (تہذیب التہذیب، ج۳ صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۴) زید ثبت ذلک فی الصحیحین ولہ حدیث کثیر وقال ابو المنہال سالت البراء عن الصرف فقال سئل زید بن ارقم فانہ خیر منی واعلم. (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ علامہ ابن حجر عسقلانی دارالعلمیۃ بیروت لبنان، جلد۳ صفحہ۶) وشہد زید بن ارقم مع علی کرم اللہ وجہہ صفین و ہو معدود فی خاصۃ اصحابہ الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ و بہامشۃ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ابن عبدالبر احیاء التراث العربی بیروت جلد ۱ صفحہ ۵۰۷

حدیث نمبر۳ | اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ا بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غندر ۲ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ۳ عَنْ عَمْرِو ۴ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی حَمْزَةَ ۵ عَنْ زَیْدِ ۶ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

ترجمہ | زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ وہ شخص جس نے سب سے پہلے پیغمبر اسلام ﷺ کے سامنے کلمۂ توحید پڑھا وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے۔

حل لغت | اَسْلَمَ :مسلمان ہوا،کلمہ توحید پڑھا، اِسْلَامٌ :فرماں بردار ہونا، گردن رکھ دینا، تابعدار بن جانا، اسلام قبول کرنا۔

تشریح | ارشاد ہے ''وہ شخص جس نے سب سے پہلے پیغمبر اسلام ﷺ کے سامنے کلمۂ توحید پڑھا وہ علی بن ابی طالب تھا'' یعنی سب سے پہلے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو یہ عزت نصیب ہوئی کہ وہ آنحضرت ﷺ کے فرمانبردار

اسماء الرجال حدیث نمبر۳

۱: محمد بن المثنیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱:۱

۲: محمد بن الجعفر: محمد بن الجعفر المدنی البصری المعروف بغندر ثقة صحیح الکتاب الا ان فیه غفلة من التاسعة مات ستة ثلث او اربع وتسعین (تقریب التہذیب، صفحہ۲۹۳۔ایضاً تہذیب التہذیب، جلد۹ صفحہ۹۶ تا ۹۸۔میزان الاعتدال، جلد۳ صفحہ ۵۰۲۔تذکرہ الحفاظ، جلد۱ صفحہ۳۰۰۔تاریخ بغداد، جلد۲، صفحہ۱۵۲۔الجرح والتعدیل، جلد۷ صفحہ۲۲۱۔شذرات الذہب، جلد۱، صفحہ۳۳۱) لیس به بأس و لکنه یروی عن قوم ضعفاء وقال ابوحاتم ثقة صدوق وقال مرة الاشجع امام زمانه و قال النسائی صدوق وقال محمد بن احمد بن بلال الشطوی ''مارأیت احفظ منه، وذکره ابن حبان فی الثقات و روی عنه . (خ) ثمانیة ومسلم سبعین حدیثا و مات سنة سبع و خمسین و ماتین (تہذیب التہذیب، ج۵ صفحہ۲۳۶ تا ۲۳۷۔ایضاً تقریب التہذیب، صفحہ۱۷۵)

۳: شعبہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱:۳

۴: عمرو بن مرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲:۴

۵: ابی حمزۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲:۵

۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲:۶

بنے، آپ ﷺ کے تابعدار ہوئے، جناب سرکارِ دو عالم ﷺ کی دعوت کو قبول کیا اور دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے جس طرح قیام عبادت الٰہی میں آپ ﷺ سب سے اوّل ہیں اسی طرح دین اسلام کی دعوت کو قبول کرنے میں بھی سب سے مقدم ہیں۔ ان ہر دو امور میں آنجناب ﷺ کی ہم سری اور برابری از اوّل تا آخر کوئی نہیں کرسکتا۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءَ

صاحب ''نفائس المنن'' جلد۲ صفحہ۴۲ پر ''ریاض النضرہ'' جلد۲ صفحہ۱۹۳ اور ''ارجح المطالب'' صفحہ۱۰۷ سے نقل کرتے ہیں کہ معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے آنحضور ﷺ کو وضو کرایا، آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

''ھَلْ لَکَ فِیْ فَاطِمَۃَ تَعُوْدُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَامَ مُتَوَکِّئًا عَلَیَّ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی فَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ فَقُلْنَا کَیْفَ تَجِدِیْنَکِ قَالَتْ لَقَدِ اشْتَدَّتْ حُزْنِیْ وَ اشْتَدَّتْ فَاقَتِیْ وَ لَطَالَ سَقْمِیْ — قَالَ عَبْدُ اللہِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَجَدْتُّ بِخَطِّ اَبِیْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ اَوَمَا تَرْضَیْنَ اَنِّیْ زَوَّجْتُکِ اَقْدَمَھُمْ سِلْمًا وَ اَکْثَرَھُمْ عِلْمًا وَ اَعْظَمَھُمْ حِلْمًا اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ اَخْرَجَہُ الْقَلْعِیُّ وَقَالَ زَوَّجْتُکِ سَیِّدًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ''

(کیا تم چاہتے ہو کہ میرے ساتھ چل کر فاطمہ کی عیادت کرآؤ، میں نے کہا ہاں، آنحضرت ﷺ میرے اوپر ہاتھ رکھ کر اٹھے اور چلے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ کے پاس پہنچے، آنحضرت ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ ہم تم کو بہت کمزور پاتے ہیں۔ حضرت فاطمہ نے عرض کی، میرا غم بڑھ گیا اور فاقوں کی مجھ پر شدت ہے اور میری بیماری طویل ہوگئی۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا اس حدیث میں اتنا اور دیکھا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ''کیا تم اسی امر سے خوش نہیں ہو کہ ہم نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کردیا ہے جو اس امت میں اسلام کی وجہ سے سب سے سابق ہے اور سب سے زیادہ عالم، اور سب سے زیادہ حلیم'' اس حدیث کی تخریج احمد و قلعی نے کی اور اتنا زیادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہارا شوہر دنیا اور آخرت میں سردار ہے)

حدیث نمبر۴ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ۱؎ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ ۲؎ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ ۳؎ مَوْلَی الْاَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ ۴؎ بْنَ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ وَ قَدْ قَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَسْلَمَ عَلِیٌّ

ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جس نے سب سے پہلے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی وہ علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ذات اقدس تھی، اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ سب سے پہلے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام اسلام لائے۔

حل لغت فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ: دوسرے مقام پر دوسری جگہ میں۔

تشریح زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اس ارشادِ گرامی میں دونوں امور یعنی نماز اور اسلام کو اکٹھا کر دیا ہے۔ یعنی جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام اسلام لانے میں اور نماز پڑھنے میں سب سے اول اور مقدم ہیں۔ ''کنز العمال'' جلد ۶ صفحہ ۳۹۸ پر جناب بریدہ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا'' زوجک خیر امتی اعلمھم علما و افضلھم حلما و اولھم سلما'' (رواہ الخطیب فی المتفق) یعنی تمہارا شوہر میری امت میں سب سے بہتر ہے، سب سے زیادہ عالم ہے، سب سے زیادہ حلیم اور اسلام میں سب سے مقدم ہے''۔ امام ابو یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر اپنی تصنیف ''الاستیعاب'' جلد ۱ صفحہ ۴۷۱ پر لکھتے ہیں'' حضرت ابن شہاب، عبداللہ بن محمد بن عقیل، قتادہ اور ابو اسحاق فرماتے ہیں'' اول من اسلم من الرجال علی ''کہ ''مردوں میں سب سے پہلے (حضرت) علی (علیہ السلام) اسلام لائے'' نیز اسی کتاب کے اسی صفحے پر تحریر فرماتے ہیں'' حضرت سلمان فارسی، ابوذر، مقداد، جناب جابر ابو سعید خدری اور زید بن ارقم (رضوان اللہ علیہم اجمعین) یہ سب فرماتے ہیں

اسماء الرجال حدیث نمبر ۴

۱: عبداللہ بن سعید: عبداللہ بن سعید بن حصین الکندی ہے، ثقہ ہے، کنیت ابوسعید الاشج الکوفی ہے۔ من صغار العاشرة مات سنة سبع و خمسین یعنی ۲۵۶ ہجری میں وفات پائی (تقریب صفحہ ۱۷۵)۔

۲: ابن ادریس: عبداللہ بن ادریس بن یزید الدوری کی کنیت ابو محمد ہے۔ احد الاعلام، عن ابیه و عمه دارد و حصین هشام بن عروة و عنه احمد و اسحاق، توفی ۱۹۲ هجری (الکاشف، جلد ۱، صفحہ ۵۳۸)

۳: ابی حمزۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲: ۵

۴: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲: ۶

"ان علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اول من اسلم و فضلہ ھؤلاء علی غیرہ" کہ بلاشبہ علی ابن ابی طالب ؑ سب سے پہلے اسلام لائے اور ان سب (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے آپ کو اسی وجہ سے دوسروں پر فضیلت دی ہے۔

حدیث نمبر۵ اَخبَرَنَا مُحَمَّدُ ۱ بنُ عُبَیدٍ قَالَ حَدَّثنَا سَعِیدُ ۲ بنُ خُثَیمٍ عَن اَسَدِ ۳ بنِ عَبدِ اللهِ البَجَلِیّ عَن یَحیَی ۴ بنِ عَفِیفٍ عَن عَفِیفٍ ۵ قَالَ جِئتُ فِی الجَاهِلِیَّةِ اِلٰی مَکَّةَ فَنَزَلتُ عَلَی العَبَّاسِ بنِ عَبدِالمُطَّلِبِ فَلَمَّا ارتَفَعَتِ الشَّمسُ وَ حَلَّقَت فِی السَّمَآءِ وَ اَنَا اَنظُرُ اِلَی الکَعبَةِ اَقبَلَ شَابٌّ فَرَمٰی بِبَصَرِهِ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ استَقبَلَ القِبلَةَ فَقَامَ مُستَقبِلَهَا فَلَم یَلبَث حَتّٰی جَآءَ غُلَامٌ فَقَامَ عَن یَمِینِهِ فَلَم یَلبَث حَتّٰی جَآءَتِ امرَاَةٌ فَقَامَت خَلفَهُمَا فَرَکَعَ الشَّابُّ وَ رَکَعَ الغُلَامُ وَ المَراَةُ فَرَجَعَ الشَّابُّ فَرَجَعَ الغُلَامُ وَ المَراَةُ فَخَرَّ الشَّابُّ سَاجِدًا فَسَجَدَ مَعَهٗ فَقُلتُ یَاعَبَّاسُ اَمرٌ عَظِیمٌ فَقَالَ تَدرِی مَن هٰذَا الشَّابُّ فَقُلتُ لَا

اسماء الرجال حدیث نمبر۵

۱: محمد بن عبید بن محمد الکوفی المحاربی الکندی ہے۔اس کی کنیت ابو جعفر، یا ابو یعلی النحاس کوفی ہے۔صدوق ہے۔طبقہ عاشرہ سے ہے مات سنة احدی و خمسین ومائتین (تقریب، صفحہ ۳۱۰) روی عن ابیہ وابی معاویة وابی بکر بن عیاش وغیرھم. روی عن ابو داود، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ وغیرھم و ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال سلمہ "لاباس بہ" (تہذیب التہذیب، جلد ۹ صفحہ ۳۳۲)

۲: سعید بن خثیم: سعید بن خثیم بن رشد ہلالی ہے اس کی کنیت ابو معمر کوفی ہے۔صدوق ہے رمی بالتشیع لہ اغالیط طبقہ تاسعہ سے ہے مات سنة ثمانین ومائة یعنی ۱۸۰ھ میں وفات پائی (تقریب، صفحہ ۱۲۱) وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقة و قال ابوزرعة "لا باس بہ" وقال نسائی "لیس بہ" وذکرہ ابن حبان فی الثقات (تہذیب التہذیب، جلد ۴ صفحہ ۲۲)

۳: اسد بن عبداللہ: اسد بن عبداللہ بن یزید بن اسد البجلی ہے۔طبقہ خامسہ سے ہے۔ مات سنة عشرین و مائة یعنی ۱۲۰ ہجری میں فوت ہوا (تقریب، صفحہ ۳۱) روی عن یحیی بن عفیف الکندی روی عنہ سعید بن خثیم و سلمہ بن قتیبة و سلیمان بن صالح و کان امیر اعلی خراسان. و ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تہذیب التہذیب، جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)

۴: یحیٰی بن عفیف: یحیٰی بن عفیف بن معدی کرب ابن عم الاشعث بن قیس الکندی ہے۔روی عن ابیہ وروی عنہ، اسد بن عبداللہ البجلی، ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تہذیب التہذیب، جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۸)

۵: عفیف: عفیف بن معدی کرب صحابی رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے. روی عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، وروی عنہ ابناہ ایاس و یحیی (تہذیب التہذیب، جلد ۷ صفحہ ۲۳۶)

فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا ابْنُ اَخِیْ هَلْ تَدْرِیْ مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ هٰذَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ هٰذَا ابْنُ اَخِیْ هَلْ تَدْرِیْ مَنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ الَّتِیْ خَلْفَهُمَا فَقُلْتُ لَا قَالَ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ زَوْجَةُ بْنِ اَخِیْ هٰذَا حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَبَّهٗ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَمَرَهٗ بِهٰذَا الدِّیْنِ الَّذِیْ هُوَ عَلَیْهِ وَ اللهِ مَا عَلَی الْاَرْضِ کُلِّهَا اَحَدٌ ، عَلٰی هٰذَا الدِّیْنِ غَیْرَ هٰؤُلَاۤءِ الثَّلَاثَةِ

ترجمہ عفیف بیان کرتا ہے کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں مکہ (مکرمہ) آیا۔ اور عباس بن عبدالمطلب کے ہاں مہمان ہوا۔ جب سورج بلند ہو گیا اور اس نے آسمان میں پورا دائرہ بنا لیا۔ میں کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا، کہ ایک جوان آیا اور آسمان کی طرف اپنی نظریں کئے ہوئے تھا، پھر وہ شخص کعبہ کی طرف آیا اور اس کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ایک لڑکا آیا اور اس جوان کے دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پھر تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ایک عورت آئی اور اس جوان اور لڑکے کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ تو اس جوان نے رکوع کیا اور اس کے ساتھ اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا۔ پھر جوان نے سر اٹھایا تو اس لڑکے اور عورت نے بھی سر اٹھایا۔ پھر وہ جوان سجدہ میں گر پڑا۔ تو ان دونوں نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا۔ تو میں نے کہا اے عباس! یہ کتنا اہم واقعہ ہے۔ عباس نے کہا تو جانتا ہے کہ یہ نوجوان کون ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، عباس نے کہا یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے۔ یہ تو میرے بھائی کا بیٹا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ لڑکا کون ہے؟ تو میں نے کہا کہ نہیں۔ عباس نے کہا یہ علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب ہے یہ بھی میرے بھائی کا بیٹا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ عورت کون ہے؟ جو کہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں، عباس نے کہا کہ یہ خدیجہ بنت خویلد ہے یہ میرے بھتیجے کی بیوی ہے۔ عباس نے کہا یہ مجھے بیان کرتا ہے کہ اس کا پروردگار آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور کہتا ہے کہ جس دین پر وہ ہے اس کا حکم اس کو اس کے رب نے دیا ہے، مجھے قسم ہے کہ تمام روئے زمین پر اس دین میں سوائے ان تین افراد کے اور کوئی نہیں ہے۔

حل لغت اِرْتَفَعَتْ: سورج بلند ہوا، اِرْتَفَعَ: بلند ہونا۔ حَلَّقَتْ: دائرہ بنالیا، حَلْقَةٌ: دائرہ، گھیرا۔ رَمٰی: قصد کرنا۔ اِسْتَقْبَلَ: سامنے ہونا، توجہ کرنا۔ اَلْقِبْلَةُ: نہج، نوع، جہت، اور اسی سے ہے قبلة المصلی، اس جہت کیلئے جدھر نماز ادا ہوتی ہے۔ لَبِثَ: ٹھہرنا، اقامت کرنا۔ خَرَّ: سجدے میں گر پڑا، خَرٌّ: ماتھے کے بل گر پڑنا۔ اَمْرٌ: کام،

واقعہ، حکم، فرمان اور اس کی جمع امور اور اوامر بھی ہے۔ عَظِیمٍ :سخت مصیبت، بڑی، اہم، اس کی جمع عظائم ہے اور مؤنث العظیمہ ہے۔

تشریح ارشاد ہے "میں جاہلیت کے زمانہ میں مکہ (مکرمہ) آیا" یعنی ابھی حضور پاک ﷺ نے علی الاعلان نبوت کا اظہار نہیں فرمایا تھا۔ یا چونکہ عفیف خود اس وقت مشرک تھا اس لئے اس نے اپنے اس وقت کو جاہلیت کا وقت کہا جو کہ اس کا جاہلی دور تھا۔ ارشاد ہے "جب سورج بلند ہو گیا اور اس نے آسمان میں پورا دائرہ بنا لیا" یعنی ظہر کا وقت ہو گیا۔ ارشاد ہے "پھر وہ جوان سجدے میں گر پڑا تو ان دونوں نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا" یعنی اس لڑکے اور عورت نے اس جوان کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ ارشاد ہے "اے عباس! یہ کتنا اہم واقعہ ہے" یعنی یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں، یہ کام جو اس جوان نے کیا ہے نہ تو کبھی دیکھنے میں آیا ہے اور نہ ہی سننے میں، تو یہ ایک بڑی مصیبت نظر آ رہی ہے کیونکہ یہ ایک ایسا طریقِ عبادت ہے جس سے ہمارے طریقِ عبادت کو زبردست نقصان پہنچے گا۔ اور عرب میں ایک انقلاب رونما ہو جائے گا۔ ارشاد ہے "یہ مجھے بیان کرتا ہے کہ اس کا پروردگار آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے" یعنی یہ میرا بھتیجا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید اور ربوبیت کی دعوت دیتا ہے اور دوسرے معبودانِ باطل کی عبادت سے منع کرتا ہے۔ ارشاد ہے "(اور وہ کہتا ہے) کہ جس دین پر وہ ہے اس کا حکم اس کو اس کے رب تعالیٰ نے دیا ہے" یعنی جس دین مبارک کی حضور سرورِ عالم وعالمیان ﷺ دعوت دے رہے ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق اللہ جل جلالہ کا دین ہے، حضور پیغمبر اسلام ﷺ کا اپنی طرف سے بنایا ہوا دین نہیں ہے۔ ارشاد ہے "مجھے قسم ہے کہ تمام روئے زمین پر اس دین میں سوائے ان تین افراد کے اور کوئی نہیں ہے" یعنی یہ میرا بھتیجا جس دین پر ہے اور جس طریقہ پر یہ عبادت کر رہا ہے "و لا واللہ علی ظھر الارض" قسم ہے کہ اس زمین کی پیٹھ پر سوائے ان افراد کے اس وقت کوئی دوسرا نہیں ہے۔ ترجمۃ الباب یہ ہوا کہ جناب امام الاولیاء سند الاتقیاء ابوتراب علی المرتضیٰ علیہ السلام حضور سید الرسل جناب محمد رسول ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سب سے پہلے دین اسلام کی دعوت کے داعی تھے۔ سب سے پہلے اسلام لانے اور نماز پڑھنے میں سب سے مقدم تھے۔ شاعر اسلام علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی ارشاد کی ترجمانی کی ہے فرماتے ہیں

مسلم اوّل شہ مردان علی
عشق را سرمایہ ایمان علی

حدیث نمبر٦ اَنۡبَأَنَا اَحۡمَدُ ١ بۡنُ سُلَيۡمَانَ الرَّهَاوِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيۡدُ اللّٰهِ ٢ بۡنُ مُوۡسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الۡعَلَاءُ ٣ بۡنُ صَالِحٍ عَنِ الۡمِنۡهَالِ ٤ ابۡنِ عَمۡرٍو عَنۡ عَبَّادِ ٥ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ وَ اَخُوۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ وَ اَنَا الصِّدِّيۡقُ الۡاَكۡبَرُ لَا يَقُوۡلُ ذٰلِکَ بَعۡدِیۡ اِلَّا كَاذِبٌ صَلَّيۡتُ قَبۡلَ النَّاسِ سَبۡعَ سِنِيۡنَ

ترجمہ عباد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا بندہ ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا بھائی ہوں، اور میں بڑا سچا ہوں، میرے بعد کوئی جھوٹا ہی یہ بات کہے گا۔ میں نے اور لوگوں سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر٦

١: احمد بن سلیمان: احمد بن سلیمان بن عبد الملک ہے آپ کی کنیت ابو الحسین الرہاوی ہے۔ ثقہ، حافظ اور طبقہ حادیہ عشرہ سے ہے، مات سنة احدی و ستین یعنی ٢٦١ ہجری میں فوت ہوئے (تقریب، صفحہ١٣)

٢: عبید اللہ بن موسیٰ: عبید اللہ بن موسیٰ بن ابی المختار باذام العبسی الکوفی ہے، ابو محمد کنیت ہے، ثقہ ہے كان يتشيع طبقہ تاسعہ سے ہے مات سنة ثلث عشرة علی الصحیح یعنی ٢١٣ ہجری میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ٢٢٧)

٣: العلاء بن صالح: العلاء بن صالح التیمی الاسدی الکوفی ہے، صدوق ہے له اوهام طبقہ سابعہ سے ہے (تقریب، صفحہ٢٦٨) روی عن المنهال بن عمرو و عدی بن ثابت و سلمه بن كهيل وغيرهم روی عنه ابو احمد زبيری و عبدالله بن نمير و عبيد الله بن موسی وغير هم قال ابن معين و ابو داؤد ثقه وقال ابو حاتم لاباس به وقال ابن مدينی روی احاديث مناكير وقال يعقوب بن شيبة مشهور و ذكره ابن حبان فی الثقات قلت و قال البخاری لايتابع و وثقه ، يعقوب بن سفيان و ابن نمير و العجلی وقال ابن خزيمة شيخ (تہذیب التہذیب، جلد٨، صفحہ١٨٤)

٤: المنہال بن عمرو: منہال بن عمرو الاسدی مولاهم الکوفی صدوق ہے ربما وهم طبقہ خامسہ سے ہے۔ (تقریب، صفحہ٣٤٨)

٥: عباد بن عبداللہ: عباد بن عبداللہ الاسدی الکوفی ضعیف ہے طبقہ ثالثہ سے ہے (تقریب، صفحہ١٦٣) روی عن علی و عنه المنهال بن عمرو وقال البخاری فيه نظر و ذكره ابن حبان فی الثقات ، قلت ، وقال ابن سعدله احاديث وقال علی ابن المدينی ضعيف الحديث وقال ابن جوزی علی حدثيه عن علی انا الصديق الاكبر وقال هو منكر ، وقال ابن حزم هو مجهول (تہذیب التہذیب، جلد٥ صفحہ٩٨) منہاج السنۃ میں شیخ ابن تیمیہ نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے ''اور عباد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو روایت کرتا ہے۔ یہ صریح ان پر جھوٹ ہے'' اور ابن کثیر نے بھی اس روایت کو ابن ماجہ سے بیان کرنے کے بعد لکھا ہے ''یہ حدیث ہر حال میں منکر ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں کہی'' (البدایہ والنہایہ، جلد٣ صفحہ٢٦) نیز ابن جوزی نے کہا ہے: '' هذا حديث موضوع والمتهم به عباد بن عبدالله'' یعنی یہ حدیث موضوع ہے اور اس نے عباد بن عبداللہ کو متہم قرار دیا ہے۔ حیرانگی کی بات تو یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اسماء الرجال پر جرح وتعدیل اور تحقیق وتفتیش کی ہے ان میں سے کسی نے بھی حدیث مذکور کو ''موضوع'' نہیں لکھا بلکہ ضعیف یا مناکیر سے لکھا ہے۔ (حاشیہ جاری ہے)

حل لغت صِدِّیق: تصدیق کرنے والا، جس میں سچائی غالب ہو، صِدق: صفاتِ فاضلہ میں سے ایک ممتاز صفت ہے۔ بعض شارحین کا قول ہے کہ صدیق وہ ہے جو تمام امورِ دین کی تصدیق کرے اور کسی امر میں شک نہ کرے، جس کا قول و فعل مطابق ہو۔

تشریح حضرت اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین ابوتراب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ان چار باتوں یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہونے میں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پہلے تصدیق کرنے میں اور سب سے پہلے نماز ادا کرنے میں کوئی دوسرا فرد شریک نہیں اور نہ ہی ان کے برابر اور ہم پلہ ہے، صاحب ''نفائس المنن فی ذکر فضائل سیدنا ابی الحسن'' صفحہ ۲۶-۲۷ پر نقل کرتے ہیں

> ''محبّ طبری ریاض النضرہ میں بروایت حاکمی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا تم وہ شخص ہو کہ سب سے پہلے ایمان لائے ہو اور میری تصدیق کی'' (نفائس المنن جلد ا صفحہ ۱۵۷)

امام احمد ''مناقب'' میں، حاکم ''مستدرک'' میں اور حافظ ابوزید عثمان ابن ابی شیبہ اور ابن عاصم ''سنن'' میں، اور حافظ ابونعیم اور عقیلی، عباد ابن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے ''میں خدا کا بندہ ہوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں صدیق اکبر ہوں، میرے سوا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا'' ابن النجار ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور ابی نعیم ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''صدیق تین ہیں۔ حبیب نجار، حواریین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے، خرقیل آلِ فرعون میں موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے، اور علی ابن ابی طالب (علیہ السلام)۔ جو ان سب سے افضل ہیں''۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۷۷)

صاحب لغات الحدیث علامہ وحید الزمان صاحب اپنی کتاب لغات الحدیث جلد ۳ کتاب ''ص'' صفحہ ۳۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی میں ایک حدیث کا ایک حصہ تحریر فرماتے ہیں ''فَاطِمَةُ صِدِّيقَةٌ لَمْ يَكُنْ يَغْسِلُهَا اِلَّا صِدِّيقٌ'' اور ترجمہ کرتے ہیں ''حضرت فاطمہ صدیقہ ہیں (حضرت مریم کی طرح ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ فرمایا ہے) ان کو غسل وہی دیں گے جو صدیق ہیں (یعنی حضرت علی علیہ السلام) انہوں نے ہی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو غسل دے کر راتوں رات ہی دفن کر دیا۔

بقیہ حاشیہ: یہاں تک کہ جلال الدین سیوطی نے کہا'' الحدیث ضعیف لا موضوع ''یعنی یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں ہے۔ (ابو اسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام، بیروت دار الکتب علمیہ ۱۹۸۴ء صفحہ ۲۱) لہٰذا ابن جوزی کا یہ کہنا کہ یہ حدیث موضوع ہے غیر محل ہے۔ فافہم وتدبر

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابٌ فِیْ ذِکْرِ عِبَادَةِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْمَ

''اس باب میں امیر المؤمنین امام الاولیاء ابوتراب علی المرتضیٰ علیہ السلام کی عبادت کا بیان ہے''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حل لغت عِبَادَۃٌ اور عُبُوْدِیَّۃٌ اور عُبُوْدَۃٌ: اطاعت کرنا، عاجزی دکھانا، خدمت کرنا، شریعت کے احکام بجا لانا۔

تشریح حضرت امام الاولیاء، جناب سیدنا و مرشدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام عبادتِ الٰہی میں ایک خاص اعلیٰ وارفع مقام رکھتے تھے جو کسی دوسرے کو نصیب نہیں تھا، آنجناب علیہ السلام کی اس امتیازی اور خصوصی شان کو وحی الٰہی نے بیان فرمایا، ارشاد خداوندی ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح ۴۸: ۲۹)

(محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں ان کی علامت انکے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے)

مفسرین کرام تحریر فرماتے ہیں جیسا کہ ''تفسیر فتح البیان'' نے لکھا ہے ''وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ'' سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ''اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ'' سے مراد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ''رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ'' سے مراد حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ اور ''رُکَّعًا سُجَّدًا'' سے مراد حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں۔ یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام انتہائی عبادت گذار تھے۔ حضرت ام المؤمنین جنابہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ترمذی شریف میں

موجود ہے، فرماتی ہیں "کَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا" (جہاں تک میں جانتی ہوں وہ یعنی جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام نہایت ہی روزہ دار اور انتہائی عبادت گذار تھے) صاحب "نفائس المعن"، "تفسیر حسینی" سے نقل فرماتے ہیں کہ "آپ ہر شب میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے" نیز تحریر فرماتے ہیں

"آپ علاوہ فرائض کے اس قدر کثرت سے نوافل ادا فرماتے تھے کہ ان کی تعداد کا علم بجز خدا کے اور کسی کو نہیں اسی شغف کا نتیجہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلوٰۃ اور نوافل و عبادات کے متعلق آپ سے زائد کسی سے احادیث مروی نہیں بوجہ کثرتِ عبادت ذات ستودہ صفات زین العابدین و امام المتعبدین تھی"

جناب امام الاولیاء علیہ السلام کی عبادتِ الٰہی میں استغراق و خشیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف کامل توجہ کا یہ عالم تھا کہ جب جنگِ احد میں آپ علیہ السلام کے پائے مبارک میں تیر پیوست ہو گیا جو کہ کسی صورت نہیں نکل سکتا تھا تو حضور پاک سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت علی علیہ السلام نماز پڑھنے لگے تو تم تیر نکال لینا، جب امام الاولیاء سیدنا علیہ السلام نماز میں مشغول ہوئے اور آپ کی ماسوٰی اللہ سے توجہ ہٹ گئی تو تیر آپ کے پاؤں مبارک سے نکال لیا گیا اور جناب کو خبر تک نہ ہوئی۔

حدیث نمبر ۷ اَنْبَاَنَا عَلِیُّ ابْنُ الْمُنْذِرِ[۱] الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَہٗ اَبُوْ فُضَیْلٍ[۲] قَالَ حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ[۳] عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ[۴] بْنِ اَبِی الْھُزَیْلِ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْمَ قَالَ مَا اَعْرِفُ اَحَدًا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَبَدَ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعْدَ نَبِیِّھَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَیْرِیْ عَبَدْتُ اللّٰہَ قَبْلَ اَنْ یَّعْبُدَہٗ اَحَدٌ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ تِسْعَ سِنِیْنَ

ترجمہ عبداللہ بن ابی الہذیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس امت میں اللہ جل جلالہ کی عبادت کرنے کے اعتبار سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سوائے اپنے آپ کے میں کسی اور کو نہیں جانتا، اس امت میں ہر اس شخص سے جو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے میں نے نو برس پیشتر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۷

[۱] علی بن المنذر: علی بن المنذر الطریقی بفتح للھملة و کسر الراء بعضھا تحتا نیة ساکنة ثم قاف الکوفی صدوق یتشیع من العاشرۃ مات سنة ست و خمسین (تقریب، صفحہ ۲۴۹) روی عن ابیه و ابن عیینة و ابن فضیل و جماعة و عنه الترمذی و النسائی و ابن ماجه و غیرھم قال ابن ابی حاتم سمعت منه مع ابی وھو صدوق ثقة وقال النسائی شیعی محض ثقة و ذکرہ ابن فی سمعت ابن نمیر یقول ھو ثقة صدوق وقال الدارقطنی لاباس (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

تشریح ارشاد ہے "کہ اس امت میں اللہ جل جلالہ کی عبادت کرنے کے اعتبار سے، حضور نبی کریم ﷺ کے بعد سوائے اپنے آپ کے میں کسی اور کونہیں جانتا" یعنی اللہ جل جلالہ کی عبادت جتنی حضور سراپا نور ﷺ نے کی کسی دوسرے فرد نے نہیں کی اور حضور فخر رسل ﷺ کے بعد جتنی میں نے عبادتِ الٰہی کی ہے کسی دوسرے فرد نے نہیں کی "تفسیر حسینی" میں ہے کہ "آپ ہر شب میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے"۔ جمیع بن عمیر التیمی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ

اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا اِنْ کَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا

هذا حديث حسن غريب (الترمذی باب مناقب فضل فاطمه بنت محمد صلی الله علیه و آله وسلم)

بقیہ حاشیہ: به و كذا قال مسلمة بن قاسم و زاد كان يتشيع (تہذیب التہذیب، جلد ۷ صفحہ ۳۸۶)

۲: ابو فضيل: محمد بن فضيل بن غزوان بفتح معجمة و سكون الزاى الضبى مولاهم ابو عبد الرحمن الكوفى صدوق عارف رمى بالتشيع من التاسعة مات سنة خمس و تسعين (تقریب التہذیب، صفحہ ۳۱۵) قال احمد! كان يتشيع و كان حسن الحديث قدروى غير حديث منكر وقال ابوداؤد و كان شيعيا محترقا و قال ابن معين ثقة (المیزان، جلد ۴ صفحہ ۹۔ تہذیب التہذیب، جلد ۹ صفحہ ۴۰۵)

۳: الاجلح: اجلح بن عبدالله بن حُجيّة بالمهملة والجيم مصغرا يكنى ابا حجيّة الكندى يقال اسمه يحيى صدوق شيعى من السابعة مات سنة خمس و اربعين (تقریب صفحہ ۲۵) روى عن ابى اسحاق و ابى الزبير و يزيد بن الاصم و عبدالله بن بريدة و الشعبى وغيرهم وعنه شعبة و سفيان الثورى و ابن المبارك و ابو اسامة و يحيى القطان و جعفر بن عون وغيرهم و قال احمد اجلح و مجالد متقاربان فى الحديث و قدروى الاجلح غير حديث منكر . و قال ابن معين صالح و قال مرة ثقة و قال مرة ليس به باسٌ و قال العجلى كوفى ثقة و قال ابو حاكم و ليس بالقوى يكتب حديثه ولا يحتج به، و قال النسائى ضعيفٌ ليس بذاك و كان له رأى سوء و قال الجوزجانى مفترى و قال بن عدى له احاديث صالحة و يروى عنه الكوفيون وغيرهم ولم ادله حديثا منكرا مجاوز اللحد لاسناد اولاهتنا الا انه بعد فى شعبة الكوفة و هو عندى مستقيم الحديث صدوق (الجرح والتعدیل جلد ۹، صفحہ ۱۶۳، الطبقات الکبریٰ جلد ۶، صفحہ ۳۵۰، تہذیب جلد ۱، صفحہ ۱۸۹)

۴: عبدالله بن ابى الهذيل الكوفى ابو المغيرة ثقة من الثانية مات فى ولاية خالد القصرى على العراق (تقریب، صفحہ ۱۹۲) روى عن ابى بكر و عمر و على وعمار بن ياسر و ابن مسعود و عبدالله بن عمرو و ابن خباب ابن الارت و ابى بن كعب و ابى الاحوص الحيثمى و جماعة و عنه اسماعيل بن رجاء و واصل الاحدب و ابو ضروة مسلم بن سالم الجهنى و الا جلح بن عبدالله الكندى وغيرهم وقال النسائى ثقة و ذكره ، ابن حبان فى الثقات . قلت وقال العجلى تابعى ثقة و كان عثمانيا وقال ابو زرعة ابن ابى الهذيل عن ابى بكر مرسل (تہذیب التہذیب، جلد ۶، صفحہ ۶۲)

یعنی لوگوں میں حضور ﷺ کو بہت زیادہ محبوب کون تھا؟ تو اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پھر پوچھا کہ مردوں میں؟ تو فرمایا ان کا خاوند یعنی حضرت علی علیہ السلام جہاں تک مجھے علم ہے وہ یعنی جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نہایت ہی روزہ دار اور انتہائی عبادت گذار تھے۔

ارشاد ہے ''اس اُمت میں ہر اس شخص سے جو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے میں نے نو برس پیشتر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کی ہے''یعنی جس وقت اس امت میں سے کسی نے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت نہیں کی تھی، جس وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں کوئی جھکنے والا نہ تھا، اس وحدہٗ لاشریک کے آگے کوئی سجدہ کرنے والا نہیں تھا تو اس وقت امام الاولیاء سند الاتقیاء جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام اللہ جل جلالہ وعم نوالہ، عزاسمہ کی عبادت پر قیام فرماتے تھے، اس جل مجدہ کے حضور میں جھکے ہوئے تھے، اس رب تعالیٰ وحدہٗ کے سامنے سجدہ میں گرے ہوئے تھے، سبحان اللہ آپ علیہ السلام اس بات پر جتنا بھی ناز فرمائیں کم ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ

بَابُ ذِكْرِ مَنْزِلَةِ عَلِيّ ابْنِ اَبِی طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ

''یہ باب امام الاتقیاء سند الاولیاء حضرت علی المرتضٰی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مرتبہ کے بیان میں ہے''

(اس باب میں نو احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۸ اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ ۱؎ بْنُ بِشْرِ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۲؎ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسٰی ۳؎ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُهَاجِرُ ۴؎ بْنُ مِسْمَارٍ عَنْ عَائِشَةَ ۵؎ بِنْتَ سَعْدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِیْ ۶؎ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُحْفَةِ وَ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ وَلِیُّکُمْ قَالُوْا صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَرَفَعَهَا فَقَالَ هٰذَا وَلِیِّیْ وَ الْمُؤَدِّیْ عَنِّیْ وَاِنَّ اللّٰهَ مُوَالِیْ مَنْ وَالَاهُ وَ مُعَادِیْ مَنْ عَادَاهُ

ترجمہ عائشہ بنت سعد فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جناب رسول کریم ﷺ سے میں نے جحفہ کے دن سنا اس حال میں کہ پکڑا ہاتھ (حضرت) علی المرتضٰی کا۔ پھر مخاطب کیا اور اللہ تعالٰی کی حمد وثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! یقیناً میں تمہارا ولی ہوں، سب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے سچ فرمایا۔ پھر آنجناب ﷺ نے (حضرت) علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا یہ میرا دوست ہے اور میری طرف سے پہنچانے والا ہے اور بے شک اللہ تعالٰی اس شخص کو دوست رکھتا ہے جو علی کو دوست رکھتا ہے اور یقیناً اللہ تعالٰی اس شخص کا دشمن ہے جو علی کا دشمن ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۸

۱؎ ہلال بن بشر: هلال بن بشر بن محبوب المزنی ابو الحسن البصری امام مسجد یونس (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

بقیہ حاشیہ: الاحدب ثقة من العاشرة مات سنة ست و اربعين (تقریب التہذیب، صفحہ ۳۶۶)روی عن حماد بن زید و مرحوم بن عبدالعزيز العطار و محمد بن خالد بن عثمة وجماعة وروى عنه البخارى فى جزء القراة خلف الامام و ابوداؤد و النسائى و يحيى بن محمد بن صاعد و آخرون. وقال نسائى ثقة وذكره ابن حبان فى الثقات وقال متقن للحديث. (تہذیب التہذیب، جلد ۱۱ صفحہ ۷۵، ۷۶)

۲: محمد بن خالد: محمد بن خالد بن عثمة بمثلثة ساكنة قبلها فتحة ويقال انها امه ، الحنفى البصرى صدوق يخطى، العاشرة (تقریب، صفحہ ۲۹۶)روى عن ابراهيم بن اسماعيل بن ابى حبيبة و مالک بن انس و كثير بن عبدالله بن عمرو بن عوف وجماعة ، روى عنه بندار و ابو موسى وهلال بن بشر ومحمد بن يونس الكديمى واخرون قال عبدالله بن احمد عن ابيه ماارى بحديثه بأسا وقال ابو زرعة لابأس به وقال ابوحاتم صالح الحديث و ذكره ابن حبان فى الثقات و قال ربما اخطأ. (التہذیب، جلد ۹ صفحہ ۱۴۳)

۳: موسیٰ بن یعقوب: موسى بن يعقوب بن عبدالله بن وهب بن زمعة بن الاسود ابن المطلب بن اسد بن عبدالعزى الاسدى الزمعى ابو محمد المدنى. روى عن اخيه محمد و عميه مرثد و يزيد و عمته قريبة و ابى عبيدة بن عبدالله بن زمعة و مهاجر بن مسمار و رزيق بن سعيد وغيرهم. روى عنه ابى اخيه يحيى بن المقدام بن يعقوب و ابن ابى فديک ومحمد بن خالد بن عثمة وغيرهم قال الدورى عن ابن معين ثقة و قال على بن المدينى ضعيف الحديث منكر الحديث و قال الاجرى عن ابوداؤد وهو صالح روى عن ابن مهدى وله مشائخ مجهولون وذكره ابن حبان فى الثقات قلت وقال النسائى ليس بالقوى وقال ابن عدى لابأس به عندى و لايرواياته وقال الاثرم سألت احمد عنه فكانه لم يعجبه و قال الساجى اختلف احمد و يحيى منه قال احمد لا يعجبنى حديثه وقال ابن القطان ثقة. (التہذیب، جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۸۔المیزان جلد ۴ صفحہ ۲۲۷)

۴: مہاجر بن مسمار: مهاجر بن مسمار الزهرى مولى سعد المدنى مقبول من السابعة. (تقریب، صفحہ ۳۴۹)روى عن عامر و عائشة ابنى سعد بن ابى وقاص و عنه ابى زيب و موسى بن يعقوب وغيرهم ذكره ابن حبان فى الثقات، قلت وقال ابن سعد مات بعد خروج محمد بن عبدالله بن حسن و قيل مات سنة خمس ومائة وله ، احاديث و ليس بذاک وهو صالح الحديث وقال ابوبكر البزار مشهور صالح الحديث. (التہذیب جلد ۱۰، صفحہ ۳۲۴)

۵: عائشہ بنت سعد: عائشة بنت سعد بن ابى وقاص الزهرية المدينة ثقة. من الرابعة (تقریب، صفحہ ۳۷۰) روت عن ابيها و عن ام ذر و قيل انها رأت ستامن امهات المؤمنين. روى عنها الجعيد بن عبدالرحمن و ايوب والحكم بن عتبة و خزيمة غير منسوب و ابوالزناد و مهاجر بن مسمار ومالک بن انس واخرون. ذكرها ابن حبان فى الثقات و قال ابن سعد و غير و احدماتت سنة سبع عشرة و مائة قلت وقال العجلى تابعية. مدينة ثقة و قال الخليل لم يرو مالک عن امرأة غيرها. (التہذیب، جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶)

(حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حل لغت وَلِیٌّ ، وَلِیَ ، یَلِیُ ، وَلَایَۃٌ ، وِلَایَۃٌ : متصرف ہونا، مدد کرنا، والی ہونا، کارسازی کرنا، دوست ہونا، مالک ہونا، منتظم ہونا۔ اَلْمُؤَدِّیُ : پہنچانے والا، ادا کرنے والا۔ ادی ،ادیًا و ادّی ، تادیہ۔

تشریح ارشاد ہے ''میں نے جحفہ کے دن سنا'' جحفہ مکہ مکرمہ سے دو میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے۔ ارشاد ہے ''پھر فرمایا اے لوگو! یقیناً میں تمہارا ولی ہوں'' یعنی تمہارے تمام امور میں، میں تمہارا ولی اور متصرف ہوں۔ ارشاد ہے ''سب نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے سچ فرمایا'' یعنی آنجناب نے (ﷺ) جو کچھ ارشاد فرمایا ہے درست ہے اور صحیح ہے کہ آپ ﷺ ہی ہمارے والی، مددگار، مہربان، کارساز اور متصرف ہیں۔ حضور ﷺ کا حکم ہمیں سرآنکھوں پر منظور ہے اگر آپ ﷺ کو اپنا متصرف نہ مانیں گے تو پھر کسے مانیں گے۔ آنحضور ﷺ کو اپنا مالک ومختار نہ سمجھیں گے تو کسے سمجھیں گے۔ آپ ہی تو (ﷺ) ہمارے ملجاء وماویٰ ہیں۔ ارشاد ہے ''پھر حضور نبی اکرم (ﷺ) نے (حضرت) علی (علیہ السلام) کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا'' یعنی تمام موجود صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بتلایا اور دکھایا'' ارشاد ہے ''فرمایا یہ میرا دوست ہے اور میری طرف سے پہنچانے والا ہے'' سبحان اللہ! امتِ محمد یہ میں حضرت امام الاولیاء علی المرتضیٰ (علیہ السلام) کو وہ عظیم اور رفیع الشان مقام نصیب ہوا جو کسی اور کو نہیں ملا، یعنی حضور اکرم (ﷺ) کے حضور مبارک سے ''ولایت'' کے شرف سے مشرف ہوئے۔ نیز ارشاد ہے ''میری طرف سے پہنچانے والا ہے'' یعنی احکامِ الٰہی، اسرارِ معارف، علوم الٰہی، اور توحید کا کلمہ دنیائے انسانیت کو نبوتِ الٰہی کی طرف سے پہنچانے والے یہی صاحب علم لدنی، حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں۔ ہر وقت پیغمبر اسلام ﷺ کی مدد پر کمربستہ ہیں۔ اور تبلیغ اسلام کے کرنے میں اور ہر کام میں ہر وقت حضور نبی کریم ﷺ کے کام آتے ہیں، ارشاد ہے ''اور بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوست رکھتا ہے جو علی کو دوست رکھتا ہے اور یقیناً اللہ تبارک تعالیٰ اس شخص کا دشمن ہے جو علی کا دشمن ہے'' یعنی حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام سے محبت کرنا گویا اللہ جل جلالہ سے محبت کرنا ہے اور جناب سیدنا ومولانا امام الاولیاء علی المرتضیٰ علیہ السلام کی مخالفت کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی دشمنی خریدنا ہے۔ ام المؤمنین جنابہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ سید دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

''مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللهَ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللهَ'' (اخرجه الدیلمی و الطبرانی عن رافع)

بقیہ حاشیہ[۶] ابی: یہ حضرت عائشہ کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب زہری ہیں، ابو اسحاق ان کی کنیت ہے، عشرہ مبشرہ سے ہیں اور یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا۔ آپ کے مناقب بہت زیادہ ہیں۔ مشہور روایت کے مطابق ۵۵ھ میں عقیق میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۱۱۹)

(جس نے علی سے محبت کی پس تحقیق اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا پس تحقیق اس نے میرے ساتھ بغض کیا۔ اور جس نے میرے ساتھ بغض کیا تو یقیناً اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے بغض روا رکھا)

شیخ محمد صالح کشفی ''مناقبِ مرتضوی'' صفحہ ۴۱ میں لکھتے ہیں

''در مسند حنبل ومسند جوزی ومستدرک حاکم وصحیح ترمذی ومصابیح ومشکوٰۃ وصواعق محرقہ بروایت عمران بن حصین مسطور است کہ رسول گفت چہ می خواہید از علی بدرستیکہ۔ کہ علی از من است ومن از اویم واو حاکم وولی ہر مومن است'' یعنی مسندِ حنبل، مسندِ جوزی، مستدرک حاکم، صحیح ترمذی، مصابیح مشکوٰۃ اور صواعقِ محرقہ میں بروایت عمران بن حصین مرقوم ہے کہ آنحضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی (علیہ السلام) کے متعلق تم کیا چاہتے ہو وہ میرا ہے میں اس کا ہوں اور وہ ہر مومن کا حاکم اور ولی ہے'' (السیرۃ العلویہ بذکر المآثر المرتضویہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۵)

حدیث نمبر ۹/۲ | اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا ۱ ابْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ ۲ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَأَنَا مِسْهَرُ ۳ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ عَنْ عِیْسٰی ۴ عَنْ عَمْرٍو عَنِ السُّدِّیِّ ۵ عَنْ اَنَسِ ۶ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَهٗ طَائِرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِءْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ یَأْکُلُ مَعِیَ هٰذَا الطَّآئِرَ فَجَآءَ اَبُوْبَکْرٍ وَجَآءَ عُمَرُ ثُمَّ جَآءَ عَلِیٌّ فَأَذِنَ لَهٗ

ترجمہ | انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک پرندہ تھا، تو حضور پاک ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! میرے پاس وہ شخص بھیج دے جو تمام مخلوق میں تجھے محبوب ہو، تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے، پس (حضرت) ابوبکر تشریف لائے اور (حضرت) عمر تشریف لائے پھر (حضرت) علی تشریف لائے تو (حضرت) علی کو اجازت دے دی۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹

۱ زکریا بن یحییٰ: آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن نام زکریا بن یحییٰ بن ایاس لقب خیاط السنۃ ہے۔ آپ بجستان کے رہنے والے بہت بڑے حافظ الحدیث اور قابل اعتماد محدث ہیں۔ انہوں نے قتیبہ بن سعید شعبان بن فروخ، صفوان بن صالح، بشر بن ولید، اسحاق بن راہویہ اور ان کے طبقے سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کے علاوہ ابن جوصاء ابوعلی بن ہارون امام طبرانی اور دوسرے لوگ بھی ان سے مستفید ہوئے، (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

(بقیہ حاشیہ): امام النسائی ان سے بہت زیادہ بیان کرتے ہیں، امام نسائی فرماتے ہیں، ثقہ ہے۔ عبدالغنی الازدی کہتے ہیں ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ آپ نے ۹۴ سال کی عمر پا کر ۲۸۹ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ علامہ ذہبی نے اپنی سند سے ان کے ذریعے حضرت ابو ہریرہ کی یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان سے مل کر فرمایا جبرئیل علیہ السلام خبر لایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کے نکاح میں دیا ہے اس کا مہر حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مہر کے برابر ہے اور وہ آپ کی صحبت میں اتنا عرصہ رہے گی جتنا عرصہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رہی ہے۔ (ترجمہ تذکرۃ الحفاظ للذہبی از شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق، اسلامک پبلشنگ لاہور جلد ۲ صفحہ ۴۵۷، ۴۵۸) زکریا بن یحیی بن ایاس بن سلمة السجزی بکسر المهملة وسکون الجیم بعدها زای ابوعبد الرحمن نزیل دمشق یعرف بخیاط السنة ثقة حافظ من الثانیة عشرة مات سنة تسع و ثمانین و مأتین و له اربع وتسعون (تقریب، صفحہ ۱۰۷۔ ایضا التہذیب، جلد ۳، صفحہ ۳۳۴)

۲: الحسن بن حماد: الحسن بن حماد الضبعی ابو علی الوراق الکوفی ثقة من العاشرة مات سنة ثمان و ثلثین (تقریب، صفحہ ۶۹) روی عن ابی عیینة و ابی اسامة ومسهر بن عبدالملک بن سلع الهمدانی و ابی معاویة الفریر وغیرهم وعنه ابن ابی عاصم واحمد بن علی بن سعید المروزی و زکریا بن یحیی السجزی وجماعة قال ابن ابی حاتم سالت موسی بن اسحاق عن فقال ثقة مامون و وقال السراج کوفی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات (التہذیب، جلد ۲ صفحہ ۲۷۳،۲۷۲)

۳: مسہر بن عبدالملک: مسهر بن عبدالملک بن سلع الهمدانی سکون المیم الکوفی الحدیث من کبار التاسعة (تقریب، صفحہ ۳۳۷) روی عن ابیه و الاعمش و عیسی بن عمر القاری وعنه اسحق بن راهویه و محمد بن عبدالله بن المبارک المخرمی و الحسن بن حماد الوراق واخرون. قال البخاری فیه لبعض نظره وقال الاجری عن ابی داؤد اما الحسن بن علی الخلال فرأتیه یحسن الثناء علیه واما اصحابنا فرایتم لایحمدونه، وقال النسائی لیس بالقوی وذکره ابن حبان فی الثقات وقال ابویعلی الموسی حدثنا الحسن بن حماد الوراق حدثنا مسهر بن عبدالملک و قال ثقة (التہذیب، جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۹)

۴: عیسی بن عمر الاسدی: عیسی بن عمر الاسدی الهمدانی بسکون المیم ابو عمر والکوفی القاری ثقة من السابعة مات سنة ست و خمسین (تقریب، صفحہ ۲۷۱) روی عن عمر بن عتبة بن فرقد مرسلا و عطاء بن ابی رباح وعطاء بن السائب و اسماعیل اسدی و ابی عون الثقفی وجماته، وعنه ابن المبارک و وکیع ومسهر بن عبدالملک بن سع و جبیل بن عبدالحمید وغیرهم قال المیمونی عن احمد لیس به بأس وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقة وقال النسائی ثقة وقال الخطیب کان ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال العجلی کوفی ثقة ، رجل صالح کان احد قرأ الکوفة راسا فی القران وقال ابن خلفون و ثقة . ابن نمیر (التہذیب، جلد ۸ صفحہ ۲۲۲،۲۲۳)

۵: اسماعیل بن عبدالرحمٰن: اسماعیل بن عبد الرحمن ابن ابی کریمة السدی بضم المهملة و التشدید الدال ابو محمد الکوفی صدوق یهم و رمی بالتشیع من الرابعة مات سنة سبع و عشرین (تقریب، صفحہ ۳۴) وهو السدی الکبیر کان یقعد فی السدة باب الجامع فسمي السدی ، روی عن انس و ابن عباس و رأی ابن عمرو الحسن (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

تشریح ارشاد ہے ''نبی کریم ﷺ کے پاس ایک پرندہ تھا'' یعنی آنحضور ﷺ کے پاس بھنا ہوا پکا ہوا ایک پرندہ تھا اور یہ کسی نے تحفتاً بھیجا تھا، ارشاد ہے ''تو حضور پاک ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! میرے پاس وہ شخص بھیج دے جو تمام مخلوق میں تجھے محبوب ہو۔ تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے'' استاذ گرامی منزلت حضرت صاحبزادہ حافظ علی احمد جان صاحب نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا ''گویا وہ شخص نہایت ہی متقی، پرہیزگار اور کمال درجے کا اتباع سنتِ نبوی ﷺ کا مظہر ہو اسکو اپنے ساتھ کھانا کھلانا رضائے الٰہی کا موجب ہے'' ارشاد ہے ''پس (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے'' یعنی ان ہر دو حضرات کو اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ ارشاد ہے ''پھر (حضرت) علی تشریف لائے تو (حضرت) علی کو اجازت دے دی'' یعنی حجرۂ مبارکہ میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس بھنے ہوئے پرندہ کو اپنے ساتھ کھانے کی اجازت عطا فرمادی۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جناب امام الاولیاء، سردارِ متقین، اسد اللہ الغالب علیٰ کل غالب علی المرتضیٰ علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے اور محبوب تھے۔ صاحبِ ''السیرۃ العلویہ بذکر المآثر المرتضویہ'' حصہ سوم صفحہ ۲۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں

(بقیہ حاشیہ): بن علی و اباھریرۃ و ابا سعید و روی عن ابیہ و یحیی بن عباد و ابی صالح مولی ام ھانی و سعد ابن عبیدۃ و ابی عبد الرحمن السلمی و عطاء و عکرمۃ وغیرھم و عن شعبۃ والثوری و الحسن بن صالح و غیرھم قال سلم بن عبد الرحمن مر ابراھیم النخعی بالسدی و ھو یغیر لھم القرآن فقال اما انہ یفسر تغیر القوم وقال عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت سمعت الشعبی وقیل لہ ان السدي قد اعطی خطا من علم القران فقال قد اعطی خطا من جھل بالقرآن وقال عن القطان لاباس بہ ما سمعت احد بذکرہ الا بخیر و ما ترکہ ، احد وقال ابو طالب عنہ احمد ثقۃ وقال عبداللہ بن احمد سمعت ابی قال قال یحیی بن معین یوما عند عبد الرحمن بن مھدی وذکر ابن مھاجر و السدی فقال یحیی ضعیفان فعقب عبدالرحمن وکرہ ما قال ، وقال الدوری عن یحیی فی حدیثہ فعف وقال الجوزجانی ھو کذاب شتام وقال ابوزرعہ لین وقال ابوحاتم یکتب حدیثہ و لا یحتج بہ وقال النسائی فی الکنی صالح و قال فی موضع الاخر لیس بہ باس وقال ابن عدی لہ ، احادیث یر وی بھا عن عدۃ شیوخ وھو عندی منقیم الحدیث صدوق لاباس بہ وقال ابو العباس بن الاحرم لاینکر بہ ابن عباس قد رای سعد بن ابی وقاص وقال خلیفہ مات (۱۲۷ ھجری) (التھذیب، جلد ا صفحہ ۳۱۳ تا ۳۱۴)

۲ انس بن مالک: انس بن مالک بن النفر الانصاری الخزرجی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خدمۃ عشر سنین صحابی مشھور مات سنۃ اثنتین وقیل ثلث و تسعین وقد جاوز المائۃ (تقریب، صفحہ ۳۹، التھذیب، جلد ا، صفحہ ۳۷۶ تا ۳۷۹ ۔ تذکرۃ الحفاظ ترجمہ، جلد ا صفحہ ۵۶ ۔ انوار غوثیہ شرح شمائل النبویہ، سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی صفحہ ۵)

''ثابت بنانی نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار تھے محمد بن الحجاج ان کی عیادت کو آئے۔لوگوں میں حدیث کا تذکرہ ہوا یہاں تک کہ حضرت علی ؑ کا ذکر چھڑ گیا۔محمد بن الحجاج نے ان کی برائیاں کرنی شروع کیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے کوئی ہے جو مجھے اٹھا کر بٹھا دے چنانچہ وہ بٹھا دیئے گئے۔پھر انہوں نے محمد ابن الحجاج سے ارشاد فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم علی ابن ابی طالب کی برائیاں کرر ہے ہو۔قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو امر حق پر مبعوث کیا میں آنحضرت ﷺ کے حضور میں خادم تھا دستور یہ تھا کہ ہر روز انصار میں سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔پس ایک روز میری باری تھی کہ ام ایمن بھنا ہوا مرغ لائیں اور آنحضرت ﷺ کے روبرو رکھ دیا۔آنحضرت ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟۔ام ایمن کہنے لگیں مجھے یہ مل گیا میں پکا کر آپ ﷺ کیلئے لائی ہوں۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ دعا مانگی کہ خداوند المخلوقات میں سے جو مجھے اور تجھے محبوب ہو، اسے میرے پاس بھیج کہ میرے ساتھ بیٹھ کر کھائے۔ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ انس دیکھو کون ہے؟ میں نے جاتے ہوئے دعا مانگی کہ خداوندا کوئی انصار میں سے ہو، دروازہ پر دیکھا کہ علی ہیں، میں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کام میں ہیں، میں پھر آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا، پھر دروازہ کی طرف متوجہ ہوا۔پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو دروازہ پر کون ہے؟ پھر میں یہی کہتا ہوا گیا کہ یا اللہ! انصار میں سے کوئی ہو پھر جا کر علی ہی کو دروازہ پر دیکھا میں نے کہہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ کسی کام میں مصروف ہیں اور پھر آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا پھر مجھے دیر نہیں ہوئی تھی کہ دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے انس جا کر دروازہ کھول کر آ ؤ اور اس کو لے آ ؤ تم پہلے شخص نہیں ہو جو اپنی قوم کو دوست رکھتا ہے پھر میں دروازہ کھول کر ان کو یعنی علی کو اپنے ساتھ لایا۔پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے انس چڑیا اس کے قریب رکھ دو، میں نے آنحضرت ﷺ کے قریب رکھ دی، دونوں حضرات نے ایک ساتھ سب نوش فرمائی۔محمد بن الحجاج نے یہ سن کر پوچھا اے انس یہ واقعہ تمہاری موجودگی میں ہوا۔انہوں نے کہا ہاں، کہنے لگے کہ میں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ اب علی کی برائی نہیں کروں گا اور نہ کسی سے ان کی برائی سنوں گا بلکہ اس کے منہ پر ماروں گا''۔

حدیث نمبر ۱۰/۳ | اَنۡبَأنَا قُتَیۡبَۃُ ا ؎ بۡنُ سَعِیۡدِ الۡبَلۡخِیُّ وَ ھِشَامُ ۲ ؎ بۡنُ عَمَّارِ الدِّمَشۡقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ۳ ؎ عَنۡ بُکَیۡرِ ۴ ؎ بۡنِ مِسۡمَارٍ عَنۡ عَامِرِ ۵ ؎ بۡنِ سَعۡدِ بۡنِ اَبِیۡ وَقَّاصٍ عَنۡ اَبِیۡہِ ۶ ؎ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِیَۃُ سَعۡدًا فَقَالَ مَا یَمۡنَعُکَ اَنۡ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَکَرۡتُ ثَلٰثًا قَالَھُنَّ لَہٗ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَنۡ اَسُبَّہٗ لَاَنۡ تَکُوۡنَ لِیۡ وَاحِدَۃٌ مِنۡھُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنۡ حُمۡرِ النَّعَمِ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ لَہٗ وَقَدۡ خَلَّفَہٗ فِیۡ بَعۡضِ مَغَازِیۡہِ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ اَتُخَلِّفُنِیۡ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبۡیَانِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَا تَرۡضٰی اَنۡ تَکُوۡنَ مِنِّیۡ کَھَارُوۡنَ مِنۡ مُوۡسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ وَ سَمِعۡتُہٗ یَقُوۡلُ یَوۡمَ خَیۡبَرَ لَاُعۡطِیَنَّ الرَّایَۃَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَ رَسُوۡلَہٗ وَ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ فَتَطَا وَ لُنَا لَھَا فَقَالَ ادۡعُوۡالِیۡ عَلِیًّا فَاُتِیَ بِاَرۡمَدَ فَبَصَقَ فِیۡ عَیۡنَیۡہِ وَ دَفَعَ الرَّایَۃَ اِلَیۡہِ وَ لَمَّا نَزَلَتۡ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡھِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَھِّرَکُمۡ تَطۡھِیۡرًا دَعَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَ فَاطِمَۃَ وَ حَسَنًا وَ حُسَیۡنًا فَقَالَ اللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھۡلِیۡ ۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰

ا ؎ **قتیبہ بن سعید**: قتیبه بن سعيد البلخى قتيبه بن سعد بن جميل. بفتح الجيم ابن بطريف، الثقفى ابو رجاء البلخى، بفتح الوحدة و سكون المعجمة. يقال اسمه يحيى وقيل على ثقة. ثبت من العاشرة مات سنة اربعين عن تسعين سنة (تقریب، صفحہ ۲۸۱) ''بڑے بڑے اکابر محدثین اس سے روایت کرتے ہیں جس میں نسائی، ترمذی، احمد بن حنبل وغیرہم ہیں۔ وہ مالک، لیث، ابن لہیعہ وغیرہ سے روایت کرتا ہے۔ وقال ابن معين، وابو حاتم و النسائى ثقة وزاد النسائى صدوق، وقال الحاكم، قتيبة ثقة مامون. صاحب تہذیب نے ان کے رواۃ پر کافی بحث کرنے کے بعد لکھ دیا کہ والحكم لهيعه مع ذالك بالوضع بعيد جدا. والله اعلم. وقال ابن حبان فى الثقات. وقال ابن القطان انفاسى لا يصرف له، تديس و فى الزهرة روى عنه البخارى ثلث مائة وثمانيه احاديث. ومسلم ست مائة وثمانية و ستين (تہذیب التہذیب، جلد ۸، صفحہ ۳۵۸ تا ۳۶۱)

۲ ؎ **ہشام بن عمار الدمشقی**: هشام بن عمار بن نصير، نون المصغر، الدمشقى. الخطيب صدوق، مقرى، كبر، فصار، يتلقن. محديث القديم اصح، من كبار العاشرة مات سنة خمس و اربعين على الصحيح وله اسنان وتسعين سنة (تقریب، صفحہ ۳۶۴) " روى عن معروف الخياط، ابى الخطاب الدمشقى صاحب واثلة. وصدقة بن خالد و عبدالحميد ابن الحبيب ابى العشرين وخلق كثير. روى عنه البخارى و ابوداؤد و النسائى وابن (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ اسے معاویہ نے حکم دیا پس کہا کہ تجھے کونسی بات روک رہی ہے کہ تو ابا تراب کو برا نہیں کہتا۔ پس سعد نے کہا جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو کہ ان کے متعلق پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمائی ہیں میں کبھی بھی انہیں گالیاں نہیں دوں گا۔ البتہ ان میں سے ایک چیز کا بھی حصول مجھے سرخ اونٹوں کے ملنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے (حضرت) علی (علیہ السلام) کو جس وقت کہ بعض غزوات میں اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنایا تو (جناب) علی نے حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں پر خلیفہ بناتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے انہیں فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ میرے نزدیک تو ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر ہاں میرے بعد کسی قسم کا

بقیہ حاشیہ: ماجة. و روی عن الترمذی من البخاری عنه و آخرون. قال ابراهیم بن الجنید عن ابن معین ثقة وقال العجلی ثقة، و قال مره صدوق، قال احمد بن خالد الخلال عن یحیی بن معین حدثنا هشام بن عمار. و لیس با المکذوب وقال النسائی لابأس به وقال الدارقطنی صدوق و کبیر المحل. وقال فی الزهرة روی عنه البخاری اربعة احادیث (تہذیب، جلد۱۱، صفحہ۵۱تا۵۴)

۳: حاتم بن اسماعیل المدنی: حاتم بن اسماعیل المدنی ابو اسماعیل الحارثی مولاهم. روی عن یحیی بن سعید الانصاری وهشام بن عمار و هناد بن السری و یحیی بن معین وابو کریب و جماعة قال النسائی لیس به بأس وقال ابن سعد کان اصله من الکوفة و لکنه انتقل من المدینة فنزلها و مات بها سنة (۱۸۶) و کان ثقة مامونا کثیر الحدیث قلت کذا قال فی الثقات و کذا عند البخاری ایضا فی التاریخ الکبیر و فی الاوسط ایضا وقال العجلی ثقة و کذا قال اسحاق بن منصور عن یحیی بن معین وقال ابن المدینی روی عن جعفر عن ابیه احادیث مراسیل اسندها. وقراة بخط الذهبی فی المیزان. قال النسائی لیس بالقوی (تہذیب التہذیب، جلد۲، صفحہ۱۲۸، ۱۲۹)

۴: بکیر بن مسمار: بکیر بن مسمار الزهری المدنی ابو محمد اخو مهاجر صدوق. من الرابعة مات سنة ثلاث و خمسین (تقریب، صفحہ۴۸) روی عن ابن عمرو عامر بن سعد بن ابی وقاص و زید بن اسلم وعنه حاتم بن سماعیل والواقدی وغیرهم قال البخاری فیه نظر وقال العجلی ثقة وقال النسائی لیس به بأس و قال ابن عدی مستقیم الحدیث. (التہذیب، جلد۱، صفحہ۴۹۰)

۵: عامر بن سعد: عامر بن سعد بن ابی وقاص الزهری المدنی، ثقة من الثالثة مات سنة اربع و مائة (تقریب، صفحہ۱۶۰) روی عن ابیه وعثمان و العباس بن عبدالملطلب و جناب صاحب المقصورة. روی عنه ابنه داؤد ابنا اخوته اسمعیل بن محمد و اشعث بن اسحاق و موسی بن عقبة وبکیر بن مسمار ومهاجر بن مسمار وغیرهم و کان ثقة کثیر الحدیث وذکره ابن حبان فی الثقات (التہذیب، جلد۵ صفحہ۶۴)

۶: ابیہ: یہ عامر کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص ہیں۔ ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۸

کوئی نبی نہیں ہے۔ اور خیبر کے دن میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ضرور بالضرور میں علَم اس شخص کو دوں گا، جو اللہ جل جلالہ اور اسکے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے نیز اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک نے اس جھنڈے کی امید رکھی۔ تو سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علی کو میرے پاس بلا لاؤ پس وہ آئے جبکہ ان کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے اپنا لعابِ دہن مبارک ان کی آنکھوں پر لگایا اور انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ اور جب یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی ''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے'' تو حضور نبی کریم ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا، اے میرے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

حل لغت سَبٌّ: گالی دینا، برا کہنا، کاٹنا۔ حُمْرُ: سرخ۔ اَلنَّعَمُ: اونٹ۔ اَلرَّایَۃُ: جھنڈا، علَم۔ طَاوَلَ: امید رکھنا، ہاتھ دراز کرنا، فضل اور بخشش کی طلب میں غالب ہونا۔ رَمَدٌ: آشوبِ چشم، آنکھوں کا دکھنا۔ بَصَقٌ: تھوکنا۔

تشریح ارشاد ہے ''کہ اسے معاویہ نے حکم دیا'' یعنی امیر معاویہ نے اپنے عمال کو امیر المؤمنین، سید المتقین امام الاولیاء جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کو خطبوں میں برا کہنے کا حکم دیا تو سعد بن ابی وقاص نے حکم نہ مانا، تو ارشاد ہے ''پس کہا تجھے کونسی بات روک رہی ہے کہ تو ابا تراب کو برا نہیں کہتا'' یعنی امیر معاویہ نے کہا کہ اے سعد بن ابی وقاص تجھے کونسا امر مانع ہے کہ تو سیدنا امیر المؤمنین جناب ابو تراب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو (خاکم بدہن) گالی نہیں دیتا۔ اس جواب طلبی پر سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ ''جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو کہ انکے متعلق پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمائی ہیں میں کبھی بھی انہیں گالیاں نہ دوں گا۔ البتہ ان (تین باتوں) سے ایک کا بھی حصول مجھے سرخ اونٹوں کے ملنے سے بھی زیادہ محبوب ہے'' ان تین باتوں میں پہلی بات یہ ہے کہ حضور ﷺ نے بعض غزوات پر اپنے بعد آپ علیہ السلام کو اپنا خلیفہ اور نائب مقرر فرمایا اور پھر جناب امیر المؤمنین کے استفسار پر آپ ﷺ نے فرمایا ''کہ اے علی تو تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے مگر ہاں ایک بات ہے کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہے'' یعنی اے علی تجھے تو میرے اس فیصلے پر خوش ہونا چاہئے جو کہ میں تیرے متعلق کر رہا ہوں کیونکہ تیرا رتبہ، تیرا مقام، تیری عزت اور تیری حرمت کا تو میرے نزدیک یہ حال ہے کہ جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کا رتبہ، مقام، عزت اور حرمت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔ صرف اتنی بات ہے کہ چونکہ نبوت مجھ پر ختم ہے اور میرے بعد کسی قسم کا بھی نبی نہیں آ سکتا لہٰذا تم نبی نہیں ہو سکتے باقی سب کی سب فضیلتیں اور مرتبے تمہارے لئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جنگِ خیبر کے دن حضور نبی کریم ﷺ نے فتح و نصرت کا جھنڈا

آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کو عطا فرمایا اور یوں اللہ تبارک وتعالیٰ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی نیز اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کی سند عظیم عطا فرمائی۔ اسی وجہ سے آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کے اسماء مبارکہ میں ایک اسم شریف ''صاحب الرایہ'' یعنی علمبردار یا صاحب نشان ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب قرآن حکیم کی آیۂ تطہیر نازل ہوئی تو اس وقت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا اور حسنین کریمین علیہم السلام ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا ''اے میرے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں'' جناب سعد بن ابی وقاص نے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی یہ تین عظیم البرکت شرافتیں بیان فرما کر اس بات کا اقرار کیا کہ وہ عظیم شخصیت جس نے ہر وقت، ہر آن اور ہر لحہ اسلام کی برتری اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت پر سب کچھ نچھاور کر دیا تھا، جس کے متعلق قرآن حکیم کی آیات بینات نازل ہوتی ہوں اس کو سعد کس طرح گالی دے سکتا ہے یا برا کہہ سکتا ہے، بلکہ حقیقت تو یہ ہے اگر (اللہ نہ کرے) برا کہنے کے بدلے میں یا جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے کے عوض مجھے زر وجواہر اور بڑے سے بڑا عزت ووجاہت کا منصب دے دیا جائے تو تب بھی میں ہرگز ہرگز اس دولت یا منصبِ جلیلہ کو قبول نہیں کروں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی عظیم عظیم فضیلتیں بیان کی ہیں اور بالخصوص جب کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ تین باتیں خوب اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔

اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور دافع البلاء والمرض صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کا لعابِ دہن مبارک عظیم البرکت دافع الامراض اور دافع الآم ہے۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ کا ظہور تھا کہ جس وقت لعابِ دہن مبارک جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی دُکھتی آنکھوں پر لگایا تو فوراً شفایاب ہو کر تندرست ہو گئیں۔ بلکہ اس کے بعد کبھی بھی آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کو آنکھوں کا درد ہوا ہی نہیں۔

حدیث نمبر ۱۱/۴ اَنْبَأَنَا حَرَمِيُّ ابْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّرْسُوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ۳ عَنْ مُوْسَى ۴ الصَّغِيرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ۵ بْنِ سَابِطٍ عَنْ سَعْدٍ ۶ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فَتَنَقَّصُوا عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَقُلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱

۱۔ حرمی بن یونس: حرمی بن یونس بن محمد الطرسوسی. ابراهیم بن یونس بن محمد البغدادی نزیل طرسوس لقبه حرمی بلفظ النسب بمهملین صدوق من الحادیة عشرة (تقریب، صفحہ ۲۴) وقال النسائی صدوق، قلت وقال فی اسامی شیوخه لا بأس به. (التہذیب، جلد ۱، صفحہ ۱۸۵) (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

بقیہ حاشیہ: ۲: ابوغسان: مالک بن اسماعیل النهدی ابوغسان الکوفی سبط حماد ابن ابی سلیمان ثقة متقن صحیح الکتاب عابد من صغار التاسعة مات سنة سبع عشرة. (تقریب، صفحہ ۳۲۶) روی عن عبدالوهاب بن سلیمان بن الغسل و زیاد البکائی ء وجماعة و روی عنه البخاری محمد بن یحیی بن سعید القطان و حرمی بن یونس بن محمد المؤدب و ابو حاتم و آخرون قال عثمان بن شیبة ابو غسان صدوق ثبت متقن امام من الائمة الخ (التہذیب، جلد ۱۰ صفحہ ۳ تا ۴)

۳: عبدالسلام بن حرب: عبدالسلام بن حرب بن سلمة النهدی بالنون الملائی بضم المیم و تخفیف الام ابوبکر الکوفی اصله بصری ثقة، حافظ، له مناکیر من صغار الثامنة مات سنة سبع ثمانین وله ست و تسعون سنة. (تقریب، صفحہ ۲۱۳) روی عن یحیی بن سعید الانصاری ویونس بن عبید وغیرهم و عنه، ابن اسحاق و هو اکبر منه و ابو نعیم و ابوغسان النهدی وهناد بن السری و قتیبة بن سعید وغیرهم، قال عثمان الدارمی عن ابن معین صدوق وقال غیره عن یحیی لیس به بأس یکتب حدیثه وقال ابوحاتم ثقة صدوق وقال الترمذی ثقة حافظ قلت وقال النسائی فی التمیز لیس به بأس وقال الدارقطنی ثقة حجة وقال العجلی قدم الکوفة یوم مات ابو اسحاق السبیعی وهو عند الکوفیین ثقة ثبت و البغدأدیون یتنکرون بعض حدیثه و الکوفیون اعلم به و قال یعقوب بن شیبة ثقة فی حدیثه لین وقال ابن سعد کان به ضعف فی الحدیث و کان عسر او ذکره الدارقطنی و الحاکم و ابو اسحاق الحبال و غیرواحد فی افراد البخاری وحدیثه فی مسلم قلیل. (التہذیب، جلد ۶ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۷)

۴: موسیٰ بن مسلم الکوفی: موسی بن مسلم الکوفی ابو عیسی الطحان له، موسی الصغیر لابأس به، من السابعة مات وهو ساجد (تقریب، صفحہ ۳۵۲) یقال الشیبانی ابو عیسی الکوفی الطحان المعروف به الصغیر، روی عن ابراهیم التیمی و ابراهیم النخعی و عبدالسلام بن حرب وغیرهم وقال الدوری عن ابن معین موسی الصغیر الذی یروی عنه ابو معاویة هو موسی بن مسلم و هو موسی الطحان وهو موسی الصغیره ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات قلت و قال اکثر ما یقع فی الروایت موسی الصغیر. (تہذیب التہذیب، جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۲)

۵: عبدالرحمٰن بن سابط: عبد الرحمن بن سابط و یقال ابن عبدالله بن سابط و هو انصحیح ویقال ابن عبدالله بن عبد الرحمن الجمعی المکی ثقة کثیر الارسال من الثالثة مات سنة ثمانی عشرة (تقریب، صفحہ ۲۰۲) عبد الرحمن بن سابط و یقال عبدالرحمن بن عبدالله بن سابط بن ابی حمیفة ابن عمرو بن اهیب بن حذیفة بن جمع الجمحی المکی تابعی ارسل عن النبی صلی الله علیه واله وسلم روی عن عمرو سعد بن ابی وقاص و عباس بن عبدالمطلب وعباس بن ابی ربیعه و معاذ بن جبل وابی ثعلبه الغثنی وقیل لم یدرک واحد منهم و عن ابیه وله، صحبة وجابر وابی عمامة و ابن عباس و عائشة وعمرو بن میمون الاودی و حفصة بنت عبد الرحمن بن ابی بکر وغیرهم و عنه ،ابن جریح ولیث ابن ابی سلیم قیل یحیی بن معین سمع عبدالرحمن بن ابی وقاص قال لا قیل من ابی عمامة قال لاقیل من جابر قال لا مو مرسل و ذکره الحثیم عن عبدالله بن عیاش فی الفقها من اصحاب ابن عباس، قال ابن سعد اجمعوا علی ذالک و کان ثقة کثیر الحدیث له فی صحیح مسلم حدیث واحد فی الفتن. (التہذیب، جلد ۶ صفحہ ۱۸۰)

۶: سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لَہٗ خِصَالاً ثَلٰثًا لَاَنْ یَکُوْنَ لِیْ وَاحِدَۃٌ مِنْھُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّہٗ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَاُعْطِیَنَّ الرَّاْیَۃَ غَدًا رَجُلاً یُحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

ترجمہ سعد سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا جہاں (چند افراد نے) علی بن ابی طالب کی برائی بیان کی۔ پس میں نے کہا البتہ تحقیق میں نے جناب رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کیلئے تین خصلتیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک مجھ (سعد) کو مل جاتی تو مجھے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے یہ محبوب تر ہے۔ میں نے حضور ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اس کا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون علیہ السلام کا مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر یاد رکھو میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔ اور میں نے پیغمبر اسلام ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے ضرور بالضرور کل میں علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ نیز میں نے پیغمبر اسلام ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔

حل لغت فَتَنَقَّصُوْا: پس لوگوں نے برائی بیان کی، اس کا مصدر تَنَقُّصٌ ہے، نقص کی نسبت کرنا، برائی کرنا۔ خِصَالاً: فوقیت لے جانا، بڑھ جانا، فضیلت رکھنا، خصلت، عادت، خصوصیت، خو۔ مَوْلَا: مولیٰ کے بہت معنی آئے ہیں، رب، مالک، سردار، منعم، آزاد کرنیوالا، مدد کرنیوالا، محبّ، تابع، ہمسایہ، چچا کا بیٹا، حلیف، عقید، داماد، خسر، غلام، آزاد کیا ہوا، جس پر احسان کیا جائے اور یہ لفظ بہت حدیثوں میں وارد ہے تو ہر ایک مقام پر مناسب معنی پر محمول ہوگا۔ (لغات الحدیث کتاب ''و'' صفحہ ۱۰۸ مصنفہ مولوی وحید الزمان صاحب۔ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)

تشریح ارشاد ہے ''کہ میں ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا جہاں (چند افراد نے) علی ابن ابی طالب کی برائی بیان کی'' یعنی اس مجلس میں بعض افراد نے امام الاولیاء امیر المؤمنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کی برائی بیان کی، آپ پر طعن کیا۔ آپ کے نقائص بیان کرنے شروع کر دیئے۔ آپ کی شانِ اقدس میں یاوہ گوئی بکنے لگے۔ تو مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور میں نے ان دریدہ دہنوں، گستاخوں اور بے ادبوں کو کہا کہ جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی تعریف وتوصیف مجھ سے سنو کہ وہ کتنی عظیم اور بابرکت شخصیت ہے جس کی تعریف وتوصیف حضور پاک ﷺ نے بیان فرمائی ہے ارشاد ہے ''کہ

اس کیلئے تین خصلتیں ہیں کہ ان میں سے ایک اگر مجھ کو مل جاتی تو مجھے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے یہ خوب تر ہے" یعنی اگر مجھے بہت ہی قیمتی زر وجواہر اور زیادہ سے زیادہ قیمتی اونٹ بھی مل جائیں تو میں ان تینوں خصلتوں میں سے ایک خصلت کو ہی قبول کرتا اور ان دوسری قسم کی دولتوں کو قبول نہ کرتا، فرماتے ہیں "میں نے حضور ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اس (علی علیہ السلام) کا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون علیہ السلام کا مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔ مگر یاد رکھو میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں" یعنی موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں جو اعلیٰ اور برگزیدہ مرتبہ و مقام جناب ہارون علیہ السلام کو حاصل تھا وہی اعلیٰ مرتبہ اور مقامِ بلند جناب سیدنا امام الاولیاء امیر المؤمنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کو حضور سرور عالم و عالمیان جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نظر مبارک میں حاصل ہے۔ مگر ہاں مراتب علیا میں ایک مرتبہ ایسا ہے جسے مرتبہ نبوت کہتے ہیں۔ وہ آپ علیہ السلام کو حاصل نہیں چونکہ سلسلہ نبوت پیغمبر اسلام جناب خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد نہ تو کسی قسم کا نبی آسکتا ہے اور نہ ہی رسول، اس لئے جناب علی المرتضیٰ کو صرف یہ مرتبہ حاصل نہیں۔ ارشاد ہے "میں نے پیغمبر اسلام ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے ضرور بالضرور کل میں علَم اس شخص کو دوں گا جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے نیز اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں" یعنی جہادِ خیبر کے موقع پر علَم (جھنڈا) اس عظیم مرتبہ کے حامل کو دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کا محبوب ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس کے محبوب ہیں۔ یہ علَم دوسرے دن جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو پیغمبر اسلام ﷺ نے مرحمت فرمایا۔ اور فتح و نصرت نے آپ علیہ السلام کے قدم چومے۔ نیز ارشاد فرمایا "میں نے پیغمبر اسلام ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے جس شخص کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے" یعنی جس کا میں آقا و سردار ہوں جناب علی المرتضیٰ بھی اس کا آقا و سردار ہے، صاحبِ "لغات الحدیث" تحریر کرتے ہیں۔ (لغات الحدیث آخری جلد کتاب "و" صفحہ ۱۰۸)

"حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا) "اَصْبَحْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ" یعنی تم تو ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کے مولیٰ بن گئے" یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی علیہ السلام کو مبارک باد دی، جب آنحضرت ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ" کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم میرے مولیٰ نہیں ہو میرے مولیٰ تو رسول اللہ ﷺ ہیں اس وقت آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی" صواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں" رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم ثَلٰثُوْنَ

صَحَابِيًّا اِنَّ كَثِيْرًا مِنْ طُرُقِهٖ صحيح و حسن ''یعنی اس حدیث کوحضور سرورِعالم وعالمیان ﷺ سے تمیں صحابیوں نے روایت کیا ہے اس میں اکثر روایتیں صحیح اور حسن ہیں۔حضور سرورِ کائنات سیدِکل، سرورِعالم وعالمیان جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مخلوقاتِ الٰہی کی ہر شے کے مولیٰ ہیں۔ لہٰذا اس ارشادِ گرامی کے مطابق جناب ابوتراب سیدنا ومولانا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بھی یقیناً اس تمام مخلوقِ الٰہیہ کے مولیٰ ہیں۔ حضرت سید الانس و الجان، پیغمبرِ اسلام ﷺ کا یہ ارشاد امام الاولیاء جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی عظمتِ شان اور فضیلتِ عظیم پر ایک بیّن دلیل اور برہانِ قاطع ہے۔ عارف باللہ، واقف سرِ حقیقت ومعرفت حضرت شاہ نیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلوی فرماتے ہیں

پیمبر بر سر منبر نشست و خواند مولائش
کہ تا مولائش را باشد اندر خلق برہانے

حدیث نمبر ۵/۱۲ | اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا ۱ ابْنُ يَحْيَى السَّجِسْتَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ ۲ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ ۳ ابْنُ دَاوٗدَ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ ۴ ابْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ ۵ اِنَّ سَعْدًا ۶ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَاَدْفَعَنَّ الرَّاْيَةَ اِلٰى رَجُلٍ يُّحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ يَفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُهٗ فَدَفَعَهَا اِلٰى عَلِيٍّ

ترجمہ | جناب سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ضرور بالضرور میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے نیز خداوند تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ آنجناب ﷺ کا ہر ایک صحابی اس کا خواہش مند ہوا تو پیغمبر ﷺ نے وہ جھنڈا (حضرت) علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دے دیا۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲

۱: زکریا بن یحییٰ السجستانی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

۲: نصر بن علی: نصر بن علی الجهضمی ثقة ثبت ، طلب للقضاء فامتنع من العاشرة (تقریب، صفحہ ۳۵۷) روی عن ابیه وزید بن زريع و عبدالاعلى ابن عبدالاعلے ومسلم بن ابراهيم و خلق كثير روى عنه الجماعة. وروى النسائی ايضا عن زكريا السنجرى ويحيى بن محمد بن مساعد وآخرون و قال النسائی و ابن فراش ثقة. وقال ابو على بن الصواف عن عبد الله بن احمد لما حدث نصر بن على بهذا الحديث يعنى حديث على ابن ابى طالب ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حل لغت فَاسْتَشْرَفَ :خواہش مند ہوئے، اِسْتِشْرَافٌ مصدر ہے جس کے معنی ظلم کرنا، کسی چیز کو آنکھ اٹھا کر دیکھنا، اچھی طرح غور کر کے دیکھنا، طلب کرنا، خواہش کرنا، امید رکھنا کے ہیں۔

تشریح ارشاد ہے ''حضور ﷺ کا ہر ایک صحابی رضی اللہ عنہ اس کا خواہشمند ہوا'' یعنی جناب سید دوعالم ﷺ کے وہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو کہ جنگِ خیبر میں موجود تھے یہی امید رکھتے تھے اور ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ یہ فتح وظفر والا جھنڈا کل صبح اسے ملے۔ ارشاد ہے ''تو پیغمبر ﷺ نے وہ جھنڈا (حضرت) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کو دیدیا'' یعنی رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، عالمِ علومِ اولین وآخرین جناب احمد مجتبیٰ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ فتح ونصرت کا نشان جنگِ خیبر میں مولائے کائنات اسد اللہ الغالب علیٰ کل غالب امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلا کر مرحمت فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کی برکت، وسیلہ اور مجاہدانہ عزم ویقین کی بدولت لشکر اسلام کو کامیابی وکامرانی سے ہمکنار فرمایا۔ حضور سرور عالم وعالمیان ﷺ کا ارشادِ گرامی ''يُفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ'' ''جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا'' نہایت ہی قابلِ غور اور لائقِ توجہ ہے گویا سید دوعالم ﷺ کو یہ علم تھا کہ فتح ہوگی نیز یہ بھی جانتے تھے کہ جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ذریعہ اور ان کے زیر کمان یہ جنگ لڑی جائے گی اس سے نبی کریم ﷺ کا علمِ غیب اور امام الاولیاء کرم اللہ وجہہ الکریم کی شانِ محبوبیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

بقیہ حاشیہ: اخذ بيد حسن و حسين و فقال من احبنى واحب هذين و اباهما و امهما كان فى درجتى يوم القيامة. المتوكل بضربه الف سوط فكلمه فيه جعفر بن عبدالواحد وجعل يقول له، هذا ابن اهل السنة ، فلم يزل حتى تركه، وقال البخارى مات فى ربيع الاخر سنة خمسين و مائتين (تہذیب، جلد۱۰، صفحہ۴۳۱)

۳: عبداللہ بن داؤد: عبدالله بن داؤد بن عامر الهمدانى ابوعبد الرحمن الخريبى بمجمة مؤحدة مصغرا كوفى الاصل ، ثقة عابد من التاسعة (تقریب، صفحہ۱۷۲) روى عن اسمعيل بن ابى خالد وسلمة ابن نبية والاعمش وجماعة و عنه الحسن بن صالح ابن حيى وهو من شيوخه و عارم و مسعود و نصر بن على الجهضمى و بشربن موسى وغيرهم قال ابن سعد كان ثقة عابدا تاسعا قال معاويه بن صالح عن ابن معين ثقة صدوق مامون وقال الدارقطنى ثقة زاهد قال ابن سعد مات فى شوال سنة ثلث عشرة و مائتين. وقال الخليلى امسک من الرواية قبل موته ، قال الذهبى ، فلذالک لم يسمع منه البخارى. (تہذیب جلد۵ صفحہ۱۹۹/۲۰۰)

۴: عبدالواحد بن ایمن: عبدالواحد بن أيمن و ثقة ابن معين، قال ابو حاتم ، صالح الحديث ، وعن النسائى والبراز ، ليس به باس. (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۹۔ التہذیب، جلد۶ صفحہ۴۳۳)

۵: ابیہ: یہ عبدالواحد کے والد ایمن المکی ہے ثقہ ہے اور طبقہ رابعہ سے ہے۔ (تقریب، صفحہ۴۰)

۶: سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۸

حدیث نمبر ۱۳/۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّھَاوِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ ۲ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی ۳ عَنِ الْحَکَمِ ۴ وَ الْمِنْھَالِ ۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۶ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْہِ ۶ اَنَّہٗ قَالَ لِعَلِیٍّ وَ کَانَ یَسِیْرُ مَعَہٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اَنْکَرُوْا مِنْکَ اَنَّکَ تَخْرُجُ فِی الْبَرْدِ فِی الْمِلَآءِ وَ تَخْرُجُ فِی الْحَرِّفِی الْحَشْوِ وَ الثَّوْبِ الْغَلِیْظِ قَالَ اَوَلَمْ تَکُنْ مَعَنَا بِخَیْبَرَ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَابَکْرٍ وَ عَقَدَ لَہُ الرَّاْیَۃَ فَرَجَعَ وَ بَعَثَ عُمَرَ وَ عَقَدَلَہٗ لِوَآءً فَرَجَعَ بِالنَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّاْیَۃَ رَجُلًا یُّحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ یُحِبُّہُ اللهُ وَ رَسُوْلُہٗ کَرَّارٌ لَیْسَ بِفَرَّارٍ فَاَرْسَلَ اِلَیَّ وَ اَنَا اَرْمَدُ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَرْمَدُ فَتَفَلَ فِیْ عَیْنِیْ وَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اکْفِہٖ اَذَی الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ قَالَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا بَعْدَ ذَالِکَ وَلَا بَرْدًا

ترجمہ ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ انہوں نے (حضرت) علی (علیہ السلام) سے کہا جب کہ وہ ان کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپ پر لوگ تعجب کرتے ہیں اس لئے کہ آپ سردی میں باریک کپڑوں میں باہر آتے ہیں اور گرمی میں روئی کے موٹے سخت قسم کے کپڑے پہن کر باہر آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو خیبر کی لڑائی میں ہمارے ساتھ نہیں تھا اس نے کہا یقیناً تھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے (جناب) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کو علم دیکر بھیجا۔ تو وہ لوٹ آئے۔ پھر (جناب) عمر (فاروق رضی اللہ عنہ) کو علم دیکر بھیجا تو وہ بمعہ ساتھیوں کے پلٹ آئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ضرور بالضرور میں اس شخص کو علم دوں گا جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور خداوند بزرگ و برتر و رسول کریم ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں۔ پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا ہے۔ بھاگنے والا نہیں ہے۔ تو حضور ﷺ نے میری طرف آدمی بھیجا۔ حالانکہ میری آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھ رہی ہیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے میری دونوں آنکھوں پر تھوکا۔ اور دعا فرمائی، اے اللہ! اس کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے بچا (جناب) علی المرتضیٰ (علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا اس دعا کے بعد میں نے کبھی بھی گرمی اور سردی کی تکلیف محسوس نہیں کی۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳

۱ احمد بن سلیمان الرہاوی۔ ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶: ۱

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

حل لغت | اُنْکِرُوْا: تعجب کرتے ہیں، اس کا مصدر اِنْکَارٌ ہے جس کے معنی نہ پہچاننا، قبول نہ کرنا، نہ ماننا، تسلیم نہ کرنا، اقرار نہ کرنا، تعجب کا اظہار کرنا، عجیب وغریب سمجھنا۔ حَشْوٌ: روئی، بھرنا۔ کَرَّارٌ: بار بار پلٹ پلٹ کر دشمن پر وار کرنے والا، بار بار حملہ کرنے والا، یہ کَرٌّ کی صفت ہے۔ اَرْمَدُ: میری آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ الرمد: آشوب چشم، آنکھ کا دکھنا۔ تَفَلَ: تھوکا، تُفُلٌ مصدر ہے جس کے معنی تھوتھو کرنا، ایسی تھوتھو کرنا جس میں کچھ تھوک بھی نکلے۔

بقیہ حاشیہ: ۲: عبیداللہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۶

۳: ابن ابی لیلیٰ: ابن ابی لیلی، هو محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی الانصاری الکوفی القاضی ابو عبد الرحمن صدوق سیئی الحفظ جدا من السابعة. مات سنة ثمان واربعين (تقریب، صفحہ ۳۰۸) روی عن اخیه عیسی وابن اخیه عبدالله بن عیسی و نافع مولی ابن عمر و ابی الزبیر المکی وعطاء بن ابی رباح و عطیة و عمروبن مرة و سلمة بن کهیل و المنهال بن عمر و داؤد بن علی والاجلح بن عبدالله وغیرهم. روی عنه ابن عمران و قریبه عیسی بن المختار بن عبدالله بن عیسی و عبیدالله بن موسی و ابو نعیم و آخرون. وهوسیئی الحفظ قال شعبة "افادني ابن ابی لیلی احادیث فاذاهی مقلوبة وقال ابن حجر، صدوق سیئی الحفظ جدا وقال ابن خزیمة لیس بالحافظ وان کان فقیها عالما. (التہذیب، جلد ۹، صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۳۔ المیزان جلد ۳، صفحہ ۶۱۳)

۴: الحکم بن عتیبہ: الحکم بن عتیبة بالمثناة ثم المؤحدة مصغرا ابومحمد الکندی الکوفی ثقة ثبت فقیه الاانه، ربما دلس، من الخامسة مات سنة ثلث عشرة او بعدها له نیف و ستون. (تقریب، صفحہ ۸۰) روی عن ابی حجیفة و زید بن ارقم و ابن ابی لیلی وغیرهم من التابعین و روی عن عمرو بن شعیب وهو اکبر عنه، و عنه الاعمش و منصور و محمد بن حجادة و ابو اسحاق السبیعی و ابو اسحاق الشیبانی وقتادة وغیرهم من التابعین وقال مجاهد بن رومی رأیت الحکم فی مسجد الحنیف و علماء الناس عیال علیه وقال جریرعن مغیرة کان الحکم اذا قدم المدنیة اخلواله، ساریة النبی صلی الله علیه واله وسلم یصلی ایما. وقال عباس الدوری کان صاحب عبادة و فضل و قال ابن عیینة ما کان بالکوفة بعد ابراهیم و الشعبیی مثل الحکم و حماد و قال ابن مهدی الحکم بن عتیبة ثقة ثبت و لکن یختلف معنی حدیثه وقال ابن معین و ابو حاتم و النسائی ثقة ثبت. وقال ابن سعد کان ثقة، ثقة فقیها عالما رفعیا کثیر الحدیث. (التہذیب، جلد ۲ صفحہ ۴۳۲ تا ۴۳۴)

۵: والمنہال: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۴:۶

۶: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ: عبد الرحمن بن ابی لیلی للانصاری المدنی ثم الکوفی ثقة من الثانیة اختلف فی سماعه من عمرمات بوقعة الجماجم سنة ست و ثمانین قیل انه غرق. (تقریب، صفحہ ۲۰۹)

۷: ابیہ: یہ عبدالرحمٰن کے والد ابی لیلیٰ انصاری ہیں، صحابی ہیں۔ ان کا نام بلال یا بلیل ہے۔ وقال داؤد و قیل هو یسار وقیل اوس شهدا احد او ما بعدها و عاش الی خلافة علی. (تقریب، صفحہ ۴۲۴)

تشریح ارشاد ہے "جب کہ وہ اس کے ساتھ جا رہے تھے" یعنی ابی لیلیٰ، جناب سیدنا امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں ہم رکاب تھے۔ ارشاد ہے کہ "لوگ آپ پر تعجب کرتے ہیں اس لئے کہ آپ سردی میں باریک کپڑوں میں باہر آتے ہیں اور گرمی میں روئی کے موٹے سخت قسم کے کپڑے پہن کر باہر نکلتے ہیں" گویا سردیوں میں باریک لباس کی وجہ سے آپ کو سردی نہیں محسوس ہوتی اور گرمیوں میں روئی کے دبیز موٹے سخت قسم کے کپڑے زیب تن فرما کر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ تو آنجناب کے وجود مبارک پر گرمی کا ذرہ برابر احساس نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی دیکھنے والا آپ پر گرمی کے آثار پاتا۔ یہ کیفیت دیکھ کر ہر ایک تعجب کا اظہار کرتا تھا اور عجیب و غریب واقعہ سمجھتا۔ اسی لئے ابی لیلیٰ نے حیرت واستعجاب کا اظہار کیا۔ ارشاد ہے "آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو خیبر کی لڑائی میں ہمارے ساتھ نہیں تھا۔ تو اس نے کہا کہ یقیناً میں تھا" گویا اس واقعہ کو آپ اسے یاد کروا رہے ہیں کہ واقعہ تو تمہاری موجودگی میں ہوا تھا پھر تمہیں یاد کیوں نہیں رہا۔ پھر آپ ﷺ نے واقعات بیان فرمائے۔ خیبر مدینہ منورہ سے دوسو میل کے فاصلہ پر یہودیوں کا ایک مرکزی مقام تھا۔ بقول مولانا شبلی نعمانی

"وہ نخلستان جس کے کنارے پر خیبر ہے نہایت زرخیز ہے۔ یہاں یہود نے نہایت مضبوط متعدد قلعے بنائے تھے جن میں سے بعض کے آثار اب تک باقی ہیں" (سیرۃ النبی، جلد ۱، صفحہ ۴۴۸)

خیبر میں چھ قلعے تھے، قموص، سالم، نطاۃ، شق، قصارۃ اور مربطہ ان تمام قلعوں میں قموص بہت ہی مضبوط قلعہ تھا عرب کا مشہور ومعروف پہلوان مرحب جو کہ ہزار سوار کے برابر جانا جاتا تھا اسی قلعہ کا رئیس تھا۔ محرم ۷ ہجری میں آپ ﷺ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ سولہ سو مجاہدین کا لشکر تھا جس میں دوسو سوار تھے باقی پیدل۔ ارشاد ہے "حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ضرور بالضرور میں اس شخص کو علم عطاء کروں گا جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور خداوند تعالیٰ ورسول کریم ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں"

مولانا شبلی نعمانی سیرۃ النبی، جلد ۱، صفحہ ۴۴۸ پر لکھتے ہیں

"اس وقت لڑائیوں میں علم کا رواج نہ تھا چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں ہوتی تھی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ آپ ﷺ نے تین علم تیار کروائے۔ وہ علم جو خاص علمِ نبوی تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمایا۔ وہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کی چادر سے تیار کیا گیا تھا"

ارشاد ہے "کہ پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں ہے" زبانِ نبوت سے جو کہ وحی الٰہی ہے جناب امیر المؤمنین ابوتراب سیدنا ومرشدنا ومولانا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کتنی اعلیٰ اور پاکیزہ تعریف ہو رہی ہے کہ وہ بہت

ہی بہادر، لڑائی کی تدابیر سے کما حقہٗ واقف ہے، دشمن سے ڈرتا ہی نہیں، بلکہ بار بار پلٹ پلٹ کر دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے اور اسے کیفر کردار تک پہنچاتا ہے۔ اتنے پکے اور پختہ عزم کا مالک ہے کہ بھاگنا اس کے ذہن مبارک میں ہے ہی نہیں۔ ارشاد ہے "تو نبی کریم ﷺ نے میری طرف آدمی بھیجا حالانکہ میری آنکھیں دکھ رہی تھیں"، یعنی جنگ خیبر کے دن جب حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے طلب فرمایا تو میری آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا تھا کافی سے زیادہ سوجن تھی مگر جب بلانے والا آیا تو میں حاضر خدمت ہوگیا۔ میری اس کیفیت کو دیکھ کر سرورِ عالم ﷺ نے مجھے قریب بلایا۔ ارشاد ہے "تو حضور پاک ﷺ نے میری دونوں آنکھوں پر تھوکا"، یعنی میری دونوں آنکھوں پر اپنا لعابِ دہن لگایا۔ لعابِ دہن لگتے ہی میری آنکھیں شفایاب ہوگئیں۔ آنکھوں کی سوجن، درد اور سوزش جاتی رہی، ایک حدیث میں ہے فَبَرَأَ كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجْعٌ "پس دونوں آنکھیں تندرست ہوگئیں گویا ان کو کبھی دکھ ہوا ہی نہ تھا" سید دو عالم ﷺ کے لعابِ دہن مبارک میں ہر قسم کی بیماری کیلئے شفا تھی۔ اور یہ آنحضور ﷺ کے وجود مبارک کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھا۔ ارشاد ہے "اور دعا فرمائی اے میرے اللہ! اس کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے بچا۔ (جناب) علی (المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا اس دعا کے بعد میں نے کبھی بھی گرمی اور سردی کی تکلیف محسوس نہیں کی" جناب علامہ ابوالحسن مصنفِ "فیض الباری شرح اردو صحیح بخاری" فرماتے ہیں

> "اس حدیث سے بھی حضرت علی ﷺ کی کمال فضیلت ثابت ہوئی کہ نہ ان کو گرمی لگتی تھی اور نہ سردی اور یہ ایسی فضیلت ہے کہ ان کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوئی"

حدیث نمبر ۱۴/۱۷ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ [۱] بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبِ الْمَرْوَزِيّ قَالَ اَنْبَأَنَا مُعَاذُ [۲] بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ [۳] بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ [۴] بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴

[۱] محمد بن علی بن حرب: محمد بن علی بن حرب المروزی المعروف بالترک بضم المثناة و سکون الراء وقد ینسب الی جده ثقة من الحادیة عشرة (تقریب، صفحہ ۳۱۱)

[۲] معاذ بن خالد: معاذ بن خالد بن شفیق ابن دینار العبدی مولاهم ابو بکر المروزی صدوق. من کبار العاشرة مات علی رأس المائتین (تقریب، صفحہ ۳۴۰) روی عن حماد بن سلمة والثوری وصالح المری و حسین بن واقد وغیرهم وعنه عبدالله بن عثمان عبدان و ابراهیم بن اسحاق الطالقانی محمد بن علی بن حرب و آخرون. قال ابن حبان فی الثقات مات قبل المائتین کذا قال و الاشبه ان یکون مات بعدها قلت ، قال الذهبی له، منا کیر و قد احتمل (التهذیب، جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۹)

(حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

يَقُوْلُ حَاصَرْنَا خَيْبَرَ وَ اَخَذَ اللّوَآءَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ يُفْتَحْ لَهٗ وَاَخَذَهٗ مِنَ الْغَدِ عُمَرُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهٗ وَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَّجَهْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ دَافِعٌ لِوَائِيْ غَدًا اِلٰى رَجُلٍ يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهٗ وَ بِتْنَا طَيِّبَةً اَنْفُسُنَا ان يفتح غَدًا فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا وَ دَعَا بِاللِّوَآءِ وَالنَّاسُ عَلٰى مَصَافِّهِمْ فَمَا مِنَّا اِنْسَانٌ لَهٗ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ يَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ صَاحِبَ اللِّوَاءِ فَدَعَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَهُوَ اَرْمَدُ فَتَفَلَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَ مَسَحَ عَنْهُ وَ دَفَعَ اِلَيْهِ اللِّوَآءَ وَ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا فِيْمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا

ترجمہ | عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بریدہ سے سنا کہ ہم نے خیبر کو گھیرا

بقیہ حاشیہ: ۳: **الحسین بن واقد**: الحسين بن واقد المروزی ابو عبدالله القاضی ثقة له اوهام من السابعة مات سنه، تسع ويقال سبع و خمسين. (تقریب، صفحہ ۷۵) روی عن عبدالله بن عبدالله بن بريدة و ثابت البنانی ثمامة بن عبدالله بن انس وزيد بن الحباب و عبدالله بن المبارک وغيرهم. فقال ابن المبارک و من الناس الحسين وقال الاثرم عن احمد ليس به انـى عليه وقال ابن ابي ختيمة عن ابن معين ثقة وقال ابوزرعة والنسائی ليس به بأس وقال ابن حبان كان على قضاء مرو كان خيار الناس و ربما اخطأ فی الروايات. قال علی بن الحسين بن واقد مات ابی سنة (۱۵۹) قال و يقال (۱۵۷) قلت وجزم و ابن حبان فی الثقات بالاول وكناه اباعلی وكذا كناه البخاری و ابوحاتم والدارقطنی وكذا ذكره مسلم والنسائی والدولانی والحاكم ابواحمد وغيرهم والله اعلم. (التہذیب، جلد ۲ صفحہ ۳۷۴)

۴: **عبداللہ بن بریدہ**: عبدالله بن بريده بن الحصيب الا سلمی ابوسهل المروزی. قاضيها ثقة من الثالثة مات سنة خمس و مائة و قيل بل خمس عشرة وله مائة سنة. (تقریب، صفحہ ۱۶۸) روی عن ابيه وابن عباس و ابن عمر و عبدالله بن عمرو و ابن مسعود و عبد الله بن معقل و ابی موسى الاشعری و ابی هريره، عائشة وجماعة و عنه بشير بن المهاجر وسهل بن بشير و حسين بن واقد المروزی والوليد بن ثعلبة وغيرهم. وقال ابن معين والعجلی وابو حاتم ثقة. (التہذیب، جلد ۵، صفحہ ۱۵۷)

۵: **بریدۃ بن الحصیب**: بريدة بن الحصيب بمهملتين مصغرا ابوسهل الاسلمی صحابی اسلم قبل بدر مات سنة ثلث وستين (تقریب، صفحہ ۴۳) روی عن النبی صلی الله عليه واله وسلم وعنه ابناه عبدالله و سليمان و عبدالله بن اوس الخزاعی و الشعبی والمليح بن اسامة وغيرهم قال ابن سعد توفی سنة (۶۳) فی خلافة يزيد بن معاوية. قلت وحكى ابن السكن ان اسمه عامر وقال الحاكم اسلم بعد انصراف النبی صلی الله عليه واله وسلم من بدر (التہذیب، جلد ۱ صفحہ ۴۳۳)

(جناب) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا مگران سے فتح نہ ہوئی۔ اور دوسرے دن (جناب) عمر (فاروق رضی اللہ عنہ) نے جھنڈا لیا وہ بھی لوٹ آئے اور ان سے بھی فتح نہ ہوئی۔ اور اس دن لوگوں کو بہت سختی اور انتہائی تکلیف اٹھانی پڑی۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً کل میں اپنا جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہے۔ نیز خداوند تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے محبت کرتے ہیں۔ وہ واپس نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا اور ہم نے خوشی خوشی رات گذاری کہ کل (ان شاء اللہ) فتح ہوگی۔ جب صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی پھر (اپنی جگہ پر) کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوایا اس حال میں کہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کوئی نہ کوئی مرتبہ حاصل نہ ہو مگر وہ یہی امید رکھتا تھا کہ یہ جھنڈا اسے ملے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جناب) علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بلایا حالانکہ ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں تو ان کی دونوں آنکھوں پر تھوکا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے ملا اور انہیں علم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ فتح فرمادی۔ اور بریدہ نے کہا کہ میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جو اس جھنڈے کو حاصل کرنے کے امیدوار تھے۔

حل لغت حَاصَرْنَا: ہم نے گھیرا، حاصر و احصار، محاصرۃ محاصرہ کرنا، گھیرا ڈال کر امداد کو روک دینا۔ شِدَّۃٌ: بہت سختی۔ جُهْدٌ: تکلیف۔ تَطَاوَلَ: دیکھتے ہوئے گردن اونچی اونچی کرنا۔ اُمیدوار ہونا، آرزو رکھنا۔

تشریح ارشاد ہے "ہم نے خیبر (کے قلعہ) کو گھیرا" یعنی قلعہ خیبر کا محاصرہ کرلیا اور کافروں کو باہر سے ہر قسم کی امداد پہنچنی روک دی۔ وہ قلعہ بند ہوگئے۔ ارشاد ہے "ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کوئی نہ کوئی مرتبہ حاصل نہ ہو مگر وہ یہی امید رکھتا تھا کہ یہ جھنڈا اسے ملے" یعنی اگرچہ ہر ایک صحابی کو سرورِ عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں مرتبہ ومقام حاصل تھا اور وہ اپنے اس قرب پر بجا طور پر فخر وناز کرتے تھے اسی ناز کی وجہ سے ہر ایک کی یہ خواہش، آرزو اور امید تھی کہ فتح وظفر کا یہ علم اسے ملے تا کہ وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان کو قربان کرکے اس علم کو بلند و بالا رکھے نیز اطاعت و جاں نثاری کا ثبوت دے۔ اس حدیث شریف سے جناب سیدنا و مولانا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی قربتِ خاص، محبوبیت اور پیغمبر اسلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظروں میں علوِ مرتبت ثابت ہو رہی ہے جو کہ کسی اور کو نصیب نہیں۔

حدیث نمبر ۸/۱۵ | اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ ۳ عَنْ مَيْمُوْنٍ ۴ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ ۵ بْنَ بُرَيْدَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ بُرَيْدَةَ ۶ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ خَيْبَرُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ اَهْلِ خَيْبَرَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اللِّوَآءَ عُمَرَ فَنَهَضَ مَعَهٗ مَنْ نَهَضَ مِنَ النَّاسِ فَلَقُوْا اَهْلَ خَيْبَرَ فَانْكَشَفَ عُمَرُ وَاَصْحَابُهٗ فَرَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ اللِّوَآءَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ تَبَادَرَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَدَعَا عَلِيًّا وَّهُوَ اَرْمَدُ فَتَفَلَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَنَهَضَ مَعَهٗ مِنَ النَّاسِ مَنْ نَهَضَ فَلَقِيَ اَهْلَ خَيْبَرَ فَاِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ وَهُوَ يَقُوْلُ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبٌ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ
اِذَا اللُّيُوْثُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ ... اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَّحِيْنًا اَضْرِبُ

فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبَ عَلِيٌّ عَلٰى هَامَتِهٖ حَتّٰى عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا الْبَيْضَ وَانْتَهٰى رَاْسَهٗ وَسَمِعَ اَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهٖ فَمَا تَتَامَّ اٰخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ لَهٗ وَلَهُمْ

ترجمہ | بریدہ اسلمی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر کا واقعہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ اہل خیبر کے ہاں اترے۔ حضور ﷺ نے (جناب) عمرؓ کو جھنڈا عطا فرمایا کچھ لوگ ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس اہل خیبر کے مقابلے میں آئے تو (حضرت) عمرؓ بمعہ ساتھیوں کے ہزیمت کھا گئے۔ پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵

۱: **محمد بن بشار:** محمد بن بشار بن عثمان العبدی البصری ابوبکر بندار ثقة من العاشرة مات اثنتین و خمسین (تقریب، صفحہ ۲۹۱) روی عن عبدالوهاب الثقفی وغندر و روح بن عبادة و حرمی بن عمارة و عبدالصمد بن عبدالوارث وخلق کثیر. روی عنه الجماعة وا روی النسائی عن ابی بکر المروزی و زکریا السنجری عنه وابوزرعة و ابو حاتم وابن صاعد والبغوی و آخرون. وقال العجلی بصری ثقة کثیر الحدیث و کان حانکا و قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی صالح لا بأس به وقال ابن حبان کان یحفظ حدیثه و یقرأه من حفظة قلت کذا قال (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

میں واپس آئے تو حضور ﷺ نے فرمایا ضرور بالضرور اس شخص کو علم دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پس جب دوسرا دن ہوا تو (حضرت) ابوبکر و (حضرت) عمر رضی اللہ عنہما نے جا،) کی تو حضور ﷺ نے (جناب) علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کو بلایا حالانکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ تو ان کی آنکھوں پر لعابِ دہن تھوکا کچھ لوگ ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر اہلِ خیبر کے مقابلے میں آئے ان میں مرحب بھی تھا جو رجز پڑھ رہا تھا اور وہ کہتا تھا۔ خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار بند، بہادر، جنگ آزمودہ، کبھی نیزہ مارتا ہوں اور کبھی تلوار، جب کہ شیر جوش سے میرے سامنے آتے ہیں۔ پس وہ اور علی (المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ) آپس میں ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے۔ پس (جناب شیر خدا) علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کو سر پر تلوار کی ضرب ماری یہاں تک کہ تلوار نے خود کو کاٹ کر سر کو دو ٹکڑے کر دیا اور تمام لشکر نے آپ رضی اللہ عنہ کی ضرب کی آواز سنی۔ ابھی آخری آدمی لشکر والے (حضرت) علی رضی اللہ عنہ تک نہیں پہنچ پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو فتح مرحمت فرما دی۔

حل لغت نَهَضَ: اٹھے، اس کا مصدر نَهْضٌ یا نُهُوضٌ ہے جس کا معنی کھڑا ہونا، اٹھنا، جلدی کرنا وغیرہ وغیرہ ہے۔ فَانْكَشَفَ: پس ہزیمت کھا گئے، اس کا مصدر اِنْكِشَافٌ ہے جس کا معنی کھلنا، ظاہر ہونا، شکست پانا، ہزیمت

بقیہ حاشیہ: في الثقات وقال ابن خزيمة في التوحيد ثنا امام اهل زمانه محمد بن بشار وقال الدارقطني من الحفاظ الاثبات وقال الذهبي لم يرحل ففاته كبار و اقتنع بملماء البصرة ارجوانه لا بأس به في الزهرة روى عنه ، البخاري مأتي حديث و خمسة احاديث و مسلم اربع مائة و ستين. (التہذیب، جلد ۹، صفحہ ۷۱ تا ۷۳)

۲: محمد بن جعفر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲

۳: عوف بن ابی جمیلہ: عوف بن ابي جميلة بفتح الجيم الاعرابي العبدي البصري ثقة رمي بالقدر و بالتشيع من السادسة مات سنة ست او سبع واربعين وله ست و ثمانون (تقریب، صفحہ ۲۶۷) روى عن ابي رجاء العطار دي وابي عثمان النهدي وابي العالية وابي المنهال و عبدالله بن عمرو بن هند و جماعة وعنه شعبة والثوري وابن المبارك و القطان و هيشم و عيسى بن يونس و غندر و آخرون قال عبدالله بن احمد عن ابيه ثقة صالح الحديث وقال اسحق بن منصور عن ابن معين ثقة وقال ابو حاتم صدوق صالح و قال النسائي ثقة ثبت. (التہذیب، جلد ۸ صفحہ ۱۶۶ تا ۱۶۷)

۴: میمون ابوعبداللہ البصری: ميمون ابوعبدالله البصري قال عنه أحمد احاديثه مناكير وعن ابن معين لاشيئى ، وقال النسائي و ابو احمد الحاكم ، ليس بالقوى و ذكره ابن حبان في ثقاته و قال ابن حجر ضعيف (میزان الاعتدال، جلد ۴، صفحہ ۲۳۵۔ التہذیب، جلد ۱۰، صفحہ ۳۹۳)

۵: عبداللہ بن بریدہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴:۴

۶: بریدہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴:۵

اٹھانا کے ہیں۔ تَبَادَرَ: جلدی کرنا، سبقت کرنا، لپکنا۔ یَرْتَجِزُ ، رَجَزْ: پڑھتے ہوئے، رَجز وہ اشعار ہوتے ہیں جو میدانِ جنگ میں پڑھے ہوئے جاتے ہیں اور ان میں اپنی شجاعت بیان کی جاتی ہے۔ هَامَةِ: کھوپڑی، سر۔ عَضَّ :کاٹ دیا، عَضّ کے معنی دانت سے کاٹنا، سخت ہونا، لازم کر لینا، مضبوط تھام لینا، تلوار سے دو ٹکڑے کر دینا کے ہیں۔ اَلْبَیْضُ: خود، فولادی ٹوپی۔

تشریح ارشاد ہے "ان میں سے مرحب بھی تھا" خیبر کے یہودیوں کا سب سے بہادر، قوی تر، اور آزمودہ کار مرحب نامی پہلوان تھا۔ یہ پہلوان ایک ہزار سوار کے برابر سمجھا جاتا تھا اور اس قلعہ کا رئیس تھا۔ خود اپنی تعریف، شجاعت، بہادری اور جواں مردی کے اشعار پڑھتا ہوا اسد اللہ کے مقابلہ میں آیا جس وقت میدان کارزار میں یہ پہلوان رجز پڑھتے ہوئے آیا تو اسد اللہ الغالب علیٰ کل غالب سیدنا و مولانا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی رجز پڑھتے ہوئے میدان جنگ میں آ گئے آپ نے فرمایا

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَ | کَلَیْثِ غَابَاتٍ کَرِیْهَ الْمَنْظَرَ

یعنی میں وہ ہوں کہ جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے کہ جنگل کے شیروں کی طرح میری شکل ہیبت ناک ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے تو والدہ نے آپ کا نام حیدر رکھا جس وقت والد گرامی مرتبت تشریف لائے اور بیٹے کو دیکھا تو اپنے بیٹے کا نام علی رکھا۔ صاحب "مجمع البحرین" فرماتے ہیں

"بعضوں نے کہا ہے کہ پہلی کتابوں میں آپ کا یہی نام مذکور تھا"

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو فتح و ظفر سے نوازا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس جنگ میں امام الاولیاء علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ڈھال ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تو آپ نے قلعہ خیبر کے دروازہ کو ایک ہی جھٹکے سے اکھیڑ کر ڈھال بنا لیا اور قلعہ کے اندر داخل ہو گئے اور یہودیوں سے خوب مقابلہ کیا یہاں تک کہ فتح نے آپ کے قدم چومے۔ پھر آپ نے اس دروازے کو پھینک دیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہم آٹھ تنومند جوان اس دروازے کو اپنی جگہ سے ہلا بھی نہ سکے چہ جائیکہ ہم اس کو اٹھا سکتے۔ قوت حیدری، شجاعت اسد اللہ اور کرامات امام الاولیاء رضی اللہ عنہ کا جو مظاہرہ جنگِ خیبر میں ظہور پذیر ہوا کبھی بھی دیکھنے میں نہیں آیا اور نہ آئے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اس لڑائی کے بعد کافروں کی کمر ہمت ٹوٹ گئی اور پھر انہیں فتح کا دن نصیب نہ ہوا۔

علی امامِ من است و منم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

حدیث نمبر ۹/۱۶ اَنبأنَا قُتَیبَةُ [۱] بنُ سَعِیدٍ قَالَ حَدَّثنَا یَعقُوبُ [۲] بنُ عَبدِالرَّحمٰنِ الزُّهرِیُّ عَن اَبِی حَازِمٍ [۳] قَالَ اَخبَرَنِی سَهلُ [۴] بنُ سَعدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَومَ خَیبَرَ لَاُعطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّاٰیَةَ غَدًا رَجُلًا یَفتَحُ اللّٰهُ عَلَیهِ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهٗ فَلَمَّا اَصبَحَ النَّاسُ غَدَوا عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ کُلُّهُم یَرجُونَ اَن یُّعطٰی فَقَالَ اَینَ عَلِیُّ بنُ اَبِی طَالِبٍ فَقَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ یَشتَکِی عَینَیهِ قَالَ فَاَرسِلُوا اِلَیهِ فَاُتِیَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی عَینَیهِ وَ دَعَا لَهٗ فَبَرَأَ کَاَن لَّم یَکُن بِهٖ وَجعٌ فَاَعطَاهُ الرَّاٰیَةَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُم حَتّٰی یَکُونُوا مِثلَنَا قَالَ انفُذ عَلٰی رِسلِکَ حَتّٰی تَنزِلَ بِسَاحَتِهِم ثُمَّ ادعُهُم اِلَی الاِسلَامِ وَاَخبِرهُم بِمَا یَجِبُ عَلَیهِم مِن حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰی فَوَ اللّٰهِ اَن یَهدِیَ اللّٰهُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا اَخیَرُ لَّکَ مِن حُمرِ النَّعَمِ

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے یہ کہ حضور ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا۔ضرور بالضرور کل میں یہ علم اس شخص کو دوں گا جسکے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ خدا اور اسکے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں۔دوسرے دن سویرے سویرے لوگ رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ہر ایک یہ امید لئے ہوئے تھا کہ یہ علم اسے ملے گا۔فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔فرمایا اس کی طرف کسی کو بھیجو۔پس وہ لائے گئے تو رسول کریم ﷺ نے آپ کی دونوں آنکھوں پر تھوکا اور ان کیلئے دعا فرمائی۔تو وہ تندرست ہو گئے گویا انہیں آنکھوں کا درد کبھی ہوا ہی نہ تھا پھر انہیں علم عطا فرمایا۔(حضرت) علی نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔تو ارشاد فرمایا اچھی طرح اطمینان سے جا یہاں تک کہ تو ان کے علاقہ پر پہنچے تو پھر ان کو اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے حق جو ان پر واجب ہیں ان سے انہیں باخبر کرو، پس خدا کی قسم کہ اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے اگر ایک شخص کو بھی ہدایت کر دے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶

۱ قتیبۃ بن سعید: ملاحظہ کیجئے حدیث نمبر ۱:۱۰

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

حل لغت بَصَقَ: تھوکا، البصاق: تھوک، یہ تھوک جب تک منہ کے اندر ہوتو اس کو ریق کہتے ہیں۔ بَرَأَ: بیماری سے چنگا ہوا۔ وَجْعٌ: درد، دکھ، بیماری۔

تشریح ارشاد ہے "وہ ہمارے جیسے ہوجائیں" یعنی جس طرح ہم آپ ﷺ پر ایمان لائے ہیں یہ بھی ایمان لے آئیں اور مطیع وفرماں بردار مسلمان ہوجائیں۔ ارشاد ہے "اچھی طرح اطمینان سے جا" یعنی نہایت ہی نرمی، بردباری، آہستگی اور حوصلہ مندی سے کام لینا۔ ارشاد ہے "ان کو اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے حق جو ان پر واجب ہیں ان سے انہیں باخبر کرو" یعنی جنگ سے پہلے انہیں کلمہ توحید کی دعوت دو اور اسلام کے احکام جو کہ عین

بقیہ حاشیہ: ۲: **یعقوب بن عبدالرحمٰن**: یعقوب بن عبد الرحمن بن محمد بن عبدالله بن عبدالقاری بتشديد التحتانية المدني نزيل الاسكندرية حليف بني زهرة ثقة. من الثامنة مات سنة احدى وثمانين **(التقریب، صفحہ ۳۸۶ تا ۳۸۷)** روی عن ابيه و زيد بن اسلم عمرو بن عمرو و موسى بن عقبة و ابی حازم بن دينار و سهيل بن ابی صالح وغيرهم و عنه ابن و هب وابن عمر وقتيبة بن سعيد و يزيد بن سعيد الصباحي وغيرهم قال الدوری عن ابن معين ثقة وذكره ابن حبان فی الثقات قال احمد ثقة **(التہذیب، جلد ۱۱، صفحہ ۳۹۲)**

۳: **ابی حازم**: سلمة بن دينار ابوحازم الاعرج الاثور التمار المدنی القاضی مولی الاسود بن سفيان ثقة عابد من الخامسة مات فی خلافة المنصور. **(التقریب، صفحہ ۱۳۰)** روی عن سهل بن سعد الساعدی و ابی امامة بن سهل بن حنيف وابی سلمة بن عبد الرحمن وابن المنكدر وغيرهم وعنه الزهری و عبيدالله بن عمرو بن اسحاق والدراوردی و يعقوب بن عبد الرحمن الاسكندرانی و عبد الرحمن بن عبدالله بن دينار وابناه، عبدالجبار و عبدالعزيز وخلق اخرهم. قال احمد و ابوحاتم والعجلی والنسائی ثقة وقال ابن خزيمة ثقة لم يكن فی زمانه مثله وقال ابنه ليحيى ابن صالح من حدثك قلت ذكره ابن حبان فی الثقات **(التہذیب، جلد ۴، صفحہ ۱۴۳ تا ۱۴۴)**

۴: **سہل بن سعد**: سهل بن سعد بن مالك بن خالد الانصاری الخزرجی الساعدی ابو العباس له، ولا بيه صحبة مشهور مات سنة ثمان و ثمانين وقيل بعد ها وقدجاوز المائة. **(التقریب، صفحہ ۱۳۸)** روی عن النبی صلی الله عليه واله وسلم و عن ابی بن كعب و عاصم بن عدی وعمرو بن عتبة و مروان بن الحكم و هو دونه وعنه ابنه عباس و الزهری وابوحازم بن دينار وفاء بن شريح الحضرمی وعمرو بن جابر الحضرمی و غيرهم. قال شعيب عن الزهری عن سهل بن سعد ان رسول الله صلی الله عليه واله وسلم توفی وهو ابن (۱۵) سنة. قال ابو نعيم وغيرواحدمات سنة (۸۸) زاد بعضهم وهو ابن (۹۶) سنة و قال الواقدی وغيره مات سنة (۹۱) وهو آخر من مات بالمدينة من الصحابة. قلت. رواية شعيب صحية وهی المعتمدة فی مولده فيكون مولده قبل الهجرة بخمس سنين فای سنة مات يضاف اليها الخمس فيخرج مبلغ عمرة علی الصحة وقال ابن حبان كان اسمه حزنا فسماه رسول الله صلی الله عليه واله وسلم سهلا وقال ابو حاتم الرازی عاش مائة سنة او اكثر. **(التہذیب، جلد ۴، صفحہ ۲۵۲ تا ۲۵۳)**

فطرتِ انسانی کے مطابق ہیں ان سے انہیں آگاہ کردو اگر وہ انکار کردیں تو پھر ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلیں یا جزیہ دینا مان لیں اور شکست قبول کرلیں۔ ارشاد ہے ''پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اللہ تیرے ذریعے اگر ایک شخص کو بھی ہدایت کرے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے'' یعنی اگر تو زر و جواہر اور بہت سے قیمتی اونٹوں کا مالک ہو جائے تو تیرے لئے اس دولت سے یہ بہت ہی بہتر ہے کہ تو ایک شخص کو ہدایت دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ اِخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِيْهِ

''اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کئی طریق پر آئی ہے''

(اس باب میں چھ احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۱۷ اَنْبَأَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ ۱ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰی ۲ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ۳ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ ۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ۵ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَاُدْفِعَنَّ الرَّاْيَةَ الْيَوْمَ اِلٰی رَجُلٍ يُّحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ فَتَطَاوَلَ لَهَا الْقَوْمُ فَقَالَ اَيْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِیْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَبَزَقَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ كَفَّيْهِ وَ مَسَحَ بِهَا عَيْنَیْ عَلِیٍّ وَدَفَعَ اِلَيْهِ الرَّاْيَةَ وَ فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی يَدَيْهِ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷

۱: احمد بن سلیمان الرہاوی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱

۲: یعلی بن عبید: يعلى بن عبيد بن ابى امية الكوفى ابويوسف الطنافسى ثقة الافى حديثه عن الثورى ففيه لين من كبار التاسعة مات سنة بفتح ومائتين وله ، تسعون سنة (التقریب، صفحہ ۳۸۷) روى عن اسمعيل بن ابى خالد ويحيى بن سعيد الانصارى و الاعمش و عبدالغريز بن سياه و يزيد بن كيسان و محمد بن اسحاق و فضيل بن غزوان و غيرهم. وعنه ابن اخته على بن محمد الطناقسى واخوه محمد بن عبيدة ومحمد بن الجهم السمرى وآخرون. قال صالح بن احمد عن ابيه كان صحيح الحديث و كان صالحا فى نفسه وقال على بن الحسن المنجانى على احمد يعلى اصح حد يثا وقال اسحاق بن منصور عن ابن معين ثقة. وقال عثمان الدارمى عن ابن معين ضعيف فى سفيان ثقة وذكره ابن حبان فى الثقات قلت هو قول ابن سعد و قال كان ثقة كثير الحديث وقال الدارقطنى بنو عبيد كلهم ثقات و قال ابن عمار الموصلى اولاد عبيد كلهم ثبت و احفظهم يعلى و ابصرهم بالحديث محمد وقال سعيد بن ايوب البخارى كان يعلى يحفظ عامة حديثه اواجميعه. (التہذیب، جلد ۱۱، صفحہ ۴۰۲، ۴۰۳)

(حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ | ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ضرور بالضرور آج میں اس شخص کو علم دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں پس ہر ایک شخص اس کی اُمید رکھتا تھا۔ ارشاد فرمایا، علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟ (صحابہ نے) عرض کیا کہ ان کی دونوں آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ راوی کہتا ہے نبی کریم ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں پر اپنا لعابِ دہن لگا کر (جناب) علی کی دونوں آنکھوں پر ملا اور حضور اکرم ﷺ نے علم ان کو عطا فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ فتح عطا فرمادی۔

حل لغت | بَزَقَ: تھوکا، بُزَّاقٌ اور بَصَاقٌ اور بَسَاقٌ تینوں کے معنی تھوک جو منہ سے نکلے۔

تشریح | چونکہ تشریح پہلے گذر چکی ہے اس لئے یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ حدیث جناب ابی حازم رضی اللہ عنہ نے جناب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

"صحیح، رجالہ ثقات" (امام نسائی، خصائص امیر المومنین علی بن ابن طالب، تحقیق وتخریج احمد میرین البلوشی، مکتبہ المعلا الکویت ۱۹۸۶، صفحہ ۴۳)

حدیث نمبر ۲/۱۸ | اَنبَأَنَا قُتَيْبَةُ ۱ بنُ سَعِيدٍ قَالَ اَخبَرَنَا يَعقُوْبُ ۲ عَنْ سُهَيلٍ ۳ عَنْ اَبِيهِ ۴ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ۵ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ

بقیہ حاشیہ: ۳: یزید بن کیسان الشکری: یزید بن کیسان الشیکری ابو اسمعیل ویقال ابومنین الکوفی روی عن ابی حازم سلمان الاشجعی ومعبد ابی الازهر وعنه عبدالواحد بن زیاد و ابن عیینة و محمد بن عبید الطنافسی و آخرون. قال عنه احمد، ابن معین والنسائی ثقة. وقال یحیی القطان هو صالح الحدیث و لیس یعتمد علیه. یکتب حدیثه و محلة الستر، صالح الحدیث (التہذیب، جلد ۱۱، صفحہ ۳۵۶۔ الجرح والتعدیل، جلد ۹، صفحہ ۲۸۵)

۴: ابی حازم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۶

۵: ابی ہریرۃ: حضرت ابو ہریرہ صحابی جلیل اور حافظ ہے ۵۷ھ، ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں وفات پائی۔ آپ نے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں۔ (تقریب، صفحہ ۴۳۱)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸

۱: قتیبۃ بن سعید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۰ ۲: یعقوب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۱۶

۳: سہیل بن ابی صالح ذکوان: سهیل بن ابی صالح ذکوان السمان ابو یزید المدنی صدوق تغیر حفظه باخره. روی له البخاری مقرونا و تعلیقا من السادسة مات فی خلافة المنصور. (التقریب، صفحہ ۱۳۹) روی عن ابیه و سعید بن المسیب والحارث بن غلو الانصاری ربیعة وغیرواحد من اقرانه. و عنه ربیعة و الاعمش و یحیی بن سعید الانصاری وموسی بن عقبة و یعقوب بن عبد الرحمن الاسکندرانی وجماعة. قال ابن عیینة کنا نعد سهیلا ثبتا فی الحدیث وقال احمد والعجلی ثقة و عن ابی حاتم یکتب حدیثه ولا یحتج به، وقال الذهبی احد العلماء الثقات، (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَقَالَ امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَسَارَ عَلِيٌّ ثُمَّ وَقَفَ فَصَرَخَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلٰى مَا ذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَآءَ هُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

ترجمہ ابی ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جنگِ خیبر کے دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ضرور بالضرور یہ جھنڈا میں اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے فتح دے گا۔(جناب) عمر بن الخطاب ؓ نے فرمایا میں نے کبھی بھی سرداری پسند نہیں کی مگر آج کے دن۔تو رسول اللہ ﷺ نے علی ابن ابی طالب ؑ کو بلایا اور انہیں وہ جھنڈا اعطاء فرمایا اور حکم دیا کہ جا اور نہ پلٹ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے فتح دے دے۔تو (جناب) علی (المرتضیٰ) ؑ روانہ ہوئے پھر رکے اور بلند آواز سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں لوگوں سے کس چیز پر لڑوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا اس وقت تک ان سے لڑو جب تک وہ توحید و رسالت کا اقرار نہ کرلیں۔پس جب وہ کلمہ توحید پڑھ لیں تو بے شک تجھ سے انہوں نے اپنا خون محفوظ کرالیا اور اپنے مال بھی۔مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔

تشریح ارشاد ہے "پس جب وہ کلمہ توحید پڑھ لیں تو بے شک تجھ سے انہوں نے اپنا خون محفوظ کرالیا۔اور اپنے مال بھی مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے" یعنی جس وقت کافر کلمہ توحید پڑھ لیتا ہے تو پھر اس کے تمام وہی حقوق ثابت ہوجاتے ہیں جو ایک مسلمان کے ہوتے ہیں۔اب وہ دوسرے مسلمانوں کی مانند ایک مسلمان ہوجاتا ہے ہاں اگر یہ مسلمان ہوکر ناحق قتل کرے گا یا کسی کے حق کو غصب کرے گا تو بدلہ میں سزا کے طور پر شرعی احکام اس پر نافذ ہوں گے۔اگر کوئی شخص ڈر یا خوف کی وجہ سے زبانی مسلمان ہونے کا اظہار کرتا ہے

بقیہ حاشیہ: وغيره اقوى منه و كان قد اعتل بعلة فنمبى بعض حديثة . (الجرح والتعدیل، جلد۴، صفحہ ۲۴۶، التہذیب، جلد۴، صفحہ ۲۶۳)

۴ صالح بن ابی صالح: صالح بن ابى صالح السمان ابو عبد الرحمن و اسم ابيه ذكوان ثقة، من الخامسة (التقریب، صفحہ ۱۴۹) روى عن ابيه و انس بن مالک وعنه هشام بن عروة و ابن ذنب و عبدالله بن سعيد بن ابى هند و غيرهم. قال ابن معين ابو صالح اسمان كان له ثلاثه بنين سهيل بن عباد و صالح و كلهم ثقة وقال البرقانى قال الدارقطنى له حديثان ذكره ابن حبان فى الثقات قلت ، وقال ابوبكر البزار ثقة. (التہذیب، جلد۴، صفحہ ۳۹۴)

۵ ابی ہریرہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷:۵

اور دل سے کافر ہے تو اس کا حال خداوند تعالیٰ کے سپرد کردو، وہی اس سے حساب لے گا۔ تم کو دل کے حالات دریافت کرنے کا کوئی حکم نہیں تمہیں اس کے ظاہری اسلام کے اظہار پر احکام نافذ کرنے کا حکم ہے دلوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے اور وہی حساب لینے والا ہے۔ اس حدیث کو ابی صالح ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

والحدیث صحیح رجاله ثقات (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب، صفحہ ۴۳)

حدیث نمبر ۳/۱۹ اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ [۱] بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ [۲] عَنْ سُهَيْلٍ [۳] عَنْ اَبِيْهِ [۴] عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ [۵] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَمَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ فَدَعَا عَلِيًّا فَبَعَثَهٗ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَقَاتِلْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ قَالَ فَمَشٰى مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَقَالَ عَلِيٌّ مَاذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ضرور بالضرور کل میں اس شخص کو

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۹

۱: اسحاق بن ابراہیم: اسحاق بن ابراهيم عن مخلد الحنظلى ابو محمد بن راهويه المروزى ثقة حافظ مجتهد قرين احمد بن حنبل ذكر ابو داؤد انه تغير قبل موته بيسير. مات سنة ثمان و ثلثين وله ، اثنا ن و سبعون. (التقریب، صفحہ ۲۷) روى عن ابن عيينة و ابن علية و جرير و بشر بن المفضل وشعيب بن اسحاق و خلق وعنه الجماعة. سوى ابن ماجة و بقية بن الوليد ويحيى بن ادم هما من شيوخه. (التہذیب، جلد ۱، صفحہ ۲۱۶ تا ۲۱۹)

۲: جریر بن عبدالحمید: جرير بن عبدالحميد بن قرط بضم القاف و سكون الراء بعدها طاء مهملة الغبى الكوفى نزيل الرمى و قافيها ثقة صحيح الكتاب قيل كان فى اخر عمره يهم من حفظه مات سنة ثمان و ثمانين و له احدى و سبعون سنة (التقریب، صفحہ ۵۴) روى عن عبد الملك بن عمير و ابى اسحاق الشيبانى و يحيى بن سعيد الانصارى و سليمان التيمى و الاعمش و عطاء بن السائب و خلق كثير. عنه اسحاق بن راهوية و ابنا ابى شيبة و قتيبة و عبدان المروزى و ابوخثيمة و جماعة. (التہذیب، جلد ۲، صفحہ ۷۵)

۳: سہیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۸

۴: ابیہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۱۸

۵: ابی ہریرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۷

جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ (جناب) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے سرداری حاصل کرنے کی خواہش کبھی بھی نہیں کی مگر آج کے دن۔ راوی کہتا ہے کہ ہر شخص اس کا خواہش مند تھا۔ رسول کریم ﷺ نے (جناب) علی علیہ السلام کو بلایا اور اسے بھیجا پھر فرمایا جاؤ اور لڑو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا اور ہرگز نہ پلٹنا۔ راوی کہتا ہے (جناب) علی (المرتضیٰ) علیہ السلام کچھ دور گئے پھر ٹھہرے لیکن واپس نہ پلٹے پس (جناب) علی (المرتضیٰ) نے عرض کیا میں لوگوں سے کس چیز پر لڑوں۔ ارشاد فرمایا اس وقت تک ان سے لڑو جب تک کہ وہ توحید و رسالت کا اقرار نہ کرلیں۔ جب انہوں نے یہ اقرار کرلیا تو یقیناً انہوں نے اپنا خون اور مال بچالیا۔ مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔

تشریح ارشاد ہے "(جناب) علی (المرتضیٰ) علیہ السلام کچھ دور گئے پھر ٹھہرے لیکن واپس نہ پلٹے" یعنی ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہ مڑے جس جگہ جا کر کھڑے ہوئے تھے وہیں کھڑے رہے۔ اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے ارشاد کی کمال تعمیل فرمائی ثابت ہوا کہ اب شیر خدا کا قدم آگے ہی بڑھنا ہے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اطاعت و فرماں برداری اسی کا نام ہے کہ جو حکم ملا اس پر عمل ہونا ہے سر مو انحراف نہیں کرنا ہے۔ اسی اطاعت و فرماں برداری کا صلہ تو مقام محبوبیت ہے۔ ارشاد ہے "مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے" یعنی اگر یہ مسلمان ہو کر ناحق قتل کرے گا یا کسی کے حق کو غصب کرے گا تو اس پر بدلہ میں ضرور شرعی احکام نافذ ہوں گے۔

(والحدیث، صحیح رجاله رجال الشیخین احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صفحه ۴۵) یہ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابی صالح نے روایت کی ہے۔

حدیث نمبر ۲۰/۴ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْهَاشِمِ ۲ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ۳ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ ۴ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ ۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ۶ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُدْفَعَنَّ الرَّايَةَ اِلٰى رَجُلٍ يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَمَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ فَدَفَعَهَا اِلٰى عَلِيٍّ وَقَالَ قَاتِلْ وَلَا تَلْتَفِتْ فَسَارَ قَرِيْبًا قَالَ يَا رَسُوْلَ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۰

۱: محمد بن عبداللہ بن المبارک: محمد بن عبدالله بن المبارک المخزومی بمعجمة و تثقیل ابو جعفر البغدادی ثقة حافظ من الحادیة عشرة مات سنة بضع و خمسین (تقریب، صفحہ ۳۰۶) روی عن ابو معاویة الضریر و یحیی القطان و ابن مهدی و یعقوب بن ابراهیم بن سعد وغیرهم روی عنه البخاری و ابو داؤد والنسائی و روی النسائی ایضا (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

اللهِ عَلٰى مَا أُقَاتِلُ قَالَ عَلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ فَاِ ذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ فَقَدْ عَصَمُوْا دِمَاءَ هُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ مِنِّىْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ

ترجمہ | ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ضرور بالضرور میں یہ جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے نیز اللہ اور اس کا رسول اس شخص سے محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ (جناب) عمر (فاروق رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نے کبھی بھی حکومت نہیں چاہی مگر اس دن۔ سو (جناب) علی (المرتضیٰ رضی اللہ عنہ الکریم) کو یہ جھنڈا عطاء فرمایا۔ اور حکم دیا کہ لڑو، اور واپس نہ مڑو۔ سو (حضرت) علی رضی اللہ عنہ الکریم تھوڑی دور گئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کس بات پر لڑوں؟ ارشاد فرمایا کہ اس بات پر کہ شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور یقیناً جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول (برحق) ہیں۔ جب کفار نے کلمہ توحید کا اقرار کرلیا تو تحقیق اپنا خون اور مال مجھ سے بچالیا۔ مگر اسلام کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

بقیہ حاشیہ: عن احمد بن علی المروزی عنه و ابو حاتم و ابراهيم الحربی والحسين بن اسماعيل المحاملی وغيرهم. قال كان محمد بن عبدالله المخرمی من الحفاظ المتقنين المأمونين وقال ابن ابی حاتم كتب عنه ، ابی وهو صدق ثقة سئل ابی عنه فقال ثقة ثقة وقال الدارقطنی ثقة كان حافظ و ذكره ابن حبان فی الثقات قلت و قال النسائی فی مشيخية كان احد الثقات مارأينا بالعراق مثله وقال ابن عدی كان حافظا. وقال مسلمة بن قاسم كان احد الثقات جليل القدر توفی ببغداد سنة خمس و خمسين و مائتين و قال ابن ماكو لاكان ثبتا عالما و قال البرقانی عن الدارقطنی ثقة جليل متقن (التہذیب، جلد۹، صفحہ۲۷۲، ۲۷۴)

۲: ابوہاشم المخزومی: ابو هاشم المخزومی اسمه المغيرة بن سلمة المخزومی ابوهشام البصری ثقة ثبت. من صغار التاسعة مات سنة مأتين (تقریب، صفحہ۳۴۵) روى عن مهدى بن ميمون و نافع بن عمرو وهيب و ابان العطارو ابی عوانة وغيرهم وعنه ، علی ابن المدينی و اسحاق بن راهويه وابوموسی ومحمد بن عبدالله بن المبارک المخرمی و محمد بن معمر البحرانی. قال علی بن المدينی كان ثقة وقال يعقوب بن شيبة كان ثقة ثبتا وقال علی ابن الحسين ابن الجنيد والنسائی ثقة و قال البخاری مأت سنة مائتين قلت، وفيها ارخه ابن قانع وقال ثقة مامون و ذكره ان حبان فی الثقات. (التہذیب، جلد۱۰، صفحہ۲۷۱)

۳: وہیب بالتصغیر ابن خالد: وهيب بالتصغير ابن خالد بن عجلان الباهلی مولاهم ابو بكر البصری ثقة ثبت بكنة تغير قليلا باخره من السابعة مات سنة خمس و ستين وقيل بعدها (تقریب، صفحہ۳۷۲) روى عن حميد الطويل و ايوب و خالد الخذاء و داؤد بن ابی هند و عمارة بن غذية و جماعة. وعنه اسمعيل بن علية و ابن المبارک و ابن مهدی و القطان و ابو هشام المخزومی وسفيان بن فروخ و اخرون. قال صالح بن احمد عن ابيه ليس به بأس وقال العجلی ثقة ثبت وقال ابوحاتم ما انقى حديثه لا تكاد تجده يحديث عن الضعفآء وهو الرابع من حفاظ البصرة و هو ثقة (التہذیب، جلد۱۱، صفحہ۱۷۰)

۴: سہیل بن ابی صالح ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸:۳

۵: ابیہ (صالح) ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸:۴

۶: ابی ہریرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷:۵

تشریح یہ حدیث بھی ابی ہریرہ ؓ سے روایت ہے جو کہ ابی صالح سے ہے۔ مگر پہلے طریق میں سہیل سے یعقوب نے روایت کی ہے اور دوسرے میں سہیل سے جریر نے روایت کی ہے اور تیسرے میں اوس سے وہیب نے روایت کی ہے۔

صحیح علی شرط مسلم(احمد میرین البلوشی ، خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صفحہ ۴۵)

اس عنوان کے تحت عمران بن حصین سے بھی روایت آئی ہے اور وہ اس طرح ہے۔

حدیث نمبر۲۱/۵ اَنبَأَنَا عَبَّاسُ ۱ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ۲ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ۳ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ ۴ عَنْ مَنْصُورٍ ۵ عَنْ رِبْعِيٍّ ۶ عَنْ عِمْرَانَ ۷ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَوْ قَالَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَدَعَا عَلِيًّا وَّهُوَ اَرْمَدُ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ضرور بالضرور میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے۔ یا یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے (جناب) علی (المرتضیٰ علیہ السلام) کو بلایا درانحالیکہ ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطاء فرمادی۔

صحیح علی شرط مسلم ، رجاله ثقات (ایضاً احمد میرین البلوشی صفحہ ۴۵)

اسی عنوان کے تحت سیدنا امام حسن بن علی المرتضیٰ علیہ السلام کی روایت بھی ہے جس میں جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کے داہنے اور بائیں لڑنے کا ذکر ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۱

۱: **العباس بن عبدالعظیم:** العباس بن عبدالعظيم بن اسمعيل العنبرى ابو الفضل البصرى ثقة حافظ. من كبار الحادية عشرة مات سنة اربعين (تقریب، صفحہ ۱۶۵) روى عن عبد الرحمن بن مهدى ويحيى بن سعيد القطان بن عامر الضبعي وعبدان الاهوازى ومحمد بن عبدالله الحضرمى و غيرهم. قال ابو حاتم صدوق وقال النسائى ثقة مامون قال البخارى و النسائى ومات سنة ست و اربعين و مائتين. قلت مسلمة بصرى ثقة. (التہذیب، جلد ۵، صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۲)

۲: **عمر بن عبدالوہاب بن رباح:** عمر بن عبدالوهاب بن رباح بن عبيدة بفتح اوله الرياحى بكسر الراء ثم تحتانية البصرى ثقة من العاشرة مات سنة احدى و عشرين (التقریب، صفحہ ۲۵۵) روى عن ابراهيم بن سعد وعامر ابن ابى عامر الخزار معتمر بن سليمان و يزيد بن زريع وطائفة وعنه والعباس بن عبد العظيم العنبرى واحمد بن يوسف (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

بقیہ حاشیہ: السلمی وغیرهم قال ابو حاتم ثقة مامون صدوق لم يقض لنا السماع منه وقال النسائی ثقة و ذكره ابن حبان في الثقات. (التہذیب، جلد ۷، صفحہ ۴۷۹ تا ۴۸۰)

۳: معتمر بن سلیمان: معتمر بن سليمان طرخان التيمی ابو محمد البصری قيل انه كان يلقب با لطفيل. روى عن ابيه وحميد الطويل و اسمعيل بن ابی خالد و منصور بن المعتمر وهشام بن حبان و جماعة وعنه الثوری وهو اكبر هن و ابن المبارك و هو من اقرانه و عبد الرحمن بن مهدى و عبدالرزاق والحسين بن الحسن المروزی و الحسن بن عرفة و آخرون. قال اسحق بن منصور عن ابن معين ثقة وقال ابو حاتم ثقة صدوق وقال ابن سعد كان ثقة ولد سنة مائة ومات سنة سبع ثمانين ومائة وفيها ارخه غير واحد، قلت و قال ابن خراش صدوق يخطئ من حفظه و اذا حدث من كتابه فهو ثقة وذكره، ابن حبان في الثقات. (التہذیب، جلد ۱۰، صفحہ ۲۲۷/۲۲۸)

۴: ابیہ: سليمان بن طرخان التيمی ابو المعتمر البصری نظر فی التيم اليهم ثقة عابد من الرابعة مات سنة ثلث و اربعين وهو ابن سبع و تسعين. (التقریب، صفحہ ۱۳۴) روى عن انس بن مالك و طاؤس و ابی اسحاق السبيعی و ابی عثمان النهدى ويزيد بن عبدالله بن الشخير ويحيى بن معمر و الاعمش و هو من اقرانه و غيرهم، وعنه ابنه معتمر و شعبة و السفيانان و ابو عاصم النبيل وغيرهم و قال الربيع بن يحيى عن سعيد مارأيت احدا اصدق من سليمان التيمی وقال عبدالله بن احمد عن ابيه ثقة وهو فی ابی عثمان احب الی من عاصم الاحول وقال ابن معين والنسائی ثقة و قال العجلی تابعی ثقة فكان من خيارا اهل البصرة و قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث وكان من العباد المجتهدين وكان يصلی الليل كله بوضؤعشاء الآخرة و كان مائلا الى علی ابن ابی طالب رضی الله عنه. (التہذیب، جلد ۴، صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۲)

۵: منصور: منصور بن معتمر بن عبداللہ السلمی کی کنیت ابوعتاب الکوفی ہے۔ ثقہ ہے ثبت ہے۔ وکان لایدلس من طبقة الاعمش مات سنة اثنتين و ثلثين ومأته یعنی ۱۳۲ھ میں فوت ہوا۔ (تقریب، صفحہ ۳۴۸)

۶: ربعی بن خراش: ربعی بن خراش بكسر المهملة و آخرة معجمة ابومريم العيسی الكوفی ثقة عابد محضرم من الثانية مات سنة مائة و قيل غير ذالك (التقریب، صفحہ ۱۰۰) وروى عن عمرو علی و ابن مسعود و ابی موسى و عمران بن حصين و حذيفة بن اليمان و طارق المهاربی و ابی السير كعب بن عمر السلمی و ابی مسعود و خرشة بن الحر و عمرو بن ميمون وغيرهم و روى عنه ابی ذر والصحيح ان بينهما زيد بن ظبيان و عند عبدالملك بن عمير و منصور بن المعتمر وغيرهم قال ابن المدينی بنو خراش ثلاثه ربعی و ربيع و مسعود ولم بروا عن مسعود شيئی سو كلامه بعد الموت وقال العجلی تابعی ثقة من خيار الناس لم يكذب كذبة قط (التہذیب، جلد ۳، صفحہ ۲۳۶ تا ۲۳۷)

۷: عمران بن حصین: عمران بن حصين بن عبيد بن خلف الخزاعی ابو نجيد بنون وجيم مصغرا سلم عام خيبر وصحب وكان فاضلا و قضى بالكوفة مات سنة اثنتين و خمسين بالبصرة (التقریب، صفحہ ۲۶۴) روى عن النبی صلی الله عليه واله وسلم و عن معقل بن يسار. وعنه ابنه نجيد وابو الاسود الديلی وابورجاء العطاردی وربعی بن خراش و مطرف وزارة بن اوفى و ابونضرة العبدى و آخرون. قلت و كذا ذكره ابن سيرين نحوه وسياق النسب هنا من عند ابن عبدالبر و كذا ذكره ابن الكلبی و من تبعه ان عبدنهم بن حذيفة بن جهم بن غافرة قال ابن سعد استقضا زيادثم استعفاه و كانت الملائكة تصافحه قبل ان يكتوى وقال ابن البرقی كان صاحب رأية خزاعة يوم الفتح و حكى ابن مندة قولا انه مات سنة (۵۳) (التہذیب، جلد ۸، صفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۶)

حدیث نمبر ۶/۲۲ حَدَّثنَا اِسۡحٰقُ ۱؎ بۡنُ اِبۡرَاهِیۡمَ بۡنِ رَاهَوَیۡهِ قَالَ حَدَّثنَا النَّضۡرُ ۲؎ بۡنُ شُمَیۡلٍ قَالَ حَدَّثنَا یُوۡنُسُ ۳؎ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ ۴؎ عَنۡ هُبَیۡرَةَ ۵؎ بۡنِ یریم قَالَ خَرَجَ اِلَیۡنَا الۡحَسَنُ بۡنُ عَلِیٍّ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیۡهِمَا وَ عَلَیۡهِ عِمَامَةٌ سَوۡدَآءُ فَقَالَ لَقَدۡ کَانَ فِیۡکُمۡ بِالۡاَمۡسِ رَجُلٌ بِالۡاَمۡسِ مَا سَبَقَهُ الۡاَوَّلُوۡنَ وَ لَا یُدۡرِکُهُ الۡاٰخَرُوۡنَ وَاَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ لَاُعۡطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یُّحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗ وَ یُقَاتِلُ جِبۡرَئِیۡلُ عَنۡ یَّمِیۡنِهٖ وَ مِیۡکَآئِیۡلُ عَنۡ یَّسَارِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا یُؤَدِّیۡنِیۡ رَاۡیَتَهٗ حَتّٰی یَفۡتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ مَا تَرَکَ دِیۡنَارًا وَّ لَا دِرۡهَمًا اِلَّا سَبۡعَ مِائَةِ دِرۡهَمًا اَخَذَمَا عِیَالُهٗ مِنۡ عَطَآئِهٖ کَانَ اَرَادَ اَنۡ یَّبۡتَاعَ بِهَا خَادِمًا لِاَهۡلِهٖ

ترجمہ ہبیرہ بن یریم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حسن بن علی علیہا السلام ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اس حال میں کہ سیاہ عمامہ زیب سر تھا آپ نے فرمایا یقیناً کل تم میں ایک ایسا شخص موجود تھا جس سے پہلے لوگ سبقت نہیں لے جاسکے۔ اور پچھلے لوگ اس تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ضرور بالضرور کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے نیز اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام ان کے داہنی طرف اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں طرف ہو کر لڑتے ہیں۔ فرمایا وہ واپس نہ لوٹے گا۔ یہاں تک اللہ تعالیٰ ان کے زور بازو سے فتح مرحمت فرمائے گا۔ سوائے سات سو درہم کے، نہ تو کوئی دینار چھوڑا اور نہ ہی درہم۔ یہ بھی ان کی بخشش سے ان کے عیال کے پاس تھے۔ اس ارادہ پر کہ اہل وعیال کے واسطے ایک خادم خریدا جائے۔

حل لغت عَمَامَةَ: پگڑی۔ سَوۡدَآءَ: سیاہ۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲

۱؎ اسحاق بن ابراہیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۹:۱

۲؎ النضر بن شمیل: النضر بن شمیل المازنی ابو الحسن النحوی نزیل مرو ثقة ثبت من کبار التاسعة مات سنة اربع و مأتین وله اثنان و ثمانون (التقریب، صفحہ ۳۵۷) روی عن حمید الطویل و ابن عون وهشام بن عروة و هشام بن حسان و یونس بن ابی اسحاق و ابن جریج والخلیل بن احمد وغیرهم روی عنه یحیی بن یحیی النیسابوری واسحاق بن راهویه و یحیی بن معین و علی بن المدینی وعبدالله بن عبدالرحمن الدارمی و اخرون. قال ابو حاتم عن ابن المدینی من الثقات وقال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقة و کذا قال النسائی وقال ابو حاتم ثقة صاحب سنة ا (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

تشریح | ارشاد ہے ''یقیناً کل تم میں ایک ایسا شخص موجود تھا جس سے پہلے لوگ سبقت نہیں لے جا سکے اور پچھلے لوگ اس تک نہیں پہنچ سکیں گے''، یعنی وہ شخص جس کا نام نامی واسم گرامی علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہے آج شہادت پا چکے ہیں وہ اتنے عظیم، فضائل وکمالات اور کرامات کے حامل تھے کہ وہ تمام لوگ جوان سے پہلے گذر چکے ہیں یا ان کے بعد قیامت تک آئیں گے ان کے فضائل وکمالات اور کرامات کی گرد تک نہیں پہنچ سکے اور نہ ہی پہنچ سکیں گے۔ ارشاد ہے ''جبرائیل علیہ السلام ان کے دائیں طرف اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں طرف ہو کر لڑتے ہیں'' یعنی جس وقت میدانِ جہاد میں جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کافروں کے خلاف نبرد آزما ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام بھی آپ کی معیت میں جہاد کرتے۔ ایک آپ علیہ السلام کے داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف ہوتا۔ اس حدیث شریف میں حضرت امام عالی مقام سیدنا ومولانا حسن بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے جناب اسد اللہ الغالب علی کل غالب امیر

بقیہ حاشیہ: وقال العباس كان النضر اماما في العربية والحديث وهو اول من اظهر السنة بمرو وجمع خراسان و كان اروى الناس عن شعبة و اخرج كتبا كثيرة لم يسبقه اليها احد. (التہذیب، جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۷، ۴۳۸)

۳: یونس بن ابی اسحاق: يونس بن ابى اسحاق السبيعى ابواسرائيل الكوفى صدوق يهم قليلا من الخامسة مات سنة اثنتين و خمسين على الصحيح. (التقریب، صفحہ ۳۹۰) روى عن ابيه وانس و ابى بردة و ابى بكر بن ابى موسى الاشعرى والحسن البصرى و المغيرة ابن شبل و ابى داؤد الاعمى وهلال بن خباب وجماعة و عنه ابنه عيسى الثورى و ابن المبارك و ابن مهدى و القطان ووكيع والنضر بن شميل وآخرون. قال عنه ابن معين ثقة و عن احمد حديثه مضطرب وحديثه فيه زيادة على حديث الناس. وقال ابو حاتم كان صدوقا الا أنه لا يحتج بحديثه (التہذیب، جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۳۔ الجرح و التعدیل، جلد ۹ صفحہ ۲۴۳)

۴: ابواسحاق السبیعی: ابواسحاق السبيعى، عمرو بن عبدالله بن عبيد ويقال على ويقال ابن ابى شعيرة ابو اسحاق السبيعى الكوفى و السبيع من همدان. روى عن على بن ابى طالب و المغيرة بن شعبة وقد راهما و قيل لم يسمع منهما وعن سليمان بن صرد و زيد بن ارقم و البرأ بن عازب وجابر بن سمرة و ابى عبيدة بن عبدالله بن مسعود وخلق كثير وعنه ابنه يونس وابن ابنه اسرائيل بن يونس و سفيان بن عيينة و آخرون. و ابواسحاق السبيعى ثقة الا انه اختلط بآخره و وصف باالتدليس. (التہذیب، جلد ۸ صفحہ ۶۳)

۵: ہبیرۃ بن یریم: هبيرة بن يريم وزن عظيم الشيبانى بمعجمة ثم موحدة خفيفة ويقال الخارفى بمعجمة وفاء ابو الحارث الكوفى لا بأس به وقد عيب بالتشيع من الثانية (التقریب، صفحہ ۳۶۳) روى عن على وطلحة و ابن مسعود و الحسن بن على وابن عباس وعنه ابواسحاق السبيعى وابو فاختة قال الاثرم عن احمد لابأس بحديثه هو احسن استقامة من غيره يعنى الذين تفرد ابو اسحاق بالرواية عنهم وقال عبدالله بن احمد هبيرة احب الينا من الحارث. وقال النسائى ليس بالقوى وذكره ابن حبان فى الثقات. وقال النسائى فى الجرح و التعديل أرجوأن لابأس به. وقد روى غير حديث منكر وقال ابن حراس ضعيف. (التہذیب، جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۔ الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۱۰۹)

المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی پانچ فضیلتیں ذکر فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب، جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا آپ کی معیت میں ہونا، آپ کے دستِ مبارک پر قلعہ خیبر کا فتح ہونا، صاحبِ نشان ہونا اور فقیری و درویشی کا یہ عالم کہ جب اس دنیا سے تشریف لے گئے تو کوئی درہم تک پاس نہ تھا۔ علامہ اقبال مرحوم کا شعر ہے

کہ جہاں میں نان شعیر پر ہے مدار قوت حیدری

ابی حمزہ (ابن جریر فی التاریخ والطبرانی) سے روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو جناب امام حسن علیہ السلام نے خطبہ میں فرمایا۔

''اے اہل عراق! کل تم میں ایک ایسا آدمی موجود تھا جو رات کو شہید ہوا اور آج خدا کے پاس پہنچ گیا کہ جس سے پہلے لوگ سبقت نہیں لے سکے اور پچھلے اس تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ جب نبی کریم ﷺ ان کو فوج کے ساتھ بھیجتے تھے تو جبرئیل علیہ السلام ان کے داہنی طرف اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں طرف ہوا کرتے تھے وہ بغیر فتح کے واپس نہیں آتے تھے''

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُخْزِيْهِ اَبَدًا

”حضور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا بیان ہے کہ اللہ عزوجل (حضرت) علی (المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم) کو کبھی خوار نہیں کرے گا“

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۲۳/۱ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ۱؎ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ۲؎ ابْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ۳؎ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ ۴؎ وَ هُوَ اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ۵؎ ابْنُ عَوْفٍ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۳

۱؎ **محمد بن المثنیٰ:** ملاحظہ کیجئے اسما الرجال حدیث نمبر ۱:۱

۲؎ **یحیٰ بن سلیم:** يحيى بن سليم كنية ابوبلج بفتح اوله و سكون اللام بعدها جيم انفرادى الواسطى و يقال الكوفى الكبير واسمه يحيى بن سليم بن بليح ويقال ابن ابى سليم وقال يحيى بن ابى الاسود روى عن ابيه وعن الجلاس ويقال ابى الجلاس و عمرو بن ميمون الاودى و محمد بن حاطب و عباية بن رافع بن خديج و ابى الحكم العنرى و عنه ، ابو يونس حاتم بن ابى مغيرة و زائدة و زهير بن معاوية و شعبة والثورى و ابو عوانة و ابو حمزة اسكرى و هيثم وغيرهم قال ابن معين و ابن سعد و النسائى والدارقطنى ثقه و قال البخارى فيه نظر وقال ابوحاتم صالح الحديث لاباس به. قلت. وذكره ابن حبان فى الثقات و قال يخطى وقال يعقوب بن سفيان كوفى لاباس به وقال ابراهيم بن يعقوب الجوزجانى وابوالفتح الازدى كان ثقة و نقل ابن عبدالبر وابن الجوزى عن ابن معين ضعفه وقال احمد روى حديثا منكرا (**التہذیب، جلد ۱۲، صفحہ ۴۷۔ الجرح والتعدیل، جلد ۹، صفحہ ۱۵۳۔ المغنی، جلد ۲، صفحہ ۷۳۷**) و ذكره الذهبى فى المغنى و الكتفى بنقل قول البخارى و احمد وابن حبان فيه.

۳؎ **عمرو بن میمون:** عمرو بن ميمون بن مهران روى عن ابيه وعدة و عنه يزيد بن زريع و ابن المبارك و يزيد بن هارون كان راسا فى السنة والورع مات ۱۴۵ هجرى ' ثقة فاضل (**الکاشف، جلد ۲، صفحہ ۸۹**)

۴؎ **الوضاح:** الوضاح بتشديدالمعجمة ثم مهملة ابن عبدالله اليشكرى بالمعجمة الواسطى (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

قَالَ اِنِّیْ لَجَالِسٌ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَاَتَاہُ تِسْعَۃُ رَھْطٍ فَقَالُوْا اِمَّا اَنْ تَقُوْمَ مَعَنَا وَ اِمَّا اَنْ تَخْلُوَنَّ بِھٰؤُلَآءِ وَ ھُوَ یَوْمَئِذٍ صَحِیْحٌ قَبْلَ اَنْ یَّعْمٰی قَالَ اِنَّمَا اَقُوْمُ مَعَکُمْ فَتَحَدَّثُوْا فَلاَ اَدْرِیْ مَا قَالُوْا فَجَاءَ وَھُوَ یَنْفُضُ ثَوْبَہٗ وَ یَقُوْلُ اُفٍ وَ تُفٍ یَقَعُوْنَ فِیْ رَجُلٍ لَہٗ عِزٌّ وَ قَعُوْا فِیْ رَجُلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَاَ بْعَثَنَّ رَجُلاً یُّحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ لاَ یُخْزِیْہِ اللّٰہُ اَبَدًا فَاَشْرَفَ مَنِ اسْتَشْرَفَ فَقَالَ اَیْنَ عَلِیٌّ قِیْلَ ھُوَ فِی الرَّحَا یَطْحَنُ قَالَ وَ مَا کَانَ اَحَدُکُمْ لِیَطْحَنَ مِنْ قَبْلِہٖ فَدَعَاہُ وَھُوَ اَرْمَدُ مَا کَانَ اَنْ یَّبْصُرَ فَنَفَثَ فِیْ عَیْنَیْہِ ثُمَّ ھَزَّ الرَّاْیَۃَ ثَلٰثاً فَدَفَعَھَا اِلَیْہِ فَجَاءَ بِصَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیٍّ وَ بَعَثَ اَبَابَکْرٍ بِسُوْرَۃِ التَّوْبَۃِ وَ بَعَثَ عَلِیًّا خَلْفَہٗ فَاَخَذَھَا مِنْہُ وَقَالَ لاَ یَذْھَبُ بِھَا اِلاَّ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ وَ ھُوَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْہُ وَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ وَ عَلِیًّا وَ فَاطِمَۃَ فَمَدَّ عَلَیْھِمْ ثَوْبًا فَقَالَ اللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَ خَاصَّتِیْ فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَ طَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا وَ کَانَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِیْجَۃَ وَ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ ھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَقَالَ عَلِیٌّ اِنَّ النَّبِیَّ قَدْ ذَھَبَ نَحْوَ بِئْرِ مَیْمُوْنٍ فَاتَّبَعَہٗ فَدَخَلَ یَرْمُوْنَ مَعَہُ الْغَارَ فَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَرْجُوْنَ عَلِیًّا حَتّٰی اَصْبَحَ وَ خَرَجَ بِالنَّاسِ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَقَالَ عَلِیٌّ اَخْرُجُ مَعَکَ فَقَالَ لاَ فَبَکٰی فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلاَّ اَنَّکَ لَسْتَ بِنَبِیٍّ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ خَلِیْفَتِیْ یَعْنِیْ فِیْ کُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِیْ قَالَ

بقیہ حاشیہ: البزار ابوعوانۃ مشھور بکنیۃ ثقۃ ثبت، من السابعۃ مات سنۃ خمس او ست و سبعین (التقریب، صفحہ ۳۶۹) رأی الحسن و ابن سیرین وسمع عن معاویۃ بن قرۃ حدیثا واحدا و روی عن اشعث بن ابی اشعثاء وابی حصین و خلق کثیر. روی عنہ شعبۃ ومات قبلہ، وابن علیۃ و ابوداؤد وابوھشام المخزومی و عفان و یحیی بن حماد والھیثم بن سھل التستری و ھوا خرمن روی عنہ و آخرون قال یعقوب بن شیبۃ ثبت صالح الحفظ صحیح الکتاب وقال ابن خراش صدوق فی الحدیث وقال ابن عبدالبر اجمعوا علی انہ ثقۃ ثبت حجۃ فیما حدیث من کتابہ وقال اذا حدث من حفظہ و ربما غلط. (التھذیب، جلد ۱۱، صفحہ ۱۷ تا ۱۲۰)

۵: یحییٰ بن عفیف: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال نمبر ۵:۵

وَ سُدَّ اَبْوَابُ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ قَالَ وَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ جُنُبٌ وَهُوَ طَرِيْقُهٗ وَلَيْسَ لَهٗ طَرِيْقٌ غَيْرُهٗ وَقَالَ مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهٗ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهٗ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ فِي الْقُرْاٰنِ اَنَّهٗ قَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَصْحَابَ الشَّجَرَةِ فَهَلْ حَدَّثَنَا بَعْدُ اَنْ سَخِطَ عَلَيْهِمْ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ أْذَنْ لِيْ فَلِاَضْرِبَ عُنُقَهٗ يَعْنِيْ حَاطِبًا فَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

ترجمہ | یحییٰ بن عوف فرماتے ہیں کہ میں ابن عباس ؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس نو افراد آئے۔ انہوں نے کہا کہ یا تو آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں یا ان لوگوں سے کنارہ کش (یک سو) ہو جائیں۔ اس وقت (جناب ابن عباس ؓ) تندرست تھے ابھی نابینا نہیں ہوئے تھے۔ فرمایا میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں سو باہم گفتگو کرتے رہے۔ (راوی کہتا ہے) مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا گفتگو کرتے رہے جب وہ تشریف لائے تو اپنے کپڑے جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے افسوس ہے اور تھو ہے اُن پر جو ایسے شخص کی برائی کرتے ہیں جو عزت والا ہے نیز ایک ایسے شخص کی برائی بیان کرتے ہیں جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ضرور بالضرور میں ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو خدا اور رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو کبھی بھی خوار نہیں کرے گا۔ گردن بلند کی جس نے بلند کی۔ ارشاد فرمایا۔ علی کہاں ہے؟ عرض کیا گیا وہ چکی میں دانہ دَل رہا ہے۔ فرمایا تم میں ایسا کوئی نہ تھا جو کہ اس کا دانہ دَل دیتا۔ پس رسول کریم ﷺ نے انہیں بلایا۔ درآنحالیکہ ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں اور دیکھنے کے قابل بھی نہ تھے۔ پس ان کی دونوں آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا۔ پھر علم کو تین بار لہرایا۔ اس کے بعد وہ (جناب) علی (المرتضیٰ ؑ) کو دے دیا۔ پھر صفیہ بنت حی لائی گئی اور (جناب) ابوبکر (ؓ) کو سورۃ توبہ دے کر روانہ کیا۔ اور (حضرت) علی کو ان کے پیچھے بھیجا تو انہوں نے ان سے وہ لے لی۔ اور ارشاد فرمایا، سوائے میرے اہلِ بیت کے کوئی اور نہ لے جائے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور رسول کریم ﷺ نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بلایا۔ پھر ان پر ایک کپڑا اوڑھ لیا اور دعا فرمائی۔ اے میرے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں اور میرے انتہائی قریبی ہیں تو ان سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور فرما دے اور جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے ان کو ویسے ہی پاک فرما دے۔ اور حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی

اللہ عنہا کے بعد تمام مخلوق میں حضرت علی علیہ السلام سب سے پہلے اسلام لائے اور جناب علی (المرتضیٰ علیہ السلام) نے جب حضرت نبی اکرم ﷺ کا لباس زیب تن فرمایا۔ تو سب نے یہ گمان کیا کہ یہ تو اللہ کے نبی ہیں۔ دریں اثناء (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور کہا کہ یا نبی اللہ!۔ (جناب) علی (المرتضیٰ) نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تو میمون نامی کنوئیں پر تشریف لے گئے ہیں۔ پھر وہ ان کے پیچھے گئے اور ان کے ساتھ غار میں چلے گئے۔ تو مشرک صبح تک (جناب) علی (رضی اللہ عنہ) پر تیر برساتے اور حضور ﷺ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو لے کر غزوۂ تبوک کیلئے نکلے تو (جناب) علی علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں بھی آپ کے ساتھ جاتا ہوں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ پر گریہ طاری ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو میرے نزدیک ایسا ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام تھے مگر یاد رکھ کہ تو نبی نہیں ہے۔ پھر ارشاد فرمایا تو میرا خلیفہ ہے یعنی میرے بعد ہر مومن کا اور فرمایا کہ بند کردیئے گئے مسجد (نبوی) کی طرف تمام دروازے سوائے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کے دروازہ کے۔ اور فرمایا وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے درآنحالیکہ وہ جنبی ہوتے۔ یہ مسجد ان کا راستہ تھا سوائے اس کے ان کا کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ اور فرمایا جسکا میں ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا قرآن مجید میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اصحاب شجرہ سے راضی ہوا تو کیا ہم سے کسی نے حدیث بیان کی اس کے بعد کہ خدا ان پر ناراض ہوا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت) عمر (فاروق رضی اللہ عنہ) کو فرمایا اس وقت جب کہ انہوں نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو اس کی گردن قلم کردوں۔ یعنی حاطب کی، تو فرمایا اے عمر! کیا تو نہیں جانتا، کہ اللہ تعالیٰ یقیناً اہلِ بدر کے واقعات پر مطلع تھا؟ اسی لئے تو انہیں فرمایا کہ تم جو چاہو کرو، پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم کو بخش دیا ہے۔

حل لغت تِسْعَة: نو (۹)۔ رَهْطٍ: قوم، قبیلہ، تین آدمیوں سے لے کر نو افراد تک، یا چالیس آدمیوں تک یا دس سے کم آدمی جن میں عورت نہ ہو۔ جب رھــــط کی جانب عددی اضافت ہوتی ہے تو اس سے مراد اشخاص وافراد ہوتے ہیں۔ تَخَلَّوْنَ: خلوت سے ہے جس کے معنی تنہائی اور یک سوئی کرنے کے ہیں۔ يَنْفُضُ: نَفْضٌ سے ہے جس کے معنی غبار، گرد وغبار وغیرہ جھاڑنے کے ہیں۔ اُفٌ وَ تُفٌ کے معنی ناخن کی میل کے ہیں۔ رنج: افسوس تھوڑی چیز۔ رحی: چکی، سینہ، سردار، مستقل قبیلہ جو دوسروں کا محتاج نہ ہو، پالک، اونٹ یا ہاتھی کا کھر۔ يَطْحَنُ: دانہ دَل رہے ہیں۔ طَحْنٌ: آٹا پیسنا۔ فَنَفَثَ: نَفْثٌ مصدر ہے جس کے معنی ہیں منہ سے تھوک پھینکنا۔ هَزٌّ: ہلانا، لہرانا، حرکت دینا، خوش ہونا۔ مَدًّا: کھینچنا، پھیلانا، لمبا کرنا، اوڑھنا۔ سَدٌّ، سَدٌّ وَسُدٌّ: روکنا، بند کرنا۔ آڑ لینا۔

تشریح ارشاد ہے ''تو انہوں نے کہا آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں یا ان لوگوں سے یک سو ہوں'' یعنی آپ ان لوگوں سے جو کہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں تخلیہ کریں اور علیحدہ بیٹھ کر ہماری باتیں سنیں یہ واقعہ اس وقت کا تھا جب کہ آپ تندرست تھے اور آپ کی آنکھیں صحیح تھیں چنانچہ آپ ان کے ساتھ ایک طرف کھڑے ہوگئے اور باہم گفتگو کی۔ ارشاد ہے ''پس وہ تشریف لائے اس حال میں کہ اپنے کپڑے جھاڑ رہے تھے'' گویا بہت ہی کبیدہ خاطر تھے۔ جس کی وجہ سے انتہائی پریشانی کا اظہار فرما رہے تھے ان کی باتوں سے بیزاری کا اظہار ہو رہا تھا۔ ارشاد ہے ''اور فرماتے اف اور تھو ہے'' یہ کلمات انتہائی تنگ دلی اور زجر کے وقت استعمال کئے جاتے ہیں۔ گویا ان کی گفتگو آپ کو بہت ہی ناگوار اور ناپسند تھی۔ جس کی وجہ سے انتہائی رنج اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے یہ کلمات فرمائے جو کہ انتہائی ناپسندیدہ سمجھے جاتے ہیں۔ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ ایک ایسے شخص کی برائی بیان کرتے ہیں جو انتہائی عزت والا ہے نیز ایک ایسے شخص کی برائی کرتے ہیں جس کے متعلق جنگِ خیبر کے دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ضرور بالضرور میں ایک ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا اور میدانِ خیبر میں بھیجوں گا۔ خداوند تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اسی کے مبارک ہاتھوں سے فتح نصیب کرے گا اور اسے کبھی بھی ذلیل وخوار نہ کرے گا یعنی اسے شکست نہ ہوگی'' کیا ایسے شخص کی جس کی تعریف وتوصیف پیغمبر اسلام ﷺ کی زبان مبارک سے ہو رہی ہو یہ بدبخت اسی کی برائی کرتے ہیں، جو کہ نہایت قابلِ افسوس اور مذمت کے لائق ہے۔ تو کس طرح یہ بدبخت اس کی برائی کرتے ہیں۔ ارشاد ہے ''اور وہ (جناب) علی المرتضیٰ علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کا لباس زیب تن فرمایا تھا تو سب نے یہ گمان کیا کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی ہیں دریں اثناء (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا کہ یا نبی اللہ'' یعنی اس وقت جناب امام الاولیاء سیدنا وامامنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ایک عجیب ہی کیفیت تھی کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی آپ علیہ السلام کا لباس اور شکل وصورت دیکھ کر یقین ہوا کہ رسولِ کریم ﷺ تشریف فرما ہیں اسی لئے تو بے ساختہ فرما اٹھے یا نبی اللہ! مگر آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً جواب دیا کہ حضور نبی کریم ﷺ تو میمون نامی کنوئیں پر تشریف لے گئے ہیں'' ہمارے مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ مریدِ صادق پر ایک خاص وقت میں ایک ایسی خاص حالت وارد ہوتی ہے کہ وہ فنافی الشیخ ہو جاتا ہے۔ اس کے افعال، اعمال، اشغال، توارادت حتیٰ کہ لباس اور شکل وصورت بھی اپنے شیخ کی مانند اور مثل ہو جاتی ہے چہ جائیکہ امام الاولیاء شیخ الطریقت والحقیقت، سیدنا وامامنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کہ آپ کا منصب ہی فنافی الرسول تھا

من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری!

ارشاد ہے ''تو مشرک صبح تک (جناب) علی المرتضیٰ ﷛ پر تیر برساتے رہے''یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ کمال تقرب اور آپ کی انتہائی شجاعت کا ذکر فرمایا۔ کہ جس عدیم النظیر شخصیت میں اس طرح کی خوبیاں موجود ہوں اس کو یہ بد بخت برا کہتے ہیں۔ ارشاد ہے'' کہ تجھے یہ پسند نہیں کہ تو میرے نزدیک ایسا ہو کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام تھے مگر ہاں یاد رکھو کہ تو نبی نہیں'' یعنی جناب ابن عباس ﷛ نے جنگ تبوک کا واقعہ ذکر فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ منورہ میں رہنے کا ارشاد فرمایا تو آپ کرم اللہ وجہہ رو پڑے تب جناب پیغمبر اسلام ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا گویا جو مرتبہ اور جو عزت جناب ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی وہ تجھے حاصل ہے جس طرح وہ ان کے بھائی تھے اسی طرح تو میرا بھائی ہے مگر ایک بات رکھو تو نبی نہیں۔ اس لئے جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ باقی سب مرتبے اور فضیلتیں آپ کرم اللہ وجہہ کو حاصل ہیں۔ تو پھر یہ لوگ کس طرح آپ کرم اللہ وجہہ کی برائی بیان کرتے ہیں۔

ارشاد ہے ''تو میرا خلیفہ ہے یعنی میرے بعد ہر مومن کا'' یعنی آپ ﷛ حضور اکرم ﷺ کے خلیفۂ برحق ہیں، ہر ایک مومن کے سردار، امیر اور امام ہیں۔ سلسلہ ہائے طریقت میں کل اولیاءِ کرام کے آپ ﷛ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے خلیفۂ برحق ہیں۔ تقریباً تمام سلاسلِ طریقت آنجناب امام الاولیاء سیدنا و امامنا علی المرتضیٰ ﷛ کی ہی وساطت سے حضور نبی الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ تک منتہی ہوتے ہیں۔ اگر ادوارِ حکومت علیٰ منہاج النبوۃ میں چار خلفاء ہیں۔ اور آپ اس لحاظ سے خلیفہ چہارم ہیں مگر سلسلہ ولایت میں آپ ﷛ خلیفہ بلا فصل ہیں۔

یا الٰہی بحقِ پیغمبر | بخش جرمِ مرا کنوں یک سر
بعلیؑ وَلیٔ شیرِ خُدا | نظرِ لطف کن بجانبِ ما

(آمین ثم آمین)

گویا جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایسی عظیم اور بزرگ شخصیت کو یہ بد بخت برا کہتے ہیں، ارشاد ہے ''اور بند کر دیئے گئے مسجد کی طرف دروازے سوائے (حضرت) علی ﷛ کے دروازہ کے'' یعنی بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی کے اندر کھلتے تھے لہٰذا حکم دیا کہ تمام ایسے گھروں کے دروازے بند کر دیئے جائیں تاکہ کوئی ناپاک عورت یا ناپاک مرد مسجد نبوی شریف میں داخل ہونے نہ پائے۔ اس

لئے ان تمام گھروں کے دروازوں کا رخ بدل دیا گیا۔ مگر جناب علی المرتضیٰ ﷺ کے مکان کا دروازہ اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ ارشاد ہے ”قرآن مجید میں ہمیں اللہ عزوجل نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اصحاب شجرہ سے راضی ہوا“ جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مقام حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے پیغمبر اسلام ﷺ کے دستِ مبارک پر لڑ کر مر جانے کیلئے بیعت کی تھی ان کو ”اصحابِ شجرہ“ کہتے ہیں۔ چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو (سورۃ فتح ۴۸:۱۸) اس آیہ کریمہ میں ”لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ“ (بیشک، یقیناً اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے، جب وہ اس پیڑ کے نیچے آپ کی بیعت کرتے تھے) اپنی رضا کی بشارت دی اسی لئے اس بیعت کو ”بیعتِ رضوان“ کہتے ہیں۔ اور جناب سیدنا و امامنا حضرت علی ﷺ ان میں شامل تھے۔ نیز یہ سب حضرات والاشان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جنتی ہیں۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (رواہ احمد و ابو داؤد و الترمذی)۔ (جابر ﷺ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم و عالمیان ﷺ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا) ارشاد ہے ”تو کیا ہم سے کسی نے حدیث بیان کی اس کے بعد کہ خدا ان پر ناراض ہوا“ یعنی جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں رضا کی سند عطاء فرما دی اور حضرت رسول کریم ﷺ نے انہیں جنتی ہونے کی خوشخبری سے سرفراز فرما دیا تو کیا اس کے بعد کوئی ایسی حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کریم ﷺ ان سے ناراض بھی ہوئے ہیں۔ چونکہ ایسی حدیث نہیں۔ لہٰذا ان کے متعلق جن میں جناب سیدنا و امامنا علی ابن ابی طالب ﷺ نہایت ہی قابلِ صد احترام شخصیت ہیں۔ ان کی برائی کرنا یا ان پر کسی قسم کے طعن کرنا انتہائی دریدہ دہنی اور بے شرمی کی بات ہے۔ ارشاد ہے ”اے عمر ﷺ کیا تو جانتا نہیں ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اہلِ بدر کے واقعات پر مطلع تھا اسی لئے فرمایا کہ جو تم چاہو کرو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم کو بخش دیا ہے“ یہ حضور ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق ﷺ کو اس وقت فرمایا جب انہوں نے اجازت چاہی کہ حاطب کو قتل کر دیں۔ چونکہ سیدنا و امامنا ابوتراب علی المرتضیٰ ﷺ جہادِ بدر میں موجود تھے اور ایسی جاں بازی اور جان سپاری سے دادِ شجاعت حاصل کر چکے تھے جسکی مثال ملنی محال ہے اس لئے تو وہ مغفور ہوئے، بخشے ہوئے ہیں۔ اور اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کو سرورِ عالم و عالمیان ﷺ نے مغفرت کی بشارت دی ہے لہٰذا ان صفاتِ عالیہ کے مالک کو برا کہنا یا انکے حق میں طعن کرنا یا ان کے متعلق بدگمانی کرنا قطعاً درست نہیں بلکہ ایمان کا زیاں ہے۔

اسنادہ، حسن (ابو اسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی، بیروت دارالکتب علمیہ ۱۹۸۴ء، صفحہ ۳۴)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ذِکْرُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّکَ

''اس باب میں پیغمبر اسلام جناب احمد مجتبٰی ﷺ نے جناب علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش چکا ہے''

(اس باب میں تین احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۲۴ اَخْبَرَنِیْ ھَارُوْنُ [۱] بْنُ عَبْدِاللّٰہِ الْحَمَّالِ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [۲] بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زُبَیْرِ الْاَسَدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ [۳] بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ [۴] عَنْ عُمَرِو [۵] بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ [۶] بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَھُنَّ غُفِرَلَکَ مَعَ اَنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّکَ تَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

ترجمہ جناب علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آیا تجھے وہ کلمات نہ بتاؤں کہ جب تو ان کو پڑھے تو تیری بخشش ہو جائے۔ باوجودے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخش چکا ہے۔ پڑھو! نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالیٰ، جو کہ حلیم بھی ہے اور کریم بھی ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالیٰ جو کہ اعلیٰ بھی ہے اور عظیم بھی ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ جو کہ سات آسمان اور سات زمین کا مالک ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو کہ رب العالمین ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۴

[۱] **ہارون بن عبداللہ بن مروان:** هارون بن عبدالله بن مروان البغدادی ابوموسی الحمال بالمهلة البزار ثقة من العاشرة مات سنة ثلث و اربعين و قد ناهز الثمانين. (التقریب، صفحہ ۳۶۱) روی عن ابن عيينة وحسين بن علی الجعفی و جعفر بن عون و اسود بن عامر و ابی اسامة وخلق كثير. روی عن الجماعة سوی البخاری و روی (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حل لغت | حَلِیْمٌ: اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک نام ہے یعنی وہ اپنے بندوں کے گناہوں اور قصوروں پر غصہ نہیں کرتا۔ کَـرِیْـمٌ: یہ بھی اسماءِ الٰہی میں سے ایک نام ہے یعنی ایسا داتا جس کی عطاء ختم نہیں ہوتی۔ صاحب نہایہ فرماتے ہیں "اللہ کا نام جو کریم ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ جامع انواع خیر اور شرف و فضائل کا مجموعہ"۔

تشریح | ارشاد ہے "کہ باوجودے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخش چکا ہے" یعنی پیارے محبوب سید دو عالم ﷺ نے جناب

بقیہ حاشیہ: النسائی فی مسند مالک عن ذکریاء السنجری و ابن ابی داؤد و البغوی و ابن صاعد وغیرهم. وقال النسائی ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات (التہذیب، جلد ۱۱، صفحہ ۹)

۲: محمد بن عبداللہ بن الزبیر: محمد بن عبدالله بن الزبیر ابن عمرو بن درهم الاسدی ابو احمد الزبیری الکوفی ثقة ثبت الا انه قد یخطئی فی حدیث الثوری من التاسعة مات سنة ثلث و مأتین. (التقریب، صفحہ ۳۰۴) روی عن ایمن بن نابل و یحیی بن ابی الهیثم العطار و عیسی بن طهمان و فطر بن خلیفة و سفیان الثوری و الولید بن عبدالله بن جمیع و خلق و عنه ابنه طاهر و احمد بن حنبل و ابو خثیمة وبندار و ابوموسی واحمد بن الولید الفحام ومحمد بن یونس الکدیمی و آخرون وقال ابن المنیر ابو احمد الزبیری صدوق فی الطبقة الثالثة من اصحاب الثوری ماعلمت الاخیرا مشهور بالطلب ثقة صحیح الکتاب. قال حنبل بن اسحاق عن احمد بن حنبل کان کثیرا الخطاء فی حدیث سفیان وقال ابن ابی خثیمة عن ابن معین ثقة و قال عثمان الدارمی عن ابن معین لیس به بأس و قال العجلی کوفی ثقة یتشیع وقال بندار ما رأیت احفظ منه وقال ابوزرعة و ابن خراش صدوق و قال ابوحاتم عابد محتمد حافظ للحدیث، له اوهام.
(التہذیب، جلد ۹ صفحہ ۲۵۴ تا ۲۵۵)

۳: علی بن صالح: علی بن صالح بن حی الهمدانی ابو محمد و یقال ابو الحسن الکوفی اخو الحسن بن صالح و هما توأمان روی عن ابیه و ابی اسحاق السبیعی وسلمه بن کهیل و سماک بن حرب و میسرة بن حبیب وغیرهم وعنه، اخوه وابن عیینة و وکیع و ابو احمد الزبیری و ابن نمیر و علی بن قادم و معاویة بن هشام وخالد بن مخلد وعبیدالله بن موسی و ابو نعیم وغیرهم. قال احمد وابن معین والنسائی ثقة و ثقة فی ترجمة اخیه بشئی من فضله وذکره ابن حبان فی الثقات. (التہذیب، جلد ۷، صفحہ ۳۳۲ تا ۳۳۳)

۴: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۵: عمرو بن مرة: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۴

۶: عبداللہ بن سلمۃ: عبدالله بن سلمة بکسر اللام المرادی الکوفی صدوق تغیر حفظه من الثانیة (التقریب، صفحہ ۱۷۶) روی عن عمرو و معاذ و علی و ابن مسعود و سعد و سلمان الفارسی و صفوان بن عسال و عمار بن یاسر و عبیدة بن عمرو السلمانی وعنه ابو اسحق السبیعی و عمرو بن مرة وثقة العجلی و یعقوب بن شیبة وقال عمرو بن مرة کان عبدالله یحدثنا فنعرف و ننکر و کان قدکبر. وقال البخاری لایتابع فی حدیثه و قال ابو حاتم والنسائی یعرف و ینکر و عن احمد الحاکم حدیثه لیس بالقائم (التہذیب، جلد ۵، صفحہ ۲۴۱۔ المیزان الاعتدال، جلد ۲، صفحہ ۴۳)

امام الاولیاء سیدنا وامامنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جنتی ہونے کی بشارت سے نوازا، مغفرت کا جگمگاتا تاج آپ علیہ السلام کے سراقدس پر نظر آرہا ہے۔ مگر باوجود اس کے پھر ان کلمات پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ تاکہ آپ رضی اللہ عنہ کے درجاتِ بخشش اور زیادہ سے زیادہ ہوں۔ چونکہ آپ علیہ السلام تمام سلاسلِ اولیائے کرام کے مرشدِ ارشد اور پیشوائے اعظم ہیں۔ لہٰذا آپ کی وساطت اور وسیلہ سے جو بھی ان کلمات کا ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کی راہ مہیا کرے گا۔ اور تاقیامِ قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ مولانا مولوی محمد ابوالحسن صاحب مصنف ''فیض الباری شرح صحیح البخاری'' لکھتے ہیں ''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا حضرت علی کے سب گناہ بخش چکا ہے'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ صاحب ''نفائس المنن'' حصہ سوم صفحہ ۳۲۷ پر لکھتے ہیں۔

''یہ روایت بحوالہ کتاب المناقب لامام احمد بن حنبل بھی ہے''

حدیث نمبر ۲/۲۵ | اَنۡبَاَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ عُثۡمَانَ بۡنِ حَكِيۡمِ الۡكُوۡفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ۲ بۡنُ مَخۡلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ۳ وَهُوَ ابۡنُ صَالِحِ بۡنِ حَيِّيٍ عَنۡ اَبِيۡ اِسۡحَاقَ ۴ الۡهَمۡدَانِيِّ عَنۡ عَمۡرِو ۵ بۡنِ مُرَّةَ عَنۡ عَبۡدِ اللهِ ۶ بۡنِ سَلَمَةَ عَنۡ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِنۡ اَنۡتَ قُلۡتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ مَعَ اَنَّكَ مَغۡفُوۡرٌ لَّكَ تَقُوۡلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡعَلِيُّ الۡعَظِيۡمُ سُبۡحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝

ترجمہ | (جناب) علی (المرتضیٰ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یا علی! کیا تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تو انہیں پڑھے تو تو بخشا جائے۔ باوجود اس کے کہ تو پہلے سے بخشا جاچکا ہے۔ تو پڑھو کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالیٰ جو کہ علی بھی ہے اور عظیم بھی، پاک ہے اللہ تعالیٰ جو کہ آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کیلئے ہے جو کہ رب العالمین ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۵

۱: احمد بن عثمان: احمد بن عثمان بن حکیم الاودی ابو عبداللہ الکوفی ثقۃ من الحادیۃ عشرۃ مات سنۃ احدی و ستین (التقریب، صفحہ ۱۵) روی عن ابیہ وعمہ علی بن حکیم و شریح بن سلمۃ و عبید اللہ بن موسی و خالد بن مخلد وابی نعیم وغیرہم وعنہ (خ م س ق) وابو حاتم وقال صدوق وابو عوانۃ ویعقوب الفسوی و الحسین والقاسم ابنا المحاملی و محمد بن مخلد وھو آخر من روی عنہ وغیرہم قال النسائی ثقہ وقال ابن خراش کان ثقۃ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حل لغت | عَلِیٌّ: اسمائے الٰہی میں سے ایک نام ہے یعنی سب سے بلند مرتبہ۔ سب سے اعلیٰ۔ ہر تہمت کرنے والوں کی تہمت سے عالی یا ہر ایک وصف اور ثناء سے بالا۔ عَظِیمٌ: بڑا۔

حدیث نمبر ۳/۲۶ | اَخْبَرَنِیْ صَفْوَانُ ۱ بْنُ عُمَرَ الْحِمْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ۲ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ ۳ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰاقَ ۴ عَنْ عَمْرِو ۵ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ۶ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَلِمَاتُ الْفَرَجِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ | (جناب) علی (علیہ السلام) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ کلمات کشائش یہ ہیں۔ نہیں کوئی معبودِ برحق مگر اللہ تعالیٰ جو کہ علی بھی ہے اور عظیم بھی۔ نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر اللہ تعالیٰ جو کہ حلیم بھی ہے اور کریم بھی۔ پاک ہے اللہ تعالیٰ جو کہ ساتوں آسمانوں کا اور عرشِ عظیم کا رب ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کیلئے ہے جو کہ رب العالمین ہے۔

بقیہ حاشیہ: عدلا و ذکرہ ابن حبان فی الثقات (التہذیب، جلد۱۰، صفحہ۶۰ تا ۶۱)

۲: خالد بن مخلد: خالد بن مخلد القطوانی بفتح القاف والطاء ابوالهیثم البجلی مولاهم الکوفی صددق. یتشیع وله افراد من کبار العاشرة مات سنة ثلث عشرة وقیل بعدها (التقریب، صفحہ۹۰) روی عن سلیمان بن بلال وعبدالله بن عمر العمری و محمد بن جعفر بن ابی کثیر و مالک وعبد الرحمن والربیع بن منذر الثوری و جماعة و عنه البخاری و روی له مسلم و ابوداؤد فی مسند مالک والباقون بواسطة محمد بن عثمان بن کرامة و ابی کریب واحمد بن عثمان بن حکیم الاودی وابو یعلی محمد بن شداد المسمعیی و هو آخرون من روی عنه قال ابن معین مابه بأس وعن احمد له احادیث مناکیر وقال ابوحاتم یکتب حدیثه و لایحتج به وقال ابوداؤد صدوق لکنه یتشیع (التہذیب، جلد۳، صفحہ۱۱۶)

۳: علی بن صالح بن حی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۴:۳

۴: ابی اسحاق الہمدانی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۲:۴

۵: عمرو بن مرة: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲:۴

۶: عبداللہ بن سلمۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۴:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر۲۶

۱: صفوان بن عمرو: صفوان بن عمرو بن هرم السکسکی ابو عمر و الحمصی ثقة من الخامسة مات سنة خمس و خمسین اوبعدها (التقریب، صفحہ۱۵۳) روی عن عبدالله بن بسر المازنی الصحابی و جبیر بن نفیر و شریح بن عبید الحضرمی و راشد بن سعد. و عبدالله بن بسر الحبرانی و جماعة وعنه ابن المبارک و (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

تشریح ارشاد ہے کہ "کلماتِ کشائش یہ ہیں"۔ یعنی ہر مشکل کو آسان کرنے کیلئے، تکالیف کو رفع کرنے کیلئے اور مہمات کو حل کرنے کیلئے کلماتِ بالا پڑھے تو اللہ تعالیٰ مشکلات آسان فرما دیتا ہے، تکالیف رفع کر دیتا ہے اور مہمات حل فرما دیتا ہے۔

بقیہ حاشیہ: ابو اسحاق الفزاری و بقیة و عیسی بن یونس و اسمعیل بن عیاش و عصام بن خالد و ابو الیمان وغیرهم قال العجلی و دحیم و ابو حاتم و النسائی ثقة زاد ابو حاتم لاباس به وقال ابن سعد کان ثقة، مامونا و قال ابوزرعة الدمشقی قلت لدحیم من اثبت بحمص قاصفوان قلت و ذکر له البخاری اثر امعلقا اذکره فی ترجمة ضمرة بن خبیب و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال النسائی فی التمییز له حدیث منکر فی عمار بن یاسر (التہذیب، جلد۴، صفحہ۴۲۸ تا۴۲۹)

۲: **احمد بن خالد:** احمد بن خالد بن موسی ویقال ابن محمد الوهبی الکندی ابو سعید بن ابی مخلد الحمصی، روی عن محمد بن اسحاق و شیبان و یونس بن ابی اسحاق وغیرهم. روی عنه البخاری فی جزء القراءة وغیره والذهلی و عمرو بن عثمان الحمصی و محمد بن عون و محمد بن المصفی و عمران بن بکار و ابو زرعة الدمشقی و نقل عن یحیی بن معین انه ثقة وقال ابن ابی عاصم مات سنة (۲۱۴) قلت وقال ابوزرعة الدمشقی سنة (۲۱۵) وقال الدارقطنی لاباس به واخرج له ابن خزیمة فی صحیحة وذکره ابن حبان فی الثقات. (التہذیب، جلد۱، صفحہ۲۶، ۲۷)

۳: **اسرائیل بن یونس:** اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق السبیعی الهمدانی ابو یوسف الکوفی ثقة تکلم فیه بلاحجة من السابعة مات سنة ستین و قیل بعدها (التقریب، صفحہ۳۱) روی عن جده و زیاد بن علاقة و زید بن جبیر و عاصم بن بهدلة ویوسف بن ابی بردة وخلق و عنه ابنه مهدی و ابو احمد الزبیری و النضر بن شمیل و علی بن الجعد و جماعة وقال حرب عن احمد بن حنبل کان شیخا ثقة وجعل یتعجب من حفظه وذکره ابن حبان فی الثقات. (التہذیب، جلد۱، صفحہ۲۶۱، ۲۶۳)

۴: **ابی اسحاق:** ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۲:۴

۵: **عمرو بن مرة:** ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲:۴

۶: **عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ:** ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱۳:۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ذِكْرُ كَلِمَاتِ الْفَرَجِ لِعَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ

"جناب امیر المؤمنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کیلئے کلمات کشائش فرمانے کا بیان ہے"

(اس باب میں چار احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۲۷ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ۲ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ۳ هُوَ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيِّيٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ۴ الْهَمَدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو ۵ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ۶ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُسْلِمٍ ۷ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا اَنْتَ قُلْتَهُنَّ غُفِرَتْ ذُنُوْبُكَ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ (جناب) علی (المرتضیٰ علیہ السلام) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو انہیں پڑھے تو اگر تیرے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جائیں۔ ارشاد فرمایا، پاک ہے اللہ جو کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کیلئے ہے جو کہ رب العالمین ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۷

۱: احمد بن عثمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۵:۱

۲: خالد بن مخلد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۵:۲

۳: علی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۴:۳

۴: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۵: عمرو بن مرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۴

۶: عبداللہ بن صالح: عبداللہ بن صالح بن مسلم العجلی ثقة من التاسعة لم یثبت ان البخاری اخرج له (التقریب صفحہ ۱۷۷) روی عن الحسن بن صالح و حماد بن سلمة و اسرائیل بن یونس و ابن ابی الزناد و حمزة ومبارک بن سعید الثوری و جماعة وعنه البخاری فیما قبل و ابنه احمد وعمرو بن محمد الناقد و هارون بن اسحاق الهمدانی (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حدیث نمبر ۲/۲۸ اَنبأَنَا اَحْمَدُ ابْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حکم قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ ۳ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ ۴ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ۵ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ ۶ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ یَعْنِیْ نَحْوَ حَدِیْثِ خَالِدٍ

ترجمہ (جناب) علی (المرتضیٰ ؓ) سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں یعنی خالد کی حدیث کی مانند (جو کہ حدیث نمبر ۱/۲۷ میں گذر چکی ہے)

حدیث نمبر ۳/۲۹ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ ۱ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ الْمَصِیْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ ۲ بْنُ تَمِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ ۳ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ ۴ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ۵ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ ۶ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَکَ عَلٰی اَنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

بقیہ حاشیہ: واحمد بن حازم بن ابی عزرة وغیرهم وسئل ابن معین عن ابیه احمد بن عبدالله فقال ثقة ابن ثقة ابن ثقة. کذا قال ابن خراش وقال ابو حاتم صدوق. (التہذیب، جلد ۵، صفحہ ۲۶۱، ۲۶۳)

۷: یہ مسلم بن نُزَیر ہے جسے ابنِ یزید بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حذیفہ سے روایت کرتا ہے جبکہ اس سے ابو اسحاق، عیاش العامری اور صالح روایت کرتے ہیں۔ (الکاشف، جلد ۲، صفحہ ۲۶۰)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۸

۱: احمد بن عثمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۵:۱

۲: ابو غسان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱:۲

۳: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۳

۴: ابی اسحاق (السبیعی): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۵: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳:۶

۶: علی (المرتضیٰ ؓ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۹

۱: علی بن محمد: علی بن محمد بن علی ابن ابی المضاء المصیصی القاضی ثقة من الحادیة عشرة (التقریب، صفحہ ۲۴۸) روی عن خلف بن تمیم و سعید بن المغیرة الصیاد و نجدة بن المبارک الکوفی و داؤد بن صفور النسائی والهیثم بن جمیل وغیرهم وعنه النسائی و مطین و ابوبکر بن صدقة البغدادی و سعید بن عمرو البرد (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ (جناب) علی (المرتضیٰ ﷜) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو انہیں پڑھے تو بخش دیا جائے باایں ہمہ کہ تیری بخشش ہو چکی ہے۔ کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو کہ علی بھی ہے اور عظیم بھی، کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو کہ حلیم بھی ہے اور کریم بھی۔ پاک ہے اللہ! جو کہ عرش عظیم کا رب ہے ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو کہ رب العالمین ہے۔

حدیث نمبر ۳۰/۴ اَنبَأنَا الْحُسَیْنُ ١ بْنُ حریث قَالَ اَنبَأنَا الفَضْلُ ٢ بْنُ مُوسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ ٣ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ٤ عَنِ الْحَارِثِ ٥ عَنْ عَلِیٍّ ٦ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُکَ دُعَآءً اِذَا دَعَوْتَ بِہٖ غُفِرَلَکَ وَ کَانَ مَغْفُوْرًا لَّکَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

بقیہ حاشیہ: یحیی و ابوطالب بن سوادة و مکحون البیرونی. قال النسائی ثقة و ذکرہ ابن حبان فی الثقات. قلت ذکرہ مسلمة بن قاسم وقال ثقہ وقال النسائی فی مشیختہ نعم الشیخ کان. (التہذیب، جلد۷، صفحہ ۳۷۰)

٢ خلف بن تمیم: خلف بن تمیم بن ابی عتاب ابو عبد الرحمن الکوفی نزیل المصیصة صدوق عابد من التاسعة مات سنة ست و ماتین (التقریب، صفحہ ۹۲) روی عن اسرائیل و بشر بن ابی اسمعیل و زائدة و الثوری وعبداللہ بن السری الانطاکی وهو اصغر منه وغیرهم. وعنه الحسین بن ابی التسری العسقلانی و علی بن محمد بن علی المصیصی و عمرو الناقد و ابراهیم بن سعید الجوهری وغیرهم قال عثمان الدارمی سألت ابن معین عنه فقال هو المسکین صدوق وقال یعقوب بن شیبة ثقة صدوق احد النساک. وقال ابوحاتم ثقة صالح الحدیث و ذکرہ ابن حبان فی الثقات (التہذیب، جلد۳، صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹)

٣ اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲۶

٤ ابواسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۲۲

٥ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱۳

٦ علی المرتضیٰ ﷛: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۰

١ الحسین بن حریث: الحسین بن حریث الخزاعی مولاهم ابوعمار المروزی ثقة من العاشرة مات سنة اربع و اربعین (التقریب، صفحہ ۷۳) روی عن الفضل بن موسی السینانی والفضیل بن عیاض و ابن عیینة و ابن المبارک و جریر والولید بن مسلم و وکیع وغیرهم و عنه الجماعة سوی ابن ماجة و سوی ابی داؤد فکتابة وحامد بن شعیب البلخی والبغوی و ابن صاعد وعدة. قال النسائی ثقة و ذکرہ ابن حبان فی الثقات. (التہذیب، جلد۲، صفحہ ۳۳۴)

٢ الفضل بن موسیٰ: فضل بن موسیٰ السینانی کی کنیت ابوعبداللہ المروزی ہے، ثقہ اور ثبت ہے و ربما اغرب (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ (جناب) علی (المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تجھے ایک ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ جب تو وہ دعا کرے تو بخش دیا جائے حالانکہ تیری مغفرت تو پہلے سے ہی ہو چکی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ضرور بتلایئے تو ارشاد فرمایا، نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالیٰ، جو کہ علی اور عظیم ہے، نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالیٰ جو کہ حلیم اور کریم ہے۔ پاک ہے ساتوں آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب۔

تشریح اس دعا کو ''دعائے فرج'' یعنی کشادگی کی دعا کہتے ہیں۔ یہ کلمات بڑے بابرکت اور عظیم ہیں۔ مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاں اس کا معمول ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جناب امیر المؤمنین ابوتراب سیدنا وامامنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بخشے ہوئے ہیں اور جنتی ہیں۔ صاحبِ خصائص فرماتے ہیں

''قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ اَبُوْ اِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الْحَارِثِ اِلَّا اَرْبَعَةَ اَحَادِيْثَ لَيْسَ هٰذَا مِنْهَا وَ اِنَّمَا اَخْرَجْنَاهُ لِمُخَالَفَةِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَ لِاِسْرَائِيْلَ وَ يَعْلَى بْنِ صَالِحٍ، وَالْحَارِثُ الْاَعْوَرُ لَيْسَ بِذَالِكَ فِي الْحَدِيْثِ وَ عَاصِمُ ابْنُ حَمْزَةَ اَصَحُّ عَنْهُ''

یعنی امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابواسحاق نے حارث سے سوائے چار احادیث کے اور کچھ نہیں سنا اور یہ حدیث ان میں سے نہیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ یہ حدیث ہم نے حسین بن واقد، اسرائیل اور علی بن صالح کی مخالفت سے روایت کی ہے اور حارث اعور حدیث میں معتبر نہیں جبکہ عاصم بن حمزہ اعور سے زیادہ معتبر ہے۔

بقیہ حاشیہ: طبقۃ التاسعۃ کے کبار سے ہے مات سنة اثنتين و تسعين فی ربيع الاول یعنی ماہ ربیع الاول ۱۹۲ ہجری میں فوت ہوا۔ (تقریب، صفحہ ۲۷۶) روى عن اسمعيل بن ابى خالد والاعمش و هشام بن عروة وحسين بن واقد و خثيم بن عراك وغيرهم وعنه اسحاق بن راهويه وابراهيم بن موسى الرازى و ابوعمار الحسين بن حريث و يوسف بن عيسى المروزى وعلى بن حجر و آخرون. قال ابن معين و ابن سعد ثقة وقال ابو حاتم صدوق صالح وقال على بن حشرم سالت وكيعا عنه فقال اعرفه ثقة صاحب سنة وقال الانبارى عن ابى نعيم هو اثبت من ابن المبارك وقال ابو اسمعيل الترمذى سمعت ابونعيم ذكره فقال كان و الله عاقلا لبيبا وذكره ابن حبان فى الثقات. (التہذیب، جلد ۷، صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۷)

۳: الحسین بن واقد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱۴:۳ ۔ ۴: ابی اسحاق السبیعی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲۲:۴

۵: حارث: حارث بن عبداللہ الاعور الہمد انی الخارفی الحوتی الکوفی کی کنیت ابوزہیر ہے۔ صاحب على كذبه الشعبى فى رأية و رمى بالرفض و فى حديثه ضعف و ليس له عند النسائى سوى حديثين مات فى خلافة ابن زبير (تقریب، صفحہ ۶۰) روى عن على و ابن مسعود و زيد بن ثابت و بقيرة امرأة سلمان. روى عنه الشعبى و ابو اسحاق السبيعى و ابو البخترى الطائى و عطاء بن ابى رباح و عبدالله بن مرة و جماعة، قال مسلم كان كذابا، وقال عثمان عن ابن معين ثقة و قال ابن شاهين فى الثقات (تہذیب، جلد ۲، صفحہ ۱۴۵ تا ۱۴۷)

۶: علی (المرتضیٰ رضی اللہ عنہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱:۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ بِالْإِيْمَانِ

''اس حدیث شریف میں اس بات کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے قلب مبارک کی ایمان سے آزمائش کی ہے''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱/۳۱ اَنْبَأَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ ۱ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ ۲ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا شَرِيْكٌ ۳ عَنْ مَنْصُوْرٍ ۴ عَنْ رِبْعِيٍّ ۵ عَنْ عَلِيٍّ ۶ قَالَ جَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اُنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَامُحَمَّدُ اِنَّا جِيْرَانُكَ وَحُلَفَآؤُكَ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ عَبِيْدِنَا قَدْ اَتَوْكَ لَيْسَ فِيْهِمْ رَغْبَةٌ فِي الدِّيْنِ وَلَا رَغْبَةٌ فِي الْفِقْهِ اِنَّمَا فَرُّوْا مِنْ ضِيَاعِنَا وَ اَمْوَالِنَا فَارْدُدْهُمْ اِلَيْنَا فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَا تَقُوْلُ؟ فَقَالَ صَدَقُوْا اِنَّهُمْ جِيْرَانُكَ وَ حَلَفَآؤُكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مَا تَقُوْلُ ؟ فَقَالَ صَدَقُوْا اِنَّهُمْ جِيْرَانُكَ وَحُلَفَآؤُكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللهِ لَيَبْعَثَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْكُمْ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ بِالْاِيْمَانِ فَلَيَضْرِبَنَّكُمْ عَلَى الدِّيْنِ اَوْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا هُوَ يَارَسُوْلَ اللهِ. قَالَ لَا. قَالَ عُمَرُ اَنَاهُوَ يَارَسُوْلَ اللهِ ، قَالَ لَا، وَلٰكِنْ هُوَ الَّذِيْ يَخْصِفُ النَّعْلَ وَ كَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهٗ يَخْصِفُهَا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۱

۱: ابوجعفر محمد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲۰:۱

۲: الاسود بن عامر: الاسود بن عامر الشامی نزیل بغداد یکنی ابا عبد الرحمن و یلقب

(حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ (حضرت علی علیہ السلام) سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں قریش کے چند آدمی آئے۔ تو انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ) ہم آپ کے ہمسایہ اور حلیف ہیں ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس آگئے ہیں۔ ان کو نہ تو دین اور نہ ہی علم سیکھنے کا کچھ شوق ہے بے شک سوائے اس کے نہیں کہ یہ لوگ ہمارے زمین اور مال کی خدمت سے بھاگ آئے ہیں پس انہیں ہمیں لوٹا دیجئے۔ تو (آپ ﷺ نے) ابوبکر (صدیق ؓ) سے فرمایا تیری کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا، وہ سچ کہتے ہیں وہ آپ کے ہمسایہ اور ہم قوم ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا پھر (جناب) عمر فاروق (ؓ) سے فرمایا تیری کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے بھی عرض کیا وہ سچے ہیں آپ کے ہمسایہ اور ہم قوم ہیں۔ تو نبی کریم (ﷺ) کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا۔ پھر فرمایا اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ کی قسم ضرور بالضرور اللہ تم میں سے ایک ایسے شخص کو تم پر بھیجے گا جس کے دل کو ایمان پر اللہ تعالیٰ نے جانچا ہوا ہے پس وہ تمہیں دین پر مارے گا یا تمہارے بعض کو مارے گا۔ (جناب) ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! میں وہ ہوں۔ ارشاد فرمایا نہیں (جناب) عمر فاروق ؓ نے عرض کیا۔ وہ میں ہوں یارسول اللہ! ارشاد فرمایا نہیں لیکن وہ، وہ شخص ہے جو جوتا سی رہا ہے۔ اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنا جوتا (مبارک) جناب علی ابن ابی طالب ؓ کو سینے کیلئے دیا تھا۔

بقیہ حاشیہ: شاذان ثقة من التاسعة مات فی اوّل سنة ثمان و مأتین. (**التقریب، صفحہ ۳۶**) روی عن شعبة و الحمادین و الثوری و الحسن بن صالح و جریر بن حازم و جماعة. و عنه احمد بن حنبل و ابنا ابی شیبة و علی ابن المدینی و ابو ثور و عمرو الناقد و ابو کریب و الصغانی و الدارمی و الحارث بن ابی اسامة فاعة اصحابة و غیرهم و روی عنه بقیة و هو اکبر منه قال ابن معین لابأس به و قال ابن المدینی ثقة و قال ابو حاتم صدوق صالح و قال ابن سعد صالح الحدیث مات (۲۰۹). قلت و ذکره ابن حبان فی الثقات. (**التہذیب، جلد ۱، صفحہ ۴۰**)

۳: **شریک بن عبداللہ:** شریک بن عبدالله النخعی الکوفی القاضی بواسط ثم الکوفة ابو عبدالله صدوق یخطی کثیرا تغیر حفظه منذ ولی القضاء بالکوفة و کان عادلا فاضلا عابدا شدیدا علی اهل البدع. من الثامنة مات سنة سبع او ثمان و سبعین (**التقریب، صفحہ ۱۴۵**) روی عن زیاد بن علاقة و ابی اسحاق السبیعی و عبدالملک بن عمیر و العباس بن ذریح والاعمش و منصور و زبید الیامی و عطأ بن السائب و خلق. و عنه ابن مهدی و وکیع و یحیی بن ادم و یونس بن محمد المؤدب و الفضل بن موسی السینانی و الاسود بن عامر شاذان و ابنه عبد الرحمن بن شریک و خلق من اواخرهم عباد بن یعقوب الرواجنی و حدث عنه، محمد بن اسحاق و سلمة بن تمام الشقری و غیرهما من شیوخه قال الدارقطنی لیس بالقوی فیما ینفرد به. وقال یحیی بن سعید رأیت تخلیطا فی اصول شریک و عن ابن المبارک لیس حدیثه بشیئ. وقال ابن معین ثقة الا انه یخلط و لا یتقن و قال ابن حبان فی الثقات. (**التہذیب، جلد ۴، صفحہ ۳۳۳، ۳۳۷**)

۴: **منصور:** ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲۱:۵ ۵: **ربعی:** ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲۱:۶

۶: **علی المرتضیٰ ؓ:** ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱:۶

حل لغت قُـرَیْشٌ: یہ ایک قبیلہ کا نام ہے چونکہ یہ قبیلہ دوسرے قبیلوں سے زیادہ قوی اور طاقتور تھا اور اکثر ان پر غالب رہتا اس لئے اسے قریش کہتے ہیں، قریش ایک دریائی جانور ہے جو دوسرے دریائی جانوروں کو کھا لیتا ہے، قریش ایک قسم کی مچھلی ہے جسے کلب البحر بھی کہتے ہیں جو پانی کے اندر جانوروں کو اپنے دانت سے تلوار کی طرح کاٹتی ہے۔ یہ قبیلہ مکہ مکرمہ میں رہتا تھا عرب کے تمام قبیلوں کا سردار سمجھا جاتا تھا۔ اس قبیلہ کا جد اعلیٰ نضر بن کنانہ تھا۔ جِیْرَانٌ: ہمسایہ، پڑوسی، جار کی جمع ہے۔ حُلَفَآءُ: حلیف کی جمع ہے، عہد و پیمان کرنے والا، ہم قسم، ہم قوم، ساتھی۔ عَبِیْدٌ: غلام۔ فَرَّ: بھاگنا۔ مَعْشَرٌ: گروہ، جماعت۔ یَخْصِفُ: سیتا ہے۔ خَصَفٌ: سینا، ٹانکنا۔

تشریح ارشاد ہے ''ہم تو آپ کے ہمسایہ اور حلیف ہیں'' یعنی آپ کے اور ہمارے درمیان ہمسائیگی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ عہد و پیمان ہے۔ حالانکہ آپ کا کوئی عہد و پیمان نہ تھا، ہاں یہ قبیلہ قریش ہم قوم تھے۔ لہٰذا اس مقام پر حلیف کے معنی ہم قوم ہیں۔ ارشاد ہے ''ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس آگئے ہیں'' چونکہ ہمارے یہ غلام ہماری خدمت کرتے تھے ہماری زمین پر کھیتی باڑی کرتے تھے لہٰذا اس خدمت سے بھاگ کر آپ ﷺ کی خدمت میں آکر مسلمان ہو کر رہ گئے ہیں انہیں واپس کر دیں۔ مگر آنجناب ﷺ پر اُن کی یہ باتیں گراں گذریں، آپ ﷺ کو پسند نہ آئیں۔ آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس سے ناگواری ظاہر ہو رہی تھی مشورہ کیا مگر جناب ابوبکر صدیق اور جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے مشورہ کو بھی پسند نہ فرمایا۔ کیونکہ انہوں نے بھی یہ رائے دی تھی کہ ان غلاموں کو واپس کر دیا جائے۔ آپ ﷺ تو غریبوں، بے نواؤں، مظلوموں اور مفلوک الحال لوگوں کے والی اور وارث تھے، ان مظلولوں کو آپ ﷺ کس طرح ان کافروں اور ظالموں کے پنجہ استبداد میں واپس لوٹا دیتے جو ہر وقت اس غریب طبقہ کا استحصال کرتے رہتے تھے۔ ارشاد ہے ''اللہ کی قسم ضرور بالضرور اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک ایسے شخص کو تم پر بھیجے گا جس کے دل کو ایمان پر اللہ تعالیٰ نے جانچا ہوا ہے'' حدیث شریف میں جناب سیدنا و مولانا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (ؑ) کی اس فقرہ سے کمال درجے کی فضیلت ظاہر ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنجناب ﷺ کے قلب مبارک کو ایمان کے ساتھ جانچا۔ اور آپ اس آزمائش میں پورے اترے۔ اللہ جل جلالہ نے سورۂ حجرات رکوع اوّل آیت ۳ میں ارشاد فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ○

"بے شک جولوگ رسول پاک ﷺ کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہ وہی ہیں کہ جن کے دل اللہ تعالیٰ نے جانچے ہیں تقویٰ کے واسطے، ان کیلئے بخشش ہے اور عظیم اجر"۔

آنجناب پیغمبر اسلام ﷺ کے ارشادِ عالیہ کے مطابق اور قرآن حکیم کی تصریح کے ساتھ جناب سیدنا و مولانا و امامنا امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام اس پرکھ پر مغفرت اور عظیم اجر کی بشارتِ عظمیٰ کے مستحق قرار دیئے گئے۔ ارشاد ہے "لیکن وہ، وہ شخص ہے جو جوتا سی رہا ہے اور حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنا جوتا (مبارک) جناب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو سینے کیلئے دیا تھا" اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ خاصف النعل سے مشہور ہوئے۔ گویا آپ کو یہ فضلیت بھی حاصل ہے۔ آپ حضور نبی کریم ﷺ کے خاصف النعل بنے یعنی پیغمبر اسلام ﷺ کی نعلین مبارکہ کو سینے والے بنے۔ ایک حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالت مآب ﷺ کی تشریف آوری کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضور ﷺ گھر سے برآمد ہوئے۔ کفش مبارکہ کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا۔ جناب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف پھینک کر فرمایا تم میں ایک شخص ایسا ہے کہ لوگوں سے قرآن کی تاویل پر لڑے گا۔ جس طرح سے کہ میں نے اس کی تنزیل پر جنگ کی ہے۔ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ! کیا وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا نہیں۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا نہیں" ولکن خاصف النعل" بلکہ وہ شخص جو جوتا سینے والا ہے۔

(اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَ النِّسَائِيُّ وَ مُحْيُ السُّنَّةِ الْبَغْوِيُّ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ اَبُوْ يَعْلٰى وَ ابْنُ حَبَّانَ وَ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَ الدَّيْلَمِيُّ فِيْ فِرْدَوْسِ الْاَخْبَارِ وَ الْحَاكِمُ قَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ذِکْرُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَھْدِیْ قَلْبَکَ وَ یُثَبِّتُ لِسَانَکَ

”اس حدیث شریف میں اس بات کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے قلب مبارک کو ہدایت کرے گا اور زبان شریف کو ثابت رکھے گا“

(اس باب میں چھ احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۳۲/۱ اَنْبَأَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ ۱ عَنْ عُمَرِو ۲ بْنِ عَلِیِّ الْبَصْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ۳ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ۴ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ۵ بْنُ مُرَّۃَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ ۶ عَنْ عَلِیٍّ ۷ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ وَ اَنَا شَابٌّ حَدِیْثُ السِّنِّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَھْدِیْ قَلْبَکَ وَ یُثَبِّتُ لِسَانَکَ فَمَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَآءٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ

ترجمہ جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اس وقت میں جوان نوعمر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے قلب کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا۔ سو دو افراد کے درمیان فیصلہ کرنے میں، میں کبھی شک میں نہیں پڑا۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۲

۱: ابو جعفر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲۰:۱

۲: عمرو بن علی البصری: عمرو بن علی بن بحر بن کنیز ہے۔ ابو حفص کنیت ہے۔ الفلاس الصیر فی الباھلی البصری، ثقہ، حافظ، اور طبقہ العاشرہ سے ہے۔ مات سنۃ تسع و اربعین یعنی ۲۴۹ ہجری میں فوت ہوا۔ (تقریب، صفحہ ۲۶۱)

۳: یحیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲۳:۲

۴: الاعمش: اس کا نام سلیمان بن مہران الاسدی الکاہلی کنیت ابو محمد کوفی اور لقب اعمش ہے۔ ثقہ، حافظ اور عارف بالقراءۃ ہے ورع لکنہ یدلس طبقہ خامسہ سے ہے۔ مات سنۃ سبع و اربعین او ثمان یعنی ۱۴۷ یا ۱۴۸ ہجری میں فوت ہوا۔ (تقریب، صفحہ ۱۳۶)

۵: عمرو بن مرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲:۴

(حاشیہ جاری ہے)

حل لغت شَابٌ: جوان۔ حَدِیْثُ السِّنِّ: نوعمر۔ مَاشَکَکْتُ: میں شک میں نہیں پڑا، تردد میں نہیں پڑا، شبہ میں نہیں پڑا۔

تشریح ارشاد ہے "مجھے یمن بھیجا" یعنی حاکم بنا کر مجھے یمن بھیجا تو میں نے عرض کیا کہ وہاں تو بڑے دانا عقلمند اور سن رسیدہ لوگ ہیں اور میں ان کے مقابلہ میں کم عمر جوان ہوں ایسا نہ ہو کہیں کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکوں۔ ارشاد ہے "یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے قلب کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا" یعنی (اے علی المرتضی) رضی اللہ عنہ تو کبھی بھی غلط فیصلہ نہیں کرے گا تجھ سے لغزش نہ ہوگی تیری زبان سے کوئی ناجائز کلمہ نہیں نکلے گا بھول چوک سے محفوظ رہے گا۔ جب بھی کوئی مشکل فیصلہ یا کوئی مشکل کام تیرے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ بذاتِ خود تیرا حامی وناصر ہوگا تیرا ہادی ہوگا اپنی قدرتِ کاملہ سے تیری قلب وزبان کو ہدایت وحق پر ثابت اور مضبوط رکھے گا۔ تو جو فیصلہ کرے گا عدل وانصاف اور حق پر کرے گا چونکہ وہ عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ ہوگا اس لئے آپ رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی اس میں شک اور تردد نہ ہوا۔ آپ کے قلب مبارک پر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کی برکت سے القائے حق فرماتا تھا اسی لئے الہام، القاء اور فراستِ ایمانی کی بدولت آپ رضی اللہ عنہ تمام امور میں محفوظ تھے کسی قسم کا شک وشبہ یا تردد کا شائبہ تک نہیں تھا یہی مقام قطب الولایت تھا جو صرف اور صرف آپ کو عطا ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے اولیائے کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین کو یہ مقام اور مرتبہ حاصل ہوتا ہے، حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لوح محفوظ است پیش اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

یہ حدیث کئی دیگر طریق سے بھی روایت کی گئی ہے۔

حدیث نمبر ۲/۳۳ اَنْبَأَ نَا عَلِیُّ ۱ بْنُ حَشْرَمِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَنْبَأَنَا عِیْسٰی ۲ عَنِ الْاَعْمَشِ ۳ عَنْ عَمْرِو ۴ بْنِ مُرَّۃَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ ۵ عَنْ عَلِیٍّ ۶ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

بقیہ: حاشیہ ۶ ابی البختری: اس کا نام سعید بن فیروز بن عمران الطائی الکوفی ہے۔ ابوالبختری کنیت ہے۔ ثقہ اور ثبت ہے۔ فیہ تشیع قلیل کثیر الارسال طبقہ الثالثہ سے ہے ۸۳ ہجری میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۱۲۵)

۷ علی المرتضی رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۳

۱ علی بن حشرم: علی بن حشرم بن عبدالرحمن بن عطاء بن ہلال بن ماہان بن عبداللہ المروزی ثقہ ہے اور طبقہ العاشرہ سے کے صغار سے ہے۔ ۲۵۷ ہجری یا اس کے بعد وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۲۴۵) روی عن حفص بن غیاث و عیسی بن یونس (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَقُلْتُ اِنَّکَ تَبْعَثُنِیْ اِلٰی قَوْمٍ اَسَنَّ مِنِّیْ فَکَیْفَ الْقَضَآءُ فِیْهِمْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَیَهْدِیْ قَلْبَکَ وَ یُثَبِّتُ لِسَانَکَ قَالَ فَمَا تَعَایَیْتُ فِیْ حُکْمٍ بَعْدُ

ترجمہ | جناب علی ؑ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مجھے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا کہ آنجناب ﷺ مجھے ایسے لوگوں کی طرف بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑے ہیں پس میں ان میں کیسے فیصلہ کروں گا۔ تو ارشاد فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے دل کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا۔ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنجناب ﷺ کے اس ارشادِ بابرکت کے بعد کسی فیصلہ کرنے میں، میں عاجز نہیں ہوا۔

حل لغت | تَعَایَیْتُ : میں تھکا، میں عاجز ہوا، میں رکا۔ اس کا مصدر عَیٌّ ہے تھک جانا، رک جانا، راہ نہ پانا، عاجز ہو جانا۔

تشریح | ارشاد ہے ''کسی فیصلہ کرنے میں میں عاجز نہ ہوا'' یعنی حضرت نبی کریم ﷺ کی اس دعا کی برکت کے بعد کسی جھگڑے کے فیصلہ کرنے میں کبھی مجھے تذبذب نہیں ہوا، کبھی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی اور نہ ہی کبھی کسی ذہنی کشمکش میں مبتلا ہوا۔ نہایت ہی اطمینان اور آسانی کے ساتھ معاملہ کی تہہ تک پہنچ گیا اور حق و انصاف کا فیصلہ کیا۔

حدیث نمبر ۳۴/۳ | اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ [۱] بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِیَةَ [۲] قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ [۳] عَنْ عَمْرِو [۴] بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ [۵] عَنْ عَلِیٍّ [۶] قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

بقیہ حاشیہ: الدراوردی و الفضل بن موسی وعلی بن الحسین بن واقد وغیرهم و عنه مسلم و الترمذی و النسائی واحمد بن عبد الرحمن بن بشار النسائی وابن الزهری البلخی و آخرون (تہذیب، جلد ۷، صفحہ ۳۱۶)

۲: عیسیٰ: عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق السبیعی، اسرائیل کا بھائی ہے اس نے کوفہ چھوڑ کر شام میں سکونت اختیار کی، ثقہ ہے، مامون ہے، طبقہ الثامنہ سے ہے ۱۸۷ ہجری یا ۱۹۱ ہجری میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۲۷۳)

۳: الاعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۳۲:۴

۴: عمرو بن مرہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲:۴

۵: ابی البختری: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۳۲:۶

۶: علی (المرتضیٰ ؑ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۴

۱: محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱:۱

۲: ابومعویۃ: اس کا نام محمد بن خازم التیمی اسعدی الکوفی ہے۔ روی عن العاصم و ابی مالک الاشجعی و سعد ویحیی بن سعید الانصاری و الاعمش وهشام بن حسان وخلق کثیر و عنه ابراهیم و ابن جریج و یحیی (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى اَهْلِ الْيَمَنِ لِاَقْضِيَ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ لَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَآءِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى صَدْرِيْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَ سَدِّدْ لِسَانَهٗ فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَآءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتّٰى جَلَسْتُ مَجْلِسِيْ

ترجمہ جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اہل یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں قضا کا علم نہیں رکھتا۔ پس حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینہ پر مارا اور دعا فرمائی کہ ''اے میرے اللہ! اس کے دل کو ہدایت سے منور فرما۔ اور اس کی زبان کو صحیح و درست کلام سے بہرہ ور فرما'' (جناب علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) جب بھی دو آدمیوں کے فیصلہ میں، میں بیٹھا تو فیصلہ کرنے میں میں کبھی بھی شک میں نہیں پڑا۔

حل لغت سَدِّدْ: صحیح، درست اور مضبوط کلام دے۔ تَعَايَيْتُ: میں تھکا، میں عاجز ہوا، میں نے راہ نہ پایا، اس کا مصدر عَیٌّ ہے جس کا معنی تھک جانا، راہ نہ پانا، رک جانا، عاجز ہونا کے ہیں۔

تشریح ارشاد ہے کہ ''میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں قضا کا علم نہیں رکھتا'' یعنی میں نے کبھی فیصلہ نہیں کیا مجھے عدالت کرنے کا طور طریقہ اچھے طور پر نہیں آتا کیونکہ میری عمر اتنی نہیں نو عمر ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قاضی بنا کر بھیج رہے ہیں۔ یہ بہت ہی اہم اور ذمہ داری کا کام ہے اگر آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر رحمت اور توجہ کاملہ میرے شامل حال نہ ہو تو یہ کام میرے بس کا نہیں۔ ارشاد ہے ''پس حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی اے میرے اللہ! اس کے دل کو ہدایت سے منور فرما اور اس کی زبان کو صحیح و درست کلام سے بہرہ ور فرما'' حضور سرور عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی اس توجہ کاملہ کی بدولت اور اس دعائے مبارکہ کی قبولیت کی وجہ سے کیا نتیجہ نکلا ''جناب امیر المؤمنین سیدنا و مولانا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت بھی میں نے دو فریقوں میں فیصلہ کرنے کا ارادہ کیا تو میں کبھی بھی شک میں نہیں پڑا'' یعنی وہ فیصلہ انتہائی یقین اور اطمینان نیز حق اور انصاف کے ساتھ میں نے کیا اپنی دانست میں مجھے کسی وقت بھی فیصلہ کرنے میں کسی قسم کا تردد یا شک نہیں پڑا۔ گویا حضور نبی

بقیہ حاشیہ: القطان وابو موسی محمد بن المثنی واحمد بن عبدالجبار العطاروی و آخرون ثقہ ہے اور طبقہ التاسعہ کے کبار سے ہے اور رمی بلارجاء ہے۔ ۱۹۴/۱۹۵ ہجری میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۲۹۵۔ تہذیب، جلد ۹، صفحہ ۱۳۷)

۳: الاعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۳۲:۴ ۴: عمرو بن مرہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲:۴

۵: ابی البختری: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۳۲:۶ ۶: علی (المرتضیٰ رضی اللہ عنہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱:۶

کریم ﷺ کی یہ دعا ہر وقت میرے شامل حال ہوتی۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیًّا وَ اَبُوالْبَخْتَرِیِّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَلِیٍّ هٰذَا

یعنی امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث شعبہ نے عمرو بن مرۃ سے روایت کی ہے، اس نے ابوالبختری سے، اس نے کہا خبر دی مجھ کو اُس نے جس نے علی سے سنا، اور ابوالبختری نے خود یہ حدیث (جناب) علی المرتضٰی علیہ السلام سے نہیں سنی۔

حدیث نمبر ۴/۳۵ | اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ [۱] بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّهَاوِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی [۲] ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْکٌ [۳] عَنْ سِمَاکِ [۴] بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنَشٍ [۵] بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ عَلِیٍّ [۶] قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَی اَهْلِ الْیَمَنِ وَ اَنَا شَابٌّ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبْعَثُنِیْ وَ اَنَا شَابٌّ اِلٰی قَوْمٍ ذَوِیْ اَسْنَانٍ لِاَ قْضِیَ بَیْنَهُمْ وَ لَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَآءِ فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی صَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَیَهْدِیْ قَلْبَکَ وَ یُثَبِّتُ لِسَانَکَ یَا عَلِیُّ اِذَا جَلَسَ اِلَیْکَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِیْ بَیْنَهُمَا حَتّٰی تَسْمَعَ مِنَ الْاٰخَرِ کَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ تَبَیَّنَ لَکَ الْقَضَآءُ قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام فَمَا اَشْکَلَ عَلَیَّ قَضَآءٌ بَعْدُ

ترجمہ | جناب علی المرتضٰی سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اہلِ یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا جبکہ میں جوان تھا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ایک ایسی قوم کی طرف مجھے بھیج رہے ہیں جو کہ بڑی عمر والے ہیں کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں حالانکہ میں نوعم ہوں اور مجھے عدالت کرنے کا علم نہیں تو حضور پاک ﷺ نے اپنا ہاتھ (مبارک) میرے سینہ پر رکھا پھر ارشاد فرمایا یقیناً اللہ تیرے قلب کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا۔ اے علی! جب دو جھگڑنے والے تیرے سامنے بیٹھیں تو جب تک کہ جس طرح تو نے پہلے کی بات سنی دوسرے کی بات بھی نہ سن لے تو ان میں فیصلہ نہ کرنا۔ پس جب تو نے ایسا کیا تو تجھ پر فیصلہ کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ جناب سیدنا و مولانا علی المرتضی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے بعد کسی فیصلہ کرنے میں، میں مشوش نہیں ہوا۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۵

[۱] احمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۶:۱

[۲] یحیٰ بن آدم: یحیی بن آدم بن سلیمان الأموی مولی آل ابی معیط ابو زکریا الکوفی۔ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حل لغت ذَوِیْ اَسْنَانٍ: بڑے عمر والے، عمر رسیدہ، عقل مند۔ فَمَا اَشْکَلَ: مشتبہ نہیں ہوا، مجھے کسی قسم کا التباس نہیں ہوا، میں مشوش نہیں ہوا۔ اَلْخَصْمَانِ: دو جھگڑنے والے۔

تشریح ارشاد ہے ''حضور پاک ﷺ نے اپنا ہاتھ (مبارک) میرے سینہ پر رکھا'' یعنی مجھ پر نظر رحمت کے ساتھ توجہ کاملہ فرمائی۔ ارشاد ہے ''اے علی! جب دو جھگڑنے والے تیرے سامنے بیٹھیں تو جب تک کہ جس طرح تو نے پہلے کی بات سنی، دوسرے کی بات بھی نہ سن لے تو ان میں فیصلہ نہ کرنا'' یعنی اس وقت تک ان دونوں فریقوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ دونوں کی باتیں بالتفصیل نہ سن لے۔ ارشاد ہے ''اس کے بعد کسی فیصلہ کرنے میں میں مشوش نہیں ہوا'' یعنی حضور ﷺ کی توجہ کاملہ اور دعا کی برکت سے جب بھی میں نے کوئی فیصلہ کیا تو مجھے اس فیصلہ میں کوئی شبہ، شک، یا التباس نہیں ہوا بلکہ کامل یقین تھا کہ جو فیصلہ میں نے کیا ہے وہ حق وانصاف اور عدل کا فیصلہ ہے۔ حضرات اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اسی توجہ کاملہ اور دعائے خیر کی برکت سے تزکیہ نفوس، اصلاح احوال اور علوم معرفتِ الٰہیہ سے اپنے متوسلین کو بہرہ ور فرماتے ہیں۔ جناب امام الاولیاء سیدنا ومولانا

بقیہ حاشیہ: روی عن عیسی بن طهمان و فطر بن خلفية و اسرائيل و الثوری و جرير و ابن حازم و ابی بكر بن عياش و خلق وعنه، احمد و اسحاق و علی بن المدينی و يحيی بن معين والحسن بن علی بن عفان العامری و آخرون. قلت تمتة كلام ابن سعد و كان ثقة وقال العجلی كان ثقة جامعا للعلم عاقلا ثبتا فی الحديث و ذكره ابن حبان فی الثقات وقال كان مستقنا يتفقه وقال ابن شاهين فی الثقات قال يحيی بن ابی شيبة ثقة صدوق ثبت حجة مالم يخالف من هو فوقه مثل وكيع (التہذیب، جلد ۱۱، صفحہ ۱۷۵ تا ۱۷۶)

۳: شریک: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۳۱:۳

۴: سماک: سماک بكسر اوله و تخفيف الميم بن حرب بن اوس بن خالد بن نزار بن معاوية بن حارثة الذهلی البكری ابو المغيرة الكوفی صدوق وروايته عن عكرمة خاصة مضطربة و قد تغير بآخره فكان ربما يلقن من الرابعة مات سنة ثلث و عشرين (التقریب، صفحہ ۱۳۷) روی عن جابر بن سمرة والنعمان بن بشير و انس بن مالک والضحاک بن قيس ثعلبة بن الحكم و عبدالله بن الزبير وعكرمة و علقمة بن وائل و مصعب بن سعد و معاوية بن قرة و موسی بن طلحة بن عبيدالله و جماعة و عنه ابنه سعيد و اسمعيل بن ابی خالد و الاعمش و شعبة و الثوری و شريک و ابو عوانة وغيرهم. (التہذیب، جلد ۴، صفحہ ۲۳۲ تا ۲۳۳)

۵: حنش بن المعتمر: حنش بن المعتمر ويقال ابن ربيعة ويقال انه حنش ابن ربيعة بن المعتمر ويقال انما اثنان الكنانی. روی عن علی و وابعة بن معبد و ابی ذر و عليم الكندی و عنه ابو اسحاق السبيعی والحكم بن عتيبة و سماک بن حرب و اسمعيل بن ابی خالد وغيرهم. (التہذیب، جلد ۳، صفحہ ۵۸)

۶: علی (المرتضیٰ رضی اللہ عنہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱:۶

امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسی ''علم لدنی'' کے حامل تھے لہٰذا آپ ﷺ کی اتباع میں یہ فیض مبارک اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نصیب ہوتا ہے اور قیامت تک یہ فیضان پاک جاری رہے گا اور یہی وہ صدری فیض ہے جو جناب امام الاولیاء رضی اللہ عنہ کی ذات کریمہ سے جاری وساری ہے اور جس سے ہر ایک ولی اللہ اپنی استطاعت کے مطابق حسبِ توفیق مستفیض ہوتا چلا آ رہا ہے۔

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِحُبِّ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ ---(آمین ثم آمین)

حدیث نمبر ۵/۳۶ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ۲ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ ۳ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ ۴ عَنْ حَارِثَةَ ۵ بْنِ مَضْرِبٍ عَنْ عَلِيٍّ ۶ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ اِنَّكَ تَبْعَثُنِيْ اِلٰى قَوْمٍ اَسَنَّ مِنِّيْ لِاَ قْضِيَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اِنَّ اللهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ

ترجمہ جناب علی المرتضیٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں کہ وہ مجھ سے عمر رسیدہ ہیں تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں تو ارشاد فرمایا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے دل کو ہدایت فرمائے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا'' رواہ شیبان بن ابی اسحاق عن عمرو بن حبشی عن علی ''یہ حدیث شیبان نے ابی اسحاق سے اس نے عمرو بن حبشی سے اس نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۶

۱: احمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۶:۱

۲: یحییٰ بن آدم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۳۵:۲

۳: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲۶:۳

۴: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲۲:۴

۵: حارثہ بن مضرب: حارثة بن مضرب بتشديد الراء المكسورة قبلها معجمة العبدى الكوفى ثقة من الثانية غلط من نقل عن ابن المدينى انه تركه. (التقریب، صفحہ ۶۲،۶۱) روى عن عمرو علي و ابن مسعود و حباب بن الارث و سلمان الفارسي و ابي موسى و عمار بن ياسر و فرات بن حيان العجلي و عنه ابو اسحق السبيعي. قلت و ذكره ابو حاتم بن حبان في الثقات التابعين (التھذیب، جلد ۲، صفحہ ۱۶۶، ۱۶۷)

۶: علی (المرتضیٰ رضی اللہ عنہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۶:۱

حدیث نمبر ۶/۳۷ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۱؎ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ ۲؎ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَۃُ ۳؎ ابْنُ ھِشَامٍ عَنْ شَیْبَانَ ۴؎ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ۵؎ عَنْ عَمْرِو ۶؎ بْنِ حَبْشِیٍّ عَنْ عَلِیٍّ ۷؎ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تَبْعَثُنِیْ اِلٰی شُیُوْخٍ ذَوِیْ اَسْنَانٍ وَ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ لَّا اُصِیْبَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ وَ یَھْدِیْ قَلْبَکَ

ترجمہ علی المرتضیٰ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف حاکم بن کر بھیجا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے بہت بڑی عمر والوں کی طرف حاکم بنا کر بھیج رہے ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں صحیح فیصلہ پر نہ پہنچ سکوں؟ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تیری زبان کو ثابت رکھے گا اور تیرے قلب کو ہدایت کرے گا۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۷

۱؎ زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲۲:۴

۲؎ محمد بن العلاء: اس کا نام محمد بن العلاء بن کریب الہمدانی ہے، ابو کریب کنیت ہے، کوفی ہے، حافظ ہے۔ صدوق ہے۔ ابو علی نیساپوری نے کہا کہ میں نے ابی العباس بن عقدہ سے سنا ہے کہ یہ اپنے تمام مشائخ میں حفظ اور معرفت میں مقدم تھا۔ موسیٰ بن اسحاق انصاری نے کہا "سمعت من ابی کریب مائۃ الف حدیث" اور نسائی نے کہا "لا باس بہ" اور مرہ نے کہا ثقہ ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ابراہیم بن ابی طالب کہتے ہیں۔ کہ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے کہا کہ امام احمد بن حنبل کے بعد ابی کریب سے زیادہ احادیث کا حافظ میں نے نہیں دیکھا ۲۴۸ ہجری میں فوت ہوئے۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۹، صفحہ ۳۸۵)

۳؎ معاویۃ بن ہشام: معاویۃ بن ھشام العقار الأزدی ابو الحسن الکوفی مولی بنی أسد. روی عن سفیان الثوری و علی بن صالح و شیبان النحوی و مالک بن انس و ھشام بن سعد و شریک و عمار بن زریق و المنھال بن خلیفۃ و غیرھم. وعنہ احمد و اسحاق و ابنا ابی شیبۃ و زکریا بن دینار و محمود بن غیلان و احمد بن سلیمان الرھاوی و الحسن بن علی بن عفان و آخرون. قلت و قال ابن شاھین فی الثقات قال عثمان بن ابی شیبۃ معاویۃ بن ھشام رجل صدق و لیس بحجۃ و قال الساجی صدوق یھم قال احمد بن حنبل ھو کثیر الخطاء. (التہذیب، جلد ۱۰، صفحہ ۲۱۸)

۴؎ شیبان بن عبدالرحمٰن: شیبان بن عبد الرحمن التمیمی مولاھم النحوی ابو معاویۃ البصری نزیل الکوفہ ثقۃ صاحب کتاب یقال انہ منسوب الی نحوۃ بطن من الازد لا الی علم النحو من السابعۃ مات سنۃ اربعین و ستین. (التقریب، صفحہ ۱۴۸)
روی عن عبدالملک بن عمیر و قتادۃ و فراس بن یحیی و یحیی بن ابی کثیر و سماک بن حرب و الاعمش و اشعث بن ابی الشعثاء و منصور بن المعتمر و ھلال الوزان و غیرھم. وعنہ زائدۃ بن قدامۃ و ابو حنیفۃ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

تشریح ارشاد ہے ''اللہ تعالیٰ تیری زبان کو ثابت رکھے گا اور تیرے قلب کو ہدایت کرے گا'' یعنی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے ہمیشہ ہمیشہ نہایت ہی صحیح اور درست، غیر متزلزل اور غیر مشکوک انتہائی صاف، ستھرے اور موزوں الفاظ نکلیں گے جن کا رد نہ مل سکے گا۔ نیز آپ کا قلب مبارک ہدایت اور معرفت سے بھرپور ہوگا اس سے تو معرفت الٰہی کے چشمے جاری ہوں گے۔ اس پر نہ کسی قسم کا لالچ نہ کسی قسم کا رسوخ نہ کسی قسم کا دباؤ اثر کرے گا اور نہ ہی کسی قسم کا ڈر یا خوف اس پر اثر انداز ہوگا اس قلب مبارک پر تو صرف اور صرف خوفِ خدا چھایا ہوا ہے۔ جس کی بدولت حق و انصاف کے فیصلہ کا صدور ہوتا ہے۔

بقیہ حاشیہ: الفقیہ و هما من اقرانه ابو داؤد الطیاسی وابواحمد الزبیری و معاویة بن هشام وعلی بن الجعد و آخرون. (التہذیب، جلد۴، صفحہ۳۷۳)

۵: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۲:۴

۶: عمرو بن حبشی: عمرو بن حبشی الزبیدی الکوفی کو عمرو بن حریش بھی کہتے ہیں۔ حضرت علی، ابن عباس اور ابن عمر سے روایت کرتا ہے اور اس سے ابو اسحاق السبعی، عبداللہ بن مقدام وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے (ابن حجر عسقلانی تہذیب التہذیب جلد ۸، صفحہ ۱۵تا۱۶)

۷: علی (المرتضیٰ ﷺ): ملاحظہ کیجئے حدیث نمبر۱:۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ

''اس حدیث شریف میں اس بات کا ذکر ہے کہ جن گھروں کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے ہیں ان سب کو بند کر دو صرف ایک جناب سیدنا و مولانا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر کا دروازہ کھلا رہنے دو''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱/۳۸ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارُ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ ۳ عَنْ مَيْمُوْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ ۴ عَنْ زَيْدِ ۵ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ لِنَفَرٍ مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سُدُّوْا هٰذِهِ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ فَتَكَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اُنَاسٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فِيْهِ قَائِلُكُمْ وَ اللّٰهِ مَا سَدَدْتُهٗ وَلَا فَتَحْتُهٗ وَلٰكِنْ اُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهٗ

ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے جن سے وہ آتے جاتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوائے (جناب

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۸

۱: محمد بن بشار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۵

۲: محمد بن جعفر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۳

۳: عوف: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۵

۴: میمون ابی عبداللہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۱۵

۵: زید بن ارقم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۲

علی کے گھر کے دروازے کے باقی سب گھروں کے دروازے بند کر دو۔ لوگوں نے اس معاملہ میں باتیں کیں پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا، اما بعد مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سوائے علی کے دروازہ کے باقی سب دروازے بند کر دیئے جائیں سو تم میں سے کسی نے اس معاملہ میں کلام کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ نہ تو میں نے از خود انہیں بند کیا ہے اور نہ اسے کھولا ہے لیکن مجھے ایک کام کا حکم ملا ہے تو میں نے اس کو پورا کیا ہے۔

حل لغت اَبْوَابٌ: دروازے، اس کا واحد باب ہے۔ شَارِعَةٌ: عام راستہ، سڑک، چلتے ہوئے راستہ پر آنا جانا، اس کی جمع شَوَارِعُ ہے۔ سُدُّوْا: بند کر دو۔

تشریح ارشاد ہے "بعض صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے جن سے وہ آتے جاتے تھے" یعنی ان کا آنا جانا انہیں دروازوں سے تھا گویا مسجدِ نبوی ان کی گذرگاہ تھی۔ ان مکانات کے دروازے مسجد نبوی کی تعمیر سے پہلے اسی طرف تھے اور اب خداوند بزرگ و برتر کے گھر کے احترام اور پاکیزگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس گذرگاہ کو مسدود کرنا پڑا۔ ارشاد ہے "سوائے (جناب) علی کے گھر کے دروازہ کے باقی سب گھروں کے دروازے بند کر دو" یعنی جن گھروں کے دروازے مسجد نبوی میں ہیں سب کے سب بند کر دو، ہاں! ایک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر کا دروازہ مسجد نبوی شریف میں کھلا رہنے دو۔ ارشاد ہے "لوگوں نے اس معاملہ میں باتیں کیں" یعنی لوگوں نے کچھ گڑبڑ کی کہ جب تمام دروازے بند کئے جا رہے ہیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا دروازہ بھی بند کرنا چاہئے یا سب کے سب کھلے رہنے چاہئیں۔ ارشاد ہے "مجھے حکم دیا گیا کہ سوائے علی کے دروازے کے باقی سب دروازے بند کر دو" یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا ہے میں از خود تو یہ باقی دروازے بند کرنے کا حکم نہیں دے رہا ہوں۔ لہٰذا مجھے جو حکم ملا ہے اس کی اتباع کرو اور کسی قسم کی گڑبڑ نہ کرو اور نہ ہی اس بات پر اعتراض کرو کہ جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا دروازہ کیوں کھلا رکھا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح کا حکم ملا ہے۔

مولانا مولوی ابوالحسن صاحب "مناقب مرتضوی شرح خصائص" صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں

> "اور نہیں اشکال آتا اس حدیث سے اس حدیث پر کہ حضرت ﷺ نے حکم فرمایا کہ سب دروازوں کے بند کرنے کا سوائے دروازے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، اس لئے کہ اس میں تصریح ہے اس کی کہ حکم کیا حضرت ﷺ نے ان کو دروازوں کے بند کرنے کا اپنی مرض الموت کی حالت میں اور اس میں یہ نہیں پس حمل کی جاویگی یہ حدیث حالت بیماری کے پہلے زمانے پر"

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ذِکْرُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَنَا اَدْخَلْتُہٗ وَ اَخْرَجْتُکُمْ بَلِ اللّٰہُ اَدْخَلَہٗ وَ اَخْرَجَکُمْ

"اس حدیث شریف میں اس بات کا ذکر ہے کہ نہ میں نے اپنی طرف سے اس (یعنی حضرت علی) کو (یہاں پر) داخل کیا اور نہ تم کو (یہاں سے) نکالا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے (یہاں پر) داخل کیا اور تمہیں (یہاں سے) نکالا"

(اس باب میں چھ احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۳۹ قَرَأْتُ عَلٰی مُحَمَّدِ ۱ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ ۲ عَنْ عَمْرِو ۳ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ ۴ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ۵ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ ۶ وَلَمْ یَقُلْ مَرَّۃً عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ قَوْمٌ جُلُوْسٌ فَدَخَلَ عَلِیٌّ فَلَمَّا دَخَلَ خَرَجُوْا فَلَمَّا خَرَجُوْا تَلَاوَمُوْا فَقَالُوْا وَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَخْرَجَنَا وَ اَدْخَلَہٗ، فَرَجَعُوْا فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا اَنَا اَدْخَلْتُہٗ وَ اَخْرَجْتُکُمْ بَلِ اللّٰہُ اَدْخَلَہٗ وَ اَخْرَجَکُمْ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۹

۱: **محمد بن سلیمان**: محمد بن سلیمان بن حبیب الاسدی ابو جعفر العلاف الکوفی ثم المصیصی لقبہ لوین. قال البلاذری سمعت ابن جریر یقول انما لقب بلوین لانہ ، کان یبیع الدواب فیقول ھذا الفرس لہ لوین ھذا الفرس لہ قدید فلقب بلوین وقال محمد بن القاسم الازدی قال لوین لقبتنی امی لوینا وقد رغبت وقال ابن ابی حاتم عن ابیہ صالح صدوق قبل لہ ثقۃ فقال صالح الحدیث. (التہذیب، جلد۹، صفحہ۱۹۹)لوین بالتصغیر ثقۃ من العاشرۃ مات سنۃ خمس اوست واربعین و قد رجاوز المائۃ. (التقریب، صفحہ۲۹۹تا۳۰۰)

(حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

تھے اور ایک دوسری جماعت بھی بیٹھی ہوئی تھی پس (جناب) علی (المرتضٰی) تشریف لائے۔ جب (سیدنا حضرت) علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) تشریف لائے تو سب لوگ باہر چلے گئے جب وہ لوگ باہر نکلے تو آپس میں اس بات پر ملامت کرنے لگے اور انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! حضور ﷺ نے ہمیں نکالا ہے اور علی کو داخل کیا ہے پھر وہ سب لوٹ آئے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم! نہ تو میں نے از خود اسے داخل کیا اور نہ ہی میں نے از خود تمہیں نکالا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے داخل کیا اور تمہیں نکالا۔

حل لغت | تَلَاوَمُوْا: آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرتے، یہ لَوْمٌ سے ہے جس کے معنی ملامت کرنا ہے۔

تشریح | ارشاد ہے "جب (حضرت) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) تشریف لائے تو سب لوگ باہر نکلے" یعنی پیغمبر اسلام ﷺ نے ان سب کو باہر چلے جانے کو کہا۔ چنانچہ سب باہر چلے گئے۔ ارشاد ہے۔ "اور انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! حضور اکرم ﷺ نے ہمیں نکالا ہے اور علی کو داخل کیا ہے" گویا علی المرتضٰی کے مقابلہ میں ہمیں حقیر جانا ہے یا از روئے مرتبہ کے کمتر سمجھا ہے یا ان کی عزت ہم لوگوں سے زیادہ کی ہے۔ ارشاد ہے "پھر وہ سب لوٹ آئے" یعنی جس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رخصت ہو گئے تو پھر ان سب کو بلا لیا گیا۔ ارشاد ہے "بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے داخل کیا اور تمہیں نکالا" یعنی اے لوگو! تم کو ناراض یا خفا نہیں ہونا چاہئے یہ جو کچھ ہوا ہے میں نے از خود نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایسا کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عزت اور قدر و منزلت تم سے زیادہ ہو۔

"قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ"

بقیہ حاشیہ: ۲: سفیان بن عیینہ: سفیان بن عیینة بن ابی عمران میمون الهلالی ابو محمد الکوفی ثم المکی ثقة حافظ فقیه امام حجة الا انه تغیر حفظه با اخره و کان ربما دلس لکن عن الثقات من رؤس الطبقة الثامنة و کان اثبت الناس فی عمرو بن دینار مات فی رجب سنة ثمان و تسعین وله احدی و تسعون سنة. (التقریب، صفحہ ۱۲۸ تا ۱۲۹) روی عن عبدالملک بن عمیرو ابی اسحاق السبیعی و زیاد بن علاقة و الاسود بن قیس و ابان بن تغلب و اسرائیل و ابی موسی و اسمعیل بن ابی خالد عبدالله بن الاصم و عمرو بن دینار و الزهری و خلق لایحصون. وعنه الاعمش و ابن جریج و شعبة و الثوری و محمد بن عاصم الاصبهانی و طوائف کثیرون. (التهذیب، جلد ۴، صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹)

۳: عمرو بن دینار: آپ کی کنیت ابو محمد الاثرم الجمحی ہے۔ ثقہ، ثبت اور طبقہ رابعہ سے ہے ۱۲۶ ہجری میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۲۵۹)

۴: ابی جعفر محمد بن علی: آپ کا نام محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب ہے ابو جعفر کنیت اور باقر لقب ہے۔ ثقہ ہے فاضل ہے طبقہ رابعہ سے ہے آپکا سنہ وصال ۱۱۴ تا ۱۱۸ ہجری کے درمیان ہے۔

۵: ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص: یہ ثقہ ہے اور طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۰۰ ہجری کے بعد وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۲۰)

۶: ابیہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

حدیث نمبر ۲/۴۰ | اَنۡبَأَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ یَحۡیَی الۡکُوۡفِیُّ الصُّوۡفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ ۲ وَهُوَ ابۡنُ قَادِمٍ قَالَ اَنۡبَأَنَا اِسۡرَائِیۡلُ ۳ عَنۡ عَبۡدِ اللهِ ۴ بۡنِ شَرِیۡکٍ عَنِ الۡحَارِثِ ۵ بۡنِ مَالِکٍ قَالَ اَتَیۡتُ مَکَّةَ فَلَقِیۡتُ سَعۡدَ بۡنَ اَبِیۡ وَقَّاصٍ فَقُلۡتُ هَلۡ سَمِعۡتَ لِعَلِیٍّ مَنۡقَبَةً قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الۡمَسۡجِدِ فَنُوۡدِیَ فِیۡنَا لَیۡلَةً لِیَخۡرُجَ مَنۡ فِی الۡمَسۡجِدِ اِلاَّ اٰلِ رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اٰلُ عَلِیٍّ فَلَمَّا اَصۡبَحَ اَتَاهُ عَمَّهٗ فَقَالَ یَارَسُوۡلَ اللهِ ! اَخۡرَجۡتَ اَصۡحَابَکَ وَ اَعۡمَامَکَ وَاَسۡکَنۡتَ هٰذَا الۡغُلَامَ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَنَا اَمَرۡتُ بِاِخۡرَاجِکُمۡ وَ لَا بِاِسۡکَانِ هٰذَا الۡغُلَامِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ اَمَرَ بِهٖ. قَالَ اَبُوۡ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ قَالَ فِطۡرٌ عَنۡ عَبۡدِاللهِ عَنۡ شَرِیۡکٍ عَنۡ عَبۡدِاللهِ بۡنِ الرَّقِیۡمِ عَنۡ سَعۡدٍ اَنَّ الۡعَبَّاسَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَدَدۡتَّ اَبۡوَابَنَا اِلاَّ بَابَ عَلِیٍّ فَقَالَ مَا اَنَا فَتَحۡتُهَا وَ لَا اَنَا سَدَدۡتُّهَا وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ فَعَلَ ذَالِکَ

ترجمہ | حارث بن مالک سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں مکہ مکرمہ آیا تو سعد بن ابی وقاص سے ملا، پس میں نے کہا کہ کیا تو نے جناب علی المرتضیٰ کی کوئی منقبت سنی ہے۔ کہا ہم جناب رسول خدا ﷺ کے پاس مسجد میں موجود تھے۔ پس ہم سے ایک شخص نے رات کو آواز دی کہ سوائے آلِ رسول ﷺ اور آلِ علی کے، سب مسجد سے چلے جائیں۔ صبح ہونے پر آپ ﷺ کے چچا آئے پس عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ نے تو اپنے صحابہ اور اپنے چچاؤں کو نکالا اور اس لڑکے کو رہنے دیا۔ تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں نے نہ تو تمہارے نکل جانے کا اور نہ ہی اس لڑکے کے رہنے کا حکم دیا مگر اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کا حکم دیا تھا۔ ابوعبدالرحمٰن نے فرمایا فطر نے عبداللہ بن شریک سے روایت کی وہ عبداللہ بن رقیم سے اور وہ سعد سے روایت کرتا ہے کہ جناب عباس حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے سارے دروازے بند کر دیئے مگر علی کا دروازہ بند نہیں کیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ تو میں نے ازخود اس کا دروازہ کھولا اور نہ ازخود انہیں بند کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ کام اسی طرح کیا ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۰

۱: **احمد بن یحییٰ**: احمدبن یحیی بن زکریا الکوفی الصوفی الأودی ابو جعفر الکوفی العابد المشهور بالصوفی من رجال حفاظ اهل السنة کالنسائی والبخاری وغیرهما فی غیر الصحاح توفی سنة ۲۶۴ھ. (التقریب، صفحہ ۱۷) روی عن شریک القاضی وابی اسامة و محمد بن بشر واسحاق السلولی وغیره. وعنه النسائی و البخاری فی (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حل لغت مَنْقَبَۃٌ تعریف، فضیلت، اس کی جمع مَنَاقِبٌ ہے۔

تشریح ارشاد ہے "کیا تو نے جناب علی المرتضیٰ کی کوئی منقبت سنی ہے" یعنی پیغمبر اسلام ﷺ سے، کیا آپ نے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کی کوئی تعریف یا فضیلت سنی ہے تو مجھے ضرور بیان کرو۔ ارشاد ہے "میں نے نہ تو تمہارے نکل جانے کا اور نہ ہی اس لڑکے کے رہنے کا حکم دیا مگر اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کا حکم دیا تھا" یعنی یہ بلند درجہ، یہ گرامی قدر منزلت، یہ فضیلتِ عظیمہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو نصیب ہوئی اور کسی دوسرے صاحب کو نہیں ملی اور یہ سب من جانب اللہ تھی۔ یہ حکم میں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے ماتحت دیا ہے آپ صاحبان کو اس پر کوئی کلام یا گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جب جناب امام الاولیاء علی المرتضیٰ علیہ السلام کو اپنی خاص خاص عنایتوں اور فضیلتوں سے نوازتا ہے تو تمام لوگوں کو چاہئے کہ ان مناقب کا کھلے دل سے برضا و رغبت اعتراف کریں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن شریک معتبر نہیں اور نہ میں حرب بن مالک کو جانتا ہوں اور نہ عبداللہ بن رقیم کو کہ اس نے سعد سے روایت کی ہو۔ حضرت ﷺ نے عباس کو یہ حدیث بتائی۔

حدیث نمبر ۴۱/۳

حدیث نمبر ۴۲/۴ یہ دونوں احادیث ۴۰/۲ کی مانند ہیں جو اوپر گذر چکی ہے۔

بقیہ حاشیہ: التاریخ و ابن ابی حاتم و البجیری و ابن ابی داؤد و ابوبکر البزار و جماعة، و قال ابو حاتم ثقة وقال النسائی لاباس به قلت وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال البنانی الصوفی. (التہذیب، جلد ا صفحہ ۸۸، ۸۹)

۲: علی بن قادم الخزاعی: علی بن قادم الخزاعی ابو الحسن الکوفی من رجال ابی داؤد و الترمذی و النسائی توفی سنة (۲۱۲ یا ۲۱۳) روی عن الاعمش و سعید بن ابی عروبة و فطر بن خلیفة وعلی بن صالح و یونس بن ابی اسحاق مسعرو شریک القاضی وغیرهم. وعنه القاسم بن زکریا بن دینار و سلمیان بن عبدالجبار و سهل بن صالح الانطاکی و یوسف بن موسی القطان والحسن بن سلام السواق وآخرون. قال ابن معین ضعیف وقال ابوحاتم محلة الصدوق وقال الاجری عن ابی داؤد قال ابو مابقی احد کان یختلف معنا الی سفیان غیرہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات (التہذیب، جلد ۷، صفحہ ۳۷۴)

۳: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲۶

۴: عبداللہ بن شریک: عبداللہ بن شریک العامری الکوفی صدوق ہے۔ یتشیع، افراط الجوزجانی فکذبه طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (تقریب، صفحہ ۱۷۷)

۵: حارث بن مالک: حارث بن مالک بن قیس اللیثی ہے اور ابن البرصاء کے نام سے مشہور صحابی ہے۔ اس سے ایک حدیث روایت کی گئی ہے تاخر او اخر خلافت معاویہ (التقریب، صفحہ ۶۱)

حدیث نمبر۵/۴۳ اَخۡبَرَنِیۡ زَکَرِیَّا ۱؎ بۡنُ یَحۡیَی السَّجِسۡتَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ ۲؎ بۡنِ عُمَرَ قَالَ اَخۡبَرَنَا مُحَمَّدُ ۳؎ بۡنُ وَھۡبِ بۡنِ اَبِیۡ کَرِیۡمَۃَ الۡحَرَّانِیّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسۡکِیۡنُ ۴؎ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَۃُ ۵؎ عَنۡ اَبِیۡ بلج ۶؎ عَنۡ عَمۡرِو ۷؎ بۡنِ مَیۡمُوۡنٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِاَبۡوَابِ الۡمَسۡجِدِ فَسُدَّتِ الۡاَبۡوَابُ اِلَّا عَلِیٍّ عَلَیۡہِ السَّلَامُ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم ﷺ نے مسجد میں ہونے والے گھروں کے دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا لہٰذا سوائے حضرت علی کے گھر کے دروازہ کے، سب دروازے بند کردیئے گئے۔

(اسنادہ حسن، احمد میرین البلوشی خصائص امیر المؤمنین صفحہ ۶۴)

اسماء الرجال حدیث نمبر۴۳

۱؎ زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۹:۱

۲؎ عبداللہ بن عمر: عبداللہ بن عمر بن ابان بن صالح بن عمیر الاموی کا لقب مُشکدانہ ہے۔ قال ابو حاتم صدوق و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ابن حجر صدوق فیہ تشیع (احمد میرین البلوشی صفحہ ۶۳)۔ اس کی وفات ۲۳۸ یا ۲۳۹ ہجری میں واقع ہوئی (تہذیب التھذیب جلد۵، صفحہ ۳۳۳)

۳؎ محمد بن وہب: محمد بن وہب بن عمر بن ابی کریمہ ابوالمعانی الحرانی ہے، صدوق ہے، طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۳ ہجری میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۳۲۳)

۴؎ مسکین بن بکیر: اس کی کنیت ابوعبدالرحمٰن الحذاٗ ہے۔ صدوق ہے۔ یخطی و کان صاحب حدیث طبقۃ التاسعۃ سے ہے ۱۹۸ ہجری میں فوت ہوا۔ (تقریب، صفحہ ۳۳۵)

۵؎ شعبۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱:۳

۶؎ ابی بلج: یہ یحییٰ بن سلیم ہے۔ ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۳-۴

۷؎ عمرو بن میمون: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۳:۵

۸؎ ابن عباس: عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہے۔ حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہے۔ حضور ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے فہم القرآن نصیب فرمائے۔ اللہ جل شانہ نے حضور ﷺ کی یہ دعا قبول فرمائی۔ اور ان کو کمال وسعت علم نصیب ہوا۔ اسی لئے آپ کا لقب البحر اور الحبر تھا۔ وھو احد المکثرین من صحابۃ و احد. مات سنۃ ثمان و ستین یعنی ۶۸ ہجری میں طائف میں فوت ہوئے۔ (تقریب، صفحہ ۱۷۸)

حدیث نمبر۴۴/۶ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ۲ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ ۳ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی ۴ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ۵ بْنُ مَیْمُوْنٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۶ سُدَّ اَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَیْرَ بَابِ عَلِیٍّ فَکَانَ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَ هُوَ جُنُبٌ وَهُوَ طَرِیْقُهٗ وَلَیْسَ لَهٗ طَرِیْقٌ غَیْرُهٗ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسجد کی طرف کھلنے والے سب دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی کے دروازہ کے۔ حضرت علی بحالتِ جنابت بھی مسجد میں داخل ہوتے تھے ان کیلئے آنے جانے کا راستہ وہی تھا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔

اسنادہ حسن رجالہ رجال الشیخین سوائے یحیی بن سیلم وھو صدوق، احمد میرین البلوشی خصائص امیر المؤمنین صفحہ ۲۴)

اسماء الرجال حدیث نمبر۴۴

۱ محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱:۱

۲ یحییٰ بن حماد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۳:۲

۳ الوضاح: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۳:۳

۴ یحییٰ بن سلیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۳:۴

۵ عمرو بن میمون: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۳:۵

۶ ابن عباس: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۲۳:۸

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

"اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پاک ﷺ کے نزدیک امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ اور مقام بہت بلند ہے"

(اس باب میں انیس (۱۹) احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۴۵ اَنْبَأَنَا بِشْرُ ۱ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ۲ وَ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ ۳ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ قَتَادَةَ ۴ عَنْ سَعِيْدِ ۵ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ ۶ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا غَزٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ خَلَّفَ عَلِيًّا بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا فِيْهِ مَلَّهٗ وَكَرِهَ صُحْبَتَهٗ فَتَبِعَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَهٗ فِي الطَّرِيْقِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ خَلَّفْتَنِيْ بِالْمَدِيْنَةِ مَعَ الذَّرَارِيِّ وَ النِّسَآءِ حَتّٰى قَالُوْا فِيْهِ مَلَّهٗ وَكَرِهَ صُحْبَتَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنَّمَا خَلَّفْتُكَ عَلٰى اَهْلِيْ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵

۱: بشر بن ہلال: بشر بن ہلال الصواف کی کنیت ابو محمد ہے۔ ثقہ ہے طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۴۵)

۲: جعفر بن سلیمان: جعفر بن سلیمان الضبعی ہے ابو سلیمان کنیت ہے، بصری ہے، صدوق ہے، زاہد ہے، لیکن اہل تشیع سے ہے۔ من الثامنة ۱۷۸ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (تقریب، صفحہ ۵۶)

۳: حرب بن شداد: حرب بن شداد ایشکری کی کنیت ابو خطاب البصری ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ السابعۃ سے ہے ۱۶۱ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (تقریب، صفحہ ۶۶)

۴: قتادہ: قتادہ بن دعامۃ بن قتادہ السدوسی کی کنیت ابو الخطاب البصری ہے۔ ثقہ اور ثبت ہے وھور اس الطبقة الرابعۃ ۱۱۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۲۸۱)

(حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ | سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں جہاد کیلئے نکلے تو (حضرت) علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ مبارکہ میں اپنا نائب بنایا۔ تو لوگوں نے کہا کہ حضور ﷺ اس سے خفا ہیں اور اس کی صحبت کو پسند نہیں فرمایا۔ پس (حضرت) علی نبی کریم ﷺ کے پیچھے نکلے یہاں تک کہ ان سے راستہ میں جا ملے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے مجھے مدینہ منورہ میں بے کار بچوں اور عورتوں پر نائب مقرر کیا یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ حضور ﷺ اس سے خفا ہیں اور اس کی صحبت کو پسند نہیں فرماتے۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا۔ اے علی! سوائے اس کے نہیں کہ میں نے تجھے اپنی اہل کیلئے نائب بنایا تھا۔ کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرا رتبہ میرے پاس ایسا ہو جیسا کہ ہارون کا رتبہ موسیٰ کے پاس تھا، ہاں صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔

حل لغت | غَزَیٰ: غَزْوٌ سے ہے جس کے معنی ہیں لڑائی کیلئے جانا، قصد کرنا، طلب کرنا، ارادہ کرنا۔ خَلَّفَ: نائب بنایا، خلیفہ بنایا۔ مَلَّ: ملول ہوئے، خفا ہوئے۔ کَرِہَ: پسند نہیں کیا۔ ذَرَارِیٰ: کم سن، بچے، لڑکے۔ ذِرِّیٌّ: ناکارہ، بے کار۔

تشریح | ارشاد ہے "جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں جہاد کیلئے نکلے" یعنی حضور انور سید دو عالم ﷺ نے انیس (۱۹) جہاد فرمائے۔ وہ غزوات جن میں بذاتِ خود بنفس نفیس تشریف فرما ہوئے ان میں نو (۹) غزوات میں جنگ کی اور باقی بغیر جنگ کے فتح ہوئے اور سرایا یعنی لشکر کی ٹکڑیاں جو آنحضور ﷺ نے روانہ فرمائیں اور خود ان کے ساتھ تشریف نہیں لے گئے چھپن (۵۶) ہیں۔ ارشاد ہے "لوگوں نے کہا کہ حضور ﷺ اس سے خفا ہیں اور اس کی صحبت کو پسند نہیں فرمایا" یعنی منافقوں نے یا ان لوگوں نے جو جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ کی انتہائی محبت و شفقت کو پسند نہیں کرتے تھے یہ کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ حضور ﷺ ان سے ناراض ہیں اور ان کو اپنے ساتھ لے جانا پسند نہیں کرتے تھے اس لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو غزوۂ تبوک میں ساتھ نہیں لے گئے اور مدینہ

بقیہ حاشیہ: ۵: سعید ابن المسیب: سعید بن المسیب بن حزن ابن ابی وھب بن عمرو بن عائذ ابن عمران بن مخزوم القرشی المخزومی احد العلماء الاثبات الفقهاء الکبار من کبار الثانیة اتفقوا علی ان مرسلا اصح المراسیل وقال ابن المدینی لااعلم فی التابعین اوسع علما منه مات بعد التسعین و قد ناهز الثمانین. (تہذیب التہذیب، ج۴ صفحہ ۸۴ تا ۸۸)

۶: سعد بن ابی وقاص: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

منورہ میں چھوڑ گئے اور اس بات کی خوب تشہیر کی۔ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بڑی ناگوار گذری اور ہتھیار وغیرہ لگا کر نکل پڑے۔ اور لشکر اسلام سے جا ملے۔ ارشاد ہے "اے علی سوائے اس کے نہیں کہ میں نے تجھے اپنی اہل کیلئے نائب بنایا تھا" یعنی میرے بعد میرے گھر والوں اور میری اہل وعیال کی دیکھ بھال کرے ان کی خبر گیری کرے۔ ان کی تکالیف کو دور کرے، ان کی مشکلات کو حل کرے، ان کی ضروریات زندگی پوری کرے تاکہ ان کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ ارشاد ہے "کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرا رتبہ میرے پاس ایسا ہو جیسا کہ ہارون کا رتبہ موسیٰ کے پاس تھا ہاں صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں" یعنی ۹ ہجری میں تبوک کی جنگ لڑی گئی۔ اس غزوہ کے موقع پر جناب سیدنا ومولانا امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین اور نائب مقرر فرما کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس لشکر لے کر جہاد کیلئے روانہ ہو گئے۔ منافقین کا تو یہی کام ہوتا ہے کہ افتراق و انتشار پیدا کیا جائے اور بددلی اور پریشانی کا کوئی شوشہ چھوڑا جائے تاکہ مسلمانوں کی جماعت تشتت اور نفاق کا شکار ہو جائے۔ اس بدباطنی کا مظاہرہ اس وقت ان لوگوں نے یہ کیا کہ جناب شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات کو مورد الزام بنایا چنانچہ اس بات کی خوب تشہیر کی اور پروپیگنڈہ کیا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ناخوش ہیں اس لئے ان کو اپنے ساتھ اس جہاد میں لے جانا پسند نہیں فرمایا اسی لئے ان کو مدینہ منورہ میں پیچھے چھوڑ گئے ہیں اس مکروہ اور ناپاک بات کی خوب تشہیر کی گئی تاکہ جناب امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت رتبہ اور عزت کو عامۃ المسلمین کی نظروں میں گھٹایا جائے۔ جناب مولائے کائنات اسد اللہ الغالب علی کل غالب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بڑی ناگوار گذری۔ آپ کی غیرت، بہادری اور شجاعت کے جذبات کو بڑی ٹھیس پہنچی اور ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر مسلمانوں کے لشکر سے جا ملے اور وہاں پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں منافقین کی تمام شرارتوں کا اظہار کیا۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام باتیں سن کر جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مرتبہ مقام اور درجہ کو اتنا بلند بیان فرمایا کہ کوئی دوسرا اس تک نہ پہنچ سکا، فرمایا جس طرح جناب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر خداوند قدوس کے حضور میں گئے تو اپنی ساری قوم میں قابل اعتبار، لائق یقین اور صاحب اعتماد و بھروسہ اگر کوئی ان کو نظر آیا تھا تو وہ ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام تھے ان کو اس موقع پر اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کیا۔ تو ارشاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے "اے علی! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہارا رتبہ میرے پاس ایسا ہو جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھا۔ ہاں صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں" اسی طرح تم میرے نزدیک قابل اعتماد لائق یقین اور صاحب اعتماد و بھروسہ ہو، اس لئے تو میں نے تمہیں اپنا نائب مقرر کیا ہے۔ ہاں ایک فرق ہے کہ

میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں خاتم النبیین ہوں باقی میرے نزدیک تیری قدر و منزلت رتبہ اور عزت بہت ہی اعلیٰ ارفع اور بلند ہے جو کسی اور کیلئے نہیں۔

حدیث نمبر ۲/۴۶ اَنبأنَا قَاسِمُ ۱؎ بْنُ زَکَرِیَّا بنِ دِیْنَارِ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ ۲؎ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ۳؎ عَنْ یَحْیَی ۴؎ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ ۵؎ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ سَعْدِ ۶؎ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔

حدیث نمبر ۳/۴۷ اَنْبَأَنَا زَکَرِیَّا ۱؎ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنْبَأَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ۲؎ ان الدَّرَاوَرْدِیَّ ۳؎ عَنْ مُحَمَّدِ ۴؎ بْنِ صَفْوَانَ الْجَمْعِیِّ عَنْ سَعِیْدِ ۵؎ بْنِ الْمُسَیِّبِ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعْدَ ۶؎ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا النُّبُوَّۃَ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے (حضرت) علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۶

۱؎ قاسم بن زکریا: قاسم بن زکریا بن دینار قرشی کی کنیت ابو محمد کوفی ہے اور بعض اوقات اس کی نسبت اپنے جد کی طرف بھی کی جاتی ہے، ثقہ ہے۔ گیارہویں طبقہ سے ہے ۲۵۰ھ ہجری میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۲۷۸)

۲؎ ابو نعیم: اس کا نام فضل بن دکین کوفی ہے اور دکین کا نام عمرو بن حماد بن زہیر التیمی ہے۔ ابو نعیم کی کنیت سے مشہور ہے ثقہ اور ثبت ہے، طبقہ التاسعہ سے ہے بخاری کے کبار شیوخ سے ہے ۲۱۸ھ ہجری میں وفات پائی۔ (تقریب، صفحہ ۲۷۵)

۳؎ عبدالسلام: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱:۳

۴؎ یحییٰ بن سعید: یحییٰ بن سعید بن قیس الانصاری المدنی کی کنیت ابو سعید ہے۔ قاضی، ثقہ، اور ثبت ہے۔ طبقہ الخامسہ سے ہے۔ مات سنۃ اربع و اربعین یعنی ۱۱۴ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (تقریب، صفحہ ۳۷۶)

۵؎ سعید بن المسیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵:۵ ۶؎ سعد بن ابی وقاص: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۷

۱؎ زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

کیاتم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک (اتنا قریب ہو) جتنا کہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے مگر وہ نبی تھے اور تم نبی نہیں ہو۔

حدیث نمبر ۴۸/۴ اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا ۱؎ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنْبَأَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ۲؎ اَنَّ الدَّرَاوَرْدِیَّ ۳؎ حَدَّثَہٗ عَنْ ہَاشِمِ ۴؎ بْنِ ہَاشِمٍ عَنْ سَعِیْدِ ۵؎ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ سَعْدٍ ۶؎ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی تَبُوْکَ خَرَجَ عَلِیٌّ یُّشَیِّعُہٗ فَبَکٰی وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَرَکْتَنِیْ مَعَ الْخَوَالِفِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا النُّبُوَّۃَ

ترجمہ سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کیلئے نکلے تو جناب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو پیچھے سے جالیا۔ اور رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ چھوڑ آئے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے علی! آیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر نبوت کا فرق ہے۔

حل لغت شِیَاعٌ: پیچھے ہونا، پیروی کرنا، کسی کے ساتھ رخصت کرتے وقت کچھ فاصلے تک جانا۔

بقیہ حاشیہ ۲: ابومصعب: اس کا نام احمد بن ابی بکر بن حارث بن زرارہ بن مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف الزہری المدنی ہے اور ابومصعب کنیت ہے۔ فقیہ، عابد، صدوق اور طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۲ ہجری میں وفات پائی (التقریب، صفحہ ۱۱)

۳: الدراوردی: اس کا نام عبدالعزیز بن محمد بن عبید ہے۔ الدراوردی لقب ہے اور ابومحمد کنیت ہے۔ صدوق ہے، طبقۃ الثامنہ سے ہے ۱۸۶ھ یا ۱۸۷ھ میں فوت ہوا۔ (التقریب صفحہ ۲۱۶)

۴: محمد بن صفوان الجمعی: محمد بن صفوان الجمعی المدنی قاضی مدینہ مقبول ہے اور طبقۃ السادسۃ سے ہے۔ (التقریب، ۳۰۲) روی عن سعید ابن المسیب وهشام بن عروة و روی عنه مالک و محمد بن عمرو بن علقمه و الدراوردی و ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب التہذیب، جلد ۹ صفحہ ۲۳۲)

۵: سعید بن المسیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵:۵ ۶: سعد بن ابی وقاص: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۸

۱: زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

۲: ابومصعب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۷:۲ ۳: الدراوردی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال نمبر ۴۷:۳

۴: ہاشم بن ہاشم: ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص الزہری ہے المدنی ثقہ ہے، طبقہ السادسۃ سے ہے ۱۴۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۶۲)

۵: سعید بن المسیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵:۵ ۶: سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

تشریح | ارشاد ہے ''کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ چھوڑ آئے ہیں'' یعنی جب آنحضور ﷺ غزوۂ تبوک کو روانہ ہوئے تو جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں رہنے کا حکم فرمایا تو منافقوں نے آپ کے متعلق بدگوئی کر کے آپ کو پریشان کیا آپ کرم اللہ وجہہ الکریم ہتھیار لگا کر لشکر اسلام سے جا ملے اور حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رو رو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے اپنے ساتھ جہاد پر لے جانا پسند نہیں فرماتے اس لئے مجھے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ چھوڑ آئے ہیں۔ ارشاد ہے'' آیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر نبوت کا فرق ہے'' یعنی جو عزت، مرتبہ اور بھائی ہونے کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظروں میں حضرت ہارون علیہ السلام کی تھی وہی عزت، مرتبہ اور بھائی ہونے کی نسبت میری نظروں میں تمہارے لئے موجود ہے۔ مگر صرف اتنا فرق ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے اور اے علی تم نبی نہیں ہو اس لئے کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی رسول نہیں ہو سکتا۔

صحیح رجالہ ثقات (احمد میرین البلوشی خصائص امیرالمؤمنین صفحہ ۶۹)

حدیث نمبر ۵/۴۹ | اَخۡبَرَنِیۡ اِسۡحٰقُ ۱ بۡنُ مُوۡسٰی ابۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ یَزِیۡدَ الۡاَنۡصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاؤُدُ ۲ بۡنُ کَثِیۡرِ الرَّقِیُّ عَنۡ مُحَمَّدِ ۳ بۡنِ الۡمُنۡکَدِرِ عَنۡ سَعِیۡدِ ۴ بۡنِ الۡمُسَیِّبِ عَنۡ سَعۡدٍ ۵ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنۡتَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَۃِ ہَارُوۡنَ مِنۡ مُوۡسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ

ترجمہ | سعد سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا کہ تو میرے نزدیک مرتبہ کے لحاظ سے ایسا ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔ مگر یہ کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث داؤد نے منکدر سے روایت کی ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۹

۱: اسحاق بن موسیٰ: اسحق بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن یزید الخطمی نیشاپور کا قاضی تھا۔ اس کی کنیت ابوموسیٰ المدنی ہے۔ ثقہ متقن، اور طبقۃ العاشرہ سے ہے ۲۴۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۰)

۲: داؤد بن کثیر: داؤد بن کثیر الرقی مجہول الحال ہے طبقۃ الثامنۃ سے ہے (التقریب، صفحہ ۹۷)

۳: محمد بن المنکدر: محمد بن المنکدر بن عبداللہ بن الھدیر التیمی المدنی ثقہ اور فاضل ہے طبقۃ الثالثہ سے ہے ۱۳۰ ہجری میں فوت ہوا (التقریب، صفحہ ۳۲۰)

۴: سعید بن المسیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵: ۵

۵: سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸: ۶

حدیث نمبر ۶/۵۰ | اَخْبَرَنِیْ صَفْوَانُ ۱ ابْنُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ۲ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزُ ۳ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ مُحَمَّدُ ۴ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَعِیْدُ ۵ بْنُ الْمُسَیِّبِ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ ۶ بْنُ سَعْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ سَعْدًا ۷ وَ هُوَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ قَالَ سَعِیْدٌ فَلَمْ اَرْضَ حَتّٰی اَتَیْتُ سَعْدًا فَقُلْتُ شَیْءٌ حَدَّثَ بِهٖ اِبْنُكَ قَالَ وَ مَا هُوَ وَ انْتَهَرَنِیْ فَقُلْتُ اَخْبَرَنَا عَلٰی هٰذَا فَقَالَ مَا هُوَ یَا ابْنَ اَخِیْ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ كَذَا وَ كَذَا قَالَ نَعَمْ وَ اَشَارَ اِلٰی اُذُنَیْهِ اِلَّا فَسَكَتَا لَقَدْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ كَذٰلِكَ

ترجمہ | سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ کو فرمایا۔ کیا تو راضی نہیں کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کسی قسم کی کوئی نبوت نہیں ہے۔ سعید بن المسیب نے کہا میں راضی نہ ہوا یہاں تک کہ میں سعد کے پاس آیا تو میں نے انہیں کہا کہ آپ کے بیٹے نے مجھے ایک حدیث سنائی ہے۔ کہا کہ وہ کیا ہے، مجھے جھڑکا، پس میں نے کہا کہ مجھے اس کی خبر دے تو انہوں نے کہا کہ اے بھتیجے! وہ کیا ہے۔ پس میں نے کہا کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کے متعلق ایسا ایسا ارشاد فرماتے تھے۔ سعد نے کہا ہاں اور اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا کہ اگر ایسا نہ ہو تو یہ دونوں کان خاموش ہو جائیں یقیناً میں نے اسے حضور پیغمبر اسلام ﷺ سے سنا ہے وہ اسی طرح ارشاد فرماتے تھے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۰

۱: صفوان بن محمد بن عمرو: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۱

۲: احمد بن خالد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۲

۳: عبدالعزیز بن ابی سلمۃ: عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمۃ الماجشون المدنی ثقہ، فقیہ، مصنف اور طبقہ السابعۃ سے ہے ۱۶۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۱۵)

۴: محمد بن المنکدر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۹:۳

۵: سعید بن المسیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵:۵

۶: ابراہیم بن سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۹:۵

۷: سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

تشریح ارشاد ہے ''سعید بن المسیب نے کہا کہ میں راضی نہ ہوا'' یعنی میں مطمئن نہ ہوا، میری تسلی نہ ہوئی کہ آیا یہ بات اسی طرح ہے جس طرح کہ ابن سعد نے بیان کی ہے۔ ارشاد ہے ''تو انہوں نے کہا کہ اے بھتیجے وہ کیا ہے'' یعنی وہ فضیلت جو اس نے تجھ سے بیان کی ہے وہ کیا ہے؟ ارشاد ہے ''پس میں نے کہا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ وہ (حضرت) علی المرتضیٰ علیہ السلام کے متعلق ایسا ایسا ارشاد فرماتے تھے'' یعنی وہ پوری حدیث جو ابن سعد سے سنی تھی بیان کی۔ ارشاد ہے ''سعد نے کہا ہاں اور اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا'' یعنی میرے ان دونوں کانوں نے خود یہ حدیث حضور ﷺ کی زبان مبارک سے سنی ہے۔ ارشاد ہے ''اگر ایسا نہ ہو تو یہ دونوں کان خاموش ہو جائیں'' یعنی جو حدیث میرے ان دونوں کانوں نے سنی ہے اگر یہ حدیث اسی طرح نہ ہو اور اس کے خلاف ہو تو یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ گویا انتہائی تاکید فرما رہے ہیں کہ یہ حدیث اسی طرح ہے جس طرح کہ میرے بیٹے نے بیان کی ہے۔

وَ خَالَفَهٗ یُوْسُفُ الْمَاجِشُوْنُ فَرَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ وَ تَابَعَهٗ عَلٰی رِوَایَتِهٖ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَلِیُّ بْنُ زَیْدِ بْنِ جُدْعَانَ. اسناده حسن (احمد میرین البلوشی صفحه ۷۰)

حدیث نمبر ۱۵/۷ اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا [۱] بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الشَّوَارِبِ [۲] قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ [۳] بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَلِیِّ [۴] بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ [۵] بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَامِرِ [۶] بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ [۷] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُشَافِهَ ذٰلِکَ سَعْدًا فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ مَا حَدِیْثٌ حَدَّثَنِیْ بِهٖ عَنْکَ عَامِرٌ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ وَ قَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اِلَّا فَسَکَتَا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵

[۱] زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

[۲] ابن ابی الشوارب: اس کا نام محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب الاموی البصری ہے اور ابی الشوارب کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی عثمان ہے صدوق ہے اور طبقۃ العاشرہ کے کبار سے ہے ۲۴۴ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۰۹)

[۳] حماد بن زید: حماد بن زید بن درہم الدزدی الجھضمی کی کنیت ابو اسماعیل ہے۔ ثقہ، ثبت اور فقیہ ہے۔ طبقۃ الثامنہ کے کبار سے ہے۔ ۱۷۹ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۸۲)

(حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ | سعد سے روایت ہے یہ کہ رسول کریم ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو فرمایا تو رتبہ میں میرے اتنے نزدیک ہے جتنا ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی بھی کسی قسم کا نبی نہیں۔ سعید بن المسیب نے کہا کہ میں نے یہ بات بہت پسند کی کہ سعد کے منہ سے اس حدیث کی تصدیق کراؤں۔ تو میں ان کے پاس آیا۔ میں نے کہا کہ کیا عامر نے آپ سے جو روایت کی ہے وہ حدیث ہے۔ پس اس نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈالیں اور کہا کہ میں نے خود حضور رسول کریم ﷺ سے سنا ہے ورنہ میرے کان خاموش ہو جائیں۔

حل لغت | اُشَافِهَ: روبرو ہو کر پوچھوں۔

تشریح | ارشاد ہے "میں نے یہ بات بہت پسند کی کہ سعد کے منہ سے اس حدیث کی تصدیق کراؤں" یعنی ان سے بذاتِ خود یہ حدیث سنوں۔ ارشاد ہے "کہ کیا عامر نے آپ سے جو روایت کی ہے وہ حدیث ہے" یعنی سعید بن المسیب جناب سعد کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ یہ حدیث واقعی صحیح اور درست ہے؟ ارشاد ہے "ورنہ میرے کان خاموش ہو جائیں" یعنی بہرے ہو جائیں کچھ نہ سن سکیں۔

وَ قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ زَيْدٍ فَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ

حدیث نمبر ۸/۵۲ | اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ۱ بْنُ وَهْبِ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ ۲ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ۳ عَنْ عَلِيِّ ۴ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ۵ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ ۶ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى فَقَالَ اَوَّلُ مَنْ رَضِيْتُ رَضِيْتُ فَسَأَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ بَلٰى بَلٰى

بقیہ حاشیہ: ۴: علی بن زید: علی بن زید بن عبداللہ بن زہیر بن عبداللہ بن جدعان التیمی البصری دراصل حجازی ہے اور عام طور پر علی بن جدعان کے نام سے معروف ہے۔ طبقۃ الرابعۃ سے ہے ۱۳۱ ہجری میں وفات پائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے قبل فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۴۶)

۵: سعید بن المسیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵:۵

۶: عامر بن سعد: عامر بن سعد بن ابی وقاص الزہری المدنی ثقہ ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۰۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۶۰)

۷: سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۲ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

ترجمہ سعد سے روایت ہے یہ کہ رسول کریم ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کوفرمایا۔ آیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا تو (جناب علی نے) کہا میں سب سے پہلے راضی ہوں راضی ہوا۔ پھر میں نے یہ حدیث سننے کے بعد سعد سے پوچھی تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہاں۔

تشریح ارشاد ہے "پھر میں نے اس حدیث کے سننے کے بعد سعد سے یہ حدیث پوچھی تو انہوں نے کہا ہاں ہاں" یعنی یہ حدیث بالکل صحیح اور درست ہے۔

اسنادہ صحیح، (تہذیب خصائص الامام علی از ابو اسحاق الحوینی الاثری الحجازی بن محمد بن شریف مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت صفحہ ۵۶)

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَاعَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا تَابَعَ عَبْدَالْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنَ عَلٰى رِوَايَتِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدٍ عَلٰى اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ قَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْهِ

حدیث نمبر ۹/۵۳ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ [۱] بْنُ بَشَّارِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ [۲] يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ غُنْدُرٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ [۳] عَنْ سَعْدِ [۴] ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ [۵] بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ [۶] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى

ترجمہ سعد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ کوفرمایا کہ آیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔

بقیہ اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۲

۱: محمد بن وہب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۳:۳
۲: مسکین بن بکیر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۳:۴
۳: شعبہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۳
۴: علی بن زید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۱:۴
۵: سعید بن المسیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵:۵
۶: سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۳

۱: محمد بن بشار البصری: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵:۱
۲: محمد بن جعفر غندر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲
۳: شعبۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۳
۴: سعد بن ابراہیم: سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف الزہری کی کنیت ابو اسحاق بغدادی ہے۔ ثقہ ہے واسط میں قضا کے عہدے پر فائز رہا۔ طبقہ التاسعہ سے ہے ۲۰۱ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۱۷)
۵: ابراہیم بن سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۹:۵
۶: ابیہ (سعد بن ابی وقاص): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

تشریح اسنادہ صحیح یعنی اس کی سند "صحیح" ہے (تہذیب خصائص صفحہ ۵۶) صحیح علی شرط الشیخین (خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب تحقیق وتخریج از احمد میرین البلوشی مکتبۃ المعلا الکویت صفحہ ۷۲)

حدیث نمبر ۵۴/۱۰ اَنبَأَنَا عُبَیْدُ اللهِ ۱ بْنُ سَعْدِ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِی ۳ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ ۴ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۵ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ رُکَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ۶ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ ۷ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ حِیْنَ خَلَّفَهٗ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ عَلٰی اَهْلِهٖ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ کو فرمایا جب کہ اپنے اہل پر غزوۂ تبوک میں اپنا نائب بنایا آیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔ مگر یہ کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔

اسنادہ حسن (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین صفحہ ۷۲)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۴

۱: عبید اللہ بن سعد: عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف الزہری ہے۔ ابو الفضل بغدادی کنیت ہے۔ اصبہان (اصفہان) کا قاضی تھا۔ ثقہ ہے، طبقۃ الحادیۃ عشرہ سے ہے ۲۶۰ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۲۵)

۲: عمر (بن الوہاب): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۲۱

۳: ابی: یہ عمر کے والد عبدالوہاب بن عبدالمجید بن الصلت ثقفی ہے ابو محمد بصری کنیت ہے ثقہ ہے تغیر قبل موته بثلث سنین طبقۃ الثامنۃ سے ہے ۱۸۴ ہجری یا ۱۹۴ ہجری میں وفات پائی (التقریب، صفحہ ۲۲۲)

۴: ابن اسحاق: اس کا محمد بن اسحاق بن یسار ہے۔ کنیت ابوبکر ہے، عراق میں رہتا تھا۔ امام المغازی اور صدوق ہے۔ نیز مدلس اور رمی بالتشیع و القدر ہے۔ طبقۃ الخامسہ کے صغار سے ہے، ۱۵۰ ہجری میں یا اس کے بعد وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۹۰)

۵: محمد بن طلحۃ: محمد بن طلحۃ بن یزید بن رکانۃ المطلبی المکی ثقہ ہے۔ طبقۃ السادسۃ سے ہے ۱۱۱ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۰۲)

۶: ابراہیم بن سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۳۹

۷: ابیہ (سعد بن ابی وقاص): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۸

حدیث نمبر ۱۱/۵۵ اَنبأنا مُحَمَّدُ [۱] بنُ المُثنّٰی قَالَ حَدَّثنا اَبُوبَکرٍ [۲] الحَنفِیُّ قَالَ حَدَّثنا بُکَیرُ [۳] بنُ مِسمَارٍ قَالَ سَمِعتُ عَامِرَ [۴] بنَ سَعدٍ یَقُولُ قَالَ مُعٰوِیَةُ لِسَعدِ ابنِ اَبِی وَقَّاصٍ مَا یَمنَعُکَ اَن تَسُبَّ ابنَ اَبِی طَالِبٍ قَالَ لَا اَسُبُّہٗ مَا ذَکَرتُ ثَلٰثًا قَالَھُنَّ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَاَن یَّکُونَ لِی وَاحِدَۃٌ مِنھُنَّ اَحَبَّ اِلَیَّ مِن حُمرِ النَّعَمِ لَا اَسُبُّہٗ مَاذَکَرتُ حِینَ نَزَلَ عَلَیہِ الوُحیُ وَ اَخَذَ عَلِیًّا وَّ ابنَیہِ وَ فَاطِمَۃَ فَاَدخَلَھُم تَحتَ ثَوبِہٖ ثُمَّ قَالَ رَبِّ ھٰؤُلَاءِ اَھلِی وَ اَھلُ بَیتِی وَ لَا اَسُبُّہٗ مَاذَکَرتُ حِینَ خَلَّفَہٗ فِی غَزوَۃِ تَبُوکَ وَقَالَ عَلِیٌّ خَلَّفتَنِی مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبیَانِ فَقَالَ اَمَا تَرضٰی اَن تَکُونَ مِنِّی بِمَنزِلَۃِ ھَارُونَ مِن مُّوسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ مِن بَعدِی وَ لَا اَسُبُّہٗ مَاذَکَرتُ یَومَ خَیبَرَ حِینَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَاُعطِیَنَّ ھٰذِہِ الرَّاٰیَۃَ رَجُلًا یُّحِبُّہُ اللہُ وَ رَسُولُہٗ وَ یُحِبُّ اللہَ وَ رَسُولَہٗ وَیَفتَحُ اللہُ عَلٰی یَدَیہِ فَتَطَاوَلنَا فَقَالَ اَینَ عَلِیٌّ فَقَالُوا اَرمَدُ فَقَالَ ادعُوہُ فَدَعَوہُ فَبَصَقَ فِی عَینَیہِ ثُمَّ اَعطَاہُ الرَّاٰیَۃَ وَ فَتَحَ اللہُ عَلٰی یَدَیہِ قَالَ فَوَ اللہِ مَاذَکَرَہٗ مُعٰوِیَۃُ بِحَرفٍ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ المَدِینَۃِ ۔

ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا (جناب امیر المومنین) علی ابن ابی طالب کو گالی دینے سے تجھے کونسی چیز روکتی ہے۔ تو کہا جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں میں علی کو کبھی بھی برا نہیں کہہ سکتا۔ (اور وہ تین باتیں یہ ہیں) جو کہ رسول کریم ﷺ نے ان کے متعلق فرمائی ہیں۔ البتہ ان میں سے ایک چیز کا بھی حصول مجھے سرخ اونٹوں کے ملنے سے بھی زیادہ پسند ہے میں ہرگز انہیں برا نہ کہوں گا جب کہ مجھے یہ یاد ہے کہ حضور ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور آنحضرت ﷺ نے جناب علی، ان کے دونوں فرزندوں اور جنابہ فاطمہ علیہم السلام کو لے کر اپنی چادر کے نیچے داخل فرمایا پھر دعا فرمائی اے میرے رب! یہی میرے گھر

اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۵

۱: محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱

۲: ابوبکر الحنفی: اس کا نام عبدالکبیر بن عبدالمجید بن عبیداللہ البصری ہے۔ ابوبکر الحنفی کنیت ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ التاسعہ سے ہے ۲۰۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۱۷)

۳: بکیر بن مسمار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰:۴

۴: عامر بن سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰:۵

والے اور گھرانے والے ہیں۔اور ہرگز انہیں برا نہ کہوں گا جبکہ مجھے یہ یاد ہے کہ حضور ﷺ نے غزوۂ تبوک میں اسے (علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو) اپنا نائب بنایا اور حضرت علی نے عرض کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر میرے بعد کسی قسم کی نبوت نہیں اور ہرگز انہیں برا نہ کہوں گا جبکہ مجھے یہ یاد ہے کہ خیبر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ضرور بالضرور یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے دوست رکھتے ہیں اور اس کے ہاتھ پر فتح ہوگی پس ہم سب آس لگائے بیٹھے تھے۔تو ارشاد فرمایا، علی کہاں ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا، اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں پس حکم دیا کہ اسے بلاؤ تو وہ بلائے گئے۔تو حضور ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں پر لعاب دہن لگایا پھر انہیں نشان عطاء فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ سے فتح مرحمت فرمائی۔راوی کہتا ہے سو قسم بخدا کہ مدینہ منورہ سے جاتے وقت تک معاویہ نے علی المرتضیٰ علیہ السلام کا قطعاً ذکر نہیں کیا۔

تشریح ارشاد ہے "معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا (جناب امیر المؤمنین) علی ابن ابی طالب کو گالی دینے سے تجھے کون سی چیز روکتی ہے" یعنی کون سی ایسی بات ہے جو تجھے منع کرتی ہے کہ تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو گالی نہ دے۔معلوم ہوا کہ امیر معاویہ جناب مولائے کائنات، ہر مومن کے ولی، اسد اللہ علی المرتضیٰ علیہ السلام کو برا کہلوانا اور گالیاں دلانا پسند کرتے تھے۔ارشاد ہے "البتہ ان میں سے ایک چیز کا بھی حصول مجھے سرخ اونٹوں کے ملنے سے بھی زیادہ پسند ہے" یعنی جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کے عوض مجھے زر و جواہر اور بڑے سے بڑا عزت و وجاہت کا منصب دے دیا جائے تو تب بھی میں ہرگز ہرگز اس دولت یا منصبِ جلیلہ کو قبول نہیں کروں گا۔کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میرے پیغمبر ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کی عظیم عظیم فضیلتیں بیان کی ہیں اور بالخصوص جب کہ میں آنحضرت ﷺ سے تین باتیں تو خوب اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے اچھی طرح یاد ہیں جنہیں میں ہرگز ہرگز نہیں بھلا سکتا۔ارشاد ہے "قسم بخدا کہ مدینہ منورہ سے جاتے وقت تک معاویہ نے علی کا قطعاً ذکر نہیں کیا" یعنی جب اس نے دیکھا کہ اہلِ مدینہ منورہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کے مقام، رتبہ، عزت اور حضور ﷺ کے نزدیک جو علی کی حرمت ہے اسے جانتے ہیں اور اسے برقرار رکھے ہوئے ہیں اور یہ کسی قسم کی لالچ یا رعب وغیرہ میں آنے والے نہیں تو خود ہی خاموش ہو گئے اور جب تک مدینہ منورہ میں رہے لوگوں کو (حضرت) علی علیہ السلام کی برائی پر اکسانے سے باز رہے۔اسنادہ صحیح، ابو اسحاق الحوینی نے اپنی کتاب تہذیب کے صفحہ ۵۸ پر لکھا کہ اس کی اسناد صحیح ہیں۔

حدیث نمبر ۱۲/۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ (جَعْفَرٍ) عَنْ شُعْبَةَ ۳ عَنِ الْحَكَمِ ۴ عَنْ مُصْعَبِ ۵ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ تُخَلِّفُنِيْ فِي النِّسَآءِ وَ الصِّبْيَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے وقت مدینہ منورہ میں نائب بنایا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں پر نائب بناتے ہیں۔ تو ارشاد فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا لیکن اتنی بات ہے کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی پیغمبر نہیں۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ خَالَفَهٗ لَيْثٌ فَقَالَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ

اسناده صحيح على شرط الشيخين(احمد ميرين البلوشى ، صفحه ۵۷)

حدیث نمبر ۱۳/۵۷ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ ۱ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمَصِيْصِيُّ الْمُجَالِدِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُطَّلِبُ ۲ عَنْ لَيْثٍ ۳ عَنِ الْحَكَمِ ۴ عَنْ عَائِشَةَ ۵ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ ۶ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ مِنْ بَعْدِيْ

ترجمہ سعد سے روایت ہے۔ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر جناب علی المرتضٰی کو ارشاد فرمایا کہ تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا رتبہ تھا مگر ہاں یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۶

۱: محمد بن بشار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۵ ۲: محمد بن جعفر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۳

۳: شعبہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱ ۴: الحکم (بن عتبہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۱۳

۵: مصعب بن سعد: مصعب بن سعد بن ابی وقاص الزہری کی کنیت ابوزرارہ المدنی ہے۔ ثقہ۔ طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۰۳ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۳۸)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۷

۱: الحسن بن اسماعیل: حسن بن اسماعیل بن سلیمان بن مجالد کی کنیت ابوسعید المجالدی المصیصی ہے، ثقہ ہے۔ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

تشریح ارشاد ہے ”کہ تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا رتبہ تھا۔مگر ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں“یعنی جناب ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں جو قدر ومنزلت، جو بلند درجہ، جو اعتماد و بھروسہ کا مقام اور جو قرب حاصل تھا۔اے علی المرتضیٰ وہ سب کا سب درجہ تمہیں میرے حضور میں حاصل ہے مگر صرف ایک مقام ایسا ہے جو تجھے حاصل نہیں وہ ”مقامِ نبوت“ ہے اور وہ بھی اس لئے کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی آنے والا نہیں اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو جس طرح جناب ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں ”مقام نبوت“ پر فائز تھے۔تو تمہیں بھی یہ مقام نصیب ہوتا مگر اب ایسا نہیں گویا آپ علیہ السلام صرف نبی نہ تھے باقی تمام درجات عالیہ آپ علیہ السلام کو نصیب تھے جو کسی اور کو نصیب نہ تھے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ شُعْبَةُ اَحْفَظُ وَ لَيْثٌ ضَعِيْفٌ وَ الْحَدِيْثُ فَقَدْ رَوَاهُ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ

حدیث نمبر ۱۴/۵۸ اَخْبَرَنِیْ زَكَرِيَّا ۱ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ۲ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيُّ ۳ عَنِ الْجعيد ۴ عَنْ عَائِشَةَ ۵ عَنْ اَبِيْهَا ۶ قَالَتْ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَآءَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ يَوَدُّ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَ خَلَّفَ عَلِيًّا فَقَالَ اَتُخَلِّفُنِىْ مَعَ الْخَوَالِفِ فَقَالَ لَهٗ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِىْ

بقیہ حاشیہ: طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۰ ہجری کے بعد فوت ہوا۔(التقریب، صفحہ ۶۸)

۲: المطلب: مطلب بن زیاد بن ابی زہیر الثقفی الکوفی صدوق ہے۔ ربما وھم۔طبقہ الثامنۃ سے ہے ۱۸۵ ہجری میں فوت ہوا۔(التقریب، صفحہ ۳۳۹)امام احمد، ابن معین وابن حبان وابن شاہین اور العجلی نے اسے ثقہ کہا ہے۔ابوحاتم نے کہا” یکتب حدیثہ و لا یحتج بہ“اور ابوداؤد نے کہا میرے نزدیک یہ ثقہ ہے اور ابن سعد نے کہا” کان ضعیفا جدا “اور ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیثوں میں حسن بھی ہیں اور غریب بھی۔میں نے اس کی کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین، صفحہ ۷۵)

۳: لیث: لیث بن ابی سلیم بن زنیم کے والد کا نام ایمن ہے اور اسے انس بھی کہا گیا ہے۔صدوق ہے آخری عمر میں پریشان خاطر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے احادیث میں تمیز نہیں کر سکتا تھا۔پس اس نے حدیث بیان کرنا چھوڑ دیا تھا۔طبقۃ السادسۃ سے ہے۔۱۴۸ ہجری میں وفات پائی۔(التقریب، صفحہ ۲۸۷)امام احمد نے کہا کہ مضطرب الحدیث ہے۔ابوحاتم نے کہا ضعیف الحدیث ہے۔ابن معین نے کہا ”لیس حدیثہ بذاک ضعیف“ وقد اخرج لہ مسلم مقرونا (احمد میرین البلوشی خصائص امیر المومنین، صفحہ ۷۵)

۴: الحکم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳:۴

۵: عائشہ بنت سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۵

۶: سعد (بن ابی وقاص): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶ (اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۸، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

ترجمہ | حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی معیت میں (جناب) علی المرتضیٰ نکلے یہاں تک کہ ثنیۃ الوداع تک پہنچ گئے۔ تبوک کی جنگ میں شامل ہونا چاہتے تھے اور حضرت علی کو نائب مقرر کیا۔ تو علی المرتضیٰ نے عرض کیا آپ مجھے پیچھے رہنے والوں میں چھوڑ چلے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے جناب علی کو فرمایا، کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔ مگر ہاں اتنی بات ہے کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہے۔

اسناده صحيح على شرط البخاري (احمد ميرين البلوشي، صفحه ٧٦)

حدیث نمبر ۱۵/۵۹ | اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ ١ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارِ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ٢ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرٌ ٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ٤ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ٥ بْنِ رَقِيْمِ الْكِنَانِيِّ عَنْ سَعْدِ ٦ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى

ترجمہ | سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے (جناب) علی المرتضیٰ کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔

رَوَاهُ اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ عَنِ الْحَرَاثِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعْدٍ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۸

۱۔ زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

۲۔ ابومصعب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۷:۲

۳۔ الدراوردی (عبدالعزیز بن محمد): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۸:۳

۴۔ الجعید: اسے جعد بھی کہتے ہیں۔ جعد بن عبدالرحمٰن بن اوس ہے اور کبھی اپنے جد کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور مصغر یعنی جعید بھی بولا جاتا ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ الخامسۃ سے ہے ۱۴۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۵۵)

۵۔ عائشہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۸

۶۔ ابیھا (سعد بن ابی وقاص): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۸

اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۹

۱۔ قاسم بن زکریا: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۶:۱

۲۔ ابونعیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۶:۲

۳۔ فطر: فطر بن خلیفہ القرشی المخزومی ابوبکر الحناط الکوفی کا مولی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے انہیں ثقہ اور صالح الحدیث کے القابات سے یاد کیا ہے، ابن معین بھی ثقہ کہتے ہیں، العجلی انہیں ثقہ اور حسن الحدیث کہتے ہیں و كان فيه تشيع قليل آپ نے ۱۵۳ یا ۱۵۵ ہجری میں انتقال کیا (تہذیب جلد ۸، صفحہ ۳۰۱)

۴۔ عبداللہ بن شریک: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۰:۴

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

حدیث نمبر ۱۶/۶۰ | اَنۡبَأَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ یَحۡیَی الۡکُوۡفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ۲ وَهُوَ ابۡنُ قَادِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسۡرَائِیۡلُ ۳ عَنۡ عَبۡدِ اللهِ ۴ بۡنِ شَرِیۡکٍ عَنۡ حَارِثِ ۵ بۡنِ مَالِکٍ قَالَ سَعۡدُ ۶ بۡنُ مَالِکٍ قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غَزَا عَلٰی نَاقَةِ الۡحَمۡرَآءِ وَ خَلَّفَ عَلِیًّا فَجَاءَ عَلِیٌّ حَتّٰی تَعَدَّی النَّاقَةَ فَقَالَ یَارَسُوۡلَ اللهِ زَعَمَتۡ قُرَیۡشٌ اَنَّکَ اِنَّمَا خَلَّفۡتَنِیۡ اَنَّکَ اسۡتَثۡقَلۡتَنِیۡ وَ کَرِهۡتَ صُحۡبَتِیۡ وَبَکٰی فَنَادٰی رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ مَا مِنۡکُمۡ اَحَدٌ اِلَّا وَلَهٗ حَاجَةٌ بِابۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ اَمَا تَرۡضٰی اَنۡ تَکُوۡنَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَةِ هَارُوۡنَ مِنۡ مُّوۡسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیۡتُ عَنِ اللهِ عَزَّوَ جَلَّ وَ عَنۡ رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ | سعد بن مالک نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر جہاد کیلئے روانہ ہوئے اور (حضرت) علی علیہ السلام کو نائب بنایا۔ جناب علی المرتضیٰ آئے اور حضور ﷺ کی اونٹنی سے بھی آگے بڑھ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! قریش گمان کرتے ہیں کہ آپ نے مجھے اس لئے اپنے پیچھے چھوڑا کہ آپ مجھے بوجھ سمجھتے ہیں اور میرے ساتھ رہنے کو برا جانتے ہیں اور رونے لگے۔ تو رسول کریم ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلند آواز سے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ اس کو کوئی حاجت ابی طالب کے بیٹے کی طرف نہ ہو۔ کیا تو (اے علی) اس بات پر خوش نہیں کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا رتبہ تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، جناب علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا میں اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ سے راضی ہوا۔

بقیہ حاشیہ:۵: عبداللہ بن رقیم: عبداللہ بن رقیم کو ابی الرقیم اور ابن الارقم الکنانی الکوفی بھی کہا جاتا ہے۔ روی عن علی و سعد و عنه عبدالله بن شریک العامری --- قال البخاری فیه نظر (تہذیب جلد۵، صفحہ۲۱۲)

۶: سعد بن ابی وقاص: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۰

۱: احمد بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۰:۱

۲: علی بن قادم: علی بن قادم الخزاعی الکوفی ہے، صدوق ہے، شیعہ ہے، طبقۃ التاسعۃ سے ہے ۲۱۳ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب صفحہ ۲۴۸)

۳: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۳ ۔ ۴: عبداللہ بن شریک: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۰:۴

۵: حارث بن مالک: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال نمبر ۴۰:۵

(حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حل لغت نَاقَةَ: اونٹنی۔ اَلْحَمْرَآءُ: سرخ۔ تَعَدّٰی: آگے بڑھ آئے۔ زَعَمَ: گمان کرنا، جھوٹ بات کہنا، یہ لغت اضداد سے ہے یعنی جس طرح جھوٹی بات کہنے کو کہتے ہیں اسی طرح سچی بات کہنے کو بھی۔ اِسْتَثْقَلَنِیْ: آپ نے مجھے بوجھ جانا، ثِقْلٌ یا ثَقَالَةٌ: مصدر ہے جس کے معنی بھاری ہونا کے ہیں۔

تشریح ارشاد ہے ''اور (حضرت) علی علیہ السلام کو نائب بنایا'' یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرما کر خود غزوۂ تبوک کیلئے تشریف لے گئے۔ ارشاد ہے ''(جناب) علی المرتضیٰ آئے اور حضور ﷺ کی اونٹنی سے بھی آگے بڑھ آئے'' یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے چل کر لشکر اسلام سے آملے۔ اور حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی کو آگے بڑھ کر روکا۔ ارشاد ہے ''رسول کریم ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلند آواز سے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ اس کو کوئی حاجت ابی طالب کے بیٹے کی طرف نہ ہو'' یعنی ہر ایک شخص جناب ابوتراب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا محتاج ہے جس کسی کو بھی کسی مشکل کے وقت ضرورت پڑتی ہے تو جناب امام الاولیاء اس کی حاجت برآری فرماتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ ان کی ضرورتوں کو پورا فرماتے ہیں۔ ان کے مسائل حل فرماتے ہیں۔ ارشاد ہے ''جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ سے راضی ہوا'' یعنی اللہ جل جلالہ اور اس کے حبیب ﷺ کے ہر ارشاد پر میرا سر خم ہے اور میں اس کی اطاعت پر راضی اور خوش ہوں۔

حدیث نمبر ۶۱/۱۷ اَخْبَرَنَا عَمْرُو ۱ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ۲ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ۳ الْجُهَنِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهَا وَقِفِيْنِي هَلْ عِنْدَكِ شَيْئٌ عَنْ وَّالِدِكِ مُثْبَتٌ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

۶: سعد بن مالک: یہ سعد بن مالک دراصل سعد بن ابی وقاص ہے۔ ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۱

۱: عمرو بن علی: عمرو بن علی بن بحر بن کنیز نام ہے۔ ابو حفص کنیت ہے۔ الفلاس الصیر فی الباہل البصری ہے۔ ثقہ ہے۔ حافظ ہے اور طبقۃ العاشرہ سے ہے۔ ۲۴۹ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۱)

۲: یحییٰ بن سعید: یحییٰ بن سعید بن فروخ التیمی کی کنیت ابوسعید ہے۔ ثقہ متقن، حافظ اور امام ہے۔ طبقۃ التاسعۃ کے کبار سے ہے۔ ۱۹۸ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۷۵)

۳: موسیٰ الجہنی: موسیٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن کا لقب الجہنی اور کنیت ابوسلمۃ کوفی ہے۔ ثقہ اور عابد ہے لم یصح ان القطان طعن فیہ طبقۃ السادسۃ سے ہے۔ ۱۴۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۵۱)

ترجمہ | موسیٰ الجہنی فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ بنت علی کے پاس گیا۔تو میں نے ان کو کہا مجھے واقف کرو کہ کیا آپ کے پاس کوئی چیز آپ کے باپ سے ثابت ہے تو انہوں نے فرمایا اسماء بنت عمیس نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ (حضرت) ہارون علیہ السلام کا (حضرت) موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر ہاں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔

اسنادہ صحیح، رجالہ ثقاۃ (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین صفحہ ۷۸)

تشریح | ارشاد ہے ''تو میں نے ان کو کہا مجھے واقف کرو کہ کیا آپ کے پاس کوئی چیز آپ کے باپ سے ثابت ہے'' یعنی آپ کے والد گرامی جناب سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی فضیلت اور عظمت پر کوئی حکم ہے یا حدیث حضور نبی کریم ﷺ ہے یا آپ رضی اللہ عنہا کے پاس قوی دلیل کے ساتھ کوئی ثبوت موجود ہے۔ ارشاد ہے ''انہوں نے فرمایا کہ اسماء بنت عمیس نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ (حضرت) ہارون علیہ السلام کا (حضرت) موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر ہاں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں'' یعنی جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی فضیلت، عظمت اور بلندئ شان پر یہ ارشادِ نبوی ﷺ کی ایک جامع و مانع قوی برہان اور دلیل ظاہرہ اور حجت قاہرہ ہے جو کسی کو نصیب نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۱۸/۶۲ | اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ [۱] بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ [۲] بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوْسَی [۳] الْجُهَنِیِّ قَالَ اَدْرَکْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَلِیٍّ وَهِیَ ابْنَةُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً فَقُلْتُ لَهَا تَحْفَظِیْنَ عَنْ اَبِیْکِ شَیْئًا قَالَتْ لَا وَلٰکِنْ اَخْبَرَتْنِیْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ مِنْ بَعْدِیْ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۲

[۱] احمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱

[۲] جعفر بن عون: جعفر بن عون بن عمرو بن الحریث المخزومی صدوق ہے۔ طبقۃ التاسعۃ سے ہے ۲۰۷ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۵۶) قال ابن معین و ابن قانع "ثقة" وعن احمد "رجل صالح لیس به باس" و قال ابو حاتم "صدوق" (احمد میرین البلوشی خصائص امیر المؤمنین، صفحہ ۷۸)

[۳] موسیٰ الجہنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۱:۳

ترجمہ | موسیٰ جہنی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ بنت علی علیہ السلام سے ملا جب کہ ان کی عمر شریف اسی برس تھی میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ اپنے باپ سے کچھ یاد رکھتی ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں مگر ہاں مجھے اسماء بنت عمیس نے خبر دی ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، اے علی تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ ہارون (علیہ السلام) کا رتبہ موسیٰ (علیہ السلام) کے نزدیک تھا مگر ہاں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔ اسنادہ' صحیح (احمد میرین البلوشی، صفحہ ۷۸)

حدیث نمبر ۱۹/۶۳ | اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْم قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْم ۲ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ ۳ هُوَ ابْنُ صَالِح عَنْ مُوْسَی ۴ الْجُهَنِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ ۵ بِنْتِ عَلِیٍّ عَنْ اَسْمَآءَ ۶ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

ترجمہ | اسماء بنت عمیس سے روایت ہے یہ کہ رسول کریم ﷺ نے (جناب) علی المرتضیٰ کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا۔ مگر ہاں اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات (احمد میرین البلوشی، خصائص امیرالمومنین علی ابن ابی طالب صفحہ ۷۹)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۳

۱۔ احمد بن عثمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۲۵

۲۔ ابونعیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۴۶

۳۔ حسن بن صالح: حسن بن صالح بن صالح بن حی الثوری ثقہ، فقیہ اور عابد ہے۔ رمی باالتشیع، طبقہ السابعۃ سے ہے ۱۶۸ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۷۰)

۴۔ موسیٰ الجہنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۶۱

۵۔ فاطمۃ بنت علی علیہ السلام: یہ فاطمۃ بنت علی علیہ السلام بن ابی طالب ہے۔ اس کو فاطمۃ الصغریٰ بھی کہتے ہیں۔ اُم ولد کی بیٹی ہے۔ اپنے والد سے روایت کرتی ہے، کہا گیا ہے کہ اس نے باپ سے نہیں سنا بلکہ اپنے بھائی ابن الحنفیہ اور اسماء بنت عمیس سے روایت کرتی ہے اور اس سے حارث بن کعب الکوفی، حکم بن عبدالرحمٰن بن ابی نعم زر بن عروۃ بن عبیداللہ بن قشیر، عیسیٰ بن عثمان، موسیٰ الجہنی اور نافع بن ابی نعیم القاری روایت کرتے ہیں۔ ۱۱۷ ہجری میں وفات پائی۔ (تہذیب، جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۳)

۶۔ اسماء بنت عمیس: الخثعمیہ میمونہ بنت حارث کی بہن ہے۔ صحابیہ ہے اس سے روایت کرنے والوں میں اس کا بیٹا عبداللہ بن جعفر، پوتا قاسم بن محمد بن ابی بکر اور بھانجا عبداللہ بن عباس، دوسرا بھانجا عبداللہ بن شداد بن الہاد، سعید ابن مسیب، فاطمۃ بنت علی، ابو یزید المدنی، ابو بردہ بن ابی موسیٰ اور کئی دوسرے لوگ شامل ہیں۔ (تہذیب، جلد ۱۲، صفحہ ۳۹۸)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

بَابُ ذِكْرِ الْاَخُوَّةِ

''حضورِ اکرم پیغمبرِ اسلام احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور جناب امیر المومنین ابوتراب امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے بھائی ہونے کا ذکر ہے''

(اس باب میں تین احادیث شریف ہیں)

حل لغت | اَلْاَخُوَّةُ: اَخٌ سے ہے جس کے معنی بھائی، دوست اور ہم نشین کے ہیں۔

حدیث نمبر ۱/۶۴ | اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ النِّيسَابُوْرِيُّ وَ اَحْمَدُ ۲ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمِ اَوْدِيُّ وَ (اللَّفْظُ) لِمُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ۳ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ ۴ عَنْ سِمَاكٍ ۵ عَنْ عِكْرَمَةَ ۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۷ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَ اللهِ لَانَنْقَلِبُ عَلٰى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدَانَا اللهُ وَ اللهِ لَئِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ وَانْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ لَاُ قَاتِلَنَّ عَلٰى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتّٰى اَمُوْتَ اَوْ اُقْتَلَ وَ اللهِ اِنِّيْ لَاَخُوْهُ وَ وَلِيُّهٗ وَ وَارِثُهٗ وَ ابْنُ عَمِّهٖ وَ مَنْ اَحَقُّ بِهٖ مِنِّيْ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۴

۱: محمد بن یحییٰ: محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد بن فارس النیسابوری ثقہ، حافظ اور معزز ہے۔ طبقۃ الحادیۃ عشرۃ سے ہے۔ ۲۵۸ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۲۳)

۲: احمد بن عثمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۲۵

۳: عمرو بن طلحۃ: عمرو بن حماد بن طلحۃ القناد الکوفی کی کنیت ابو محمد ہے۔ اور کبھی اپنے جد کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ صدوق اور رمی بالرفض ہے۔ طبقۃ العاشرہ سے ہے ۲۲۲ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۵۹) یہ اسباط بن نصر الہمدانی، مسہر بن عبدالملک بن سلع، مندل بن علی، علی بن ہاشم بن البرید، عامر بن یسار، حماد بن ابی سلیمان، مطلب بن زیاد، جعفر بن سلیمان اور بہت سے دوسرے لوگوں سے روایت کرتا ہے۔ اور اس سے مسلم، جابر بن سمرہ کی حدیث مسح حدود الولدان روایت کرتا ہے۔ بخاری کتاب الادب میں نیز ابوداؤد اور نسائی (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضور رسول کریم ﷺ کی زندگی میں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس اگر پیغمبر ﷺ وصال فرمائیں یا شہید ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ اللہ کی قسم کہ ہم اپنی ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی۔ اللہ کی قسم اگر وہ وصال پا جائیں یا شہید ہو جائیں اور تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ تو ضرور بالضرور میں اس چیز پر لڑوں گا جس پر حضرت رسول کریم ﷺ نے لڑائی کی یہاں تک کہ میں مر جاؤں یا شہید ہو جاؤں۔ قسم ہے اللہ کی کہ میں اس (آپ ﷺ) کا بھائی ہوں اور اس (ﷺ) کا ولی ہوں، اور اس ﷺ کا وارث ہوں اور اس (ﷺ) کے چچا کا بیٹا ہوں اور مجھ سے زیادہ اس (ﷺ) کا کوئی اور حقدار نہیں ہے۔

تشریح ارشاد ہے ”اللہ کی قسم کہ ہم اپنی ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی“، یعنی جبکہ اللہ جل جلالہٗ نے ہمیں دولتِ ایمان سے نوازا ہے۔ قرآن مجید اور حضور ﷺ کی سنت مبارکہ ہمارے پاس ہدایت کی روشن مشعلیں موجود ہیں تو پھر ہمارے گمراہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ارشاد ہے ”تو ضرور بالضرور میں اس چیز پر لڑوں گا جس پر حضور ﷺ نے لڑائی کی یہاں تک کہ میں مر جاؤں یا شہید ہو جاؤں“، یعنی پیغمبر اسلام ﷺ نے اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے جو جہاد کا راستہ متعین فرمایا ہے میں کافروں کے ساتھ اسی طرح جہاد کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو جائے۔ اگرچہ اس مقصد عظیم کے حصول میں میرا

بقیہ حاشیہ: بھی روایت کرتے ہیں۔ اور ابن ماجہ اپنی تفسیر میں بواسطہ عبداللہ بن محمد المسندی اور کئی دیگر روایت کرتے ہیں۔ ابن معین اور ابو حاتم نے کہا صدوق ہے۔ ابوداؤد نے کہا رافضی ہے۔ ذکر عثمان بشیئی فطلبه السلطان فهرب. اور مطین نے کہا ثقہ ہے۔ (تہذیب، جلد ۸ صفحہ ۲۲)

۴: اسباط: اسباط بن محمد بن عبدالرحمٰن بن خالد بن میسرہ القرشی ہے، ابو محمد کا مولیٰ ہے ۱۹۹ ہجری میں فوت ہوا (التہذیب، جلد ۱، صفحہ ۲۱۱)

۵: سماک: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۵:۴

۶: عکرمۃ: عکرمہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس کا غلام ہے۔ بربری الاصل ہے۔ ثقہ ہے، ثبت، عالم بالتفسیر ہے۔ ابن عمر سے اس کی تکذیب ثابت نہیں ہے اور نہ ہی اس سے بدعت ثابت ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۰۷ ہجری یا اس کے لگ بھگ وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۴۲) اس کی کنیت ابو عبداللہ المدنی ہے۔ یہ پہلے حصین بن ابی الحر العنبری کا غلام تھا۔ جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مصر کے گورنر مقرر ہوئے۔ تو انہوں نے یہ (عکرمہ) آپ کو بخشا۔ یہ اپنے آقا (ابن عباس رضی اللہ عنہ) علی بن ابن طالب رضی اللہ عنہ، حسن بن علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب سے روایت کرتا ہے۔ اور اس سے ابراہیم النخعی ابوالشعثاء، جابر بن زید، شعبی، ابواسحاق السبیعی، ابوالزبیر قتادہ، سماک بن حرب اور بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ (تہذیب، جلد ۷ صفحہ ۲۶۳)

۷: ابن عباس رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۳:۸

وصال ہو جائے یا میں شہید کر دیا جاؤں۔ ارشاد ہے ''قسم ہے اللہ کی کہ میں اس (ﷺ) کا بھائی ہوں اور اس (ﷺ) کا ولی ہوں اور اس (ﷺ) کا وارث ہوں اور اس (ﷺ) کے چچا کا بیٹا ہوں اور مجھ سے زیادہ اس (ﷺ) کا کوئی اور حقدار نہیں ہے''، یعنی جس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے اور مسجد کی تعمیر ہو چکی تو حضور پیغمبر اسلام ﷺ نے مہاجرین اور انصار صحابہ میں مواخاۃ کروائی۔ اس وقت آنحضرت ﷺ جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر پر رونق افروز تھے۔ آپ ﷺ نے انصار کو جمع فرمایا۔ اس موقع پر پینتالیس (۴۵) مہاجر موجود تھے۔ حضور ﷺ نے انصار کو ارشاد فرمایا ''یہ تمہارے بھائی ہیں'' پھر مہاجرین اور انصار سے دو دو اشخاص کو بلا کر فرماتے گئے۔ یہ اور تم بھائی بھائی ہو۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا اتنا اثر ہوا کہ ان ہر دو حضرات میں حقیقی بھائیوں سے زیادہ آپس میں محبت اور ایثار موجزن رہا۔ اس مواخاۃ کے رشتہ سے جو حضرات آپس میں بھائی بھائی بنے اس میں سے بعض حضرات کے یہ نام ہیں جناب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خارجہ بن زید انصاری کے بھائی بنے۔ جناب سیدنا عمر فاروق عتبان بن مالک انصاری کے بھائی بنے اور جناب سیدنا عثمان ذی النورین اوس بن ثابت انصاری کے بھائی بنے وغیرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم۔

صاحبِ ترمذی جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں مواخاۃ فرمائی تو جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام روتے ہوئے تشریف لائے اور عرض کی کہ آپ نے اپنے صحابہ کے درمیان تو مواخاۃ قائم فرما دی اور کسی ایک کو میرا بھائی نہیں بنایا۔ تو جناب سیدنا و مولانا شفیعنا رسول کریم ﷺ نے فرمایا'' انت اخی فی الدنیا و الاخرۃ '' اے علی! تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

وقال هذا حديث حسن غريب

حدیث نمبر ۲/۶۵ | اَخبَرَنِي الْفَضْلُ ۱ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ۲ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ۳ عَنْ عُثْمَانَ ۴ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِىْ صَادِقٍ ۵ عَنْ رَبِيْعَةَ ۶ بْنِ نَاجِدٍ اَنَّ رَجُلًا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۵

۱: فضل بن سہل: فضل بن سہل بن ابراہیم الاعرج البغدادی ہے۔ اصل میں خراسان کا رہنے والا تھا۔ صدوق ہے۔ طبقہ الحادیۃ عشرۃ سے ہے۔ ۲۲۵ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۷۵)

۲: عفان بن مسلم: عفان بن مسلم بن عبداللہ الباہلی ہے۔ ابو عثمان کنیت ہے۔ ثقہ اور ثبت ہے۔ ابن المدائنی نے کہا کہ اگر اسے حدیث کے کسی حرف میں شک پڑ جاتا تو اسے ترک کر دیتا ربما وھم طبقہ العاشرۃ کے کبار سے ہے۔ ۲۱۹ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۴۰)

۳: ابوعوانہ (الوضاح): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۳:۳

(حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

قَالَ لِعَلِیِّ ابنِ اَبِی طَالِبٍ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ لِمَ وَرِثْتَ ابْنَ عَمِّکَ دُوْنَ عَمِّکَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ دَعٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَصَنَعَ لَهُمْ مُدًّا مِنْ طَعَامٍ قَالَ فَاَ کَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَ بَقِیَ الطَّعَامُ کَمَا هُوَ کَاَنَّهٗ لَمْ یُمَسَّ ثُمَّ دَعَا بِغُمَرٍ فَشَرِبُوْا حَتّٰی رَوَوْا وَبَقِیَ الشَّرَابُ کَاَنَّهٗ لَمْ یُمَسَّ اَوْلَمْ یُشْرَبْ فَقَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلَیْکُمْ خَاصَّةً وَّ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً وَ قَدْرَأَیْتُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا قَدْ رَأَیْتُمْ فَاَیُّکُمْ یُبَایِعُنِیْ عَلٰی اَنْ یَّکُوْنَ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَ وَارِثِیْ وَ وَزِیْرِیْ فَلَمْ یَقُمْ اِلَیْهِ اَحَدٌ فَقُمْتُ اِلَیْهِ وَ کُنْتُ اَصْغَرَ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ اجْلِسْ قَالَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کُلَّ ذَالِکَ اَقُوْمُ اِلَیْهِ فَیَقُوْلُ اجْلِسْ حَتّٰی کَانَ فِی الثَّالِثَةِ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی یَدَیَّ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ اَخِیْ وَ صَاحِبِیْ وَ وَزِیْرِیْ فَبِذَالِکَ وَرِثْتُ ابْنَ عَمِّیْ دُوْنَ عَمِّیْ

ترجمہ ربیعہ بن ناجد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے علی ابن ابی طالب سے کہا اے امیر المومنین! تو اپنے چچا کے بیٹے کا کیسے وارث بنا بجائے اپنے چچا کے۔ (امیر المومنین ﷜) نے فرمایا، اکٹھا کیا رسول اللہ ﷺ نے یا بلایا رسول اللہ ﷺ نے عبدالمطلب کی ساری اولاد کو پس ان سب کیلئے ایک مد طعام کا کھانا تیار کیا۔ فرماتے ہیں سب نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا اتنا ہی باقی موجود تھا جتنا پکایا گیا تھا گویا کہ اسے چھوا تک نہیں گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے پانی کا پیالا منگوایا۔ پس ساری قوم نے اسی سے پانی پیا یہاں تک کہ خوب سیراب ہو گئے اور

بقیہ حاشیہ: ۴ عثمان بن المغیرہ: عثمان بن المغیرہ الثقفی مولاھم ابوالمغیرہ الکوفی الأعشی ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ السادستہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۳۶)

۵ ابی صادق: اس کا نام مسلم بن یزید اور بعض کے نزدیک عبداللہ بن ناجد ہے۔ یہ اپنی کنیت ابوصادق سے معروف ہے۔ یہ ربیعہ بن ناجد، حنف بن سلیم، عبدالرحمٰن بن یزید، النخعی وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور اس سے سلمۃ بن کھیل، عثمان بن المغیرہ اور شعیب بن الحجاب وغیرہم روایت کرتے ہیں۔ یعقوب بن شیبہ نے کہا ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اسے اپنی ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ابن ابی حاتم نے اسے مستقیم الحدیث کہا ہے۔ ابن سعد نے کہا وکان و رعا مسلما قلیل الحدیث یتکلمون فیه. (تہذیب، جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۰)

۶ ربیعہ بن ناجد: ربیعہ بن ناجد الازدی الکوفی ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ ابی صادق کا بھائی ہے۔ جو اس سے روایت کرتا ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ الثانیہ سے ہے (التقریب، صفحہ ۱۰۲) یہ حضرت علی ﷜، ابن مسعود ﷜، عبادہ بن صامت ﷜ سے روایت کرتا ہے اور اس سے ابی صادق روایت کرتا ہے۔ (تہذیب، جلد ۳، صفحہ ۲۶۳)

پانی اتنا ہی (موجود) تھا جتنا پہلے اس پیالا میں تھا گویا کہ اسے چھوا تک نہیں گیا یا کسی نے پیا ہی نہیں۔ تو ارشاد فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! تمہاری طرف خاص طور پر اور لوگوں کی طرف عام طور پر بھیجا گیا ہوں اور تم نے اس امت سے جو دیکھنا تھا تحقیق وہ دیکھا۔ پس تم میں سے کون میری بیعت کرتا ہے کہ میرا بھائی، میرا اصاحب، میرا وارث اور میرا وزیر بن جائے۔ کوئی ایک بھی ان کی طرف نہ اٹھا پس میں ان کی طرف آگے بڑھا حالانکہ میں ان لوگوں میں سب سے کم عمر تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علی بیٹھ جا، تین بار آپ ﷺ نے یہ کلمات فرمائے۔ میں ہر بار آپ ﷺ کی دعوت پر کھڑا ہوتا تھا سو حضور ﷺ فرماتے کہ بیٹھ جا، یہاں تک کہ جب تیسری بار ہوئی تو پھر اپنا ہاتھ مبارک میرے ہاتھ پر رکھا۔ پھر ارشاد فرمایا تو میرا بھائی ہے اور میرا اصاحب ہے اور میرا وزیر ہے پس اسی واسطے سے میں اپنے چچا کے بیٹے کا وارث ہوا سوائے اپنے چچا کے۔

حل لغت مُدّ: چوتھا صاع پیمانہ ہوتا ہے، امام ابوحنیفہ ؓ کے نزدیک مُد دو رطل کا ہوتا ہے، تو صاع کے آٹھ رطل ہوئے، ہمارے ہاں مُد بقدر دس چھٹانک کے ہے۔ شَبِعُوا: خوب شکم سیر ہو گئے، شَبْعٌ: مصدر ہے، شکم سیر ہونا، پیٹ بھرا ہونا۔ اَلغُمَرُ: چھوٹا پیالہ غمار اور اغمار جمع ہے۔ (مصباح اللغات صفحہ ۵۹۵)۔ الرَّوِیُّ: مصدر ہے جبکہ قرینہ شرب (پینا) ہو تو معنی ہے پوری سیرابی۔

تشریح ارشاد ہے ”اے امیر المومنین! تو اپنے چچا کے بیٹے کا کیسے وارث بنا۔ بجائے اپنے چچا کے“ یعنی چاہئے تو یہ تھا کہ آپ اپنے اپنا چچا کے وارث بنتے مگر بجائے اس کے آپ اپنے چچا کے بیٹے یعنی حضور سرور عالم و عالمیان جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کس طرح وارث بن گئے ہیں۔ ارشاد ہے ”اکٹھا کیا رسول اللہ ﷺ نے یا، بلایا رسول اللہ ﷺ نے عبدالمطلب کی ساری اولاد کو“ یعنی یہ راوی کا شک ہے کہ یہ فرمایا کہ اکٹھا کیا یا یہ فرمایا کہ بلایا بہر حال معنی ایک ہی ہے کہ عبدالمطلب کی ساری اولاد کو توحید و رسالت کی دعوت دینے کیلئے ایک مقام پر بلایا۔ جمع کیا اور اکٹھا کیا۔ ارشاد ہے ”ان سب کیلئے ایک مد طعام کا کھانا تیار کیا“ یعنی تمام بنی عبدالمطلب کی دعوت صرف دس چھٹانک طعام سے فرمائی۔ ارشاد ہے ”اور پانی اتنا ہی باقی (موجود) تھا جتنا پہلے اس پیالہ میں تھا گویا کہ اسے چھوا تک نہیں گیا یا کسی نے پیا ہی نہیں“ یعنی حضور پاک، صاحبِ لولاک صاحبِ آیات بینات و صاحبِ معجزاتِ عظیمہ جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا کتنا عظیم معجزہ بنی عبدالمطلب کیلئے ظاہر و باہر تھا کہ اتنا مختصر سا اور قلیل

کھانا تمام بنی عبدالمطلب نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا اور پانی سیراب ہو کر پیا۔ اور پھر بھی بفضلہٖ تعالیٰ کھانا اور پانی کم نہ ہوا۔ ان کیلئے آپ ﷺ کی نبوت بزرگی، شرافت اور عظمت پر یہی دلیل کافی تھی جب وہ کھانے پینے سے فارغ ہو گئے۔ ارشاد ہے ''اے عبدالمطلب کی اولاد تمہاری طرف خاص طور پر اور لوگوں کی طرف عام طور پر بھیجا گیا ہوں''، یعنی تمہیں خصوصی دعوت اسلام دے رہا ہوں چونکہ تم رشتہ میں میرے انتہائی قریب ہو اور میری اس گذری ہوئی چالیس سالہ گھریلو زندگی سے خوب اچھی طرح واقف ہو کہ میں نے کسی کے ساتھ کبھی بھی ناشائستہ بات تک نہیں کی۔ کسی کے ساتھ کبھی بھی جھوٹا وعدہ نہیں کیا، کسی کو کسی وقت بھی دھوکہ نہیں دیا، کسی شخص کی امانت میں خیانت نہیں کی۔ ہر ایک کے حقوق کی پاسداری کی ہے اور تم ان سب باتوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہو اور واقف ہو کیونکہ تم لوگ میرے انتہائی قریبی رشتہ دار اور عزیز ہو۔ لہٰذا میں تمہیں خصوصی طور پر توحیدِ الٰہی اور اپنی نبوت کی دعوت دیتا ہوں اسے قبول کرو اور دین اسلام کے غلبہ کا باعث بنو۔ ارشاد ہے ''اور تم نے اس امت سے جو دیکھنا تھا تحقیق وہ دیکھ لیا''، یعنی مکہ مکرمہ کے رہنے والے بجائے دعوتِ اسلام کے قبول کرنے کے مظالم پر اتر آئے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیف دینے سے گریز نہیں کرتے۔ ارشاد ہے ''کوئی ایک بھی ان کی طرف نہ اٹھا''، یعنی عبدالمطلب کی اولاد سے کسی ایک نے بھی قبولِ اسلام کیلئے حضور ﷺ کی طرف قدم نہ بڑھائے۔ ارشاد ہے ''پس میں ان کی طرف آگے بڑھا حالانکہ میں ان لوگوں میں سب سے کم عمر تھا''، یعنی جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیعت کیلئے آگے بڑھا، باوجود اس کے کہ اس مجلس میں میں ان سب سے کم عمر تھا۔ ارشاد ہے ''میں ہر بار آپ ﷺ کی دعوت پر کھڑا ہوتا تھا''، یعنی آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بیعت کیلئے آگے بڑھتا تھا۔ ارشاد ہے ''پھر اپنا ہاتھ مبارک میرے ہاتھ پر رکھا''، یعنی مجھے اپنے دستِ مبارک پر بیعت فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا ''تو میرا بھائی ہے اور میرا صاحب ہے اور میرا وزیر ہے'' اس حدیث میں صرف یہ تین باتیں بیان کی گئی ہیں۔ مگر اسی حدیث میں جو کہ مصر کی مطبوعہ ہے۔ اس میں اَنْتَ اَخِیْ ، وَصَاحِبِیْ وَ وَارِثِیْ وَ وَزِیْرِیْ کے الفاظ موجود ہیں۔ نیز ''مجمع الزوائد'' جلد ۸ صفحہ ۳۰۲، ''الریاض النضرہ'' جلد ۲ صفحہ ۱۶۷، ''کنز العمال'' جلد ۶ صفحہ ۴۸ پر بھی یہی الفاظ ہیں۔ ارشاد ہے ''پس اس واسطے سے میں اپنے چچا کے بیٹے کا (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) کا وارث ہوا سوائے اپنے چچا کے''۔

حدیث نمبر ۳/۶۶ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ١ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ٢ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ٣ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ٤ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْحَارِثِ ٥ بْنِ حَصِيْرَةَ عَنْ اَبِیْ سُلَيْمَانَ ٦ الْجُهَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَنَا عَبْدُاللهِ وَ اَخُوْ رَسُوْلِهٖ

ترجمہ ابوسلیمان جہنی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں۔ میں نے (سیدنا) علی المرتضیٰ سے سنا جبکہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے، فرماتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی ہوں۔

تشریح بعض دوسری کتابوں میں ان الفاظ سے زیادہ کچھ لکھے ملتے ہیں۔ مگر جس کتاب سے یہ ترجمہ ہو رہا ہے اس کتاب میں چونکہ وہ زائد الفاظ موجود نہیں اس لئے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۶

۱: زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

۲: عثمان: عثمان بن محمد بن ابراہیم بن عثمان العبسی کی کنیت ابوالحسن ہے، ثقہ، حافظ اور مشہور ہے۔ وله اوهام اور کہا گیا ہے کان لا يحفظ القران. طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۳۹ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۳۶)

۳: عبداللہ بن نمیر: یہ عبداللہ بن نمیر الہمدانی ہے۔ ابوہشام اس کی کنیت ہے۔ ثقہ ہے۔ صاحب حديث من اهل السنة. طبقہ التاسعۃ کے اکابر سے ہے ۱۹۹ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۹۲)

۴: مالک بن مغول: مالک بن مغول کوفی کی کنیت ابوعبداللہ ہے ثقہ اور ثبت ہے۔ طبقہ السابعۃ کے کبار سے ہے ۱۵۹ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۲۷)

۵: الحارث بن حصیرۃ: الحارث بن حصیرۃ الازدی کی کنیت ابونعمان ہے کوفی ہے، صدوق ہے، يخطى و رمى بالرفض. طبقہ السادسۃ ہے۔ (التقریب، ص ۵۹) ابن معین اور مصنف نے اسے ثقہ لکھا۔ و قدح فيه ابو حاتم و ابن عدى و العقيلى . اگر اس کے مخالف کوئی حدیث نہ ملے تو یہ حدیث انشاء اللہ حسن ہے۔ (ابواسحاق الحوینی، خصائص امام علی ؓ، صفحہ ۶۵)

۶: ابی سلیمان الجہنی: اس کا نام زید بن وہب الجہنی ہے۔ اس کی کنیت ابوسلیمان کوفی ہے۔ مخضرم ہے۔ ثقہ اور عظیم المرتبت ہے۔ لم يصب من قال فى حديثه خلل ۸۰ھ اور ۹۶ھ ہجری کے درمیان فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۱۴)۔ ابن معین نے کہا ''ثقہ ہے'' ابن خراش نے کہا ''ثقہ ہے'' ابن سعد نے کہا ''ثقہ ہے'' العجلی نے کہا ''ثقہ ہے'' وقال يعقوب بن سفيان فى حديثه خلل كثير (تہذیب، صفحہ ۴۲۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ

"حضور سید الانبیاء ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا

ذکر ہے کہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں"

(اس باب میں تین احادیث شریف ہیں)

قبلہ عالم حضرت سید مہر علی شاہ صاحب چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں

حُبِّ نبی ہے مہرِ علی اور مہرِ علی ہے حُبِّ نبی

لحمک لحمی جسمک جسمی فرق نہیں مابین پیا

حدیث نمبر ۱/۶۷ اَنْبَاَنَا بِشْرُ ۱ بْنُ هِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ ۲ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيْدَ ۳ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ ۴ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ ۵ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا، یہ کہ (جناب) علی المرتضٰی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر مومن کے ولی ہیں۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۷

۱: بشر بن ہلال: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵: ۱ ۲: جعفر بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵: ۲

۳: یزید الرشک: یزید بن ابی یزید الضبعی کی کنیت ابوالازہر ہے بصری ہے اور الرشک کے لقب سے مشہور ہے۔ ثقہ اور عابد ہے وھم من لین اور طبقۃ السادستہ سے ہے ۱۳۰ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۵)

۴: مطرف بن عبداللہ: مطرف بن عبداللہ بن الشخیر العامری الحرشی ہے۔ ابوعبداللہ کنیت ہے۔ البصری ہے ثقہ، عابد اور فاضل ہے۔ طبقۃ الثانیۃ سے ہے ۹۵ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۳۹) ۵: عمران بن حصین: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۱: ۷

تشریح ارشاد ہے "یہ کہ (جناب) علی المرتضٰی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر ایک مومن کے ولی ہیں" یعنی حضور سید الکل، فخر رسل، امام الانبیاء ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے جناب امیر المومنین علی المرتضٰی علیہ السلام کے اعلیٰ مقام اور عظیم منزلت کی ایک عظیم الشان نشاندہی ہو رہی ہے گویا وجوداً، ظاہراً اور باطناً پیغمبر اسلام ﷺ اور جناب علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک ہی نور کے دو وجود ہیں

من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری!

اسناده صحيح ، (ابواسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی صفحہ ٦٦)

حدیث نمبر ٢/٦٨ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ١ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ٢ بْنُ حَبَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ ٣ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ٤ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَبْشِيُّ ٥ بْنُ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحٰقَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ فَقَالَ وَقَفَ عَلِيٌّ هٰهُنَا فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ وَ رَوَاهُ اِسْرَائِيْلُ فَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْكَ

ترجمہ حبشی بن جنادہ سلولی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ تو میں نے ابی اسحاق سے کہا کیا تو نے یہ حدیث اس سے سنی ہے تو اس نے کہا کہ جناب علی المرتضٰی اس جگہ موجود تھے۔ تو اس نے یہ حدیث مجھے بیان کی۔ نیز اسرائیل ابی اسحاق سے اور وہ براء سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ حضور رسول کریم ﷺ نے (جناب) علی (المرتضٰی) رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ٦٨

١: احمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ٦: ١

٢: زید بن حباب: زید بن حباب کی کنیت ابوالحسین العکلی ہے۔ خراسان میں رہتا تھا۔ پھر کوفہ آیا۔ صدوق ہے۔ طبقة التاسعة سے ہے۔ ٢٠٣ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ١١٢)

٣: شریک (بن عبداللہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ٣١: ٣ ٤: ابواسحاق (السبیعی): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ٢٢: ٤

٥: حبشی بن جنادة رضی اللہ عنہ: حبشی بن جنادة السلولی صحابی ہے۔ کوفہ میں سکونت پذیر رہا۔ (التقریب، صفحہ ٦٢)

تشریح ارشاد ہے ''میں نے ابی اسحاق سے کہا کیا تو نے یہ حدیث اس سے سنی ہے''، یعنی اسرائیل نے ابی اسحاق سے دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث تو نے خود حبشی بن جنادہ السلولی سے سنی ہے۔ رَوَاهُ، الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ وَ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ

اسناده حسن (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین صفحہ ۸۷)

حدیث نمبر ۶۹/۳ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ [۱] بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ [۲] وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجَرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ [۳] عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ [۴] عَنْ هُبَيْرَةَ [۵] بْنِ يريم وَ هَانِئٍ [۶] بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ [۷] قَالَ لَمَّا صَدَرْنَا مِنْ مَكَّةَ اِذَابِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِیْ يَاعَمِّ يَاعَمِّ فَتَنَا وَلَهَا عَلِيٌّ وَّ اَخَذَهَا فَقَالَ لِفَاطِمَةَ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ فَحَمَلَهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ وَ زَيْدٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِیَ ابْنَةُ عَمِّیْ قَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّیْ وَ خَالَتُهَا تَحْتِیْ وَ قَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ اَخِیْ فَقَضٰی بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَ خُلُقِیْ وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا

ترجمہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب ہم مکہ مکرمہ سے لوٹے۔ ناگاہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی پکارتی تھی اے چچا اے چچا پس جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور اس کو اٹھالیا تو (جناب) فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اپنے چچا کی بیٹی کو لے پس اس (فاطمہ سلام اللہ علیہا) نے اسے اٹھالیا۔ سو جھگڑے علی، جعفر اور زید (جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام) نے فرمایا کہ اس کی پرورش میں کروں گا۔ اس لئے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ (جناب) جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے۔ اور اس کی خالہ میری بیوی ہے اور زید نے کہا کہ یہ تو میرے بھتیجی ہے۔ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پرورش کرنے کا اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ فرمایا کہ خالہ بجائے والدہ کے ہوتی ہے۔ اور (حضرت) علی کو ارشاد فرمایا ''اے علی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں'' اور جناب جعفر کو فرمایا کہ تو پیدائش اور خلق میں میرے مشابہ ہے اور زید کو فرمایا کہ تو ہمارا بھائی ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۹

[۱] احمد بن حرب: احمد بن حرب بن محمد بن علی بن حیان بن مازن بن الغضوبہ الطائی الموصلی ہے۔ صدوق ہے طبقہ العاشرۃ سے ہے۔ ۲۶۳ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۲)

(حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حل لغت صَدَرَ :لوٹنا، رجوع کرنا، لوٹانا۔ نیل، یانالَ یانالَۃً: پہنچنا، مراد حاصل کرنا، گالی دینا۔

تشریح ارشاد ہے ''ناگاہ حمزہ کی بیٹی پیچھے سے پکارتی تھی'' یعنی جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی پیچھے سے پکارتی تھی چلا چلا کر آواز کر رہی تھی۔ ارشاد ہے ''پس جناب علی وہاں پہنچے اور اس کو اٹھا لیا'' یعنی جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نے اس صاحبزادی کی پکار پر اس کے پاس پہنچے اور اس کو سنبھال لیا۔ ارشاد ہے ''سو جھگڑے علی، جعفر اور زید'' یعنی اس صاحبزادی کی پرورش کرنے کے متعلق ان تینوں حضرات (علی المرتضیٰ، جناب جعفر اور حضرت زید) کے مابین جھگڑا ہوا۔ ان میں سے ہر ایک صاحب کی یہ خواہش تھی کہ اس لڑکی کی میں پرورش کروں اور ہر ایک اپنی اپنی دلیل دینے لگے۔ ارشاد ہے ''کہ خالہ بجائے والدہ کے ہوتی ہے'' یعنی وہ صاحبزادی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب جعفر کے حوالے کی اس لئے کہ اس لڑکی کی خالہ جناب جعفر کی بیوی تھی۔ نیز یہ بھی واضح ہوا کہ خالہ ماں کے برابر ہوا کرتی ہے۔ ارشاد ہے ''اور حضرت علی کو ارشاد فرمایا اے علی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں'' یعنی یہ حدیث شریف کا ٹکڑا اس باب سے متعلق ہے۔ یعنی حضرت علی علیہ السلام کی کمال فضیلت یہ ہے۔

صحیح اسنادہ حسن (احمد میرین البلوشی، خصائص المؤمنین صفحہ ۸۸)

بقیہ حاشیہ ۲: قاسم بن یزید: قاسم بن یزید الجرمی کی کنیت ابو یزید الموصلی ہے۔ ثقہ اور عابد ہے۔ طبقہ التاسعہ سے ہے ۱۹۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۸۰)

۳: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۳

۴: ابی اسحاق (السبیعی): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۵: ہبیرہ بن یریم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۵

۶: ہانی بن ہانی: ہانی بن ہانی الہمدانی الکوفی مستور ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۶۳)

۷: علی المرتضیٰ علیہ السلام: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

ذِكۡرُ قَوۡلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ كَنَفۡسِيۡ

''حضور سید دو عالم ﷺ کے اس ارشاد کا بیان ہے کہ علی المرتضیٰ علیہ السلام میری جان کی طرح ہے''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حل لغت كنفسی: میری جان کی طرح، میری ذات کی مانند۔ ک: کی مانند۔ یہ حروف تہجی میں بائیسواں حرف ہے۔ ک جارہ اور غیر جارہ ہوتا ہے تشبیہ، تعلیل، استعلاء مبادرت تاکید اور زائد بھی ہوتا ہے۔ یہاں پر تشبیہ واقع ہے جیسے زید کالاسد

حدیث نمبر ۱/۷۰ اَنۡبَاَنَا الۡعَبَّاسُ ۱؎ بۡنُ مُحَمَّدِ الدَّوۡرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الۡاَحۡوَصُ ۲؎ بۡنُ جَوَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوۡنُسُ ۳؎ ابۡنُ اَبِيۡ اِسۡحٰقَ ۴؎ عَنۡ اَبِيۡ اِسۡحٰقَ عَنۡ زَيۡدِ ۵؎ بۡنِ يُثَيۡعٍ عَنۡ اَبِيۡ ذَرٍّ ۶؎ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيَنۡتَهِيَنَّ بَنُوۡ وَكِيۡعَةَ اَوۡ لَاَبۡعَثَنَّ اِلَيۡهِمۡ رَجُلًا كَنَفۡسِيۡ يَتَقَدَّمُ فِيۡهِمۡ اَمۡرِيۡ فَيَقۡتُلُ الۡمُقَاتِلَةَ وَ يَسۡبِي الذُّرِّيَّةَ فَمَارَاعَنِيۡ اِلَّا وَ كَفُّ عُمَرَ فِيۡ حُجۡزَتِيۡ مِنۡ خَلۡفِيۡ قَالَ مَنۡ تَعۡنِيۡ قَالَ مَا اِيَّاكَ اعنی وَ لَا صَاحِبَكَ قَالَ فَمَنۡ تَعۡنِيۡ قَالَ خَاصِفَ النَّعۡلِ قَالَ وَ عَلِيٌّ يَخۡصِفُ النَّعۡلِ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۰

۱؎ عباس بن محمد: عباس بن محمد بن حاتم الدوری کی کنیت ابو الفضل البغدادی ہے۔ اصل میں خوارزمی ہے۔ ثقہ، حافظ، طبقہ الحادیہ عشرہ سے ہے۔ ۲۷۱ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۶۶)

۲؎ الاحوص بن جواب الضبی: الاحوص بن جواب الضبی کی کنیت ابا الاجواب کوفی ہے، صدوق ہے ربما وھم طبقہ التاسعہ سے ہے، ۲۱۱ ہجری میں فوت ہوا (التقریب، صفحہ ۲۵)

۳؎ یونس بن ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۳ ۴؎ ابی اسحاق السبیعی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۲۲:۴

۵؎ زید بن یثیع الہمدانی الکوفی ثقہ و مخضرم ہے، طبقہ الثانیہ سے ہے۔ (التقریب صفحہ ۱۱۴)

ترجمہ ابی ذر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ البتہ ضرور بالضرور بنو وکیع[1] باز آجائیں یا البتہ ضرور بالضرور میں ان کی طرف ایک ایسے معزز شخص کو بھیجوں گا جو میری اپنی جان کی طرح ہے وہ میرا حکم ان لوگوں کے سامنے پیش کرے گا۔ پس لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور ان کی اولادوں کو قید کرے گا۔ پس عمر رضی اللہ عنہ کے میری کمر پر ہاتھ رکھنے نے مجھے متوجہ کیا۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کی مراد کس شخص سے ہے۔ (حضور ﷺ) نے ارشاد فرمایا نہ تو، تو اور نہ ہی تیرا ساتھی میں مراد رکھتا ہوں۔ پھر عرض کیا کہ آپ کی مراد کسی شخص سے ہے۔ ارشاد فرمایا (میری مراد) جوتا سینے والے سے ہے۔ (جناب عمر نے) فرمایا اور علی جوتا سیتے تھے۔

حل لغت سَبٰی، یَسْبِیْ، سَبْیًا: دشمن کو قید کرنا۔ رَاعِنِیْ: مجھے متوجہ کیا۔

تشریح ارشاد ہے ''بنو وکیع باز آجائیں'' یعنی بنو وکیع کفار عرب کا ایک قبیلہ تھا اور یہ مسلمانوں کو بہت پریشان اور تنگ کرتا تھا اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ اپنی ان بے ہودہ اور آزار دہ حرکتوں سے باز آجائیں۔ ارشاد ہے ''میں ان کی طرف ایک ایسے معزز شخص کو بھیجوں گا جو میری اپنی جان کی طرح ہے'' یعنی رجلاً کی تنوین اس مقام پر تفخیم شان کیلئے ہیں گویا یہ شخص جس کو بھجوانے کا ارادہ ہے وہ بڑی شرافت اور عزت اور مکرمت والا ہے۔ یعنی جس طرح میری عزت وحرمت ہے اسی طرح اس کی ذات کی بھی عزت وحرمت ہے اور وہ بعینہٖ میری ذات مبارکہ کی مانند ہے۔ ارشاد ہے ''میرا حکم ان لوگوں کے سامنے پیش کرے گا'' یعنی بنو وکیع قبیلے کو میرا یہ حکم پہنچائے گا اور سنائے گا۔ ارشاد ہے ''لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور ان کی اولاد کو قید کرے گا'' یعنی وہ ایسا بہادر، دلیر اور شجاع ہے کہ آخر دم تک لڑ کر فتح حاصل کرے گا، اور وہاں میرا حکم نافذ کر کے حکومتِ الٰہی قائم کرے گا اور نظام مصطفیٰ ﷺ کا علم بلند کرے گا۔ ارشاد ہے ''نہ تو، تو اور نہ ہی تیرا ساتھی میں مراد رکھتا ہوں'' یعنی آنحضور ﷺ اس وقت نہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور نہ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مقرر کرنا چاہتے تھے۔ اسی لئے یہ ارشاد فرمایا۔ ارشاد ہے ''میری مراد جوتا سینے والے سے ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا علی جوتا سیتے تھے'' یعنی جب بھی جناب سید دو عالم ﷺ کا جوتا مبارک پھٹ جاتا یا تسمہ وغیرہ ٹوٹ جاتا۔ تو جناب امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام اس کی مرمت فرماتے۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو پیار اور محبت سے ''خَاصِفُ النَّعْلِ'' یعنی جوتا سینے والا فرماتے۔

بقیہ حاشیہ: [6] ابی ذر رضی اللہ عنہ: اس کا نام جندب بن جنادہ ہے۔ ابوذر الغفاری کنیت ہے۔ مشہور صحابی ہے۔ اول اسلام لانے والوں میں سے ہے اور آخری ہجرت کرنے والا ہے۔ جنگ بدر میں شامل نہیں ہوا۔ اس کے مناقب بہت زیادہ ہیں ۳۲ ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۴۰۵)

[1] وکیع: بعض کتابوں میں ربیعۃ اور بعض میں بنو ولیعۃ ہے۔ اس فقیر نے اسی کتاب سے یہ حدیث نقل کی ہے جو سامنے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ صَفِيِّيْ وَ اَمِيْنِيْ

''جناب امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق حضور سرور عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا بیان ہے کہ تو میرا مخلص ترین دوست اور میرا امانت دار ہے''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حل لغت | صَفِيٌّ: مخلص ترین دوست۔ دوستوں میں منتخب دوست، جگری یار، صاحب لغات الحدیث تحریر کرتے ہیں ''صَفِيٌّ'' وہ چیز جو لشکر کا سردار لوٹ کے مال سے خاص اپنے لئے چن لے تقسیم غنیمت سے پہلے، اس کو صَفِيَّةٌ بھی کہتے ہیں۔ (لغات الحدیث کتاب ''ص'' جلد ۳ صفحہ ۳۷) طیبی نے کہا ''یہ صَفِيٌّ'' لینا صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جائز تھا اور کسی حاکم کو ایسا کرنا درست نہیں''۔

حدیث نمبر ۱۷/۱ | اَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا ۱؎ بْنُ يُحْيٰى قَالَ اَنْبَأَنَا ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو ۲؎ وَ اَبُوْ مَرْوَانَ ۳؎ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ۴؎ عَنْ يَزِيْدَ ۵؎ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ۶؎ بْنِ نَافِعِ بْنِ عَجِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ ۷؎ عَنْ عَلِيٍّ ۸؎ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ يَا عَلِيُّ صَفِيِّيْ وَ اَمِيْنِيْ

ترجمہ | (جناب) علی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے علی! غور سے سنو کہ تو میرا مخلص ترین دوست ہے اور میرا امانت دار ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷

۱؎ زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

تشریح ارشاد ہے ''اے علی! غور سے سنو کہ تو میرا مخلص ترین دوست ہے اور میرا امانت دار ہے'' یعنی اپنے منتخب، مخلص ترین اور جگری دوستوں میں سے میں نے اے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تجھے اپنی مخلصانہ دوستی کیلئے چن لیا ہے۔ اور میری جانب سے وہ امانتیں جو میرے ذمے ہیں ان کو ادا کرنے کا منصب عالی بھی تیرے ذمے ہیں۔ ان عظیم امانتوں میں سے ایک عظیم امانت کلمہ توحید کا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو پہنچانا ہے اور قرآن عظیم جیسی نعمتِ جلیلہ کا پہنچانا ہے۔ نیز معرفتِ الٰہی کی امانت کو آپ نے پہنچانا ہے۔ جناب امیر المومنین امام الاولیاء سیدنا و مولانا و ملجانا و ماویٰ نا و مرشدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی وساطت اور وسیلہ سے تا قیام قیامت دست بدست اور سینہ بسینہ اور ارشاد بہ ارشاد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عظیم امانتیں امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلوب میں بعینہٖ منتقل ہوتی چلی آرہی ہیں اور قیامت تک اولیاء کرام ان سے سیراب ہوتے رہیں گے۔ ہجرت مبارکہ کی رات کو اپنی تمام امانتیں پیغمبر اسلام رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب امام الاولیاء کرم اللہ وجہہ الکریم کے سپرد فرما کر مکہ مکرمہ سے نکلے، چنانچہ آپ کرم اللہ وجہہ الکریم نے وہ تمام امانتیں ادا فرما کر پھر ہجرت فرمائی۔

بقیہ حواشی: ۲: ابن ابی عمر: یہ محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی ہے، ابا عمر کنیت ہے۔ صدوق ہے اور ''المسند'' کا مصنف ہے۔ وکان لازم ابن عیینة لکن قال ابو حاتم كانت فيه غفلة طبقۃ العاشرہ سے ہے ۲۴۳ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۲۴)

۳: ابومروان: اس کا نام محمد بن عثمان بن خالد الاموی ہے اور ابومروان عثمانی اس کی کنیت ہے۔ المدنی ہے۔ پہلے مکہ میں سکونت پذیر تھا۔ صدوق ہے یخطی طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۱ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۱۰)

۴: عبدالعزیز: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۷:۲

۵: یزید بن عبداللہ: یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد اللیثی ہے۔ ابوعبداللہ مدنی اس کی کنیت ہے۔ ثقہ ہے مکثر ہے۔ طبقہ الخامسۃ سے ہے۔ ۱۳۹ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۳)

۶: محمد بن نافع: یہ محمد بن نافع بن عجیر ہے۔ نقل البخاری عن ابن اسحاق انه قال عنه كان ثقه. (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین، صفحہ ۹۰)

۷: ابیہ: یہ نافع بن عجیر ہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب المکلی المکی ہے۔ قیل له صحبة اور ابن حبان وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ تابعین سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۵۵)

۸: علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُؤَدِّىْ عَنِّىْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِىٌّ

''حضور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کے بیان میں ہے کہ نہ پہنچائے میری طرف سے مگر میں خود یا علی ''

(اس باب میں دو احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۷۲/۱ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ۲ وَ عَبْدُ الصَّمَدِ ۳ قَالَا حَدَّثَنَا حَدِيْثًا حَمَّادُ ۴ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ۵ عَنْ اَنَسٍ ۶ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَرَاءَةً مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا عَنِّىْ اِلَّا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِىْ فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

ترجمہ جناب انس سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (جناب) ابوبکر (صدیق ؓ) کو سورۂ براۃ دے کر بھیجا پھر ان کو بلایا پس ارشاد فرمایا کہ کسی کو یہ مناسب نہیں کہ میری طرف سے یہ سورۂ پہنچائے مگر ہاں وہ شخص جو میرے اہل بیت سے ہو۔ سو آپ ﷺ نے (جناب) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کو بلایا اور وہ سورہ ان کو دی۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۲

۱: محمد بن بشار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۵ ۲: عفان (بن مسلم): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۶۵

۳: عبد الصمد: عبد الصمد بن عبد الوارث بن سعید العنبری ہے اس کی کنیت ابو سہل بصری ہے۔ صدوق، ثبت اور طبقہ التاسعۃ سے ہے ۲۰۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۱۳)

۴: حماد بن سلمۃ: حماد بن سلمۃ بن دینار البصری کی کنیت ابو سلمۃ ہے، ثقہ اور عابد ہے اثبت الناس فی ثابت وتغیر حفظه باخرة ۔ طبقہ الثامنۃ کے کبار سے ہے ۱۶۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۸۲)

۵: سماک بن حرب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۳۵

۶: انس ؓ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۹

تشریح ارشاد ہے "(جناب) علی (علیہ السلام) کو بلایا اور وہ سورہ ان کو دی" یعنی حضور پیغمبر اسلام ﷺ نے ۹ ہجری میں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر مقرر فرمایا تھا اور جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کو سورہ براۃ کے احکام عطا فرمائے تاکہ حضرت علی علیہ السلام حج کے موقع پر یہ احکام مشرکین کو یا وہ لوگ جن سے معاہدے ہیں سنا دیں اور پہنچا دیں۔ جناب امام الاولیاء علی المرتضیٰ علیہ السلام نے ۱۰ ذی الحجہ ۹ ہجری کے دن جمرہ عقبہ کے نزدیک کھڑے ہو کر وہ احکام سنائے۔ عرب کے ہاں یہ قاعدہ اور دستور ہے کہ جب ان میں نقض ابرام، صلح اور عہد کے متعلق کوئی گفتگو ہوتی، تو وہی شخص یہ گفتگو کرتا جو سردار قوم ہوتا یا پھر وہ شخص جو اس سردار قوم کے قریبی رشتہ داروں میں قریب تر ہوتا تو وہ اسے گفتگو میں قبول و منظور کرتے۔ چونکہ مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان عہد تھا اور ان میں سے اکثر نے عہد شکنی کی لہٰذا جناب مولانا و مرشدنا حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کو آنحضور ﷺ نے سورۃ براۃ کے احکام عطا فرما کر مشرکینِ عرب کی طرف حج کے موقع پر مکہ مکرمہ بھیجا۔ اس موقع پر یہ حدیث بیان فرمائی۔ اس میں جناب اسد اللہ علی المرتضیٰ علیہ السلام کی کمال تکریم اور عزت افزائی اور پیغمبر اسلام ﷺ سے قربِ خاص ثابت ہو رہا ہے۔ جو ان کو تمام صحابہ کرام اور اہل بیت عظام میں تھا۔

اسناده صحيح، (ابو اسحاق الحوينى ، تهذيب خصائص الا مام على صفحه ۷۰)

حدیث نمبر ۷۳/۲ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ۲ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ ۳ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ۴ عَنْ حَبْشِیِّ ۵ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْهُ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ

ترجمہ حبشی بن جنادہ سلولی سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور نہ پہنچائے میری طرف سے مگر میں خود یا علی۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۳

۱: احمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱

۲: یحییٰ بن آدم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۳

۳: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۵:۲

۴: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۵: حبشی بن جنادہ السلولی رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۸:۵

تشریح ارشاد ہے ''اور نہ پہنچائے میری طرف سے مگر میں خود یا علی'' یعنی علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم میرے اتنا قریب ہے کہ میرے درمیان اور اس کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہیں ہے لہٰذا سورہ براۃ کے احکام میری طرف سے یہی پہنچائے گا۔ چنانچہ حج کے موقع پر وہ تیس یا چالیس آیتیں آپ کرم اللہ وجہہ الکریم نے پڑھ کر سنائیں اور اعلان عام فرمایا کہ میں چار حکم تمہیں سناتا ہوں: پہلا یہ کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبۃ اللہ کے پاس نہ آئے۔ دوسرا یہ کہ کوئی بھی برہنہ طواف نہ کرے۔ تیسرا یہ کہ مومن کے سوا کوئی اور جنت میں داخل نہ ہوگا چوتھا یہ کہ جس کا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا اور جس کی مدت معین نہیں ہے اس کی معیاد چار ماہ تک ہے وہ پوری ہو جائے گی۔ مشرکین نے سن کر کہا ''اے علی اپنے چچا کے فرزند کو خبر دے دو کہ ہم نے عہد پس پشت پھینک دیا۔ اب ہمارے اور اس کے درمیان کوئی عہد نہیں، بجز نیزہ بازی اور تیغ زنی کے''۔

اسنادہ صحیح (ابواسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی صفحہ ۷۰)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ تَوْجِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ

"حضور نبی کریم ﷺ کا جناب علی المرتضٰی علیہ السلام کو احکام دیکر بھیجنے کا ذکر ہے"

(اس باب میں چار احادیث شریف ہیں)

حل لغت تَوْجِيْهٌ: روانہ کرنا، بھیجنا، جانا، عزت دینا۔

حدیث نمبر ۱/۷۴ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ۲ وَ عَبْدُ الصَّمَدِ ۳ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ۴ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكَ ۵ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَنَسٍ ۶ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِيْ فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا

ترجمہ (جناب) انس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (جناب) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کو سورۂ براۃ دیکر بھیجا پھر انہیں بلایا۔ پس ارشاد فرمایا کہ کسی کو یہ مناسب نہیں کہ یہ سورہ پہنچائے مگر ہاں وہ شخص جو میرے اہل بیت سے ہو۔ تو آپ ﷺ نے علی المرتضٰی علیہ السلام کو بلایا اور سورہ ان کو عطا فرمائی۔

اسنادہ صحیح. (اس کی تشریح حدیث ۱/۷۲ میں دیکھئے)

(ابواسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی صفحہ ۷۰)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۴

۱: محمد بن بشار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۵

۲: عفان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۶۵

۳: عبدالصمد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۷۲

۴: حماد بن سلمۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۷۲

۵: سماک بن حرب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۳۵ ۶: انس رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۹

حدیث نمبر ۲/۷۵ اَنبَأَنَا العَبَّاسُ ۱ بْنُ مُحَمَّدِ الدَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُوحٍ ۲ قُرَادٌ عَنْ يُوْنُسَ ۳ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ۴ عَنْ زَيْدِ ۵ بْنِ يُثَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ ۶ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَرَآءَةً اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اَتْبَعَهُ بِعَلِيٍّ فَقَالَ لَهٗ خُذْهٰذَا الْكِتَابَ فَامْضِ بِهٖ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَلَحِقْتُهٗ وَ اَخَذْتُ الْكِتٰبَ مِنْهُ قَالَ فَانْصَرَفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ كَئِيْبٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُنْزِلَ فِيَّ شَيْئٌ قَالَ لَا اِلَّا اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اُبَلِّغَهٗ اَنَا اَوْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ

ترجمہ (جناب) علی المرتضیٰ سے روایت ہے یہ کہ رسول کریم ﷺ نے اہلِ مکہ کی طرف (جناب) ابو بکر صدیق کو سورہ براءۃ دے کر بھیجا پھر ان کے پیچھے (جناب) علی کو بھیجا۔ سو اسے فرمایا تو اس سے یہ کتاب لے لے اور اہلِ مکہ کو پہنچا۔ (جناب) علی نے فرمایا کہ میں انہیں (جناب ابو بکر صدیق کو) ملا ان سے وہ کتاب لی، فرمایا پس ابو بکر واپس لوٹے درآنحالیکہ وہ کبیدہ خاطر تھے۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے حق میں وحی نازل ہوئی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ نہیں مگر مجھے حکم ہوا ہے کہ وہ سورہ میں خود پہنچاؤں یا میرے اہل بیت سے کوئی شخص پہنچائے۔

حل لغت كَئِيْبٌ: غمگین تھے، کبیدہ خاطر تھے، كَآبٌ یا كَآبَةٌ یا كَآبَةٌ سے ہے، جس کے معنی رنج، غم اور دل شکستگی کے ہیں۔

تشریح ارشاد ہے "وہ کبیدہ خاطر تھے" یعنی یہ بات آپ کو ناگوار گذری اور غمناک ہو کر لوٹے۔ ارشاد ہے "وہ سورہ میں خود پہنچاؤں یا میرے اہل بیت سے کوئی شخص پہنچائے" یعنی اے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمہیں غمگین نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی کسی قسم کا احساس کرنا چاہئے۔ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ یا تو میں خود یہ احکام پہنچاؤں یا میرے اہل بیت سے کوئی فرد ہو اور وہ یہ احکام پہنچائے لہٰذا اس حکم کے مطابق میں نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اپنے اہل بیت سے منتخب

اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۵

۱۔ العباس بن محمد الدوری: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۰:۱

۲۔ ابونوح قراد: اس کا نام معبد الرحمٰن بن غزوان الضبی ہے۔ اس کی کنیت ابونوح ہے۔ اور قراد سے معروف ہے۔ ثقہ ہے لہ افراد طبقہ التاسعہ ہے۔ ۱۸۷ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۰۸)

۳۔ یونس بن ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۳ ۴۔ ابی اسحاق السبیعی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۵۔ زید بن یثیع: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۰:۵ ۶۔ علی المرتضیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

کر کے روانہ کیا ہے۔تمہارے متعلق اس میں کسی قسم کے تردد یا شک وشبہ کی بات ہرگز نہیں ہے۔

صحیح (ابو اسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی صفحہ ۷۰)

حدیث نمبر ۳/۷۶ اَخبَرَنِی زَکرِیَّا ۱ بنُ یَحیٰی قَالَ حَدَّثنَا عَبدُ اللہِ ۲ بنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثنَا اَسبَاطُ ۳ عَن فِطرٍ ۴ عَن عَبدِ اللہِ ۵ بنِ شَرِیکٍ عَن عَبدِ اللہِ ۶ بنِ رَقِیمٍ عَن سَعدٍ ۷ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَبَا بَکرٍ بِبَرَاءَۃٍ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِبَعضِ الطَّرِیقِ اَرسَلَ عَلِیًّا فَاَخَذَھَا مِنہُ ثُمَّ سَارَبِھَا فَوَجَدَ اَبُوبَکرٍ فِی نَفسِہٖ قَالَ فَقَالَ لَہٗ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَا یُؤَدِّی عَنِّی اِلَّا اَنَا اَو رَجُلٌ مِّنِّی

ترجمہ سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو سورہ براۃ دے کر بھیجا۔ یہاں تک کہ کچھ راہ گئے تو آنحضرت ﷺ نے جناب علی (المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) کو بھیجا۔ (جناب) علی رضی اللہ عنہ نے (جناب) ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس (سورہ) کو لے لیا۔ پھر مکہ کی طرف لے گئے۔ (جناب) ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو یہ بات ذرا بری محسوس ہوئی۔ راوی نے کہا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا۔ یہ کہ نہیں پہنچائے گا میری طرف سے یا میں خود یا میرے گھر والوں میں سے کوئی مرد۔

تشریح ارشاد ہے "میں خود یا میرے گھر والوں میں سے کوئی مرد" یعنی وہ مرد جناب مولانا و مرشدنا امام الاولیاء حضرت ابوتراب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تھے جنہوں نے وہ احکام من وعن عرب کے لوگوں کو پہنچائے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۶

۱: زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

۲: عبداللہ بن عمر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۳:۲

۳: اسباط: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۴:۴

۴: فطر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۹:۳

۵: عبداللہ بن شریک: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۰:۴

۶: عبداللہ بن رقیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۹:۵

۷: سعد (بن ابی وقاص): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

حدیث نمبر ۷۷/۴ اَنبأنَا اِسحٰقُ ۱؎ بنُ اِبرَاهِیمَ بنِ رَاهَوَیهِ قَالَ قَرأتُ علٰی اَبِی قُرَّۃ ۲؎ بنِ مُوسَی بنِ طَارِقٍ عَنِ ابنِ جُرَیجٍ ۳؎ قَالَ حَدَّثَنِی عَبدُ اللہِ ۴؎ بنُ عُثمَانَ بنِ خُثَیمٍ عَن اَبِی الزُّبَیرِ ۵؎ عَن جَابِرٍ ۶؎ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِینَ رَجَعَ مِن عُمرَۃِ الجِعرَّانَۃِ بَعَثَ اَبَابَکرٍ عَلَی الحَجِّ فَاَقبَلنَا مَعَهٗ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالعَرجِ ثُوِّبَ بِالصُّبحِ ثُمَّ استَوٰی لِیُکَبِّرَ فَسَمِعَ الرَّغوَۃَ خَلفَ ظَهرِهٖ فَوَقَفَ عَنِ التَّکبِیرِ فَقَالَ هٰذَا رَغوَۃُ نَاقَۃِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَقَد بَدَأ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الحَجِّ فَلَعَلَّهٗ اَن یَکُونَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّیَ مَعَهٗ فَاِذَا عَلِیٌّ کَرَّمَ اللہُ وَجهَهٗ عَلَیهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُوبَکرٍ اَمِیرٌ اَم رَسُولٌ قَالَ لَا بَل رَسُولٌ اَرسَلَنِی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِبَرَآءَۃٍ اَقرَأُهَا عَلَی النَّاسِ فِی مَوسِمِ الحَجِّ فَقَدِمنَا مَکَّۃَ فَلَمَّا کَانَ قَبلَ التَّروِیَۃِ بِیَومٍ قَامَ اَبُوبَکرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُم عَن مَنَاسِکِهِم حَتّٰی اِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِیٌّ فَقَرَأَ عَلَی النَّاسِ بَرَآءَۃَ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجنَا مَعَهٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ یَومُ عَرَفَۃَ قَامَ اَبُو بَکرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُم عَن مَنَاسِکِهِم حَتّٰی اِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِیٌّ فَقَرأسورۃ بَرَأۃَ حَتّٰی خَتَمَهَا فَلَمَّا کَانَ یَومُ النَّحرِ فَاَفَضنَا فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوبَکرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُم عَن اِفَاضَتِهِم وَعَن نَحرِهِم وَعَن مَنَاسِکِهِم فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِیٌّ فَقَرَأَ عَلَی النَّاسِ بَرَآءَۃَ حَتّٰی خَتَمَهَا فَلَمَّا کَانَ یَومُ النَّفرِ الاَوَّلِ قَامَ اَبُوبَکرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُم کَیفَ یَنفِرُونَ وَ کَیفَ یَرمُونَ فَعَلَّمَهُم مَنَاسِکَهُم فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ فَقَرَأَ عَلِیٌّ بَرَآءَۃَ حَتّٰی خَتَمَهَا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۷

۱؎ اسحاق بن ابراہیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۹/۱

۲؎ ابی قرۃ: ابی قرۃ بن موسیٰ بن طارق الیمانی الزبیدی قاضی اور ثقہ ہے۔ یغرب ہے۔ طبقۃ التاسعۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۵۱)

۳؎ ابن جریج: اس کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج الاموی المکی ہے۔ ثقہ ہے۔ فقیہ اور فاضل ہے، وکان یدلس و یرسل طبقۃ السادسۃ سے ہے ۱۵۰ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۱۹)

۴؎ عبداللہ بن عثمان: یہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم مکی ہے اس کی کنیت ابوعثمان ہے، صدوق ہے طبقہ الخامسۃ سے ہے ۱۳۲ھ ہجری میں فوت ہوا (التقریب، صفحہ ۱۸۱)

۵؎ ابی الزبیر: اس کا نام محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی ہے۔ اس کی کنیت ابوالزبیر ہے۔ المکی اور صدوق ہے۔ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ | جابر ﷺ سے روایت ہے یہ کہ نبی کریم ﷺ جس وقت عمرہ جعرانہ سے پھرے۔ تو (جناب) ابوبکر (صدیق ﷺ) کو امیر حج مقرر فرما کر روانہ کیا سو ہم ان کی قیادت میں روانہ ہوئے یہاں تک کہ مقامِ عرج میں پہنچے۔ (جناب ابوبکر صدیق ﷺ) نے صبح کی نماز کی اذان کہی پھر کھڑے ہوئے تا کہ تکبیر (تحریمہ) کریں۔ پس پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی پس تکبیر سے رکے تو فرمایا کہ یہ تو رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کی آواز ہے۔ البتہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے حج شروع کر دیا ہے سو شاید کہ وہ رسول کریم ﷺ ہیں۔ تو ہم ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے۔ پس جب ان پر نظر پڑی۔ تو وہ (حضرت) علی کرم اللہ وجہہ تھے (جناب) ابوبکر صدیق ﷺ نے انہیں فرمایا کہ آپ امیر ہو کر آئے ہیں یا پیامبر۔ فرمایا نہیں میں پیامبر ہوں، مجھے رسول کریم ﷺ نے سورہ براۃ دے کر بھیجا ہے تا کہ ایامِ حج میں لوگوں کو سناؤں۔ پس ہم اس لئے مکہ (مکرمہ) میں آئے پس آٹھویں تاریخ سے ایک دن پہلے (جناب) ابوبکر (ﷺ) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا، جس میں انہیں حج کے مناسک بیان فرمائے یہاں تک کہ فارغ ہو گئے۔ (حضرت) علی (کرم اللہ وجہہ) کھڑے ہوئے پس لوگوں کے سامنے سورۂ براۃ پڑھی یہاں تک کہ ختم کر دی۔ پھر ہم اس کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ عرفہ کا دن ہوا۔ تو (جناب) ابوبکر (صدیق ﷺ) کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا جس میں مناسکِ حج بیان کئے یہاں تک کہ فارغ ہو گئے۔ تو (جناب) علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کے سامنے سورۂ براۃ پڑھی یہاں تک کہ اسے ختم کر دیا۔ جب قربانی کا دن ہوا تو ہم لوٹے۔ پس جب ابوبکر صدیق ﷺ واپس لوٹے تو لوگوں سے خطاب فرمایا۔ پس ان کو عرفات سے لوٹنے اور قربانی اور حج کے احکام بیان فرمائے پس جب فارغ ہو گئے تو علی ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورۂ براۃ تمام پڑھ کر سنائی۔ پس جب پہلا پھرنے کا دن ہوا تو (جناب) ابوبکر ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ دیا پس واپس ہونے، کنکر مارنے کا طریقہ بیان کیا اور ان کو ان کے مناسک سکھائے پس جب فارغ ہوئے تو (جناب) علی (المرتضیٰ علیہ السلام) اٹھے اور پوری سورۂ براۃ پڑھی۔

حل لغت | الرَّغْوَۃُ: اونٹ کی آواز، بڑبڑاہٹ۔ بَدَأَ: شروع کر دیا۔ اَلتَّرْوِیَۃ: آٹھویں ذی الحجہ کو کہتے ہیں

بقیہ حاشیہ۔ الا وانہ یدلس طبقہ الرابعۃ سے ہے ۱۲۶ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۱۸)

ؔ جابر: جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاری السلمی ہے اور صحابی بن صحابی ہے۔ انیس جہادوں میں شریک ہوئے ۷۰ ہجری کے بعد فوت ہوئے اور چورانوے برس کی عمر پائی۔ (التقریب، صفحہ ۵۲)

جبکہ مسلمان احرام باندھ کر عرفات کی طرف نکلتے ہیں اور یہ دن اور رات مسجد خیف میں گذارتے ہیں۔ اَلنَّحر: قربانی کا دن یعنی ذی الحج کی دسویں تاریخ۔ اَفَضْنَا : ہم واپس لوٹے۔ اس کا مصدر اَفَاضَۃٌ ہے جس کے معنی واپس لوٹنا کے ہیں۔

تشریح ارشاد ہے ''جس وقت عمرہ جعرانہ سے پھرے'' یعنی جعرانہ حدیبیہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے یہ مقام مکہ مکرمہ کے قریب حرم کی حد سے باہر ہے۔ ارشاد ہے ''یہاں تک کہ مقامِ عرج میں پہنچے'' یعنی مدینہ منورہ سے کئی منزل کے فاصلہ پر فرع کے نواح میں ایک گاؤں ہے۔ ارشاد ہے ''پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی'' یعنی جس وقت ادائیگی نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو اونٹ کے بڑبڑانے کی آواز آئی۔ ارشاد ہے ''فرمایا کہ یہ تو رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کی آواز ہے'' یعنی جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کی آواز کو پہچانتے تھے۔ اسی لئے فرمایا کہ یہ آواز تو نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کی ہے۔ ارشاد ہے ''تو ہم ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے'' یعنی جناب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ خیال ہوا کہ شاید جناب پیغمبر حضرت رسول مقبول ﷺ خود تشریف لا کر حج فرما رہے ہیں۔ لہٰذا اب ہم آنجناب ﷺ کی امامت میں نماز ادا کریں گے۔ ارشاد ہے ''جب ان پر نظر پڑی تو وہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام تھے'' یعنی جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اچانک ان کو جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دکھائی دیئے۔ سیدِ دوعالم جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نہ تھے۔ ارشاد ہے ''آپ امیر ہو کر آئے ہیں یا پیامبر'' یعنی جناب رسول کریم ﷺ نے آپ کو میری جگہ امیر الحج بنا کر بھیجا ہے یا کوئی پیغام لے کر آئے ہیں۔ ارشاد ہے ''فرمایا نہیں میں پیامبر ہوں'' یعنی میں امیر الحج بن کر نہیں آیا ہوں بلکہ حضور پیغمبر اسلام ﷺ کی طرف سے لوگوں کو سورۂ برأۃ کے احکام سنانے کیلئے قاصد بن کر آیا ہوں تاکہ اس موسمِ حج میں حج کے موقع پر تمام لوگوں کو وہ احکامِ الٰہی سناؤں۔ میں آنحضور ﷺ کا خصوصی پیامبر اور قاصد ہوں، یہ منصبِ جلیلہ اور عظیمہ سوائے جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے کسی اور کو نصیب نہ ہوا۔ ارشاد ہے ''پس آٹھویں تاریخ سے ایک دن پہلے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا'' یعنی سات ذی الحجہ کو تمام مسلمانوں کو حج کرنے کے افعال سکھائے۔ ارشاد ہے ''یہاں تک کہ فارغ ہو گئے'' یعنی جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مناسک حج بتانے سے فارغ ہو گئے اور خطبہ کو ختم کیا۔ ارشاد ہے ''یہاں تک کہ عرفہ کا دن ہوا تو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا'' یعنی نویں ذی الحجہ کو عرفات میں جناب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت میں مکہ مکرمہ سے نکل کر پہنچے تو وہاں بھی جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مناسکِ حج پر خطبہ ارشاد فرمایا اور یہ حج کا دن تھا۔ ارشاد ہے ''جب قربانی کا دن ہوا تو پس ہم لوٹے'' یعنی ذی الحجہ کی

دسویں تاریخ کو مزدلفہ سے واپس لوٹ کر منیٰ میں قربانی کیلیئے آئے۔نویں ذی الحجہ کو حاجی صاحبان غروب آفتاب کے وقت عرفات کے میدان سے نکلتے ہیں اور مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھتے ہیں۔ پھر وقوف مزدلفہ صبح کی نماز کے وقت ادا کر کے سورج نکلنے کے ساتھ ہی دسویں ذی الحجہ کو منیٰ پہنچ کر شیطان کو کنکریاں مار کر قربانی کرتے ہیں۔ پھر سر منڈھا کر یا بال کترواکر احرام کھول کر اپنے کپڑے پہن لیتے ہیں یہ دن یوم النحر ہے۔ارشاد ہے جب فارغ ہو گئے'' یعنی خطبہ ارشاد فرما چکے، جو احکامِ حج پر مشتمل تھا۔ارشاد ہے'' جب پہلا پھرنے کا دن ہوا'' یعنی بارھویں کا دن ہوا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ذِکۡرُ قَوۡلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنۡ کُنۡتُ وَلِیُّهٗ فَعَلِیٌّ وَلِیُّهٗ

''اس باب میں نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا بیان ہے کہ جس کا میں ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے''

(اس باب میں گیارہ احادیث شریف ہیں)

تشریح جناب اسد اللہ الغالب علی کل غالب امیر المومنین سیدنا و مولانا ابو تراب علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولایت حقہ ولایت محمدی ہے۔ تا قیامِ قیامت آپ علیہ السلام تمام اولیائے کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے امام، مقتدا اور پیشوا ہیں۔ آپ علیہ السلام کی ولایتِ حقہ کا انکار جناب رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، امام المتقین، امام الانبیاء والمرسلین احمد مجتبٰی حضرت محمد مصطفٰی ﷺ کی ولایتِ کاملہ وحقہ کا انکار ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

حدیث نمبر ۱/۷۸ اَنۡبَاَنَا مُحَمَّدُ ۱ بۡنُ الۡمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحۡیَی ۲ بۡنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا اَبُوۡ عَوَانَةَ ۳ عَنۡ سُلَیۡمَانَ ۴ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِیۡبُ ۵ بۡنُ اَبِیۡ ثَابِتٍ عَنۡ اَبِی الطُّفَیۡلِ ۶ عَنۡ زَیۡدِ ۷ بۡنِ اَرۡقَمَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنۡ حَجَّةِ الۡوَدَاعِ وَ نَزَلَ غَدِیۡرَ خُمٍّ اَمَرَ بِدَرَجٰتٍ فَقُمِصَ ثُمَّ قَالَ کَاَنِّیۡ قَدۡ دُعِیۡتُ وَاِنِّیۡ قَدۡ تَرَکۡتُ فِیۡکُمُ الثَّقَلَیۡنِ اَحَدُهُمَا اَکۡبَرُ مِنَ الۡاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰهِ وَ عِتۡرَتِیۡ اَهۡلُ بَیۡتِیۡ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ تَخۡلُفُوۡنِیۡ فِیۡهِمَا فَاِنَّهُمَا لَنۡ یَّفۡتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا الۡحَوۡضَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مَوۡلَایَ وَ اَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤۡمِنٍ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ مَنۡ کُنۡتُ وَلِیُّهٗ فَهٰذَا عَلِیٌّ وَلِیُّهٗ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنۡ عَادَاهُ فَقُلۡتُ لِزَیۡدٍ سَمِعۡتَهٗ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا کَانَ فِی الدَّرَجَاتِ اَحَدٌ اِلَّا رَاٰهُ بِعَیۡنَیۡهِ وَ سَمِعَهٗ بِاُذُنَیۡهِ

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۸، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب حجۃ الوداع سے جناب رسول کریم ﷺ واپس ہوئے اور غدیر خم میں ٹھہرے۔ منبر کے رکھنے کا حکم فرمایا پس اس پر کپڑا ڈالا گیا پھر ارشاد فرمایا، گویا میں بلایا گیا ہوں اور یقیناً میں تم میں دو وَزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک دوسرے سے بڑی ہے اللہ کی کتاب اور میری عترت (یعنی) میری اہل بیت۔ سوفکر کرو تم میرے بعد ان دونوں سے کیا معاملہ کرو گے پس یقیناً یہ دونوں آپس میں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر پہنچیں گے۔ پھر ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں پھر (حضرت) علی کا ہاتھ پکڑا سو فرمایا جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ بھی ولی ہے۔ اے میرے اللہ! جو اس کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست بنالے۔ اور جو اس کو دشمن رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ ابی الطفیل کہتا ہے کہ میں نے زید بن ارقم کو کہا کہ کیا تو نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے۔ زید بن ارقم نے فرمایا کہ میرے اور منبر کے درمیان کوئی ایک شخص بھی نہیں تھا مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان کانوں سے سنا۔

حل لغت غَدِیْرٌ: تالاب، جھیل، کنڈ، چونکہ اس تالاب کا پانی فریب دیتا ہے اکثر اوقات ضرورت کے وقت خشک ہو جاتا ہے تو اس کا یہ نام پڑ گیا۔ خُمٌّ: جھاڑنا، صاف کرنا، دوھنا، بدبودار ہونا۔ خُمٌّ: گڑھا، مرغیوں کا ٹاپہ، تہہ خانہ۔ دَرَجَاتٌ: سیڑھی، منبر۔ اَلثَّقَلَیْنَ: دو بھاری چیزیں، دو نفیس چیزیں، ثِقَلٌ یا ثِقَالَۃٌ سے ہے۔ جس کے معنی بھاری ہونا ہے۔ فَانْظُرُوْا: سوفکر کرو، اس کا مصدر نَظَرٌ ہے جس کے معنی آنکھ سے دیکھنا، غور کرنا، انتظام کرنا، متوجہ ہونا وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔ کرمانی فرماتے ہیں" نظر کا تعدیہ جب لام سے ہو تو مہربانی اور محبت کے معنی

بقیہ حواشی: اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۸

۱: محمد بن المثنیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱

۲: یحییٰ بن حماد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۳:۲

۳: ابوعوانۃ (الوضاح): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۳:۳

۴: سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۲:۴

۵: حبیب بن ابی ثابت: یہ حبیب بن ابی ثابت بن قیس ہے اور اسے ہند بن دینار الاسدی بھی کہتے ہیں۔ اس کی کنیت ابو یحییٰ کوفی ہے۔ ثقہ، فقیہ، جلیل ہے۔ وکان کثیر الارسال و التدلیس طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۱۹ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۶۳)

۶: ابی الطفیل: اس کا نام عامر بن واثلۃ بن عبداللہ بن عمرو بن جحش اللیثی ہے۔ ابوالطفیل اس کی کنیت ہے۔ اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے۔ یہ سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتا ہے ۱۱۵ ہجری میں فوت ہوا۔ مسلم نے کہا کہ یہ صحابہ میں سے آخری صحابی ہیں جو سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ (التقریب، صفحہ ۱۶۲)

۷: زید بن ارقم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۶

ہوتے ہیں اور فِی کے ساتھ ہو تو غور اور فکر کے اور اِلٰی کے ساتھ ہو تو دیکھنے کے اور بدون صلہ کے ہو انتظار کے معنی دیتا ہے"

تشریح ارشاد ہے "جب حجۃ الوداع سے جناب رسول کریم ﷺ واپس ہوئے" یعنی ہجرت کے بعد دسویں سال میں آنحضرت ﷺ نے جو حج کیا وہ "حج وداع" کہلاتا ہے پیغمبر اسلام ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمانے کے بعد ایک ہی حج ادا کیا اور وہ یہی حجِ وداع تھا۔ ارشاد ہے "اور وہ غدیر خم میں ٹھہرے" یعنی غدیر خم کے مقام پر ۱۰ ہجری میں حجِ وداع کر کے واپسی پر ٹھہرے۔ قیام فرمایا۔ یہ مقام بقول صاحب "لغات الحدیث" کتاب "خ" صفحہ ۱۴۰ ج دوم "مدینہ اور مکہ کے درمیان ہے۔ وہاں ایک چشمہ بھی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع میں حضرت علی علیہ السلام کی نسبت اسی مقام پر فرمایا تھا

"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ"

طیبی نے کہا "غدیر خم، جحفہ سے تین میل پر ہے وہاں پر ایک گڑھا ہے اور جھاڑ بہت ہے" اصمعی نے کہا کہ "غدیر خم نہایت بد ہوا مقام ہے۔ وہاں جو پیدا ہوا وہ جوانی کو بھی نہیں پہنچتا۔ البتہ اگر دوسرے مقام پر چلا گیا تو خیر"۔ ارشاد ہے "پس اس پر کپڑا ڈالا گیا" یعنی منبر لا کر رکھ دیا گیا اور اس پر کپڑا ڈال کر آراستہ و پیراستہ کیا گیا۔ آنحضور ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی اہم بات امت کو پہنچانی ہوتی یا بیان کرنی ہوتی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع فرما کر منبر رکھوا کر اس پر وہ ارشادات فرماتے، مقصود پوری توجہ دلانا ہوتا، تاکہ ان پر عمل کریں اور فراموش نہ کریں۔ ارشاد ہے "اور گویا میں بلایا گیا ہوں" یعنی میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں جانے والا ہوں۔ اور میں نے اس بلانے کو قبول کر لیا ہے۔ اور یقیناً میں تم میں دو، وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں یعنی یہ دو چیزیں بہت وزنی اور بھاری ہے نیز یہ بڑی نفیس بھی ہیں۔ ارشاد ہے "ایک دوسرے سے بڑی ہے" یعنی اہمیت کے لحاظ سے وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے اہم، وزنی اور نفیس ہیں۔ ان سے بڑا اور اہم درجہ و مقام کسی دوسری شے کا نہیں اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ ارشاد ہے "اللہ کی کتاب اور میری عترت (یعنی) میری اہل بیت" یعنی گویا قرآن مجید اور حضور نبی کریم ﷺ کی اولاد۔ جناب امیر المومنین اسد اللہ الغالب ابو تراب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ "مَنْ عِتْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ" عترت النبی ﷺ سے کون لوگ مراد ہیں؟۔ تو جواب میں ارشاد فرمایا "اَصْحَابُ الْعَبَاءِ" وہ لوگ جن کو آنحضرت ﷺ نے اپنی کملی میں داخل فرمایا تھا یعنی جناب فاطمہ، جناب علی، جناب حسن اور جناب حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ارشاد ہے "سو فکر کرو تم میرے بعد ان دونوں سے

کیا معاملہ کرو گے'' یعنی ایسا نہ ہو کہ تم قرآن مجید پر عمل کرنا چھوڑ دو اور میری اہلِ بیت کی نافرمانی پر اتر آؤ۔ اور ان کی تعظیم و تکریم کرنا چھوڑ دو اور درپے آزار ہو جاؤ اور جب یہ دونوں ایک جگہ حوضِ کوثر پر مجھے ملیں تو ایسا نہ ہو کہ تمہاری طرف سے انہیں کوئی شکایت ہو۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اہلِ بیت نبوی ﷺ ہمیشہ عامل بالقرآن ہوں گے اور قرآن حکیم کے احکام پر عمل کروانے میں ہر قسم کے مصائب اور مظالم کا مقابلہ نہایت ہی صبر و استقامت سے کریں گے اور کسی قیمت پر بھی قرآن حکیم کو نہ چھوڑیں گے ہر وقت سینہ سے لگائے رکھیں گے۔ ہر حکم اور ہر فیصلہ قرآن حکیم کے مطابق کریں گے ان میں قطعاً قطعاً جدائی اور علیحدگی نہ ہوگی بلکہ اتفاق اور اتحاد رہے گا۔ ارشاد ہے ''اے میرے اللہ! جو اس کو دوست رکھتا ہے تو بھی اس کو دوست بنا لے۔ اور جو اس کو دشمن رکھے تو بھی اس کو دشمن بنا لے'' یعنی حضور اکرم ﷺ کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا، اور دعا بھی اپنی اہلِ بیت کے حق میں ہو لہٰذا جو شخص بھی جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور جو بھی ان سے مخالفت کا طریقہ یا وطیرہ اختیار کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ ارشاد ہے ''میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا اور ان کانوں سے سنا'' یعنی میں خود منبر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اپنی ان آنکھوں سے حضور ﷺ کو فرماتے دیکھا اور اپنے ان کانوں سے ارشاد فرماتے سنا ہے۔ گویا اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے بلکہ یقینی اور سچی حدیث ہے۔

صحیح رجالہ ثقات من رجال الشیخین (احمد میرین البوشی صفحہ ۹۶)

حدیث نمبر ۲/۷۹ | انبأنا محمد ۱ بن العلاء قال حدثنا ابو معویة ۲ قال حدثنا الاعمش ۳ عن سعد ۴ بن عبیدة عن ابن بریدة ۵ عن ابیه ۶ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیه و اله وسلم فی سریة و استعمل علینا علیاً فلما رجعنا سألنا کیف رأیتم صحبة صاحبکم فاما انا شکوته و لما شکاه غیری فرفعت رأسی و کنت رجلاً مکباً فاذا وجه رسول اللہ صلی اللہ علیه و اله وسلم قد احمر فقال من کنت ولیه فعلی ولیه

ترجمہ | بریدہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک لشکر کے ساتھ بھیجا (جناب) علی (المرتضیٰ علیہ السلام) کو ہم پر امیر لشکر بنایا۔ پس جب ہم جہاد سے واپس لوٹ کر آئے۔ تو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، اپنے امیر کی صحبت کو تم نے کیسے پایا، سو میں نے ان کی شکایت کی اور میرے سوا کسی دوسرے نے ان کی شکایت نہیں کی۔ سو میں نے سر اُٹھایا اور میں سر نیچے رکھنے والا آدمی تھا۔ پس اچانک رسول اللہ ﷺ کا رخِ انور سرخ ہو گیا۔ پس ارشاد فرمایا، جس کا میں ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے۔

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۹ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

حل لغت سَرِيَّةً: وہ لشکر جو چار سو آدمیوں تک ہو، اس کی جمع سرایا ہے۔ وَاسْتَعْمَلَ: عامل بنایا، حاکم مقرر کیا، امیر بنایا۔ اس کا مصدر اِسْتِعْمَالٌ ہے۔ مُكِبًّا: سرنگوں کرنے والا، كَبٌّ سے ہے جس کے معنی سرنگوں ہونا کے ہیں۔

تشریح ارشاد ہے کہ ''رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک لشکر کے ساتھ بھیجا'' یعنی اس لشکر میں پیغمبر اسلام ﷺ خود بنفس نفیس شریک نہیں تھے۔ اس لئے اس جہاد کو ''سریہ'' کہتے ہیں اور جس میں حضور ﷺ بذات خود شریک ہوں وہ ''غزوہ'' کہلاتا ہے۔ نیز اس کو سریہ اس لئے بھی کہتے ہیں کہ لشکر میں چیدہ چیدہ اور بہادر جنگ جو افراد ہوتے ہیں۔ ارشاد ہے ''(جناب) علی (المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) کو ہم پر امیر لشکر بنایا'' یعنی آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کی زیر قیادت تقریباً چار سو افراد کا لشکر جہاد کیلئے روانہ فرمایا۔ ارشاد ہے ''اپنے امیر کی صحبت کو تم نے کیسے پایا'' یعنی علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تمہارے ساتھ کس طرح کا برتاؤ کرتے تھے؟ ارشاد ہے ''سو میں نے سر اٹھایا اور میں سر نیچے رکھنے والا آدمی تھا'' یعنی مجھے اس بے موقع اور بے محل شکایت پر ندامت محسوس ہوئی اور جب کسی اور نے بھی کسی قسم کی شکایت نہ کی تو مجھے ایک قسم کی شرمندگی جیسی محسوس ہوئی۔ جس کا اظہار میرے اس عمل سے ہو رہا تھا۔

اسناده صحيح، (ابو اسحاق الحوینی، تهذيب خصائص الا مام علی، صفحه ۷۳)

حدیث نمبر ۳/۸۰ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ۳ بْنُ اَبِی غُنْيَةَ عَنِ الْحَكَمِ ۴ عَنْ سَعِيْدِ ۵ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۶ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُرَيْدَةُ ۷ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَ عَلِیٍّ اِلَى الْيَمَنِ فَرَأَيْتُ

بقیہ حواشی: اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۹

۱: محمد بن العلاء: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۳۷

۲: ابو معاویہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۳۴ ۳: الاعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۳۲

۴: سعد بن عبیدۃ: سعد بن عبیدۃ اسلمی کی کنیت ابو حمزہ الکوفی ہے، ثقہ ہے، طبقہ الثالثہ سے ہے، یہ عمر بن ہبیرۃ کے دور میں عراق میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۱۸)

۵: ابن بریدۃ: اس کا نام عبداللہ ہے اور یہ سلیمان بن بریدۃ کا بھائی ہے۔ قال البزاز حيث روى علقمة بن مرثد و محارب و محمد بن جحادة عن ابن بريدة و هو سليمان. (التقریب، صفحہ ۴۳۴) عبداللہ بن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی کی کنیت ابو سہل المروزی ہے۔ یہ قاضی تھا، ثقہ ہے طبقہ الثالثہ سے تعلق رکھتا ہے ۱۰۵ ہجری یا ۱۱۵ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۶۸)

۶: ابیہ: یہ عبداللہ کا والد بریدہ بن الحصیب ہے اس کی کنیت ابو سہل اسلمی ہے۔ یہ صحابی ہے۔ غزوۂ بدر سے قبل ایمان لایا تھا ۶۳ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۴۳)

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۰، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

مِنْهُ جَفْوَةً فَلَمَّا رَجَعْتُ شَكَوْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ اِلَيَّ وَ قَالَ يَا بُرَيْدَةُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے (جناب) علی (المرتضٰی) کی قیادت میں یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے ان میں آرام نہ پاتا دیکھا۔ پس جب میں واپس لوٹا تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں ان کی شکایت کی تو حضور ﷺ نے میری طرف سر مبارک اٹھایا اور فرمایا اے بریدہ! جس کا میں آقا ہوں، علی بھی اس کا آقا ہے۔

حل لغت جَفْوَةً: سخت ہونا، بے مروت ہونا، آرام نہ پانا۔

تشریح ارشاد ہے ''مجھے نبی کریم ﷺ نے (جناب) علی (المرتضٰی) کی قیادت میں یمن کی طرف بھیجا'' یعنی حضرت نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف جناب علی المرتضٰی علیہ السلام کی امارت میں ایک لشکر بھیجا جسمیں جناب بریدہ بھی شامل تھے۔ ارشاد ہے ''میں نے ان میں آرام نہ پانا دیکھا'' یعنی وہ فرمانبرداری کرنے اور اطاعت کروانے میں اور احکام منوانے میں نہایت ہی سخت تھے اور لشکر کو آرام سے بیٹھنے نہیں دیتے تھے، احکامِ الٰہی اور ضبط و نظم قائم رکھنے میں بڑے ہی سخت تھے۔ کسی کی بھی نافرمانی دیکھنے میں قطعاً مروت نہ فرماتے۔ ارشاد ہے ''میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ان کی شکایت کی'' یعنی آرام کرنے نہیں دیتے اور احکامِ الٰہی میں بڑے سخت ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ارشاد ہے ''جس کا میں آقا ہوں علی بھی اس کا آقا ہے'' یعنی جس طرح تم نے اطاعت اور فرمانبرداری میں میرا حکم ماننا ہے اس طرح جناب علی المرتضٰی علیہ السلام کا حکم بھی ماننا ہے اسلئے میں نے ہی اسے امیر مقرر کیا تھا لہٰذا اسکی اطاعت اور فرمانبرداری میں کسی قسم کی سستی یا کاہلی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ انتہائی مستعدی کا مظاہرہ کرنا ہے۔

صحیح رجاله رجال الشیخین (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صفحہ ۹۹)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۰

۱: محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱ ۲: ابو احمد (الزبیری): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۲۴

۳: عبد الملک: عبد الملک بن حمید بن ابی غنیۃ الخزائی، الکوفی ہے، ثقہ ہے۔ طبقہ السابعۃ سے ہے۔ (التقریب صفحہ ۲۱۸)

۴: الحکم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۱۳

۵: سعید بن جبیر: سعید بن جبیر الاسدی الکوفی ثقہ، ثبت، اور فقیہہ ہے۔ طبقہ الثالثۃ سے ہے۔ اسے ۹۵ ہجری میں حجاج نے قتل کروایا۔ (التقریب، صفحہ ۱۲۰)

۶: ابن عباس: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۴۳ ۷: بریدہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۷۹

حدیث نمبر ۴/۸۱ | اَنبَاَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ۱؎ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیمٍ ۲؎ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ ۳؎ بْنُ اَبِیْ غُنْیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ ۴؎ عَنْ سَعِیْدِ ۵؎ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۶؎ عَنْ بُرَیْدَةَ ۷؎ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَلِیٍّ اِلَی الْیَمَنِ فَرَأَیْتُ مِنْهُ جَفْوَةً فَقَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ عَلِیًّا فَنَقَصْتُهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ وَجْهُهٗ وَ قَالَ یَا بُرَیْدَةُ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ

ترجمہ | بریدہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں (جناب) علی (المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ یمن کی طرف نکلا پس میں نے ان میں سختی کرنا دیکھا جس وقت میں نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ تو (حضرت) علی علیہ السلام کا ذکر کیا اور ان کی شکایت کی تو حضور ﷺ کا رخِ انور متغیر ہونے لگا اور ارشاد فرمایا اے بریدہ! کیا میں مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک نہیں ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہاں! تو ارشاد فرمایا جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔

تشریح | ارشاد ہے ''کیا میں مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک نہیں ہوں'' یعنی دنیا اور دین کے تمام امور میں، اور نبی کریم ﷺ کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی اطاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک، یا یہ معنی ہیں کہ نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ راحت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر مومن کیلئے دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ اولیٰ ہوں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم (خزائن العرفان از مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی) ارشاد ہے ''یا رسول اللہ ﷺ ہاں'' یعنی یقیناً آپ ہماری جانوں کے مالک ہیں۔

اسنادہ صحیح (ابو اسحق الحوینی، تھذیب خصائص الامام علی صفحہ ۷۴)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۱

۱؎ ابو داؤد: اس کا نام سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد الازدی السجستانی ہے۔ ابو داؤد کنیت ہے۔ ثقہ، حافظ اور صاحب السنن صحاح ستہ ہے۔ اکابر علماء میں سے ہے۔ طبقہ الحادیہ عشرہ سے ہے ۲۷۵ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۳۲)

۲؎ ابو نعیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۶:۲ | ۳؎ عبدالملک بن ابی غنیۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۰:۳

۴؎ الحکم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳:۴ | ۵؎ سعد بن جبیر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۰:۵

۶؎ ابن عباس: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۳:۸ | ۷؎ بریدہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۹:۶

حدیث نمبر ۵/۸۲ اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا ۱ ابْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ ۲ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللہِ ۳ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ۴ بْنِ اَیْمَنَ عَنْ اَبِیْہِ ۵ اَنَّ سَعْدًا ۶ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

ترجمہ سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے''

صحیح (رجال السند من رجال البخاری سوی شیخ المؤلف و هو ثقة)

(یہ حدیث صحیح ہے۔اس کی سند کے رجال بخاری کے رجال ہیں، سوائے مؤلف کے شیخ کے اور وہ ثقہ ہے احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین صفحہ ۹۹)

حدیث نمبر ۶/۸۳ اَنْبَاَنَا قُتَیْبَۃُ ۱ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ ۲ عَنْ عَوْفٍ ۳ عَنْ مَیْمُوْنِ ۴ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

ترجمہ میمون بن ابی عبداللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے''۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۲

۱: زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱ ۔ ۲: نصر بن علی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲:۲

۳: عبداللہ بن داؤد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲:۳

۴: عبدالواحد بن ایمن: عبدالواحد بن ایمن المخزومی کی کنیت ابوالقاسم المکی ہے لاباس بہ طبقہ الخامسۃ سے ہے۔(التقریب، ص ۲۲۱)

۵: ابیہ: یہ عبدالواحد کے باپ جناب ایمن الحبشی المکی ہیں۔ثقہ اور طبقہ الرابعہ سے ہے۔(التقریب، صفحہ ۴۰)

۶: سعد بن ابی وقاص: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۳

۱: قتیبہ بن سعید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰:۱

۲: ابن ابی عدی: اس کا نام محمد بن ابراہیم بن ابی عدی ہے جو کہ اپنے جد کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ثقہ اور طبقہ التاسعۃ سے ہے ۱۹۴ ہجری میں فوت ہوا۔(التقریب، صفحہ ۲۸۸)

۳: عوف: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵:۳ ۔ ۴: میمون بن ابی عبداللہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵:۴

حدیث نمبر ۸۴/۷ | اَنبأنَا قُتَیبَۃُ ۱ بنُ سَعِیدٍ قَالَ حَدَّثنَا ابنُ اَبِی عَدِیٍّ ۲ عَن عَوفٍ ۳ عَن مَیمُون ۴ اَبِی عَبدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ زَیدُ ۵ بنُ اَرقَمَ قَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثنٰی عَلَیہِ ثُمَّ قَالَ اَلَستُم تَعلَمُونَ اِنِّی اَولٰی بِکُلِّ مُؤمِنٍ وَّ مُؤمِنَۃٍ مِن نَفسِہٖ قَالُوا بَلٰی نَشھَدُ لَاَنتَ اَولٰی بِکُلِّ مُؤمِنٍ مِّن نَفسِہٖ قَالَ فَاِنِّی مَن کُنتُ مَولَاہُ فَھٰذَا مَولَاہُ وَ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ

ترجمہ | زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کھڑے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا ''کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں ہر ایک مسلمان مرد اور مسلمان عورت کی جان سے زیادہ اس کا مالک ہوں'' صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں! ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور آپ ہر ایک مسلمان کی جان سے زیادہ مالک ہیں۔ ارشاد فرمایا ''پس یقیناً جس کا میں مولا ہوں پس اس کا یہ مولا ہے'' اور (جناب) علی (المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) کا ہاتھ پکڑا۔

تشریح | ارشاد ہے ''ضرور آپ ہر ایک مسلمان کی جان سے زیادہ مالک ہیں'' یعنی آنحضرت ﷺ مسلمانوں کو اسی بات کا حکم فرماتے ہیں جس میں ان کی دنیا اور آخرت کی بھلائی ہو۔ ارشاد ہے ''اور جناب علی (المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) کا ہاتھ پکڑا'' یعنی تمام لوگوں کو دکھایا کہ یہ علی کرم اللہ وجہہ الکریم وہ ہیں کہ تمام مسلمانوں کے آقا ہیں۔

حدیث نمبر ۸/۸۵ | اَنبأنَا مُحَمَّدُ ۱ بنُ یَحیٰی بنِ عَبدِ اللّٰہِ النَّیسَابُورِیُّ وَ اَحمَدُ ۲ بنُ عُثمَانَ بنِ حَکِیمٍ قَالَا حَدَّثنَا عُبَیدُ اللّٰہِ ۳ بنُ مُوسٰی قَالَ اَنبأنَا ھَانِیُٔ ۴ بنُ اَیُّوبَ عَن طَلحَۃَ ۵ الاَیَامِیِّ قَالَ حَدَّثنَا عُمَیرُ ۶ بنُ سَعدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ عَلِیًّا وَ ھُوَ یَنشُدُ فِی الرَّحبَۃِ مَن سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ فَقَامَ بِضعَۃَ عَشَرَ فَشَھِدُوا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۴

۱ قتیبۃ بن سعید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۰

۲ ابن ابی عدی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۸۳

۳ عوف: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۵

۴ میمون ابی عبداللہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۱۵

۵ زید بن ارقم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۲

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۵، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

ترجمہ | عمیر بن سعد سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے (جناب) علی (المرتضیٰ) سے سنا۔ اسی حال میں کہ وہ مسجد کوفہ کے صحن میں پوچھتے تھے کہ کسی شخص نے حضور رسالت مآب ﷺ سے سنا ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ ''جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے'' تو کچھ اوپر دس اشخاص کھڑے ہوئے اور گواہی دی۔

حل لغت | يُنْشِدُ : وہ پوچھتے تھے، سوال کرتے تھے۔ اَلرَّحْبَةَ : کوفہ کی جامع مسجد کا صحن، کوفہ میں ایک محلّہ بھی اسی نام کا ہے۔ بِضْعَةٌ : تین سے نو تک کو کہتے ہیں۔

تشریح | ارشاد ہے ''وہ مسجد کوفہ کے صحن میں پوچھتے تھے'' یعنی ایک بہت بڑے صحابہ کرام کے اجتماع میں جو کوفہ کی جامع مسجد کے صحن میں تھا یہ پوچھتے تھے۔ ارشاد ہے '' کچھ اوپر دس اشخاص نے گواہی دی'' یعنی دس سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے گواہی دی کہ یہ حدیث مبارک ہم نے حضور ﷺ سے سنی ہے اور صحیح ہے۔

اسناده صحيح وحسن (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب، صفحہ ۱۰۰)

حدیث نمبر ۹/۸۶ | اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ۳ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ۴ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ۵ بْنَ وَهْبٍ قَالَ قَامَ خَمْسَةٌ اَوْ سِتَّةٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

بقیہ حواشی: اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۵

۱: محمد بن یحییٰ بن عبداللہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۴:۱

۲: احمد بن عثمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۵:۱ ۳: عبیداللہ بن موسیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۲

۴: ہانی بن ایوب: ہانی بن ایوب الجعفی الکوفی مقبول اور طبقہ السادسۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۶۲)

۵: طلحہ الایامی: طلحہ بن مصرف بن عمرو بن کعب الیامی الکوفی ثقہ، قاری اور فاضل ہے۔ طبقہ الخامسۃ سے ہے ۱۱۲ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۵۷)

۶: عمیر بن سعد: عمیر بن سعد الانصاری الاوسی ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۵)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۶

۱: محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱ ۲: محمد بن جعفر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲

۳: شعبۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۳ ۴: ابی اسحٰق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۵: سعید بن وہب: سعید بن وہب الہمدانی الخیوانی الکوفی ثقہ اور مخضرم ہے ۷۵ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۲۶)

ترجمہ | سعید بن وہب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پانچ یا چھ صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی یہ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس کا میں مولا ہوں پس علی اس کا مولا ہے"

اسنادہ صحیح. (ابواسحاق الحوینی۔تہذیب خصائص الامام صفحہ ۱۰۱)

حدیث نمبر ۱۰/۸۷ | اَنبَأَنَا عَلِيٌّ ۱ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَاضِيُ الْمِصِّيصَةِ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ ۳ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ۴ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ۵ بْنُ وَهْبٍ اَنَّهٗ قَامَ مِمَّا يَلِيْهِ سِتَّةٌ وَقَالَ زَيْدُ ۶ بْنُ يُثَيْعٍ وَ قَامَ مِمَّا يَلِيْنِيْ سِتَّةٌ فَشَهِدُوْا اَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

ترجمہ | سعید بن وہب سے روایت ہے کہ میرے قریب سے چھ افراد کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع نے فرمایا کہ میرے قریب سے چھ افراد کھڑے ہوئے، تو انہوں نے گواہی دی یہ کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے"۔

تشریح | ارشاد ہے "سعید بن وہب سے روایت ہے کہ میرے قریب سے چھ افراد کھڑے ہوئے" یعنی جب حضرت علی علیہ السلام نے اس حدیث پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ؓ سے پوچھا تو میرے ساتھ والے چھ اصحاب کھڑے ہو گئے۔ ارشاد ہے "زید بن یثیع نے فرمایا کہ میرے قریب سے چھ افراد کھڑے ہوئے" یعنی اس اجتماع میں سے بارہ اصحاب کھڑے ہوئے۔

صحیح رجال اسنادہ ، ثقات

(احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب، صفحہ ۱۰۲)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۷

۱ علی بن محمد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۲۹

۲ خلف (بن تمیم): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۲۹

۳ اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲۶

۴ ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۲۲

۵ سعید بن وہب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۸۶

۶ زید بن یثیع: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۷۰

حدیث نمبر ۱۱/۸۸ اَنبَأَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ١ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ٢ ابْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْکٌ ٣ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ٤ عَنْ زَیْدِ ٥ بْنِ یُثَیْعَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ عَلٰی مِنبَرِ الْکُوْفَةِ اِنِّیْ مُنْشُدُ اللهِ رَجُلًا لَا اُنْشِدُ اِلَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هَلْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ یَقُوْلُ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ فَقَامَ سِتَّةٌ مِنْ جَانِبِ الْمِنبَرِ وَ سِتَّةٌ مِنْ جَانِبِ الْمِنْبَرِ الْاٰخَرِ فَشَهِدُوْا اَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَالِکَ قَالَ شَرِیْکٌ فَقُلْتُ لِاَبِیْ اِسْحَاقَ هَلْ سَمِعْتَ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ یُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ زید بن یثیع سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے تھے جبکہ کوفہ میں منبر پر تشریف فرما تھے۔ یقیناً میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں نہیں دیتا ہوں قسم مگر اصحاب محمد ﷺ کو کیا اس نے رسول کریم ﷺ سے غدیر خم کے دن سنا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے۔ ''جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے میرے اللہ! جو اس کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ، اور جو اس سے عداوت کرے تو بھی اس سے دشمنی رکھ'' پس چھ افراد منبر کی ایک طرف سے اور چھ افراد دوسری طرف سے اٹھے، پس سب نے (جو کھڑے ہوئے) اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے یہ حدیث (شریف) جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ شریک نے کہا کہ میں نے ابی اسحاق سے پوچھا کیا تو نے براٴ بن عاذب سے خود سنا ہے کہ وہ حضور رسول کریم ﷺ سے یہ حدیث شریف بیان فرماتے تھے؟ اس نے فرمایا ہاں!۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۸

١ ابوداؤد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۱:١

٢ عمران بن ابان: عمران بن ابان بن عمران السلمی یا القرشی ہے۔ اس کی کنیت ابوموسیٰ ہے الطحان الواسطی ہے ضعیف ہے اور طبقہ التاسعۃ سے ہے۔ ۲۰۵ یا ۲۰۷ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۴)

٣ شریک: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۱:٣

٤ ابواسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:٤

٥ زید بن یثیع: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۰:٥

تشریح ارشاد ہے "کیا اس نے رسول کریم ﷺ سے غدیر خم کے دن سنا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے" یعنی اے پیغمبر اسلام جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کیا تم میں سے کسی نے غدیر خم کے دن حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ سچ سچ خداوند بزرگ و برتر کو گواہ کر کے بتلاؤ۔ ارشاد ہے "چھ افراد منبر کی ایک طرف سے اور چھ افراد منبر کی دوسری طرف سے" یعنی منبر مبارک کے ہر دو جانب سے وہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اٹھے جنہوں نے حضور سید المرسلین ﷺ سے یہ حدیث مبارک سنی تھی۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عِمْرَانُ ابْنُ اَبَانِ الْوَاسِطِیُّ لَيْسَ بِقَوِیٍّ فِی الْحَدِيْثِ

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عمران ابن ابان واسطی حدیث میں قوی نہیں ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ذِكۡرُ قَوۡلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤۡمِنٍ مِّنۡ بَعۡدِيۡ

''اس میں حضور انور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا ذکر ہے کہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی علی ہے''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱/۸۹ حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ شُعَيۡبٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا قُتَيۡبَةُ ۲ بۡنُ سَعِيۡدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعۡفَرُ ۳ يَعۡنِي ابۡنَ سُلَيۡمَانَ عَنۡ يَزِيۡدَ ۴ الرَّشۡكِ عَنۡ مُطَرِّفِ ۵ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ عَنۡ عِمۡرَانَ ۶ بۡنِ حُصَيۡنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَيۡشًا وَ اسۡتَعۡمَلَ عَلَيۡهِمۡ عَلِيَّ ابۡنَ اَبِيۡ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً فَاَنۡكَرُوۡا عَلَيۡهِ وَ تَعَاقَدَ اَرۡبَعَةٌ مِنۡ اَصۡحَابِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوۡا اِذَا لَقِيۡنَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ فَنَشۡكُوۡا عَلَيۡهِ وَكَانَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ اِذَا رَجَعُوۡا مِنۡ سَفَرٍ بَدَءُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوۡا عَلَيۡهِ ثُمَّ انۡصَرَفُوۡا اِلٰى رِحَالِهِمۡ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ فَسَلَّمُوۡا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَامَ اَحَدُ الۡاَرۡبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ عَلِيَّ ابۡنَ اَبِيۡ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَ كَذَا فَاَعۡرَضَ عَنۡهُ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيۡ فَقَالَ مِثۡلَ ذَالِكَ ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثۡلَ مَقَالَتِهٖ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثۡلَ مَا قَالُوۡا فَاَقۡبَلَ اِلَيۡهِمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ الۡغَضَبُ يُعۡرَفُ فِيۡ وَجۡهِهٖ فَقَالَ مَا تُرِيۡدُوۡنَ مِنۡ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيۡ وَاَنَا مِنۡهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤۡمِنٍ مِنۡ بَعۡدِيۡ

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

ترجمہ | عمران بن حصین سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور (جناب) علی ابن ابی طالب کو ان پر حاکم مقرر فرمایا۔ پس لڑائی اختتام کو پہنچائی، پس (جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے) ایک کنیز کو لے لیا۔ پس آپ کی عیب جوئی کی اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے چار صحابہ نے آپس میں عہد کیا کہ جب ہم حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو (جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی) شکایت کریں گے اور مسلمانوں کا یہ طریقہ تھا کہ جب سفر سے واپس لوٹتے تو سب سے پہلے رسول کریم ﷺ کی خدمتِ مبارکہ میں حاضر ہوتے سلام عرض کرتے پھر اپنے اپنے گھروں کو جاتے۔ پس جب یہ دستہ آیا تو نبی کریم ﷺ کے سلام کو حاضر ہوا پس ان چار میں سے ایک کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ علی بن ابی طالب نے یہ کیا، یہ کیا، تو رسول کریم ﷺ نے اس سے منہ (مبارک) پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا اور اس نے بھی یہی بات کہی۔ پھر تیسرا کھڑا ہوا اور اس نے بھی اس کی بات کی طرح بات کہی۔ پھر چوتھا کھڑا ہوا، سو اس نے بھی ان کی مانند بات کہی۔ تو حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کی طرف رخ انور موڑا۔ درآنحالیکہ آنحضور ﷺ کے چہرۂ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا پھر ارشاد فرمایا تمہیں (جناب) علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق کونسی بات نے برانگیختہ کر رکھا ہے۔ یقیناً علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے (وصال) کے بعد (بھی) وہ ہر ایک مومن کا ولی ہے۔

حل لغت | مَضٰی: یمضی و یمضو مضاع و مضوًا: علی الامر، مداومت کرنا، جاری کرنا اور پورا کرنا۔ انکر علیہ فعلہ: عیب لگانا اور منع کرنا۔ بدأو: شروع کرتے۔ بَدْءً ا، وا بتداء، وبتداء: شروع کرنا، پہلے کرنا۔ اراد، ارادۃ: چاہنا، خواہش کرنا، راغب ہونا۔ علی الامر: برانگیختہ ہونا۔

تشریح | ارشاد ہے "پس لڑائی اختتام کو پہنچائی" یعنی جہاد کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا اور یہ لشکر جو آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کی قیادت میں آیا تھا فتح مند ہوا۔ اور حضور پیغمبر اسلام ﷺ نے جو مہم آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کو سونپی تھی آنجناب کرم اللہ وجہہ الکریم نے انتہائی حسنِ تدبیر کے ساتھ سرانجام دی اور فتح وظفر سے ہمکنار ہوئے، ارشاد ہے "پس (جناب علی المرتضیٰ نے)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹

۱ احمد بن شعیب: احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار کی کنیت ابو عبدالرحمٰن النسائی ہے۔ حافظ ہے، صاحب سنن ہے ۳۰۳ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۳) بعض کتب میں احمد بن شعیب کا ذکر نہیں۔ اس کے مفصل حالات جاننے کے لئے مقدمہ کتاب ہذا کی طرف رجوع کریں۔

۲ قتیبۃ بن سعید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰:۱

۳ جعفر بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۵:۲

۴ یزید الرشک: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۷:۳

۵ مطرف بن عبداللہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۷:۴

۶ عمران بن حصین: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۱:۶

ایک کنیز کو لے لیا'' یعنی کفار پر فتح حاصل کرنے کے بعد جواُن کی عورتیں مال غنیمت میں آئیں۔ان میں سے ایک عورت کو بطور لونڈی کے آنجناب کرم اللہ وجہہ الکریم نے لے لیا۔ارشاد ہے'' آپ کی عیب جوئی کی'' یعنی آپ علیہ السلام کے اس کام کو برا جان کر عیب جوئی کرنے لگے۔ارشاد ہے'' پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ مبارکہ میں حاضر ہوتے، سلام کرتے پھر اپنے اپنے گھروں کو جاتے'' یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ معمول تھا کہ جب کسی جہاد یا کسی بھی سفر سے واپس آتے تو اپنے گھروں میں پہلے نہ جاتے بلکہ اپنے محبوب، ہادیٔ برحق پیغمبر اسلام جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضورِ اقدس میں حاضر ہوتے، قدم بوسی کا شرف حاصل کرتے، آداب و احترام بجا لاتے، ہدیہ وتحفہ پیش کرتے، دعا وبرکت حاصل کرتے، پھر اپنے گھر بال بچوں میں تشریف لے جاتے اور آج تک یہ سلسلہ قائم ہے۔ساداتِ کرام اور مشائخ عظام سے مخلص تعلق رکھنے والے اسی طرح کرتے ہیں اور صحابہ کرام کی اس سنت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ارشاد ہے''علی ابن ابی طالب نے یہ کیا، یہ کیا'' یعنی اس لونڈی کے متعلق شکایت کی۔ارشاد ہے'' تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منہ (مبارک) پھر لیا۔یعنی اس شخص کی اس شکایت پر کوئی توجہ نہ فرمائی۔اس لئے کہ یہ ایک ناجائز اور قطعاً غیر مناسب بات تھی جو کہ شرعاً وعرفاً غلط تھی۔ارشاد ہے'' پھر چوتھا کھڑا ہوا سواس نے بھی ان کی مانند بات کہی'' یعنی ان چاروں نے اپنے کئے ہوئے عہد و پیمان کے مطابق شکایت کردی۔ارشاد ہے'' پھر ارشاد فرمایا تمہیں (جناب) علی علیہ السلام کے متعلق کون سی بات نے برانگیختہ کر رکھا ہے'' یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چار صحابہ کی شکایت سن کر انہیں ارشاد فرمایا تمہیں کون سی بات جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی مخالفت پر اکسا رہی ہے اور برانگیختہ کر رہی ہے۔کیا تم نے اس کے مرتبہ ومقام کو نہیں سمجھا اس کو تو میرے قرب کی وجہ سے وہ مقام ومرتبہ حاصل ہے جو مجھے تم پر ہے اور میرے وصال کے بعد بھی وہ ہی ہر ایک مومن کا ولی ہے جب وہ ولی برحق ہے تو اسے ہر قسم کا تصرف بھی حاصل ہے۔

اسناده صحيح

(ابواسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی، صفحہ ۷۸)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ مُرْتَضًى مِّنْ بَعْدِي

"حضور سید الانبیاء جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کا ذکر ہے کہ علی تمہارا ولی اور میرے بعد مرتضیٰ ہے"

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱/۹۰ | حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَاصِلُ ۲ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الْکُوْفِیُّ عَنِ ابْنِ فُضَیْلٍ ۳ عَنِ الْاَجْلَحِ ۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ۵ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ ۶ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ وَ بَعَثَ عَلِیًّا عَلٰی جَیْشٍ اٰخَرَ وَقَالَ اِنِ الْتَقَیْتُمَا فَعَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَلَی النَّاسِ وَاِنْ تَفَرَّقْتُمَا فَکُلٌّ وَاحِدٍ مِنْکُمَا عَلٰی حِدَةٍ فَلَقِیْنَا بَنِیْ زُبَیْدٍ مِنْ اَهْلِ الْیَمَنِ وَ ظَهَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ فَقَاتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ وَ سَبَیْنَا الذُّرِّیَّةَ فَاصْطَفٰی عَلِیٌّ جَارِیَةً لِّنَفْسِهٖ مِنْهُنَّ فَکَتَبَ بِذَالِکَ خَالِدُ بْنُ وَلِیْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَنَالَ مِنْهُ قَالَ فَدَفَعْتُ الْکُتُبَ اِلَیْهِ وَ قُلْتُ مِنْ عَلِیٍّ فَتَغَیَّرَ وَجْهُهٗ اَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هٰذَا مَکَانُ الْعَائِذِ بَعَثْتَنِیْ مَعَ رَجُلٍ وَ اَلْزَمْتَنِیْ بِطَاعَتِهٖ فَبَلَّغْتُ مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِیْ لَا تَقَعَنَّ یَا بُرَیْدَةُ فِیْ عَلِیٍّ فَاِنَّ عَلِیًّا مِّنِّیْ وَ اَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّکُمْ بَعْدِیْ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۰

۱۔ احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲۔ واصل بن عبدالاعلی: واصل بن عبدالاعلی بن ہلال الاسدی کی کنیت ابوالقاسم یا ابوالحمد الکوفی ہے۔ ثقہ اور طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۴ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۸)

(حواشی اسماء الرجال اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

ترجمہ | عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ بریدہ سے روایت کرتا ہے کہ بریدہ نے کہا کہ ہمیں جناب رسول کریم ﷺ نے خالد بن ولید کی معیت میں یمن کی طرف بھیجا اور ایک دوسرے لشکر پر علی (المرتضیٰ علیہ السلام) کو امیر بنا کر بھیجا اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر تم دونوں لشکر مل جاؤ تو تم سب پر علی علیہ السلام امیر ہوگا اور اگر تم الگ الگ رہے تو ہر ایک لشکر کا تم میں سے اپنا اپنا امیر ہوگا۔ پس ہم اہلِ یمن کے قبیلے بنی زبید سے بالمقابل اکٹھے ہوئے اور مسلمان مشرکین پر غالب آگئے۔ پس جو لڑنے والے تھے وہ قتل ہوئے۔ اوران کی اولاد کو بندی بنایا ان میں سے (جناب) علی نے اپنے لئے ایک کنیز چن لی۔ تو خالد بن ولید نے یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کو لکھا اور مجھے حکم دیا کہ میں یہ خط حضور نبی کریم ﷺ کو پہنچا دوں۔ (بریدہ نے) کہا کہ میں نے وہ خط جناب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور میں نے بھی (جناب) علی (المرتضیٰ علیہ السلام) کی بدی کی۔ پس حضرت نبی کریم ﷺ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے آثار نمایاں ہوئے۔ پس میں نے کہا کہ یہ مقام پناہ مانگنے کا ہے۔ (اے پیغمبر ﷺ) آپ نے مجھے ایک شخص کے ساتھ بھیجا۔ اور اس کا حکم مجھ پر ضروری ٹھہرایا۔ سو جو چیز اس نے مجھے دی، میں نے وہ پہنچا دی۔ پس مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے بریدہ! (حضرت) علی (علیہ السلام) کی نافرمانی نہ کر یقیناً علی مجھ سے اور میں اسی سے ہوں اور وہ میرے بعد بھی تمہارا ولی ہے۔

حل لغت | ظَهَرَ: ظَهَرَ کا صلہ جب عَلٰی "آئے تو اس کے معنی غلبہ پانا ہیں"۔ اَصْطَفٰی: چننا، منتخب کرنا، برگزیدہ کرنا۔ جَارِیَة: باندی، کنیز۔ اَنَالَ: پہنچا دوں، اِنَالَةٌ: پہنچانا، نَیْلٌ یا نَالٌ یا نَالَةٌ: پہنچنا، مراد حاصل کرنا، گالی دینا

تشریح | ارشاد ہے "ہمیں جناب رسول کریم ﷺ نے خالد بن ولید کی معیت میں یمن کی طرف بھیجا" یعنی یمن کی طرف ایک لشکر بھیجا جس کی امارت خالد بن ولید کو پیغمبر اسلام ﷺ نے سونپی۔ ارشاد ہے "اور ایک دوسرے لشکر پر علی المرتضیٰ کو امیر بنا کر بھیجا" یعنی یمن کو فتح کرنے کیلئے مختلف سمتوں سے دو لشکر روانہ ہوئے۔ ایک کی قیادت خالد بن ولید کر رہے تھے اور دوسرے کی قیادت جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کر رہے تھے۔ ارشاد ہے "اگر تم

بقیہ حواشی: ۳: ابن فضیل (محمد بن فضیل): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷: ۲

۴: الاجلح: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷: ۳

۵: عبداللہ بن بریدہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۹: ۵

۶: ابیہ: بریدہ بن الحصیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۹: ۶

دونوں لشکرمل جاؤ توتم سب پر علی علیہ السلام امیر ہوگا''یعنی جب مختلف سمتوں سے آکر یہ دونوں لشکر ایک جگہ مل جائیں تو یہ دونوں لشکر ایک لشکر ہوجائے گا اور خالد بن ولید اپنے لشکر کی قیادت جناب علی المرتضٰی علیہ السلام کوسونپ دیں گے اور تمام لوگوں کی قیادت اور سرداری جناب علی المرتضٰی علیہ السلام فرمائیں گے اور پھر جہاد میں حضرت علی علیہ السلام امیر ہوں گے۔ارشاد ہے''اور اگر تم الگ الگ رہے تو ہر ایک لشکر کا تم میں سے اپنا اپنا امیر ہوگا''یعنی جب تک یہ دونوں اکٹھے نہ ہوجائیں۔ ہر ایک لشکر اپنے اپنے امیر کی قیادت میں لڑتا رہے گا ایک لشکر کا امیر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہوگا اور دوسرے کا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ارشاد ہے''پس ہم اہل یمن کے قبیلے بنوزبید سے بالمقابل اکٹھے ہوئے''یعنی دونوں لشکر یکجا ہوگئے اور یمن کے قبیلہ بنی زبید کے مقابلہ میں جناب علی المرتضٰی علیہ السلام کی قیادت میں صف آراء ہوگئے۔ ارشاد ہے''مسلمان مشرکین پر غالب آگئے''یعنی مشرکوں نے شکست کھائی اور مسلمانوں کو فتح وظفر نصیب ہوئی۔ ارشاد ہے''پس جو لڑنے والے تھے وہ قتل ہوئے''یعنی خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی اور ہر طاقتور جوان لڑا اور مسلمانوں نے انہیں کیفرکردار تک پہنچایا۔ارشاد ہے''اوران کی اولاد کو بندی بنایا''یعنی جو باقی عورتیں اور چھوٹے بچے رہ گئے وہ مسلمانوں نے قیدی بنالئے۔ارشاد ہے''ان میں سے (جناب) علی نے اپنے لئے ایک کنیز چن لی'' یعنی اس قبیلہ کی قیدی عورتوں سے ایک عورت کو علی المرتضٰی علیہ السلام نے اپنے لئے بطورِ باندی کے لے لیا۔ارشاد ہے ''مجھے حکم دیا کہ میں یہ خط حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچادوں''یعنی جناب علی المرتضٰی علیہ السلام کے خلاف یہ شکایت سے بھرا ہوا خط پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچادوں۔ارشاد ہے''پس میں نے کہا یہ مقام پناہ مانگنے کا ہے''یعنی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غصہ اور غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔گویا مجھ سے ایک بڑی غلطی ہوگئی ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوگئے ہیں۔ ارشاد ہے''سو جو چیز اس نے مجھے دی میں نے وہ پہنچادی''یعنی اس خط کے پہنچانے میں، میں نے اپنے امیر کی اطاعت کی ہے۔اگرچہ وہ صرف خط پہنچادیتا تو اپنا فرض ادا کرتا مگر ساتھ ہی اس صاحب نے زبانی شکایت بھی کی جو کہ اسے مناسب نہیں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی المرتضٰی علیہ السلام کو توان سب کا امیر مقرر فرمادیا تھا۔جبکہ دونوں لشکر اکٹھے ہوگئے تھے اور جناب امیر علیہ السلام کی قیادت میں یہ جہاد ہوا۔اس میں تو خالد بن ولید ایک سپاہی کی حیثیت سے شامل ہوئے نہ کہ امیر کی حیثیت سے لہٰذا ان سب پر جناب امیر رضی اللہ عنہ کی اطاعت لازمی اور ضروری تھی نہ کہ شکایتیں اور برائیاں بیان کرتے جو کہ اطاعت امیر کے خلاف بات ہے۔جس سے سینکڑوں فتنے اور فساد پیدا ہو سکتے ہیں،فافھم۔ارشاد ہے''اے بریدہ!(حضرت) علی (علیہ السلام) کی نافرمانی نہ کر۔یقیناً علی مجھ سے ہے اور میں اس سے،اور وہ میرے بعد بھی تمہارا ولی ہے''یعنی سبحان اللہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی عظمت وشان کتنی عظیم

اوراعلیٰ ہے کہ آنجناب ﷺ کی ولایتِ حقہ تا قیام قیامت قائم ہے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

اسناده حسن (ابواسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی صفحہ ۷۸)

جناب عبیداللہ صاحب بسمل امرتسری[ا] حدیث نقل کرتے ہیں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ تَمْشِيْ فِيْ طُرُقَاتِ الْمَدِيْنَةِ اِذْ مَرَرْنَا بِنَخْلٍ مِنْ نَخْلِهَا فَصَاحَتْ نَخْلَةٌ بِاُخْرٰى هٰذَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى وَ هٰذَا عَلِيُّ الْمُرْتَضٰى الخ (اخرجه الخوارزمی و ابن یوسف الكنجی فی كفاية الطالب)

(سیدنا) علی (المرتضیٰ ؑ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دفعہ نکلا ہم مدینہ مبارکہ کے بعض راستوں میں جارہے تھے۔ اچانک ہمارا گذر ایک کھجوروں کے باغ پر ہوا تو ایک کھجور کے درخت نے دوسرے کو پکار کر کہا کہ یہ نبی مصطفیٰ ﷺ ہیں اور یہ علی المرتضیٰ ؑ ہیں (الی آخرہ الحدیث)

مندجہ بالا باب کے عنوان میں ''مرتضیٰ'' کا ذکر آیا ہے مگر حدیث مبارکہ میں نہیں آیا۔ بیروت اور مصر وغیرہ کی چھپی ہوئی خصائص میں اس باب کے عنوان میں بھی یہ لفظ نہیں چونکہ میرے سامنے ہندوستانی چھاپہ خانہ کی کتاب ہے لہٰذا میں نے لکھ دیا ہے۔ و اللہ اعلم بالصواب

[ا] (ارجح المطالب فی عدمناقب اسداللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب صفحہ ۳۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ

''یہ باب آنحضرت ﷺ کے اس ارشادِ گرامی پر ہے کہ جس نے علی (المرتضیٰ علیہ السلام) کو گالی دی اس نے مجھ کو گالی دی'' (استغفر اللہ)

(اس باب میں چھ احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۹۱ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ ۲ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ۳ بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ ۴ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ ۵ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ ۶ الْجَدَلِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ اَتَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوْ مَعَاذَ اللّٰهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ

ترجمہ ابوعبداللہ جدلی سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ (اے ابوعبداللہ) تو جناب رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتا ہے تو میں نے عرض کی اللہ منزہ ہے یا کہا اللہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۱

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹ ۲: العباس بن محمد الدوری: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۷۰

۳: یحییٰ بن ابی بکیر: اس کا نام نسر الکرمانی ہے۔ کوفی الاصل ہے۔ بغداد میں سکونت اختیار کی۔ ثقہ ہے، طبقہ التاسعہ سے ہے۔ ۲۰۸ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۷۴)

۴: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲۶ ۵: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۲۲

۶: ابی عبداللہ الجدلی: اس کا نام عبد بن عبد یا عبدالرحمٰن بن عبد ہے۔ ثقہ ہے رمی بالتشیع، طبقہ الثالثہ کے کبار سے ہے۔ (التقریب صفحہ ۴۱۴) احمد اور معین وغیرہما نے اسے ثقہ لکھا ہے (ابو اسحاق الحوینی تہذیب خصائص الامام علی علیہ السلام، صفحہ ۷۹)

''جس شخص نے (جناب) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی''۔

تشریح ارشاد ہے ''اللہ منزہ ہے یا کہا میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں'' یعنی یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ میں ہرگز یہ کام نہیں کرتا۔ ارشاد ہے ''جس شخص نے (جناب) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی'' یعنی جناب امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو برا کہنا اپنے ایمان، اعمال اور اخلاق کو تباہ و برباد کرنا ہے، دنیا اور آخرت میں روسیاہ بننا ہے۔ جناب مولوی محمد ابوالحسن مصنف ''فیض الباری شرح اردو صحیح البخاری'' لکھتے ہیں ''مقتضاء اس حدیث کا یہ ہے کہ ہو برا کہنا علی کا کفر اور بعض کہتے ہیں کہ یہ محمول ہے وعید پر'' (مناقب مرتضوی، خصائص نسائی صفحہ ۵۴)

اسناده صحيح (ابواسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی صفحہ ۷۹)

حدیث نمبر ۲/۹۲ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی ۲ بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰی الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ۳ بْنُ عَوْنٍ عَنْ شَقِیْقِ ۴ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ ۵ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَرْفَطَۃَ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِکٍ بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ ذُکِرَلِیْ اَنَّکُمْ تَسُبُّوْنَ عَلِیًّا فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْنَا قَالَ لَعَلَّکَ سَبَبْتَہٗ قُلْتُ مَعَاذَ اللّٰہِ قَالَ لَا تَسُبَّہٗ فَلَوْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلٰی مَفْرَقِیْ عَلٰی اَنْ اَسُبَّ عَلِیًّا مَا اَسُبُّہٗ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ التَّرْغِیْبَ فِیْ مُوَالَاتِہٖ وَ التَّرْھِیْبَ فِیْ مُعَادَاتِہٖ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۲

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

۲: عبدالاعلیٰ بن واصل: عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالاعلیٰ الاسدی الکوفی ثقہ ہے، طبقہ العاشرہ کے کبار سے ہے۔ ۲۴۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۹۵)

۳: جعفر بن عون: جعفر بن عون بن جعفر بن عمرو بن حریث المخزومی صدوق ہے۔ طبقہ التاسعہ سے ہے ۲۰۶ یا ۲۰۷ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ (التقریب، صفحہ ۵۶)

۴: شقیق بن ابی عبداللہ: شقیق بن ابی عبداللہ الکوفی ہے اور آل حضرمی کا مولیٰ ہے۔ ثقہ ہے، طبقہ الخامسۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۴۷)

۵: ابی بکر بن خالد: ابی بکر بن خالد بن عرفطۃ العذری القضاعی بنی زہرہ کا حلیف ہے اور یہ جناب سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور جناب ابن الارت سے روایت کرتا ہے اور اس سے اس کا بیٹا طالوت اور شقیق بن ابی عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن احمد نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے اس (ابوبکر بن خالد) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ''یروی عنہ'' (تہذیب التہذیب، جلد ۱۲، صفحہ ۲۴)

ترجمہ ابی بکر سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے سعد بن مالک کو مدینہ (منورہ) میں دیکھا، تو سعد نے فرمایا کہ مجھے یہ بتایا گیا کہ تم لوگ (جناب) علی (علیہ السلام) کو برا کہتے ہو۔ پس میں نے کہا کہ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ فرمایا کہ شاید تو نے انہیں گالی دی ہو میں نے عرض کیا کہ پناہ بخدا۔ فرمایا کہ انہیں برا بھی نہ کہو، اگر میرے سر پر آرہ بھی چلا دیا جائے اس بات کے کہنے کیلئے کہ (جناب) علی (علیہ السلام) کو گالی دوں تو نہ دوں گا۔ اس لئے کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے کہ رغبت دلاتے ان کی دوستی پر، اور ڈراتے ان کی دشمنی سے۔

حل لغت اَلْمُنْشَارُ: آرہ، اس کی جمع مناشیر ہے، پنجہ دار لکڑی جس سے گیہوں وغیرہ کو بھوسہ سے علیحدہ کرتے ہیں۔ مِفْرَقٌ: مانگ، اس کی جمع مفارق ہے، چوٹی۔ مَوَالَاۃ: دوستی کرنا، مدد کرنا۔ اَلتَّرْھِیْبُ: ڈرانا، خوف دلانا۔ مُعَادَاۃ: جھگڑا کرنا، دشمنی کرنا۔

تشریح ارشاد ہے۔ ''مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم لوگ (جناب) علی کو برا کہتے ہو'' یعنی جناب سعد نے جعفر بن ابوبکر بن خالد بن عرفطہ کو کہا۔ ارشاد ہے'' رغبت دلاتے ان کی دوستی پر، اور ڈراتے ان کی دشمنی سے'' یعنی جناب سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے حضور پیغمبر اسلام ﷺ سے یہ گرامی قدر ارشاد سنا ہے کہ آنحضور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی دوستی اور محبت کا شوق دلاتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی دشمنی اور عداوت سے ڈراتے تھے۔ تو اگر مجھے آرا سے چیر بھی دیا جائے تو میں برا نہ کہوں گا اور نہ ہی گالی دوں گا، یعنی حکومت وقت مجھ پر کتنا ہی ظلم، جبر و زیادتی کرے کہ تم جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرو تو وہ سب ظلم، جبر، زیادتی حتیٰ کہ جان تک دے دوں گا مگر گستاخی نہ کروں گا۔ اس لئے کہ مجھے حضور ﷺ کی اطاعت اور حضور ﷺ کے ارشادات پر عمل کرنا ہے۔ بنوامیہ یا کسی بھی حکومت کے ایسے حکم پر عمل نہیں کرنا جو کہ میرے پیغمبر ﷺ کے احکامات کے خلاف ہو۔

اسنادہ حسن (احمد میرین البلوشی، صفحہ ۱۱۲)

حدیث نمبر ۳/۹۳ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ [۱] بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ھَارُوْنُ [۲] بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَغْدَادِیُّ الْجَبَالِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ [۳] بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ [۴] بْنُ خَلِیْفَۃَ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ [۵] --- وَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاؤدَ [۱] قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [۲] بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ [۳] عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ [۴] عَامِرِ بْنِ وَاثِلَۃَ قَالَ جَمَعَ عَلِیٌّ النَّاسَ فِی الرَّحْبَۃِ فَقَالَ اُنْشِدُ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۳

۱ احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

(حواشی اسماء الرجال اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

بِاللهِ كُلَّ امْرِئٍ مَا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ غَدِيْرِ خُمٍّ فَقَامَ أُنَاسٌ فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ خَرَجْتُ وَفِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْئٌ فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا تُنْكِرُ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ | ابی الطفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ (جناب) علی (المرتضیٰ) نے ایک کھلی جگہ پر لوگوں کو جمع کیا۔ سو فرمایا میں ہر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں اس بات کی جو اس نے غدیر خم کے دن حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ پس کافی لوگ کھڑے ہو گئے اور اُنہوں نے شہادت دی کہ غدیر خم کے دن حضور رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہوں'' اور حضور ﷺ کھڑے تھے۔ پھر (جناب) علی (علیہ السلام) کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو بھی اس شخص کو دوست رکھ جو علی سے محبت کرے اور دشمن رکھ اس کو جو کہ علی سے عداوت رکھے۔ ابوالطفیل نے کہا کہ میں نکلا اور میرے دل میں اس کے بارے میں تردد تھا۔ پس میں زید بن ارقم کو ملا۔ اور یہ تمام روئیداد اس کو کہی۔ پس (زید بن ارقم نے) کہا کیا تو اس حدیث کا انکار کرتا ہے۔ میں نے خود جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

حل لغت | اَلرَّحَبَۃ: کشادہ زمین جس میں بکثرت گھاس ہو اور اس جگہ بہت لوگ آتے ہوں، مکانوں کے

بقیہ حاشیہ: ۲: ہارون بن عبداللہ البغدادی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۴:۱

۳: مصعب بن المقدام: مصعب بن المقدام الخثعمی کی کنیت ابو عبداللہ الکوفی ہے۔ صدوق لہ اوھام طبقہ التاسعہ سے ہے ۲۰۳ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۳۸) ابن معین نے کہا ثقہ ہے۔ ابوحاتم نے کہا صالح الحدیث ہے۔ ابوداؤد نے کہ لا باس بہ علی بن المدینی نے کہا ضعیف ہے۔ مسلم نے اس سے اخراج کیا ہے۔ (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی ؓ ابن ابی طالب، صفحہ ۱۱۴)

۴: فطر بن خلیفہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۹:۳ ۵: ابی الطفیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۸:۶

یہی حدیث درج ذیل اسماء الرجال سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۱: ابوداؤد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۱:۱ ۲: محمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۹:۱

۳: فطر (بن خلیفہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۹:۳ ۴: ابی الطفیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۸:۶

درمیان کھلی جگہ، بہت بڑا صحن۔

تشریح ارشاد ہے "سو فرمایا میں ہر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں اس بات کی جو اس نے غدیر خم کے دن رسول اللہ ﷺ سے سنی" یعنی غدیر خم کے مقام پر حضور ﷺ نے جو فرمایا ہے میں اس شخص کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ وہ سنی ہوئی بات اسی طرح بیان کر دے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔ ارشاد ہے "اور انہوں نے شہادت دی کہ غدیر خم کے دن حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا" یعنی بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے یہ حدیث شریف بیان فرمائی۔ ارشاد ہے "میرے دل میں اس کے بارے میں تردد تھا" یعنی میں اس مجلس سے آ گیا۔ مگر میرے دل میں جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق شک اور تردد تھا یا اس حدیث کے متعلق مجھے تردد تھا۔ ارشاد ہے "کیا تو اس حدیث کا انکار کرتا ہے" یعنی نہایت ہی حیرت و استعجاب سے انہوں نے فرمایا۔

وَ اللَّفْظُ لِاَبِیْ دَاوٗدَ اور ابی داوٗد کے بھی یہ الفاظ ہیں اسنادہ حسن (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ؓ ابن ابی طالب، صفحہ ۱۱۳)

حدیث نمبر ۹۴/۴ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۲ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیَی السِّجِسْتَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ ۳ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَنْبَأَنَا اِبْرَاهِیْمُ ۴ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ ۵ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی ۶ بْنُ یَعْقُوْبَ عَنِ الْمُهَاجِرِ ۷ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَائِشَةَ ۸ بِنْتِ سَعْدٍ وَ عَامِرِ ۹ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ ۱۰ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ اَیُّهَا النَّاسُ فَاِنِّیْ وَلِیُّکُمْ قَالُوْا صَدَقْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَرَفَعَهَا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَلِیِّیْ وَالْمُؤَدِّیْ عَنِّیْ وَالِ اللّٰهُمَّ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ اللّٰهُمَّ مَنْ عَادَاهُ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۴

۱۔ احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲۔ ابو عبد الرحمٰن زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

۳۔ محمد بن عبد الرحیم: محمد بن عبد الرحیم بن ابی زہیر البغد ادی البزار ہے۔ اس کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ صاعقہ کے لقب سے مشہور ہے۔ ثقہ، حافظ اور طبقہ الحادیہ عشرہ سے ہے ۲۵۵ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۰۸)۔ قال فی التهذیب وروی عنه النسائی فی خصائص علی عن زکریا السجزی عنه وهو ثقة مامون من رجال البخاری. (ابو اسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی ؓ، صفحہ ۸۲)

۴۔ ابراہیم: ابراہیم بن المنذر بن المغیرۃ بن عبد اللہ بن خالد بن حزام الاسدی الخزامی صدوق ہے۔ طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۳۵ یا ۲۳۶ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۳) دارقطنی اور ابن الوضاح نے کہا کہ یہ ثقہ ہے۔ ابو حاتم نے کہا صدوق ہے (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ سعد سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، پس حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا، اے لوگو! پس یقیناً میں تمہارا مالک ہوں، سب نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر آپ ﷺ نے (جناب سیدنا) علی (علیہ السلام) کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا۔ پھر فرمایا، یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے احکام پہنچانے والا ہے۔ اے میرے اللہ! جو اِس کو دوست رکھتا ہے تو اُس کو اپنا دوست بنالے اور اے میرے اللہ! جو اِس سے عداوت رکھتا ہے تو اُس سے دشمنی رکھ۔

تشریح ارشاد ہے "سب نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے" یعنی تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ کے اس ارشاد کی تصدیق کی۔ کہ اے حضور پاک ﷺ آپ ہمارے مالک، آقا، ولی اور سب کچھ ہیں۔ ارشاد ہے" پھر آپ ﷺ نے (جناب) علی کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا" یعنی اپنا ہاتھ مبارک اور سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کا ہاتھ اکٹھا کر کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بلند کر کے دکھایا۔ ارشاد ہے" جو اس سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے دشمنی رکھ" یعنی حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور ان علیہ السلام کی عداوت اللہ تعالیٰ کی دشمنی کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کی محبت نصیب فرمائے اور آپ علیہ السلام کی عداوت اور دشمنی سے محفوظ رکھے۔ آمین بحرمت نبی الرؤف الرحیم

اسنادہ حسن فی الشواھد (ابو اسحاق الحوینی تہذیب خصائص علی ابن ابی طالب صفحہ ۸۲)

حدیث نمبر ۵/۹۵ اَنبَاَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِیُّ اَبُوْ الْجَوْزَا قَالَ اَخْبَرَنَا ۲ ابْنُ عَثْمَةَ وَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی ۳ بْنُ یَعْقُوْبَ عَنِ الْمُهَاجِرِ ۴ بْنِ مِسْمَارِ الْبَصْرِیِّ عَنْ عَائِشَةَ ۵ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ ۶ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

بقیہ حاشیہ: نسائی نے کہا لیس بہ باس۔ اخرج لہ، البخاری (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب، صفحہ ۱۱۴)

۵: معن: معن بن عیسیٰ بن یحییٰ الاشجعی کی کنیت ابو یحییٰ المدنی ہے۔ ثقہ اور ثبت ہے۔ ابو حاتم نے کہ ھو اثبت اصحاب مالک یعنی یہ اصحاب مالک میں اثبت ہے۔ یہ طبقہ العاشرہ کے کبار میں سے ہے ۱۹۸ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۴۴)

۶: موسیٰ ابن یعقوب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۳

۷: مہاجر بن مسمار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۴

۸: عائشہ بنت سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۵

۹: عامر بن سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۱:۶

۱۰: سعد (بن ابی وقاص): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۵

۱: احمد بن عثمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۵:۱

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۵، اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ قَالُوْا نَعَمْ صَدَقْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَرَفَعَھَا وَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا وَلِیُّہٗ وَ اِنَّ اللّٰہَ یُوَالِیْ مَنْ وَالَاہُ وَ یُعَادِیْ مَنْ عَادَاہُ

ترجمہ سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے (جناب) علی کا ہاتھ پکڑا پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی (پھر) ارشاد فرمایا، کیا تم نہیں جانتے ہو کہ ''میں تمہاری جانوں کا مالک ہوں تم سے زیادہ'' (صحابہ نے) عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر (جناب) علی کا ہاتھ پکڑ اکر اٹھایا اور فرمایا جس کا میں ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کا دوست ہے جس کا علی دوست ہے اور دشمن ہے اس کا جو علی سے عداوت رکھے۔

حدیث نمبر ۶/۹۶ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا ۲ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ۳ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُھَاجِرِ ۴ بْنِ مِسْمَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَائِشَۃُ ۵ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ ۶ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ وَھُوَ مُتَوَجِّہٌ اِلَیْھَا فَلَمَّا بَلَغَ غَدِیْرَ خُمٍّ وَقَفَ النَّاسَ ثُمَّ رَدَّ مَنْ مَضٰی وَلَحِقَہٗ مَنْ تَخَلَّفَ فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَیْہِ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُھَا ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ وَّلِیُّکُمْ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ ثَلٰثًا ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَاَقَامَہٗ فَقَالَ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَلِیَّہٗ فَھٰذَا وَلِیُّہٗ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاہُ

بقیہ حاشیہ: ۲: ابن عثمۃ (محمد بن خالد): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸-۲

۳: موسیٰ بن یعقوب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۳ ۴: مہاجر بن مسمار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۴

۵: عائشہ بنت سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۵ ۶: سعد (ابن ابی وقاص ﷺ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۶

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱ ۲: زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

۳: یعقوب بن جعفر: یعقوب بن جعفر ابن ابی کثیر الانصاری المدنی مقبول ہے۔ طبقہ التاسعہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۶) روی عن موسی بن یعقوب الزمعی وعنہ، محمد بن یحیی بن ابی عمر (تہذیب التہذیب، جلد ۱۱، صفحہ ۳۸۲)

۴: مہاجر بن مسمار الزہری: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۴ ۵: عائشہ بنت سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۵

۶: سعد (بن ابی وقاص ﷺ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۶

ترجمہ | سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھے اور حضور نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ جا رہے تھے سو جب ہم غدیر خم پر پہنچے تو لوگوں کو ٹھہرا لیا۔ پھر جو آگے گیا تھا اسے واپس لوٹایا اور جو پیچھے تھا وہ بھی آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ پس جب ہم تمام لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس جمع ہو گئے تو ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! کیا میں نے تم کو احکامِ الٰہی پہنچا دیئے ہیں؟ سب نے جواب دیا بے شک۔ فرمایا، اے میرے اللہ! گواہ رہ، تین بار یہ ارشاد فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا، اے لوگو! تمہارا ولی کون ہے؟ سب نے تین بار عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ جانتا ہے۔ پھر (جناب) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھڑا کیا۔ پھر ارشاد فرمایا جس کا اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ ولی ہے۔ تو یہ (علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم) اس کا ولی ہے۔ اے میرے اللہ! جو اس کو دوست رکھتا ہے تو اس سے محبت فرما اور جو اس سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے دشمنی رکھ۔

تشریح | ارشاد ہے ''حضور ﷺ مکہ کے راستے میں تھے'' یعنی حضور ﷺ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستہ میں ٹھہرے۔ ارشاد ہے ''سو جب غدیر خم پر پہنچے'' یعنی غدیر خم وہ مقام ہے جہاں آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں (دوست ہوں) علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی اس کا مولیٰ ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مبارک باد دی کہ اے ابوالحسن! تم کو مبارک ہو تم میرے مولیٰ اور ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولیٰ ہوئے۔ (لغات الحدیث جلد ۴، صفحہ ۱۴، کتاب ''ع'') یہ مقام مکہ اور مدینہ کے درمیان جحفہ سے تین کوس پر واقع ہے۔ ارشاد ہے ''اور جو پیچھے تھا وہ بھی آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا'' یعنی وہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو اس سفر میں شریک تھے سب آ گئے۔ ارشاد ہے ''اے میرے اللہ! گواہ رہ، تین بار یہ ارشاد فرمایا'' یعنی تین بار یہ کلمہ ارشاد فرمایا کہ اے میرے اللہ! تو بھی اس بات پر گواہ رہ کہ میں نے تیرے احکام بلا کم و کاست پہنچا دیئے ہیں۔ ارشاد ہے ''اللہ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے'' یعنی اللہ جل جلالہ، اور اس کا رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہی خوب جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا ولی کون ہے۔ یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ تھا کہ جب حضور ﷺ اس قسم کے ارشادات فرماتے تو باوجود جاننے کے بھی وہ معاملہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حوالے کر دیتے کہ شاید وحی کے ذریعہ کچھ اور فیصلہ نہ ہو جائے اور کسی قسم کی سوءادبی ان سے سرزد نہ ہو جائے۔

یہ انتہائے ادب و احترام کا طریقہ تھا جو کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایسے مواقع پر اختیار فرماتے۔ ارشاد ہے ''پھر (جناب) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھڑا کیا'' یعنی تمام لوگوں کے سامنے لائے۔

ارشاد ہے ''اے میرے اللہ! جو اس کو دوست رکھتا ہے تو اس سے محبت فرما۔ اور جو اس سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے دشمنی رکھ'' حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے

کانرا کہ دوستی علی نیست کافر است

گو زاہد زمانہ و گو شیخ راہ باش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذِكْرُ التَّرْغِيْبِ فِىْ حُبِّ عَلِيٍّ وَ ذِكْرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَنْ اَحَبَّهٗ وَ ذِكْرُ دُعَآئِهٖ عَلٰى مَنْ اَبْغَضَهٗ

"اس باب میں جناب سیدنا امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے ساتھ محبت کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور اس شخص کیلئے جو آپ ؓ سے محبت کرتا ہے نبی کریم ﷺ دعا فرماتے ہیں، کا ذکر ہے نیز اس شخص کیلئے جو اُن (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) سے دشمنی رکھتا ہے بد دعا کرنے کا بیان ہے"

(اس باب میں تین احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۹۷ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ[۱] بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ[۲] بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَاهُوَيْهِ قَالَ اَنْبَأَنَا النَّضْرُ[۳] بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيْلِ[۴] بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ[۵] بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ[۶] قَالَ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّاسِ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۷

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹: ۱

۲: اسحاق بن ابراہیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۹: ۱

۳: النضر بن شمیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲: ۳

۴: عبد الجلیل بن عطیہ: عبد الجلیل بن عطیہ القیسی کی کنیت ابو صالح البصری ہے۔ صدوق ہے۔ یہم۔ طبقہ السابعۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۹۲) روی عن عبد اللہ بن بریدۃ و شہر بن حوشب و جعفر بن میمون و مرحوم بن معاویۃ و عنہ حماد بن زید و زید بن قیس الفراء و ابو عبیدۃ الحداد و ابو عامر العقدی و النضر بن شمیل و الطیالسی و غیرھم۔ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

طَالِبِ حَتّٰی اَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَیْشٍ لَا اُحِبُّهٗ اِلَّا لِبُغْضِ عَلِیٍّ فَبَعَثَ ذَالِکَ الرَّجُلَ عَلٰی خَیْلٍ فَصَحِبْتُهٗ وَمَا صَحِبْتُهٗ اِلَّا عَلٰی بُغْضِ عَلِیٍّ فَاَصَابَ سَبْیًا فَکَتَبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَبْعَثَ اِلَیْهِ مَنْ یُّخَمِّسُهٗ فَبَعَثَ اِلَیْنَا عَلِیًّا وَفِی السَّبْیِ وَصِیْفَةٌ مِنْ اَفْضَلِ السَّبْیِ فَلَمَّا خَمَّسَهٗ صَارَتْ فِی الْخُمُسِ ثُمَّ خَمَّسَ فَصَارَتْ فِیْ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَمَّسَ فَصَارَتْ فِیْ اٰلِ عَلِیٍّ فَاَتَانَا وَ رَاْسُهٗ یَقْطُرُ فَقُلْنَا مَا هٰذَا فَقَالَ اَلَمْ تَرَوْا لُوَصِیْفَةَ صَارَتْ فِی الْخُمُسِ ثُمَّ صَارَتْ فِیْ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَارَتْ فِیْ اٰلِ عَلِیٍّ فَوَقَعْتُ عَلَیْهَا فَکَتَبَ وَ بَعَثَنِیْ مُصَدِّقًا لِکِتَابِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا لِّمَا قَالَ فِیْ عَلِیٍّ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ عَلَیْهِ صِدْقًا وَ یَقُوْلُ صَدَقَ فَاَمْسَکَ بِیَدِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَتُبْغِضُ عَلِیًّا فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَا تُبْغِضْهُ وَاِنْ کُنْتَ تُحِبُّهٗ فَازْدَدْلَهٗ حُبًّا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَنَصِیْبُ اٰلِ عَلِیٍّ فِی الْخُمُسِ اَفْضَلُ مِنْ وَصِیْفَةٍ فَمَا کَانَ اَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ وَاللّٰهِ مَاکَانَ فِی الْحَدِیْثِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غَیْرُ اَبِیْ

ترجمہ | بریدہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ (جناب) علی ابن ابی طالب (کے ساتھ بغض رکھنے والے) لوگوں میں مجھ سے زیادہ بغض رکھنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ایک قریشی کو صرف اس لئے میں دوست رکھتا تھا کہ (جناب ؑ) کے ساتھ وہ بغض رکھتا تھا۔ یہ شخص ایک لشکر پر سردار بنا کر بھیجا گیا پس میں اس شخص کے ہمراہ ہوگیا۔ صرف جناب علی کی عداوت کی وجہ سے میں نے اس کی ہمراہی اختیار کی، پس کافروں کی عورتیں قیدی بنائیں۔ تو نبی کریم ﷺ کو ایک خط لکھا تا کہ وہ کوئی شخص مقرر فرمائیں جو اس مال غنیمت سے پانچواں حصہ لے

بقیہ حاشیہ: ابن معین نے کہا ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اپنے ثقات میں اس کا نام ذکر کیا ہے اور کہا ہے یعتبر حدیث عند بیان السماع فی خبره اذ رواه عن الثقات و دونه ثبت. قلت و قال احمد الحاکم حدیثه لیس بالقائم. (تہذیب التہذیب، جلد ۶، صفحہ ۱۰۶)

۵ عبداللہ بن بریدۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴:۴

۶ ابی (والد عبداللہ یعنی بریدہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴:۴

لے تو (جناب) علی کو ہماری طرف بھیجا گیا۔قیدی عورتوں میں سے ایک ایسی لونڈی تھی جو کہ تمام قیدی عورتوں میں بہت خوبصورت تھی۔سو جب اس نے پانچواں حصہ نکالا تو وہ لونڈی پانچویں حصہ میں آئی، پھر اس پانچویں میں سے پانچواں حصہ نکالا تو وہ لونڈی اہلِ بیتِ نبوی ﷺ کے حصہ میں آئی، پھر اس پانچویں میں سے پانچواں حصہ نکالا تو وہ لونڈی آلِ علی (المرتضیٰ) کرم اللہ وجہہ الکریم کے حصہ میں آئی۔پس وہ اس حال میں ہمارے پاس آئے کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، تو ہم نے کہا یہ کیا حال ہے۔تو فرمایا کیا تم نے دیکھا نہیں وہ لونڈی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے پانچویں حصہ میں آئی پھر اہل بیت نبی ﷺ کے خمس میں آئی پھر آلِ علی کے خمس میں آئی تو میں نے اس سے صحبت کی۔پس اس نے خط لکھا۔اور مجھے اپنے خط کی تصدیق کیلئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا اس حال میں کہ تصدیق کرنے والا تھا (جناب) علی کے اس واقعہ کی۔پس میں نے اس پر سچ کہنا شروع کر دیا۔اور ارشاد فرماتے اس نے سچ کہا۔پس رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ کیا تم علی سے دشمنی رکھتے ہو۔میں نے عرض کیا کہ ہاں! سو ارشاد فرمایا کہ اس سے عداوت نہ کر اور اگر تو اس سے محبت کرتا ہے تو اس محبت کو اس کے ساتھ اور زیادہ کر۔پس قسم ہے اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ البتہ آلِ علی کا حصہ خمس میں سے افضل ہے لونڈی سے۔حضور ﷺ کے بعد (جناب) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) سے زیادہ مجھے کوئی بھی محبوب نہیں۔عبداللہ بن بریدہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں میرے اور نبی کریم ﷺ کے درمیان میرے والد کے سوا کوئی اور نہ تھا۔

حل لغت خَیلٍ: گھوڑوں کا گروہ۔بقول صاحب مصباح اللغات ''مجاز اً خیل کا اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے'' کہا جاتا ہے ''اتی بخیلہ و رجلہ'' وہ اپنے سواروں اور پیادوں کے ساتھ آیا۔سَبْیٌ: قیدی کرنا، لونڈی بنانا، غلام بنانا، لوٹنا، غارت کرنا، سَبْیٌ، سَبِیَّۃٌ اور سَبَایَا یہ سب الفاظ احادیث میں آتے ہیں، سَبِیَّۃٌ: قیدی عورت جس کو پکڑ کر لائیں، اس کی جمع سَبَایَا۔وَصِیفَۃٌ: لونڈی، کنیز۔

تشریح ارشاد ہے ''ایک قریشی کو صرف اس لئے میں دوست رکھتا تھا کہ (جناب) کے ساتھ وہ بغض رکھتا تھا'' یعنی جناب سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی دشمنی مجھ سے زیادہ کسی دوسرے میں نہ تھی اور یہ عادتِ قبیحہ مجھ میں اتنی رچی ہوئی تھی کہ مجھے ہر اس شخص سے محبت تھی، جو آپ ؓ سے عداوت رکھتا اس لئے میں اس قریشی یعنی خالد بن ولید کو دوست رکھتا تھا کیونکہ وہ جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بغض رکھتا تھا۔ارشاد ہے ''یہ شخص ایک لشکر پر سردار بنا کر بھیجا گیا'' یعنی حضور ﷺ نے دو لشکر بھیجے تھے۔ایک لشکر کے امیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تھے اور دوسرے کا خالد بن ولید، اور فرمایا تھا

کہ جس وقت تم دونوں یکجا ہو جاؤ تو پھر ان دونوں لشکروں کا امیر حضرت علی علیہ السلام ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فتح و نصرت جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوئی۔ (دیکھو حدیث ۱/۹۰)۔ ارشاد ہے "پس میں اس شخص کے ہمراہ ہو گیا" یعنی جس لشکر کا امیر خالد بن ولید تھا میں اس لشکر میں شامل ہو گیا۔ ارشاد ہے "صرف (جناب) علی کی عداوت کی وجہ سے میں نے اس کی ہمراہی اختیار کی" یعنی خالد کے لشکر میں، میں صرف اس لئے شامل ہوا کہ وہ بھی میری طرح جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام سے عداوت رکھتا تھا۔ گویا بغض علی کی وجہ سے میں حضرت علی علیہ السلام کے لشکر میں شریک نہ ہوا۔ ارشاد ہے "پس کافروں کی عورتیں قیدی بنائیں" یعنی کافروں کی عورتیں فتح کے بعد قیدی بنیں اور کافی مالِ غنیمت ملا۔ ارشاد ہے "کوئی شخص مقرر فرمائیں جو اس مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ لے لے" یعنی مالِ غنیمت میں سے جو پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے لے لے۔ ارشاد ہے "وہ لونڈی پانچویں حصہ میں آئی" یعنی جب کل مالِ غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا تو وہ لونڈی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصہ میں آ گئی۔ ارشاد ہے "میں نے اس سے صحبت کی" یعنی میں نے اس صحبت کے بعد غسل کیا ہے اور میرے سر پر اس پانی کا اثر ہے۔ ارشاد ہے "پس اس نے خط لکھا" یعنی خالد بن ولید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ بطور شکایت کے لکھ بھیجا۔ ارشاد ہے "پس میں نے اس پر سچ کہنا شروع کر دیا" یعنی جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کا سارا واقعہ جو حقیقتاً گذرا تھا بیان کرنا شروع کر دیا۔ ارشاد ہے "اور وہ ارشاد فرماتے اس نے سچ کہا" یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ (جناب) علی المرتضیٰ علیہ السلام نے سچ کہا اور جو کچھ انہوں نے کیا صحیح اور درست کیا ہے اور تمہاری شکایت بے جا اور قطعاً غلط ہے۔ ارشاد ہے "آلِ علی کا حصہ خمس میں سے افضل ہے لونڈی سے" یعنی اگر خمس میں لونڈی سے افضل کوئی چیز ہو تو وہ بھی ان کا حق ہے، لونڈی کیا شے ہے۔ ارشاد ہے "حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد (جناب) علی (علیہ السلام) سے زیادہ مجھے کوئی بھی محبوب نہیں" یعنی سرور انبیاء امام المرسلین والنبیین سرکارِ دوعالم جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس توجہ مبارکہ اور ارشاد کے بعد فوراً جناب امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی محبت مجھ پر اتنی غالب آ گئی کہ اب میری نظروں میں سوائے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام جیسی محبت اور احترام و تعظیم کسی دوسری ہستی کیلئے نہیں۔

اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات

(احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب صفحہ ۱۱۶)

حدیث نمبر ۹۸/۲ اَنبأنَا اَحمَدُ ۱ بنُ شُعَیب قَالَ اَخبَرنَا الحُسَینُ ۲ بنُ حُرَیث المَروَزِیُّ قَالَ حَدَّثنَا الفَضلُ ۳ بنُ مُوسٰی عَنِ الاَعمَشِ ۴ عَن اَبِی اِسحٰقَ ۵ عَن سَعِیدِ ۶ بنِ وَهبٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجهَهُ الکَرِیم فِی الرَّحبَةِ اُنشِدُ بِاللّٰهِ مَن سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَومَ غَدِیرِ خُمٍّ یَقُولُ اللّٰهُ وَلِیِّ وَ اَنَا وَلِیُّ المُؤمِنِینَ وَمَن کُنتُ وَلِیَّهٗ فَهٰذَا وَلِیُّهٗ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَن وَالَاهُ وَ عَادِ مَن عَادَاهُ وَا نصُر مَن نَصَرَهٗ (قَالَ سَعِیدٌ فَقَامَ) اِلٰی جَنبِی سِتَّةٌ وَ قَالَ زَیدُ بنُ یُثَیعٍ قَامَ عِندِی سِتَّةٌ قَالَ۔ عَمرُو بنُ مُرَّةَ وَ سَاقَ الحَدِیثَ ذِی مرہ اَحِبَّ مَن اَحَبَّهٗ وَ اَبغِض مَن اَبغَضَهٗ

ترجمہ سعید بن وہب سے روایت ہے۔اس نے کہا کہ (جناب) علی (المرتضٰی) علیہ السلام نے ایک صحن میں فرمایا، میں ہر اس شخص کو قسم دیتا ہوں جس نے "غدیر خم" کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی ہوں یہ اس کا ولی ہے، اے میرے اللہ! اس شخص سے محبت رکھ جو علی سے محبت کرے اور دشمنی رکھ اس شخص سے جو علی سے عداوت رکھے اور اس شخص کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے سعید نے کہا کہ چھ آدمی میرے پہلو سے کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع نے کہا کہ میرے قریب سے چھ آدمی کھڑے ہوئے۔عمرو بن مرہ نے کہا دوست رکھ اس شخص کو جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو اسے دشمن رکھے۔

تشریح ارشاد ہے "جناب علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک صحن میں فرمایا" یعنی ایک کھلی جگہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور فرمایا۔ارشاد ہے "جس کا میں ولی ہوں یہ اس کا ولی ہے" یعنی میں جسکا ولی ہوں علی المرتضٰی علیہ السلام اس کا ولی ہے۔ارشاد ہے "زید بن یثیع نے کہا کہ میرے قریب سے چھ آدمی کھڑے ہوئے" یعنی گویا ان سب افراد نے شہادت دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یقیناً یہ ارشاد فرمایا ہے اور ہم نے یہ حدیث خود حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔

و ساق الحدیث رواہ اسرائیل عن ابی اسحاق عن عمرو – اسنادہ صحیح (ابو اسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی صفحہ ۸۵)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۸

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: الحسین بن حریث: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۰:۱ ۳: الفضل بن موسیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۰:۲

۴: الاعمش: اس کا نام سلیمان بن مہران الاسدی الکاہلی کی کنیت ابو محمد الکوفی ہے اور لقب اعمش ہے۔ثقہ، حافظ اور عارف بالقرآۃ اور متقی ہے۔ ولکنہ یدلس، منہ الخامسۃ ۱۴۷ ہجری میں فوت ہوا۔(التقریب، صفحہ ۱۳۶)

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

حدیث نمبر ۳/۹۹ | اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ ۲ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ ۳ بْنُ تَمِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ ۴ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ۵ عَنْ عَمْرٍو ۶ ذِیْ مُرِیِّ قَالَ شَهِدْتُ عَلِیًّا فِی الرَّحْبَةِ یُنْشِدُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیُّکُمْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ مَا قَالَ فَقَامَ اُنَاسٌ فَشَهِدُوْا (اَنَّهُمْ سَمِعُوْا) رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ اَحِبَّ مَنْ اَحَبَّهٗ وَ اَبْغِضْ مَنْ اَبْغَضَهٗ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ

ترجمہ | عمرو سے روایت ہے وہ فرماتے ہے کہ میں (جناب) علی کے ساتھ ایک کھلی جگہ میں موجود تھا کہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو قسم دیتے تھے کہ تم میں سے کسی نے وہ ارشاد حضور ﷺ کا سنا ہے جوانہوں نے غدیر خم کے دن فرمایا تھا۔ تو بہت سے حضرات کھڑے ہوگئے اور شہادت دی کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے-- جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے، اے میرے اللہ! جو اسے دوست رکھتا ہے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھتا ہے تو بھی اسے دشمن رکھ۔ اور محبوب رکھ اس شخص کو جو اس کو محبوب رکھے اور جو اس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور مدد فرما اس شخص کی جو اس کی مدد کرے۔

تشریح | ارشاد ہے ''تم میں سے کسی نے وہ ارشاد حضور ﷺ کا سنا ہے جوانہوں نے غدیر خم کے دن فرمایا تھا'' یعنی پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر خم کے دن میرے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا صحابہ کرام، حضور ﷺ کا وہ ارشاد بیان کریں۔

بقیہ حاشیہ: ۵: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۲۲

۶: سعید بن وہب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۸۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۹

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

۲: علی بن محمد بن علی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۲۹ ۳: خلف بن تمیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۲۹

۴: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲۶ ۵: ابواسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۲۲

۶: عمرو بن ذی مر: عمرو ذومر الہمد انی الکوفی ہے (روی) عن علی وغیرہ و عنہ ابواسحاق السبیعی وحدہ بخاری نے لایصر ف اور ابن عدی نے کہا ھو فی جملہ مشائخ، ابی اسحاق المجھولین الذین لا یحدیث عنھم غیرہ میں کہتا ہوں کہ بخاری نے کہا فیہ نظر مسلم اور ابوحاتم نے کہا لم یرو عنہ غیر، ابی اسحاق اور ابن حبان نے کہا فی حدیثہ مناکیر اور العجلی نے کہا، کوفی ہے۔ تابعی اور ثقہ ہے۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۸، صفحہ ۱۲۰)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

ذِكۡرُ الفَرۡقِ بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِ وَ الۡمُنَافِقِ

"اس باب میں مومن اور منافق کے درمیان فرق کرنے کا بیان ہے"

(اس باب میں تین احادیث شریف ہیں)

تشریح جناب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت مومن ہونے کی علامت ہے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی عداوت منافق ہونے کی نشانی ہے۔

حدیث نمبر ۱/۱۰۰ اَنۡبَأَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ شُعَيۡبٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا اَبُوۡ كُرَيۡبٍ ۲ مُحَمَّدُ بۡنُ الۡعَلَاءِ الۡكُوۡفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ مُعٰوِيَةَ ۳ عَنِ الۡاَعۡمَشِ ۴ عَنۡ عَدِيِّ ۵ بۡنِ ثَابِتٍ عَنۡ زِرِّ ۶ بۡنِ حُبَيۡشٍ عَنۡ عَلِيٍّ ۷ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ وَ اللّٰهِ الَّذِيۡ فَلَقَ الۡحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسۡمَةَ اِنَّهٗ لَعَهۡدُ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَيَّ لَا يُحِبُّنِيۡ اِلَّا مُؤۡمِنٌ وَلَا يُبۡغِضُنِيۡ اِلَّا مُنَافِقٌ

ترجمہ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس نے دانہ چیرا اور جان پیدا کی۔ بے شک شان یہ ہے کہ حضرت نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے بارے میں وصیت فرمائی۔ مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور مجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۰

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: ابوکریب (محمد بن العلاء): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۷:۲

۳: ابومعاویہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۴:۲

۴: الاعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۸:۴

۵: عدی بن ثابت: عدی بن ثابت الانصاری الکوفی ثقہ ہے، رمی بالتشیع، طبقہ الرابعہ سے ہے، ۱۱۶ ہجری میں فوت ہوا (التقریب، صفحہ ۲۳۷)

۶: زر بن حبیش: زر بن حبیش بن حباشۃ الاسدی الکوفی کی کنیت ابومریم ہے۔ ثقہ ہے۔ جلیل اور مخضرم ہے ۸۱ ہجری اور ۸۳ ہجری کے درمیان فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۰۶)

۷: علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

حل لغت فَلَقَ :چیرا، پھاڑا۔ حَبَّة :دانہ۔ بَرَأَ: پیدا کرنا۔ اَلنَّسَمَةَ: جاندار، نَسَمَةٌ :نفس، روح۔ عَهِدَ: الی فلان، وصیت کرنا اور شرط لگانا اور جب عَهِدَ کا صلہ اِلَیۡهِ فِیۡ کَذَا آئے تو اس کے معنی وصیت کرنا اور ذمہ دار بنانے کے ہوتے ہیں۔

تشریح ارشاد ہے ''قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس نے دانہ چیرا اور جان پیدا کی'' یعنی جناب امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ ؓ اکثر اسی طرح کی قسم کھاتے تھے جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتِ تامہ وکاملہ کا اظہار ہو اور جلالت وعظمتِ شان ظاہر ہو۔ ارشاد ہے ''حضرت نبی امی ﷺ نے میرے بارے میں وصیت فرمائی'' یعنی میرے متعلق یہ وصیت ارشاد فرمائی، اور ایک حدیث شریف میں ہے عَهِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مجھ کو جناب نبی امی ﷺ نے وصیت فرمائی۔ ارشاد ہے ''مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن'' یعنی جناب سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے محبت کرنے والا مومن ہی ہوگا۔ ارشاد ہے ''اور مجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق'' یعنی جناب سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے بغض کرنے والا منافق ہی ہوگا۔ گویا مومن اور منافق کی نشانی محبتِ علی ؓ اور بغض علی ؓ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل جناب امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کی محبت نصیب فرمائے، اسی پر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین!۔

مترجم خصائص، مولانا مولوی محمد ابوالحسن فرماتے ہیں

> ''مومنِ کامل مجھ سے محبت مشروع مطابقہ واقعہ کے رکھے گا بغیر زیادتی اور نقصان کے، تا کہ خارجی نکل جاویں، پس جس نے دوست رکھا حضرت علی کو اور بغض رکھا شیخین (رضی اللہ عنہما) سے مثلاً نہ تو دوستی رکھی اس نے دوستی مشروع۔ پس محبت علی ؓ کی علامت ایمان کی ہے۔ اور عداوت ان کی نشانی نفاق کی'' (مناقب مرتضوی ترجمہ خصائص نسائی صفحہ ۶۰)

صاحبِ ''لغات الحدیث'' (جلد اول کتاب ''ح'' صفحہ ۷) پر تحریر فرماتے ہیں ''حُبُّ عَلِیٍّ حَسَنَةٌ لَا یَضُرُّ مَعَهَا سَیِّئَةٌ'' ''حضرت علی سے محبت رکھنا ایسی نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ ضرر نہ کرے گا'' اس حدیث کا تتمہ یہ ہے کہ بُغۡضُ عَلِیٍّ سَیِّئَةٌ لَا تَنۡفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ یعنی حضرت علی ؓ سے بغض رکھنا ایسا گناہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی کام نہ آئے گی۔ ''مجمع البحرین'' میں ہے کہ حدیث فریقین میں مشہور ہے حالانکہ اہلِ سنت کی کتابوں میں مجھ کو یہ حدیث اس لفظ سے میں نہیں ملی البتہ اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبۡغِضُهٗ مُؤۡمِنٌ یعنی حضرت علی سے منافق محبت نہیں کرے گا اور مومن ان سے بغض

نہیں رکھے گا۔اور ایک روایت میں ہے مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یعنی جس نے علی سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ (اور ظاہر ہے پیغمبر اسلام ﷺ سے بغض رکھنے والا کافر ہے۔اس کی کوئی نیکی اس کے کام نہ آئے گی)۔یہ حدیث شریف مسلم نے بھی بیان کی ہے۔

اسناده صحیح (ابو اسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی صفحہ ۸۷)

حدیث نمبر ۲/۱۰۱ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَاصِلُ ۲ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی بْنِ وَاصِلِ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ۳ عَنِ الْاَعْمَشِ ۴ عَنْ عَدِیٍّ ۵ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ ۶ بْنِ حُبَیْشٍ عَنْ عَلِیٍّ ۷ قَالَ عَهِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ

ترجمہ زر بن حبیش سے روایت ہے کہ جناب علی المرتضیٰ (کرم اللہ وجہہ الکریم) نے فرمایا۔تحقیق شان یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وصیت فرمائی ہے کہ مومن ہی مجھ سے محبت کرے گا اور مجھ سے وہی بغض رکھے گا جو منافق ہے۔

حدیث نمبر ۳/۱۰۲ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ ۲ بْنُ عِیْسٰی قَالَ اَنْبَأَنَا الْفَضْلُ ۳ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنْبَأَنَا الْاَعْمَشُ ۴ عَنْ عَدِیٍّ ۵ عَنْ زِرٍّ ۶ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اِنَّهٗ لَعَهِدَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ اَنَّهٗ لَا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۱

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: واصل بن عبدالاعلیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۰:۲

۳: وکیع: وکیع بن الجراح بن ملیح الرواسی کی کنیت ابوسفیان الکوفی ہے۔ثقہ، حافظ اور عابد ہے۔طبقہ التاسعہ کے کبار سے ہے۔ ۱۹۶ ہجری میں فوت ہوا۔(التقریب، صفحہ ۳۶۹)

۴: الاعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۸:۴

۵: عدی بن ثابت: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۰:۵

۶: زر بن حبیش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۰:۶

۷: علی المرتضیٰ ؓ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۲، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

ترجمہ | زر بن حبیش سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب علی المرتضیٰ ؓ نے ارشاد فرمایا کہ نبی امی ﷺ نے البتہ مجھ سے عہد کیا۔ یہ کہ (اے علی) تجھ سے محبت نہ کرے گا سوائے مومن کے اور (اے علی) تجھ سے بغض نہ رکھے گا، مگر منافق۔

تشریح | ارشاد ہے ''تجھ سے محبت نہ کرے گا سوائے مومن کے'' یعنی جو کامل مومن ہوگا وہ تجھ سے ضرور محبت رکھے گا۔ ارشاد ہے ''اور تجھ سے بغض نہ رکھے گا مگر منافق'' یعنی جو پکا منافق ہوگا وہ ضرور تجھ سے نفاق رکھے گا۔ مولانا مولوی محمد ابوالحسن صاحب تحریر فرماتے ہیں

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی ؓ سے دوستی رکھنی ایمان کی نشانی ہے اور ان سے عداوت نفاق کی نشانی ہے''۔ (مناقب مرتضوی اور ترجمہ خصائص نسائی، صفحہ ۶۱)

اسنادہ صحیح (ابواسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام ؓ، صفحہ ۸۷)

بقیہ حواشی حدیث نمبر ۱۰۲

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: یوسف بن عیسیٰ: یوسف بن عیسیٰ بن دینار الزہری کی کنیت ابو یعقوب المروزی ہے۔ ثقہ اور فاضل ہے۔ طبقہ العاشرہ سے ہے۔ ۲۴۹ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۸)

۳: فضل بن موسیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۰:۲

۴: الاعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹۸۔۴

۵: عدی بن ثابت: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۰:۵

۶: زر (بن حبیش): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۰:۶

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ ضَرْبِ الْمَثَلِ الَّذِیْ ضَرَبَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ

"آنحضرت رسول کریم ﷺ کا جناب سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کیلئے مثال بیان کرنے کا ذکر ہے"

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱/۱۰۳ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ ۲ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ۳ بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ۴ الْاَبَارِ عَنِ الْحَكَمِ ۵ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ ۶ بْنِ حَصِيْرَةَ عَنْ اَبِیْ صَادِقٍ ۷ عَنْ رَبِيْعَةَ ۸ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَلِیٍّ ۹ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عَلِیُّ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى (عليه السلام) اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى اتَّهَمُوْا اُمَّهٗ وَ اَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِیْ لَيْسَ لَهٗ

ترجمہ علی (المرتضیٰ ؓ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے علی (المرتضیٰ ؓ) عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تجھے ایک مشابہت ہے۔ یہودیوں نے ان سے یہاں تک عداوت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگایا۔ اور نصاریٰ (عیسائیوں) نے ان کے ساتھ اتنی زیادہ محبت کی کہ ان کیلئے جو مرتبہ ہرگز نہ تھا وہ انہیں دے دیا۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۳

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹ ۲: ابوجعفر محمد بن عبداللہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۲۰

۳: یحییٰ بن معین: یحییٰ بن معین بن عون الغطعانی کی کنیت ابوزکریا البغدادی ہے۔ ثقہ اور حافظ ہے۔ جرح اور تعدیل کا مشہور امام ہے۔ طبقہ العاشرہ سے ہے۔ ۲۳۳ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۷۹)

۴: ابوجعفر الابار: اس کا نام عمر بن عبدالرحمان ہے۔ (ابواسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی صفحہ ۸۸)۔ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حل لغت | اِتَّهَمُوْا: اتہام لگایا، بہتان باندھا۔

تشریح | ارشاد ہے ”اے علی (المرتضیٰ ﷛) عیسیٰ ﷩ کے ساتھ تجھے ایک مشابہت ہے“ یعنی اے علی المرتضیٰ! تیری ذات میں ہو بہو ایک ایسی بات موجود ہے جو کہ حضرت عیسیٰ ﷩ کی ذاتِ گرامی میں پائی جاتی تھی۔ ارشاد ہے ”یہودیوں نے ان سے یہاں تک عداوت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگایا“ یعنی جناب عیسیٰ ﷩ کی دشمنی اور عداوت میں اس حد تک بڑھ گئے کہ ان کی پاک اور معصومہ والدہ ماجدہ جنابہ بی بی مریم علیہا السلام پر زنا کاری کی تہمت لگادی۔ ارشاد ہے ”کہ جو مرتبہ ان کیلئے ہرگز نہ تھا وہ انہیں دے دیا“ یعنی شدتِ محبت میں صاحبِ الوہیت بنا بیٹھے یا ابن اللہ ہونے کا اقرار کر لیا۔ گویا اے علی المرتضیٰ ﷡ یہودی جس طرح عیسیٰ ﷩ کا انکار کر کے گمراہ ہو گئے۔ اسی طرح ایک گروہ آپ کی عظمت، شان، ولایت، عدالت اور کمالات کا انکار کر کے گمراہ ہو جائے گا اور جس طرح عیسائیوں نے شدتِ محبت میں عیسیٰ ﷩ کو ابن اللہ قرار دیا، یا صاحبِ الوہیت کہہ دیا حالانکہ ان کا یہ مرتبہ ہرگز نہ تھا۔ اسی طرح ایک گروہ آپ کی محبت میں آپ کو بھی صاحبِ الوہیت بنا دے گا۔ آپ ﷡ میں اور حضرت عیسیٰ ﷩ میں یہ مشابہت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خوارج نے آپ ﷛ پر اتہامات کی بوچھاڑ کر دی اور راہِ مستقیم سے بھٹک کر گمراہ ہو گئے۔ نصیریوں نے آپ ﷛ کی ذات والا تبار میں اللہ پاک کے حلول کو تسلیم کر لیا اور راہِ مستقیم سے بھٹک کر گمراہ ہو گئے۔ الحمد للہ کہ اہلِ سنت و جماعت کو آپ ﷡ کی صحیح مشروع محبت مرحمت فرمائی اور یہ طریقہ مستقیم پر قائم و دائم ہے۔ یہ نہ افراط میں مبتلا ہیں نہ تفریط میں بلکہ راہِ اعتدال پر گامزن ہے۔ مولوی محمد ابوالحسن صاحب تحریر فرماتے ہیں

> ”اس سے معلوم ہوا کہ محبت اسی قدر محمود ہے کہ حد سے نہ گذرے اور موافق شرع کے ہو اور جو محبت کہ حد سے زیادہ ہو گمراہی کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ پس ہر ایمان دار کو چاہئے کہ میانہ روی اختیار کرے اور افراط و تفریط سے بچے“ (مناقب مرتضوی ترجمہ خصائص شریف، صفحہ ۶۱)

بقیہ حاشیہ: عمر بن عبدالرحمٰن بن قیس الابار الکوفی صدوق ہے۔ و کان یحفظ و قد عمی طبقہ الثامنہ کے صغار سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۵۵)

۵ الحکم بن عبدالملک: الحکم بن عبدالملک القرشی البصری کوفی ضعیف ہے۔ طبقہ السابعۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۸۰)

۶ حارث بن حصیرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۶:۵

۷ ابی صادق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۵:۵

۸ ربیعہ بن ناجد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۵:۶

۹ علی (المرتضیٰ ﷛): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَ قُرْبِهٖ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلُزُوْقِهٖ وَحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَهٗ

"اس باب میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے مرتبہ اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جو قربِ خاص تھا اور آپ ﷺ کا جو انتہائی قریبی ملاپ تھا، نیز نبی کریم ﷺ کی جو آپ علیہ السلام کے ساتھ خصوصی محبت تھی، اس کا بیان ہے"

(اس باب میں دس احادیث شریف ہیں)

حل لغت | لَزُوْقٌ: مل جانا، یک جان ہونا۔ صاحبِ "مصباح اللغات" نے صفحہ ۷۶۳ پر لکھا ہے "اللزوق و لازوق، زخم کا مرہم جو اچھے ہونے تک چپکا رہے"۔

حدیث نمبر ۱/۱۰۴ | اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ ۲ بْنُ مَسْعُوْدِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ۳ عَنْ شُعْبَةَ ۴ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ ۵ عَنِ الْعَلَاءِ ۶ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۴

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

۲: اسماعیل بن مسعود: اسماعیل بن مسعود الجحدری البصری کی کنیت ابو مسعود ہے، ثقہ ہے، طبقہ العاشرہ سے ہے، ۲۴۸ھ میں فوت ہوا (التقریب ص ۳۵)

۳: خالد: خالد بن حارث بن عبید بن سلیم الجیمی کی کنیت ابو عثمان البصری ہے۔ ثقہ، ثبت اور طبقہ الثامنہ سے ہے۔ ۱۸۶ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۸۷)

۴: شعبۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱ ۵: ابی اسحٰق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۲۲

۶: العلاء: العلاء بن عرار الخارفی الکوفی ہے اور اسحاق بن منصور، ابن معین سے روایت کرتا ہے کہ یہ ثقہ ہے۔ (تہذیب التہذیب، صفحہ ۱۸۹)

ابْنَ عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَتَابَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَتَلُوْهُ وَ سَأَلُوْهُ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَ لَا تَسْأَلْ عَنْهُ اَلَا تَرٰى قُرْبَ مَنْزِلِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ علاء سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے جناب عثمانؓ کے متعلق پوچھا، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ ان اصحاب میں سے تھے جنہوں نے منہ پھیرا اس دن جبکہ دو گروہ متقابل ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ پھر ان سے ایک لغزش ہوئی تو لوگوں نے انہیں شہید کر دیا اور اس شخص نے ان سے جناب علیؑ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا اس کے متعلق نہ پوچھ۔ کیا تو ان کا مرتبہ رسول کریم ﷺ کے قرب میں نہیں دیکھتا۔

تشریح ارشاد ہے ''اس دن جبکہ دو گروہ متقابل ہوئے'' یعنی مسلمان اور کافر اُحد کے دن جب آمنے سامنے ہوئے۔

حدیث نمبر ۲/۱۰۵ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ ۲ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ۳ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ۴ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ۵ عَنِ الْعَلَاءِ ۶ بْنِ عرار قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ؓ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ عَلِیٍّ وَ عُثْمَانَ قَالَ اَمَّا عَلِیٌّ فَهٰذَا بَيْتُهٗ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا اُحَدِّثُکَ عَنْهُ بِغَيْرِهٖ وَ اَمَّا عُثْمَانُ فَاِنَّهٗ اَذْنَبَ ذَنْبًا عَظِيْمًا يَوْمَ اُحُدٍ فَعَفَى اللّٰهُ وَ اَذْنَبَ فِيْكُمْ ذَنْبًا صَغِيْرًا فَقَتَلْتُمُوْهُ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۵

۱۔ احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲۔ ہلال بن العلاء: ہلال بن العلاء بن ہلال بن عمر الباہلی کی کنیت ابو عمر الرقی ہے۔ صدوق ہے۔ طبقہ الحادیۃ عشرہ سے ہے۔ محرم ۲۸۰ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۶۶)

۳۔ حسین: حسین بن عیاس بن حازم اسلمی کی کنیت ابوبکر الباجدائی ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۰۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۴۷)

۴۔ زہیر: زہیر بن معاویہ بن حدیج کی کنیت ابوخیثمۃ الجعفی الکوفی ہے ثقہ ہے۔ ثبت الا ان سماعه ان ابی اسحاق بآخره. طبقہ السابعہ سے ہے ۱۷۲ ہجری یا ۱۷۳ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۰۹)

۵۔ ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۶۔ العلاء بن عرار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۴:۶

ترجمہ | علاء بن عرار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ پس میں نے عرض کیا آپ مجھے (حضرت) علی علیہ السلام اور (حضرت) عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بیان نہیں کریں گے؟۔ فرمایا خبر دار رہ! (کیا تو نہیں جانتا) کہ یہ (حضرت) علی علیہ السلام کا گھر ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے ملا ہوا ہے اس کے علاوہ اس کے متعلق میں تجھے اور کیا بیان کر سکتا ہوں۔ اور خبر دار رہ! (کیا تو نہیں جانتا) کہ حضرت عثمان (ذی النورین رضی اللہ عنہ) سے اُحد کے دن ایک بڑی لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ لغزش معاف فرمادی اور تم میں ان سے ایک بہت ہی ہلکی سی لغزش واقع ہوئی تو تم نے اسے شہید کر دیا۔

تشریح | ارشاد ہے ''اس کے علاوہ اس کے متعلق میں تجھے اور کیا بیان سکتا ہوں'' یعنی اس سے زیادہ کمال قرب، کمال فضیلت اور کمال حضور خاص اور کمال محبت اور کیا ہو سکتی ہے کہ جناب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے مکان مبارک کو اپنے گھر میں ملا لیا تھا، یہی ان کی فضیلت پر کافی دلیل ہے۔ ارشاد ہے ''اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ لغزش معاف فرمادی'' یعنی اس پر کوئی باز پرس یا مؤاخذہ نہیں فرمایا بلکہ عفو فرمایا۔

حدیث نمبر ۱۰۶/۳ | اَنبَأَنَا اَحمَدُ ۱ بنُ شُعَيبٍ قَالَ اَخبَرَنَا اَحمَدُ ۲ بنُ سُلَيمَانَ الرَّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيدُ اللهِ ۳ قَالَ اَنبَأَنَا اِسرَائِيلُ ۴ عَنْ اَبِي اِسحَاقَ ۵ عَنِ العَلَاءِ ۶ بنِ عَرَارٍ قَالَ سَأَلتُ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا وَهُوَ فِي مَسجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيٍّ وَّ عُثمَانَ فَقَالَ اَمَّا عَلِيٌّ فَلَا تَسأَلنِي عَنهُ وَ انظُر اِلَى قُربِ مَنزِلَةٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا فِي المَسجِدِ بَيتٌ غَيرَ بَيتِهِ وَ اَمَّا عُثمَانُ فَاِنَّهُ اَذنَبَ ذَنبًا عَظِيمًا تَوَلَّى يَومَ التَقَى الجَمعَانِ فَعَفَى اللهُ عَنهُ وَ غَفَرَ لَكُم وَ اَذنَبَ فِيكُم ذَنبًا دُونَ ذٰلِكَ فَقَتَلتُمُوهُ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۶

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: احمد بن سلیمان الرہاوی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱

۳: عبید اللہ (بن موسیٰ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۲

۴: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۳

۵: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۶: العلاء بن عرار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۴:۶

ترجمہ علاء بن عرار سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا۔ اس وقت جبکہ وہ رسول کریم ﷺ کی مسجد شریف میں تشریف فرما تھے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) اور (حضرت) عثمان (رضی اللہ عنہ) کے متعلق۔ فرمایا، یاد رکھ (کیونکہ تو نہیں جانتا) کہ علی رضی اللہ عنہ جو ہیں انکے متعلق مجھ سے نہ پوچھ اور دیکھ حضور نبی کریم ﷺ کے نزدیک ان کے مرتبہ کو، مسجد نبوی میں سوائے ان کے گھر کے کسی اور کا گھر نہیں۔ اور یہ کہ جو (حضرت) عثمان رضی اللہ عنہ ہیں سو یہ کہ ان سے ایک بڑی لغزش ہوئی کہ انہوں نے منہ پھیرا اس دن جب کہ دو گروہ مقابل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور مغفرت فرما دی اور تم میں نہایت ہی ہلکی لغزش ان سے ہوئی تو تم نے ان کو شہید کر ڈالا۔

تشریح ارشاد ہے ''کہ مسجد نبوی میں سوائے ان کے گھر کے کسی اور کا گھر نہیں'' یعنی سوائے حضرت علی علیہ السلام کے گھر کے دروازہ کے اور کسی صاحب رضی اللہ عنہ کے گھر کا دروازہ مسجد کی طرف رکھنے کی اجازت نہیں۔ ترمذی شریف میں ایک حدیث ہے جس کے راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ (وقال هذا حديث غريب) وہ فرماتے ہیں ''کہ رسول کریم ﷺ نے تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم فرمایا (جو مسجد نبوی میں کھلتے تھے)۔ سوائے جناب علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے کے''

اسنادہ صحیح (ابو اسحاق الحوینی، تہذیب خصائص امام علی صفحہ ۹۰)

حدیث نمبر ۱۰۷/۴ اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ۲ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُوْسٰى ۳ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ ۴ عَنْ عَطَاءٍ ۵ عَنْ سَعْدِ ۶ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَ لَا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۷

۱ احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲ اسماعیل بن یعقوب: اسماعیل بن یعقوب بن اسماعیل بن صبیح الصبحی کی کنیت ابو محمد الحارثی ہے، ثقہ ہے اور طبقہ الحادیہ عشرۃ سے ہے، ۲۸۰ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۵)

۳ ابن موسیٰ: اس کا نام محمد بن موسیٰ بن اعین الجذری ہے اور ابو یحییٰ الحرانی کنیت ہے۔ صدوق ہے۔ طبقہ العاشرہ کے کبار سے ہے ۲۲۳ ہجری میں فوت ہوئے۔ (التقریب، صفحہ ۳۲۰)

بقیہ حاشیہ ۴ ابی: یہ موسیٰ بن اعین الجذری ہے۔ ابو سعید اس کی کنیت ہے، ثقہ، عابد اور طبقہ الثامنہ سے ہے ۱۷۵ ہجری یا ۱۷۷ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۴۹)

۵ عطاء: عطاء بن السائب الثقفی الکوفی کی کنیت ابو محمد ہے اور اسے ابو سائب الثقفی الکوفی بھی کہتے ہیں، صدوق ہے۔ (حاشیہ جاری ہے)

تَسْئَلُنِیْ عَنْ عَلِیٍّ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلٰی بَیْتِهٖ مِنْ بُیُوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنِّیْ اُبْغِضُهٗ قَالَ اَبْغَضَکَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ

ترجمہ سعد بن عبیدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر کے پاس ایک شخص آیا۔ سو اس نے (جناب) علی (المرتضیٰ علیہ السلام) کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا (جناب) علی علیہ السلام کے متعلق مجھ سے نہ پوچھ مگر ہاں اس کے گھر کی طرف دیکھ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں شامل ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں ان سے عداوت رکھتا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ عزوجل تمہیں دشمن رکھے گا۔

تشریح ارشاد ہے ''اللہ عزوجل تمہیں دشمن رکھے گا'' یعنی جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کی عداوت اور دشمنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عداوت اور دشمنی ہے۔ خواجہ حافظ شیرازی فرماتے ہیں

کانرا کہ دوستی علی نیست کافر است
گو زاہد زمانہ و گو شیخ راہ باش

اسنادہ صحیح (ابو اسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی صفحہ ۹۰)

اسنادہ حسن و الحدیث صحیح (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین صفحہ ۱۲۴)

حدیث نمبر ۵/۱۰۸ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ [۱] بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ [۲] بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ [۳] بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ [۴] قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ [۵] قَالَ سَئَلَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ (قُثَم) بْن عَبَّاسٍ مِنْ اَیْنَ وَرِثَ عَلِیٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ کَانَ اَوَّلَنَا بِهٖ لُحُوْقًا وَ اَشَدَّنَا بِهٖ لُزُوْمًا

بقیہ حاشیہ: اختلط طبقہ الخامسۃ سے ہے ۱۳۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۳۹)

۶: سعد بن عبیدۃ: سعد بن عبیدۃ السلمی کی کنیت ابوحمزہ الکوفی ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے۔ عمرو بن ہبیرۃ کے دور حکومت میں عراق میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۱۸)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۸

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

۲: ہلال بن العلاء: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۱۰۵

۳: حسین بن عیاش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۰۵

۴: زہیر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۱۰۵

۵: ابو اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۲۲

ترجمہ | ابی اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبدالرحمان بن خالد نے ابن عباس سے پوچھا (جناب) علی (المرتضیٰ علیہ السلام) کس وجہ سے رسول ﷺ کے وارث ہوئے۔ فرمایا یقیناً وہ ہم میں سے حضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے ملنے والے تھے۔ اور ہم میں حضور ﷺ کے ساتھ انتہائی طور پر ہر وقت ساتھ رہنے والے تھے۔

حل لغت | لُحُوْقٌ: لَحِقَ سے ہے جس کے معنی پالینا، مل جانا، پہنچ جانا، لازم ہونا، واجب الادا ہونے کے ہیں لُزُوْمٌ یا لَزْمٌ یا لِزَامٌ یا لِزَامَةٌ یا لُزْمَانٌ: ہمیشہ رہنا، قائم رہنا، واجب ہونا، لئے رہنا، پیدا ہونا، حاصل ہونا۔

تشریح | ارشاد ہے ''ابوعبدالرحمٰن بن خالد نے ابن عباس سے پوچھا'' یعنی قثم بن عباس سے پوچھا۔ ارشاد ہے ''(جناب) علی (المرتضیٰ علیہ السلام) کس وجہ سے رسول کریم ﷺ کے وارث ہوئے'' یعنی کس وجہ سے سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے ترکہ کے وارث ہیں۔ ارشاد ہے ''انتہائی طور پر ہر وقت ساتھ رہنے والے تھے'' یعنی اپنے خاندان میں سب سے پہلے حضور ﷺ کے ساتھی اور ہر وقت ہر آن اور ہر لمحہ حضور ﷺ کے ساتھ رہنے والے تھے۔ اسی لئے وہ ان کے وارث ٹھہرے۔

حدیث نمبر ۶/۱۰۹ | اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِلَالُ ۲ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ ۳ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ ۴ عَنْ زَیْدٍ ۵ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ۶ عَنْ خَالِدِ بْنِ قُثَمٍ اَنَّهٗ قِیْلَ لَهٗ مَا لِعَلِیٍّ وَرِثَ جَدَّکَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُوْنَ جَدِّکَ وَ هُوَ عَمُّهٗ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا کَانَ اَوَّلَنَا بِهٖ لُحُوْقًا وَ اَشَدَّنَا بِهٖ لُزُوْقًا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۹

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱ ۲: ہلال بن العلاء: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۵:۲

۳: ابی: اس کا نام علاء بن ہلال بن عمر بن ہلال بن ابی عطیہ الباہلی ہے اور اس کی کنیت ابو محمد الرقی ہے روی عن ابیه و عبید الله بن عمر الرقی وغیرهم وعنه ابنه هلال و محمد بن جبلة الرافعی و ابراهیم بن یعقوب وغیرهم حاتم نے کہا منکر الحدیث اور ضعیف الحدیث ہے نسائی نے کہا هلال بن العلاء روی عن ابیه غیر حدیث منکر فلا ادری منه اتی او من ابیه ۲۱۵ ہجری میں وفات پائی۔

۴: عبید اللہ: عبید اللہ بن عمرو بن ابی الولید الرقی کی کنیت ابو وہب الاسدی ہے ثقہ ہے۔ فقیہ ہے۔ ربما وهم. طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۸۰ ہجری میں وفات پائی (التقریب، صفحہ ۲۲۶)

۵: زید (بن ابی انیسہ): زید بن ابی انیسہ الجذری کی کنیت ابو اُسامہ ہے۔ اصل کوفہ کا باشندہ تھا پھر الرہا میں آباد ہو گیا، ثقہ ہے له افراد طبقہ السادسۃ سے ہے ۱۲۴ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۱۲)

۶: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

(حدیث شریف کے اسماء الرجال اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

ترجمہ | خالد بن قثم سے روایت ہے یہ کہ اسے کسی شخص نے کہا کیا وجہ ہے کہ (حضرت) علی (المرتضیٰ ؓ) رسول اللہ ﷺ کے وارث ٹھہرائے گئے اور تیرے دادا وارث نہ ہوئے حالانکہ وہ حضور ﷺ کے چچا تھے۔ فرمایا یقیناً وہ ہم میں حضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے ملنے والے تھے۔ اور ہم میں حضور ﷺ کے انتہائی طور پر ساتھ رہنے والے تھے۔

تشریح | ارشاد ہے ''تیرے دادا وارث نہ ہوئے حالانکہ وہ حضور ﷺ کے چچا تھے'' یعنی خالد بن قثم جناب سیدنا عباس ؓ کے پوتے تھے جس سے یہ سوال کیا گیا۔

حدیث نمبر ۱۱۰/۷ | اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدَةُ ۲ بْنُ عَبْدِالرَّحِیْمِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَنْبَأَنَا عَمْرُو ۳ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَأَنَا یُوْنُسُ ۴ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَیْزَارِ ۵ بْنِ حُرَیْثٍ عَنِ النُّعْمَانِ ۶ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِیًا وَھِیَ تَقُوْلُ وَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عَلِیًّا اَحَبُّ اِلَیْکَ مِنْ اَبِیْ فَاھْوٰی اِلَیْھَا اَبُوْبَکْرٍ لِیَلْطِمَھَا وَقَالَ یَا بِنْتَ فُلَانَةَ اُرَاکِ تَرْفَعِیْنَ صَوْتَکِ عَلٰی رَسُوْلِ

بقیہ حاشیہ: ۷: خالد بن قثم: یہ خالد بن قثم بن عباس بن عبدالمطلب الہاشمی ہے۔ روی حدیثه ابو اسحاق السبیعی و اختلف علیه فیه فضیل عن ابی اسحاق عن خالد بن قثم بن العباس من این ورث علی النبی صلی الله علیه و اله وسلم الحدیث اخرجه النسائی فی الخصائص علی الوجهین. (تہذیب، جلد۳، صفحہ۱۱۲)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۰

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: عبدۃ بن عبدالرحیم المروزی: عبدۃ بن عبدالرحیم بن حسان المروزی کی کنیت ابو سعید ہے۔ دمشق میں آکر آباد ہو گیا تھا۔ صدوق ہے، طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۲۳) نسائی اور مسلمۃ نے کہا ''ثقہ'' ہے اور ابن حبان نے اسے اپنی ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ابو حاتم نے کہا ''صدوق'' اور عبداللہ بن احمد سے روایت ہے کہ ''شیخ صالح'' ہے (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی ؓ ابن ابی طالب صفحہ ۱۲۶)

۳: عمرو بن محمد: عمرو بن محمد العنقزی کی کنیت ابو سعید الکوفی ہے۔ ثقہ ہے، طبقہ التاسعہ سے ہے اور ۱۹۹ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۲)

۴: یونس بن ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۳

۵: العیزار بن الحریث: عیزار بن حریث العبدی الکوفی ثقہ ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۱۰ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۷۰)

۶: نعمان بن بشیر: نعمان بن بشیر بن سعد بن ثعلبہ الانصاری الخزرجی اور اس کا باپ صحابی ہیں، شام میں سکونت اختیار کی پھر کوفہ کا حاکم مقرر ہوا۔ اور ۶۵ ہجری میں حمص میں قتل کیا گیا۔ (التقریب، صفحہ ۳۵۸)

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَامْسَكَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ كَيْفَ رَأَيْتِنِيْ اَبْعَدْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ قَدِ اصْطَلَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ عَائِشَةُ فَقَالَ اَدْخِلَانِيْ فِي السِّلْمِ كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِي الْحَرْبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا

ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ (جناب) ابوبکر (صدیق ﷺ) نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ پس (ام المومنین) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) کی آواز سنی (جو کہ) اونچی (آرہی) تھی۔ وہ کہہ رہی تھیں اللہ کی قسم ہے کہ میں خوب جانتی ہوں کہ آپ ﷺ کو میرے باپ سے زیادہ علی سے محبت ہے۔ تو (جناب) ابوبکر (صدیق ﷺ) نے انہیں طمانچہ مارنا چاہا۔ اے فلاں کی بیٹی! میں دیکھ رہا ہوں کہ تیری آواز رسول اللہ ﷺ پر اونچی ہورہی ہے، سو رسول اللہ ﷺ نے اس کو منع کیا اور (جناب) ابوبکر (صدیق ﷺ) غصہ کے عالم میں وہاں سے نکل آئے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) تو نے مجھے دیکھا کہ میں نے تجھے اس شخص سے کس طرح بچالیا۔ اس کے بعد (جناب) ابوبکر (صدیق ﷺ) نے آنے کیلئے اجازت طلب کی۔ جبکہ حضرت رسول کریم ﷺ اور ام المومنین (حضرت) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) دونوں متفق ہوگئے تھے تو (جناب) ابوبکر ﷺ نے عرض کیا کہ مجھے بھی اس صلح میں شامل کرلیں جس طرح کہ تم دونوںؑ نے مجھے لڑائی میں شامل کرلیا تھا۔ تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہم نے ایسا ہی کرلیا ہے۔

حل لغت هَوَاءٌ: قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ لَطْمٌ: طمانچہ مارنا، تھپڑ مارنا، ہتھیلی سے مارنا۔ اِصْطِلَاحٌ: کسی جماعت خاص کا کس چیز پر یا کسی کلمہ کے وضع پر اتفاق کرلینا، باہم صلح کرنا۔ اَدْخِلَا: تثنیہ ہے بمعنی آپ دونوں مجھے داخل کرلیں، شامل کرلیں۔

تشریح ارشاد ہے ''نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی'' یعنی حجرہ مبارکہ میں اندر آنے کیلئے اجازت چاہی۔ ارشاد ہے ''آپ ﷺ کو میرے باپ سے زیادہ علی سے محبت ہے'' یعنی جناب سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اپنے والد گرامی کے متعلق اس قسم کے خیالات مبارکہ کا اظہار کمال درجے کی محبت پدری پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے کہ ہر ایک فرد کو اپنے ماں باپ کی عزت اور حرمت ہر ایک سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ نیز ام المومنین نہایت ہی اچھی طرح جانتی تھیں کہ جس شخص کے ساتھ سرور کونین ﷺ سب سے زیادہ محبت فرمائیں گے وہ انتہائی

بخشش وعنایت اور عزت وتکرمت کا حامل ہوگا اور آخرت میں بھی سرخرو، کامگار، فائز المرام اور مقام بلند پر فائز ہوگا۔لہٰذا ان کی یہ قلبی خواہش نہایت ہی صحیح اور درست تھی کہ میرے والد کے ساتھ جناب سید المرسلین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سب سے زیادہ محبت فرمائیں۔ چونکہ ام المومنین رضی اللہ عنہا جناب پیغمبر اسلام ﷺ کی حرم محترم ہیں لہٰذا اس نسبتِ عالیہ کی وجہ سے اس اصرار کو سوئے ادب نہیں کہا جا سکتا۔ فافہم۔ ارشاد ہے ''تو جناب ابوبکر صدیق ؓ نے انہیں طمانچہ مارنا چاہا'' یعنی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تھپڑ مارنے کا قصد کیا۔ ارشاد ہے ''سو رسول اللہ ﷺ نے اس کو منع کیا'' یعنی جناب ابوبکر ؓ کو روک دیا۔ ارشاد ہے ''اور جناب ابوبکر صدیق ؓ غصہ کے عالم میں وہاں سے نکل آئے'' یعنی سبحان اللہ! جناب سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے ادبِ نبوی ملحوظ خاطر رکھا کہ وہ اپنی صاحبزادی پر غصہ فرما رہے ہیں کہ حضور ﷺ کے مزاجِ اقدس کے مطابق گفتگو کرو۔ ان کی آواز پر آواز اونچی نہ کرو۔ ارشاد ہے ''میں نے تجھے اس شخص سے کس طرح بچالیا'' یعنی جناب ابوبکر صدیق ؓ کے غیض وغضب سے بچالیا۔ ارشاد ہے ''کہ مجھے بھی اس صلح میں شامل کریں'' یعنی یہ انتہائی پیار اور محبت کا فقرہ ہے جس کے ایک ایک لفظ سے محبت کی خوشبو آ رہی ہے۔ ارشاد ہے ''ہم نے ایسا ہی کرلیا ہے'' یعنی اس صلح اور اتفاق میں آپ بھی شامل ہیں۔

اسنادہ صحیح (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب صفحہ ۱۲۶)

حدیث نمبر ۸/۱۱۱ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ۲ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَیْمَانَ الْمَصِیْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ غُنیۃ ۳ عَنْ اَبِیْ ۴ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ۵ عَنْ جُمَیْعِ ۶ وَ ھُوَا بْنُ عُمَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اُمِّیْ عَلٰی عَائِشَۃَ وَاَنَا غُلَامٌ فَذَکَرْتُ لَھَا عَلِیًّا فَقَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَجُلًا کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْہُ وَ لَا امْرَاَۃً اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ امْرَاَتِہٖ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۱

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: محمد بن آدم: محمد بن آدم بن سلیمان المصیصی الجہنی صدوق ہے۔ طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۵۰ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، ص ۲۸۹) نسائی نے کہا ثقہ ہے۔ (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ؓ بن ابی طالب صفحہ ۱۲۷)

۳: ابن ابی غنیۃ: اس کا نام عبدالملک بن حمید ابن ابی غنیۃ الخزاعی الکوفی کا اصل وطن اصفہان تھا، ثقہ ہے اور طبقہ السادستہ سے ہے (التقریب صفحہ ۲۱۸)

۴: ابیہ: یہ عبدالملک کا باپ حمید بن ابی غنیۃ اصفہانی ہے۔ یہ صدوق ہے اور طبقہ السابعۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۸۴)

۵: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۶: جمیع: جمیع بن عمیر التیمی کی کنیت ابوالاسود الکوفی ہے۔ صدوق ہے یخطی و یتشیع طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۵۷)

ترجمہ | جمیع بن عمیر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت میں لڑکا تھا۔ تو میں نے ان کے سامنے (جناب) علی (المرتضیٰ ؑ) کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا (جناب) علی (علیہ السلام) سے زیادہ محبوب حضور رسول کریم ﷺ کے نزدیک کسی اور شخص کو میں نے نہیں دیکھا۔ اور (جنابہ) بی بی (صاحبہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبوبہ حضور ﷺ کے نزدیک کسی دوسری عورت کو نہیں دیکھا۔

تشریح | ارشاد ہے "اور (جنابہ) بی بی (صاحبہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبوبہ حضور ﷺ کے نزدیک کسی دوسری عورت کو نہیں دیکھا"، یعنی جناب سیدۃ النساء جگر گوشہ رسول خدا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے زیادہ محبوب کوئی دوسری عورت نہ تھی۔

حدیث نمبر ۹/۱۱۲ | اَنۡبَأَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ شُعَیۡب قَالَ اَخۡبَرَنَا عَمۡرُو ۲ بۡنُ عَلِیِّ الۡبَصۡرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیۡ عَبۡدُالۡعَزِیۡزِ ۳ بۡنُ الۡخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۴ بۡنُ اِسۡمٰعِیۡلَ ابۡنِ رَجَاءِ الزُّبَیۡدِیُّ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحَاقَ ۵ الشَّیۡبَانِیِّ عَنۡ جُمَیۡعِ ۶ بۡنِ عُمَیۡرٍ قَالَ دَخَلۡتُ مَعَ اُمِّیۡ عَلٰی عَآئِشَةَ (فَسَمِعَهَا مَا تَسۡأَلُهَا) مِنۡ وَّرَآءِ الۡحِجَابِ عَنۡ عَلِیٍّ فَقَالَتۡ سَأَلۡتِنِیۡ عَنۡ رَجُلٍ مَا اَعۡلَمُ اَحَدًا کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنۡهُ وَلَا اَحَبَّ اِلَیۡهِ مِنۡ اِمۡرَأَتِهٖ

ترجمہ | جمیع بن عمیر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ (ام المومنین) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پردے کے پیچھے سے میں نے وہ بات سنی جو میری والدہ نے ان سے

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۲

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

۲: عمرو بن علی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۳۲

۳: عبدالعزیز بن الخطاب: عبدالعزیز بن الخطاب کوفی کی کنیت ابوالحسن ہے۔ بصرے میں زندگی بسر کی، صدوق ہے اور طبقہ العاشرہ کے کبار سے ہے ۲۲۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۱۴)

۴: محمد بن اسمٰعیل: محمد بن اسمٰعیل بن رجاء الزبیدی الکوفی صدوق ہے اور شیعہ ہے۔ طبقہ الثامنہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۹۰)

۵: ابی اسحاق الشیبانی: اس کا نام سلیمان بن ابی سلیمان الشیبانی ہے اور ابواسحاق کنیت ہے۔ یہ کوفی ہے۔ ثقہ ہے اور طبقۃ الخامسۃ سے ہے۔ مات فی حدود الاربعین (التقریب، صفحہ ۱۳۴)

۶: جمیع بن عمیر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱۱۱

(حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کے متعلق پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ تو نے ایسے شخص کے متعلق پوچھا ہے۔ میں کسی ایک شخص کو حضور ﷺ کے نزدیک اس شخص سے محبوب تر نہیں جانتی اور حضور ﷺ کے نزدیک اُن کی بیوی سے کوئی عورت محبوب تر نہیں۔

تشریح ارشاد ہے "اور حضور ﷺ کے نزدیک اُن کی بیوی سے کوئی عورت محبوب تر نہیں"، یعنی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد گرامی جناب سیدنا امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام اور ان کی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور ﷺ کی کمال محبت ثابت کر رہا ہے۔

اسنادہ صحیح (ابو اسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی علیہ السلام، صفحہ ۹۴)

حدیث نمبر ۱۱۳/۱۰ اَخۡبَرَنِیۡ اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ شُعَیۡبٍ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ زَکَرِیَّا ۲ بۡنُ یَحۡیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِبۡرَاهِیۡمُ ۳ بۡنُ سَعِیۡدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ ۴ عَنۡ جَعۡفَرِ الۡاَحۡمَرِ ۵ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ ۶ بۡنِ عَطَاءٍ عَنِ ابۡنِ بُرَیۡدَةَ ۷ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی اَبِیۡ فَسَاَلَهٗ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ النِّسَآءِ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۳

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: زکریا بن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

۳: ابراہیم بن سعید: ابراہیم بن سعید الجوہری کی کنیت ابو اسحاق الطبری ہے، ثقہ اور حافظ ہے۔ تکلم فیه بلا حجة ۲۵۰ ہجری میں فوت ہوا، طبقہ العاشرہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۰)

۴: شاذان: اس کا نام اسود بن عامر شامی کنیت ابا عبد الرحمٰن اور لقب شاذان ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ التاسعۃ سے ہے۔ ۲۰۸ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب صفحہ ۳۶)

۵: جعفر الاحمر: جعفر بن زیاد الاحمر الکوفی ہے صدوق ہے۔ شیعہ ہے۔ طبقہ السابعۃ سے ہے ۱۶۷ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، ص ۵۵) ابن معین نے کہا ثقہ ہے۔ اور احمد نے اسے صالح الحدیث کہا ہے۔ (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی علیہ السلام ابن ابی طالب، صفحہ ۱۲۹)

۶: عبداللہ بن عطاء: عبداللہ بن عطاء الطائفی دراصل کوفہ کا باشندہ ہے۔ صدوق ہے یخطی ویدلس طبقہ السادسۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۸۲) ابن معین اور ترمذی نے کہا ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے اور احمد نے کہا صالح الحدیث ہے۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۵، صفحہ ۳۲۲)

۷: ابن بریدہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۹:۵

ترجمہ | ابن بریدہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اس سے پوچھا حضور ﷺ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ تو اس نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے نزدیک عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تھیں اور مردوں میں علی (المرتضیٰ) ؓ تھے۔

تشریح | مولانا مولوی محمد ابوالحسن اس حدیث کے فائدہ میں لکھتے ہیں

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ کے نزدیک سب مردوں سے پیارے علی ؓ تھے اور عورتوں میں بہت پیاری فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا تھیں۔ پس اس حدیث سے عمدہ فضیلت ثابت ہوئی'' (مناقب مرتضوی، صفحہ ۶۵)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ مَسَآءً بَيْتَهٗ وَ سُكُوْنِهٖ

"جناب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس مرتبہ کا بیان ہے کہ آنجناب رضی اللہ عنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مبارک رات کو تشریف لاتے اور آرام پاتے"

(اس باب میں آٹھ احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۱۱۴ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ۲ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۳ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُوْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ ۴ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ ۵ عَنِ الْحَارِثِ ۶ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ ۷ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ۸ بْنِ نجی اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِیًّا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۴

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱ ۲: محمد بن وہب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۳:۳

۳: محمد بن سلمۃ: محمد بن سلمۃ بن عبداللہ الباہلی ثقہ ہے۔ الحرانی ہے۔ طبقہ الحادیہ عشرہ سے ہے۔ ۱۹۱ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۹۹)

۴: ابوعبدالرحیم: اس کا نام خالد بن ابی یزید بن سماک بن رستم الاموی ہے کنیت ابوعبدالرحیم الحرانی ہے ثقہ ہے، طبقہ السادسۃ سے ہے۔ ۱۴۴ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۹۱)

۵: زید (بن ابی انیسہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۹:۵

۶: الحارث: الحارث بن یزید العکلی التیمی ہے۔ روی عن ابی زرعة ، ابن عمرو و الشعبی و ابراهیم النخعی و عبداللہ بن یحیی الحضرمی و عمارة بن القعقاع وهو من اقرانه و عنه عمارة بن القعقاع ایضا. و عبد الله و ابن عجلان و مغیرة و مقسم الضبی و غیرهم. ابن معین نے کہا ثقہ ہے اور ابن حبان نے اسے اپنی ثقات میں ذکر کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۲ صفحہ ۱۶۳)

۷: ابی زرعہ بن عمرو: ابی زرعہ بن عمرو بن جریر بن عبداللہ البجلی الکوفی کا نام ہرم، عمرو، عبداللہ، عبدالرحمٰن یا جریر ہے۔ یہ ثقہ ہے اور طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۴۰۶)

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

يَقُوْلُ كُنْتُ اَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَاِنْ كَانَ يُصَلِّيْ سَبَّحَ فَدَخَلْتُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ

ترجمہ عبداللہ بن نجی سے روایت ہے یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے (جناب) علی (المرتضیٰ ﷺ) سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ہررات کوحضور ﷺ کی خدمت میں آیا کرتا تھا۔سو اگر آنحضور ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو سبحان اللہ فرمادیتے تو میں مکان میں داخل ہوجاتا۔اور اگر نماز میں نہ ہوتے تو مجھے اجازت فرمادیتے تو میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔

تشریح: اسنادہ حسن۔اس کے اسنادہ حسن ہیں۔(البلوشی،صفحہ ۱۲۹)

حدیث نمبر ۲/۱۱۵ اَنبَاَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا ۲ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۳ بْنُ عُبَيْدٍ وَ اَبُوْ كَامِلٍ ۴ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ۵ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ۶ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنِ الْحٰرِثِ ۷ الْعُكْلِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ ۸ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ۹

بقیہ حاشیہ:۸: عبداللہ بن نجی: عبداللہ بن نجی بن سلمۃ الحضرمی الکوفی کی کنیت ابولقیمان ہے۔صدوق ہے اور طبقہ الثالثہ سے ہے۔(التقریب،صفحہ ۱۹۲) روی عن ابیہ و کان علی مطھرۃ علی و عمار و حذیفہ و الحسین بن علی و غیرھم و عنہ ابو زرعۃ بن عمرو بن جریر والحارث العکلی و شرحبیل بن مدرک و جابر الجعفی. بخاری اور ابواحمد بن عدی نے کہا "فیہ نظر" نسائی نے کہا ثقہ ہے۔ دارقطنی نے کہا کہ "لیس بقوی فی الحدیث" اور ابن حبان نے اس کا ذکر ثقاۃ میں کیا ہے اور کہا کہ یہ علی ﷺ سے روایت کرتا ہے اور اپنے باپ سے بھی اور وہ بھی علی ﷺ سے روایت کرتا ہے۔(تہذیب التہذیب، جلد ۶ صفحہ ۵۵)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۵

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: زکریا بن یحیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

۳: محمد بن عبید: محمد بن عبید بن حساب العنبری البصری ثقہ ہے۔اور طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۳۸ ہجری میں وفات پائی۔(التقریب، صفحہ ۳۱۰)

۴: ابوکامل: اس کا نام فضیل بن حسین بن طلحہ الجحدری اور کنیت ابوکامل ہے۔ثقہ، حافظ اور طبقہ العاشرہ سے ہے۔اور یہ اپنے چچا کامل بن طلحہ سے اوثق ہے۔ ۲۳۷ ہجری میں وفات پائی۔(التقریب، صفحہ ۲۷۶)

۵: عبدالواحد بن زیاد: عبدالواحد بن زیاد العبدی البصری ثقہ ہے۔طبقہ الثامنۃ سے ہے ۱۷۶ ہجری میں وفات پائی۔(التقریب، صفحہ ۲۲۱)

۶: عمارۃ بن القعقاع: عمارۃ بن القعقاع بن شبرمۃ الضبی الکوفی ثقہ ہے۔ ارسل عن ابن مسعود طبقہ السادسۃ سے ہے۔(التقریب، صفحہ ۲۵۱)

۷: الحارث العکلی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۴:۶

۸: ابی زرعہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۴۔۷

۹: عبداللہ بن نجی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۴:۸

بْنِ نَجِيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِي سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ أَدْخُلُ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ فِي صَلٰوتِهِ سَبَّحَ وَ كَانَ إِذْنُهُ لِي وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي صَلٰوتِهِ أَذِنَ لِي

ترجمہ عبداللہ بن نجی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ (جناب) علی (المرتضیٰ) نے فرمایا، میرے لئے صبح ایک وقت مقرر تھا جس میں کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا سو اگر نماز پڑھ رہے ہوتے تو سبحان اللہ فرما دیتے اور یہی میرے لئے اجازت تھی اور اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت مرحمت فرما دیتے۔

تشریح اسنادہ حسن، سوائے عبداللہ بن نجی کے کہ جو صدوق ہے، باقی سب رجال ثقہ ہیں۔ (احمد میرین البلوشی، صفحہ ۱۳۰)

حدیث نمبر ۳/۱۱۶ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ۲ بْنُ قُدَامَةَ الْمَصِيصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ۳ عَنِ الْمُغِيرَةِ ۴ عَنِ الْحَارِثِ ۵ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ۶ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ۷ بْنُ نَجِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ آتِيهِ فِيهَا وَ إِذَا أَتَيْتُهُ اسْتَأْذَنْتُ وَإِنْ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي سَبَّحَ وَإِنْ وَجَدْتُهُ فَارِغًا أَذِنَ لِي

ترجمہ (حضرت) علی (علیہ السلام) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ہاں سحر کے وقت میرے لئے ایک ساعت مقرر تھی۔ اس وقت میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اجازت طلب کرتا۔ اور اگر میں انہیں نماز میں پاتا تو وہ سبحان اللہ فرماتے۔ اور اگر میں انہیں نماز سے فارغ پاتا تو مجھے اجازت مرحمت فرماتے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۶

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

۲: محمد بن قدامۃ: محمد بن قدامۃ بن اعین الہاشمی المصیصی ثقہ ہے۔ طبقہ العاشرہ سے ہے اور ۲۵۰ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۱۶)

۳: جریر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۱۹

۴: المغیرہ: المغیرہ بن مقسم الضبی کی کنیت ابو ہاشم الکوفی ہے الاعمیٰ، ثقہ اور متقن ہے الا انہ کان یدلس و لاسیما عن ابراھیم۔ طبقہ السادسہ سے ہے اور ۱۳۶ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۴۵)

۵: الحارث: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱۱۴

۶: ابی زرعہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷:۱۱۴

۷: عبداللہ بن نجی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸:۱۱۴

تشریح | اسنادہ حسن، رجالہ ثقات

(احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب صفحہ ۱۳۲)

حدیث نمبر ۱۱۷/۴ | اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ ۲ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ مُحَمَّدِ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَیَّاشٍ ۳ عَنِ الْمُغِیْرَةِ ۴ عَنِ الْحَارِثِ ۵ الْعَکْلِیِّ عَنِ ابْنِ نَجِیٍّ ۶ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ کَانَ لِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّیْلِ وَ مَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَکُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ تَنَحْنَحَ لِیْ

ترجمہ | ابن نجی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ علی (المرتضیٰ) علیہ السلام نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے حضور میں میرے حاضر ہونے کے دو وقت تھے۔ ایک وقت رات کو حاضر ہونے کا تھا اور ایک وقت دن کو حاضر ہونے کا تھا۔ سو جب میں رات کو حاضر ہوتا تو آنحضرت ﷺ میرے لئے گلا صاف فرماتے یعنی کھنکھارتے۔ قال ابو عبدالرحمن خالفه شرجیل بن مدرک فی اسناده ووافقه علی قوله تنح

حدیث نمبر ۱۱۸/۵ | اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ ۲ بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ۳ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُرَحْبِیْلُ ۴ یَعْنِی بْنَ مُدْرِکِ الْجُعْفِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۵ بْنُ نُجَیِ الْحَضْرَمِیُّ عَنْ اَبِیْهِ ۶ وَ کَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَةِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۷

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱
۲: محمد بن عبید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱
۳: ابن عیاش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۵:۳
۴: المغیرہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۶:۴
۵: الحارث: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۴:۶
۶: ابن نجی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۴:۸

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۸

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱
۲: قاسم بن زکریا: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۶:۱
۳: ابو اسامۃ: اس کا نام حماد بن اسامہ القرشی الکوفی ہے اور یہ اپنی کنیت ابو اسامہ سے مشہور ہے ثقہ ہے، ثبت ہے۔ ربما دلس و کان باخرہ یحدث من کتب غیرہ طبقہ التاسعۃ کے کبار سے ہے ۲۰۱ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۸۱)
۴: شرحبیل: شرحبیل بن مدرک الجعفی الکوفی ثقہ ہے اور طبقہ الخامسۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۴۴)
۵: عبداللہ بن نجی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۴:۸
۶: ابیہ: یہ عبداللہ کا باپ نجی الحضرمی الکوفی ہے۔ یہ مقبول ہے اور طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۵۶)

كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ فَكُنْتُ اٰتِيْهٖ كُلَّ سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ اِنْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ

ترجمہ | عبداللہ بن نجی سے روایت ہے اور وہ (جناب) علی (المرتضٰی ؑ) کا لوٹا اٹھانے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ (جناب) علی (المرتضٰی ؑ) نے ارشاد فرمایا، جناب رسول کریم ﷺ کے حضور میں میرا ایک ایسا مرتبہ تھا جو مخلوق میں کسی دوسرے کیلئے نہ تھا۔ تو میں ہر سحر کو آنحضرت ﷺ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوتا سو عرض کرتا السلام علیک یا نبی اللہ پس اگر گلا صاف فرماتے تو میں اپنے گھر واپس چلا جاتا اور اگر گلا صاف نہ فرماتے تو میں اندر چلا جاتا۔

حل لغت | مِطْهَرَةٍ: لوٹا، طہارت کا برتن، کوزہ۔

تشریح | ارشاد ہے "سو عرض کرتا السلام علیک یا نبی اللہ !" یعنی اندر آنے کی اجازت چاہتا۔ ارشاد ہے "اگر گلا صاف فرماتے تو میں اپنے گھر واپس چلا جاتا" یعنی میں سمجھ جاتا کہ آنحضرت ﷺ مصروف ہیں تو میں واپس ہو جاتا۔ ارشاد ہے "اور اگر گلا صاف نہ فرماتے تو میں اندر چلا جاتا" یعنی سید الکونین ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو جاتا۔ مولانا مولوی محمد ابوالحسن صاحب تحریر فرماتے ہیں

"یہ مرتبہ حضرت علی ؑ کے سوا اور کسی کو حاصل نہ تھا اس لئے کہ وہ بہت قریب ہیں حضرت ﷺ کے گھر سے اور اخوۃ اور مصاحبت رکھتے تھے بہ سبب نسبتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے" (مناقبِ مرتضوی، صفحہ ٦٧)

حدیث نمبر ۶/۱۱۹ | اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمُسَاوِرِ ۳ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ ۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ ۵ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدِ الجملی عَنْ عَلِيٍّ ۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۹

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱ ۲: محمد بن بشار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵:۱

۳: ابو المساور: اسکا نام فضل بن مساور ہے اور ابو المساور البصری اس کی کنیت ہے ختن ابی عوانہ صدوق ہے ربما وھم طبقہ التاسعہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۷٦)

۴: عوف (ابن ابی جمیلہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵:۳

۵: عبداللہ بن عمرو: یہ عبداللہ بن عمرو بن ہند الجملی الکوفی ہے۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔ ابن حبان نے ثقات (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

قَالَ عَلِیٌّ کُنْتُ اِذَا سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَکَتُّ اِبْتَدَأَنِیْ

ترجمہ علی (المرتضیٰ ؑ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جس وقت میں رسول کریم ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تھا تو مجھے عطا فرماتے تھے اور جب میں خاموش رہتا تو مجھے بن مانگے عطا فرماتے۔

حدیث نمبر ۱۲۰/۷ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِیَةَ ۳ قَالَ حَدَّثَنِیَ الْاَعْمَشُ ۴ عَنْ عَمْرِو ۵ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ ۶ عَنْ عَلِیٍّ ۷ قَالَ کُنْتُ اِذَا سَئَلْتُ اُعْطِیْتُ وَاِذَا سَکَتُّ ابْتُدِیْتُ

ترجمہ (جناب) علی (المرتضیٰ ؑ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب میں کچھ مانگتا تھا تو مرحمت فرماتے تھے اور جب میں خاموش رہتا تو مجھے بن مانگے مرحمت فرماتے۔

تشریح ارشاد ہے "جب میں کچھ مانگتا تھا تو مرحمت فرماتے تھے" یعنی جس وقت بھی میں جو کچھ حضور ﷺ سے طلب کرتا تو آنحضرت ﷺ مرحمت فرماتے۔

حدیث نمبر ۱۲۱/۸ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ ۲ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ۳ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ۴ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَرْبٍ ۵ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ ۶ وَ رَجُلٍ اٰخَرَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ کُنْتُ وَ اللهِ اِذَا سَئَلْتُ اُعْطِیْتُ وَاِذَا سَکَتُّ ابْتُدِیْتُ

بقیہ حاشیہ: میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے کہا صدوق ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ ؑ سے اس کی سماعت ثابت نہیں ہے۔ (تہذیب التہذیب، جلد۵، صفحہ ۳۴۰)۔ بحوالہ احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ؑ بن ابی طالب، صفحہ ۱۳۳

۶: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۰

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱

۳: ابومعاویہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۴:۲

۴: الاعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۲:۴

۵: عمرو بن مرۃ: عمرو بن مرۃ بن عبداللہ بن طارق الجمل المرادی ابوعبداللہ الکوفی الاعمیٰ ثقہ ہے۔ عابد ہے، کان لا یدلس ورمی بالارجاء طبقہ الخامسہ سے ہے ۱۱۸ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۲)

۶: ابی البختری: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۲:۶

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۱ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

ترجمہ زاذان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ (جناب) علی (المرتضیٰ ﷛) نے ارشاد فرمایا مجھے خداوند تعالیٰ کی قسم! جب میں (حضور ﷺ) سے مانگتا تو آپ ﷺ عنایت فرماتے اور جب میں خاموش رہتا تو بن مانگے عطا ہوتا۔

قال ابو عبد الرحمن ابن جریج لم یسمع من ابی حرب

تشریح "اس اثر کے اسناد صحیح ہیں، اس کے رجال ثقات ہیں۔ ابن جریج کا سماع ابی حرب سے واضح ہے لہٰذا اس پر تدلیس کی تہمت ہے، وہ رفع ہوگئی۔ حافظ نے نسائی کی روایت سے التھذیب، ج ۱۲ صفحہ ۷۰ پر جو یہ نقل کیا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا کہ ابن جریج نے ابی حرب سے سماع کیا ہے تو یہ قول حافظ ﷫ کا تشدد پر مبنی ہے۔ حالانکہ ابن جریج امام ہے، ثقہ ہے۔ سوائے تدلیس کے اس میں کوئی عیب نہیں بتایا گیا اور جب تدلیس سماع کے ساتھ واضح ہوجائے تو پھر قبول کی جاتی ہے۔ اور تحقیق میرے سامنے جو خصائص کے تین نسخے ہیں ان میں ابی حرب سے سماع واضح ہے اور اسی طرح "زوائد فضائل الصحابہ" نے القطیعی نے روایت نقل کی ہے۔ پس کسی بھی تردد کی گنجائش نہیں ہے کہ ابی حرب سے سماع ثابت نہ ہو"

(احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین صفحہ ۱۳۴)

بقیہ حواشی: اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۱

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: یوسف بن سعید: یوسف بن سعید بن المسلم المصیصی ثقہ، حافظ اور طبقہ الحادیہ عشرۃ سے ہے، ۲۷۱ھ یا اس سے قبل فوت ہوا (التقریب، صفحہ ۳۸۸)

۳: حجاج: حجاج بن محمد المصیصی الاعور کی کنیت ابو محمد ہے ترمذ کا باشندہ تھا۔ بغداد میں آیا پھر المصیصہ میں سکونت اختیار کی۔ ثقہ اور ثبت ہے لکنہ اختلط فی اخر عمرہ لما قدم بغداد قبل موتہ طبقہ التاسعہ سے ہے ۲۰۶ ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۶۵)

۴: ابن جریج: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷۷:۳

۵: ابو حرب: ابو حرب بن ابی الاسود الدیلی البصری ثقہ ہے۔ اس کا نام محجن یا عطا بتایا جاتا ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۰۸ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۴۰۱) ابن حبان نے کہا یہ ثقہ ہے عبد البر نے بھی اسے ثقہ کہا ہے اور مسلم نے اس سے روایت کی ہے۔ (ابو اسحاق الحوینی، تہذیب خصائص الامام علی ﷛، صفحہ ۹۸)

۶: ابی الاسود: یہ ظالم بن عمرو بن سفیان ہے اور عمرو بن ظالم بھی کہا گیا ہے۔ اس کی کنیت ابو الاسود الدیلی ہے اور ابو الاسود الدولی بھی بتائی جاتی ہے، البصری ہے ثقہ، فاضل اور مخضرم ہے۔ ۶۹ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۹۳)

۷: زاذان: یہ ابو عمر الکندی البزار ہے اور اس کی کنیت ابا عبد اللہ بھی ہے۔ صدوق ہے اور یرسل ہے اس میں شیعیت پائی جاتی ہے۔ طبقہ الثانیہ سے ہے ۸۲ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۰۵)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهٖ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ صُعُوْدِهٖ عَلٰى مَنْكِبَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ نُهُوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

''اس باب میں (جناب) امیر المومنین علی (المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم) کی اس فضیلت کا بیان ہے کہ آپ (رضی اللہ عنہ) آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر چڑھے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اٹھا کر کھڑے ہوئے''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حل لغت خَصَّ: خاص کرنا، فضیلت دینا۔

حدیث نمبر ۱۲۲/۱ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ۲ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ ۳ عَنْ نُعَيْمِ ۴ بْنِ حَكِيْمِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْيَمَ ۵ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ انْطَلَقْتُ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۲

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: احمد بن حرب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۹:۱ ۳: اسباط: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۴:۴

۴: نعیم بن حکیم: نعیم بن حکیم المدائنی صدوق ہے۔ لہ اوھام طبقہ السادسہ سے ہے ۱۴۸ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۵۹) ابن معین نے کہا ثقہ ہے اور اسی سے ایک روایت میں آیا ہے کہ ضعیف ہے۔ نسائی نے کہا ''لیس بالقوی'' اور ازدی سے روایت ہے ''احادیثہ منا کیر واطلق الذھبی القول بتوثیقہ'' (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب، صفحہ ۱۳۵)

۵: ابومریم: س کا نام قیس ثقفی المدائنی ہے۔ یہ مجہول ہے اور طبقہ الثانیہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۴۲۶)

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتَیْنَا الْکَعْبَةَ فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی مَنْکِبِیْ فَنَهَضْتُ بِهٖ فَلَمَّا رَأٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ضُعْفِیْ قَالَ لِیْ اِجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَنَزَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَجَلَسَ لِیْ وَ قَالَ اصْعَدْ عَلٰی مَنْکِبِیْ فَصَعِدْتُ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ فَنَهَضَ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام لَیُخَیَّلُ اِلَیَّ اَنِّیْ لَوْشِئْتُ لَنِلْتُ اُفُقَ السَّمَآءِ فَصَعِدْتُّ عَلَی الْکَعْبَةِ وَ عَلَیْهَا تِمْثَالٌ مِنْ صُفْرٍ اَوْ نُحَاسٍ فَجَعَلْتُ اُعَالِجُهٗ لِاُزِیْلَهٗ بِیَمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ وَّ قُدَّامٍ اَوْ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ حَتّٰی اِذَا اسْتَمْکَنْتُ مِنْهُ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اقْذِفْهُ فَقَذَفْتُ بِهٖ فَتَکَسَّرَ کَمَا تَنْکَسِرُ الْقَوَارِیْرُ ثُمَّ نَزَلْتُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتّٰی تَوَارَیْنَا بِالْبُیُوْتِ خَشْیَةَ اَنْ نَلْقٰی اَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

ترجمہ | ابومریم نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم کعبہ پہنچ گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کندھوں پر چڑھے پس میں انہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اٹھا کر کھڑا ہوا سو جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کمزور پایا تو مجھے ارشاد فرمایا، بیٹھ۔ پس میں بیٹھ گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اترے اور میرے لئے بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ میرے کندھوں پر سوار ہو جا۔ پس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر چڑھا پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اٹھا کر کھڑے ہوئے۔ اور جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا البتہ مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کنارے تک پہنچ جاؤں۔ پس میں کعبہ پر چڑھا اس میں پیتل یا تانبے کی تصاویر تھیں پس میں ان کو اٹھانے لگا تاکہ میں ان کو دائیں، بائیں، آگے یا سامنے اور پیچھے سے ہٹا دوں۔ یہاں تک کہ جب میں نے ان سب پر قابو پا لیا۔ تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا ان کو پھینک دے۔ پس میں نے انہیں پھینک دیا پس اس طرح ٹوٹ گئے جس طرح کہ شیشے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پھر میں اترا، پھر میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ گھروں میں پہنچ گئے۔ یہ فکر کرتے ہوئے کہ مبادا کوئی ایک شخص ہمیں مل نہ جائے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

حل لغت | صَعِدَ، یَاصْعُوْدٌ: چڑھنا، نَهَضَ یَانُهُوْضٌ: کھڑا ہونا، سیدھا ہونا، اٹھنا، جلدی کرنا وغیرہ۔ تِمْثَالٌ: تصاویر۔ صُفْرٌ: پیتل۔ نُحَاس: تانبا، آگ، وہ دھواں جس میں شعلہ نہ ہو، طبیعت۔ قَذْفٌ: قے کرنا پھینک مارنا، تہمت لگانا، وغیرہ وغیرہ۔ کَسْرٌ: توڑنا۔ قَوَارِیْرٌ: شیشہ۔

تشریح ارشاد ہے ''پس رسول کریم ﷺ میرے کندھوں پر چڑھے''یعنی کعبہ کے اندر داخل ہو کر حضرت رسول کریم ﷺ جناب سیدنا علی علیہ السلام کے کندھوں پر سوار ہوئے۔ارشاد ہے ''پس میں انہیں (ﷺ) اٹھا کر کھڑا ہوا'' یعنی جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ارشاد ہے ''تو نبی کریم ﷺ اترے'' یعنی میرے کندھوں پر سے اترے۔ارشاد ہے ''اور میرے لئے بیٹھے''یعنی اپنے کندھوں مبارکہ پر مجھے اٹھانے کیلئے بیٹھ گئے۔ارشاد ہے ''اس میں پیتل یا تانبے کی تصاویر تھیں''یعنی کعبہ میں دیواروں پر پیتل یا تانبے کی بنے ہوئے بت لٹکے ہوئے تھے۔ارشاد ہے ''تاکہ میں ان کو دائیں، بائیں آگے یا سامنے اور پیچھے سے ہٹادوں''یعنی کعبہ کے اندر چاروں طرف سے ان بتوں یا تصویروں کو میں ہٹانے لگا۔ارشاد ہے ''پھر میں اترا''یعنی پیغمبر اسلام ﷺ کے کندھوں سے نیچے اتر آیا۔مولانا مولوی محمد ابوالحسن مترجم صحیح البخاری اس حدیث کی تشریح میں تحریر کرتے ہیں

''اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ ان کے سوا کسی کو حاصل نہیں کہ حضرت ﷺ کے مونڈھوں پر چڑھے اور آسمان کے پاس پہنچ گئے''۔(مناقب مرتضوی صفحہ ۶۹)

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ذِكۡرُ مَاخُصَّ بِهٖ دُوۡنَ الۡاَوَّلِيۡنَ وَ الۡاٰخِرِيۡنَ مِنۡ فَاطِمَةِ بِنۡتِ مُحَمَّدٍ رَّسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ بَضۡعَةٍ مِنۡهُ وَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ اِلَّا مَرۡيَمَ بِنۡتَ عِمۡرَانَ

”اس باب میں اس بات کا ذکر ہے کہ جناب سیدنا علی المرتضٰی علیہ السلام کو تمام پہلے اور پچھلے لوگوں میں جنابہ سیدہ فاطمۃ الزہرا بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے خاص طور پر منتخب کیا گیا ہے اور جنابہ سیدہ طاہرہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود پاک کا ایک ٹکڑا ہیں نیز سوائے مریم بنت عمران کے جنت کی تمام عورتوں کی سردار جنابہ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں“

(اس باب میں چار احادیث شریف ہیں)

تشریح صاحب خصائص نے اگرچہ عنوان باب میں ”سوائے مریم بنت عمران“ کا ذکر کیا ہے۔ مگر اس باب کی تمام احادیث میں ان الفاظ کا کہیں بھی ذکر نہیں البتہ اس سے اگلے باب میں جس کا عنوان ہی یہ ہے کہ ”سوائے مریم بنت عمران کے جنابہ سیدہ طاہرہ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں تمام عورتوں کی سردار ہیں“ قائم کیا ہے۔ شاید یہاں کاتب کی زیادتی ہو۔ واللہ اعلم

حدیث نمبر۱۲۳/۱ اَنبأَنَا اَحمَدُ ۱ بنُ شُعَیبٍ قَالَ اَخبَرنَا الحُسَینُ ۲ بنُ حُرَیثٍ قَالَ اَنبأَنَا الفَضلُ ۳ بنُ مُوسٰی عَنِ الحُسَینِ ۴ بنِ وَاقِدٍ عَن عَبدِ اللہِ ۵ بنِ بُرَیدَۃَ عَن اَبِیہِ ۶ قَالَ خَطَبَ اَبُوبَکرٍ وَ عُمَرُ فَاطِمَۃَ عَلَیھَا السَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّھَا صَغِیرَۃٌ فَخَطَبَھَا عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَام فَزَوَّجَھَا مِنہُ

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ (جناب) ابوبکر (صدیق ﷺ) اور (جناب) عمر (فاروق ﷺ) نے (جنابہ سیدہ طاہرہ) فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی نسبت کیلئے پیغام بھیجا۔ تو رسول کریم ﷺ نے (جواباً) ارشاد فرمایا کہ وہ چھوٹی ہیں۔ پھر (جناب) علی (المرتضیٰ) علیہ السلام نے نسبت کیلئے پیغام بھیجا پس ان کا نکاح ان سے کر دیا۔

حل لغت خَطَبَ: شادی کا پیغام بھیجنا، تقریر کرنا، خطبہ سنانا۔

تشریح ارشاد ہے ''تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ چھوٹی ہیں'' یعنی ان کی عمر چھوٹی ہے اور تم صاحبان کی عمر ان کے مقابلہ میں بہت بڑی ہے۔ مولانا مولوی محمد ابوالحسن صاحب مناقب مرتضوی صفحہ ۶۹ پر تحریر فرماتے ہیں ''یعنی اور تمہاری عمر بڑی ہے پس یہ میل ٹھیک نہیں'' ارشاد ہے ''علی (المرتضیٰ) علیہ السلام نے نسبت کیلئے پیغام بھیجا'' یعنی جناب سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ نے اپنے نکاح کیلئے پیغام بھیجا۔ ارشاد ہے ''پس ان کا نکاح ان سے کر دیا گیا'' یعنی حضور سرور عالم و عالمیان ﷺ نے جنابہ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح جناب سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ سے کر دیا۔

اسنادہ صحیح، رجال ثقاۃ، جیسے کہ پہلے حدیث میں گذر چکا ہے۔ عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے سماع کیا ہے۔ (البلوشی صفحہ ۱۳۷)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۳

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: الحسین بن حریث: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۰:۱

۳: الفضل بن موسیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۰:۲

۴: الحسین بن واقد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۰:۳

۵: عبداللہ بن بریدہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴:۴

۶: ابیہ (بریدہ بن الحصیب): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴:۵

حدیث نمبر ۲/۱۲۴ | اَنْبَأَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ ۱ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ۲ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ ۳ السختیانی عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَةَ ۴ (اَبِیْ یَزِیْدَ الْمَدَنِیّ) عَنْ اَسْمَاءَ ۵ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ کُنْتُ فِیْ زِفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ الْبَابَ فَفَتَحَتْ لَهٗ اُمُّ اَیْمَنَ یُقَالُ کَانَ فِیْ لِسَانِهَا لُثْغَةٌ فَقَالَ ادْعِیْ اَخِیْ قَالَتْ هُوَ اَخُوْکَ وَ تُنْکِحُهٗ قَالَ نَعَمْ یَا اُمَّ اَیْمَنَ وَسَمِعْنَ النِّسَآءُ صَوْتَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَحَبَّیْنَ قَالَ اَخْبَأُ فَاخْتَبَأْتُ اَنَا فِیْ نَاحِیَةٍ قَالَتْ فَجَآءَ عَلِیٌّ علیہ السلام فَدَعَا لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ نَضَحَ عَلَیْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِیْ فَاطِمَةَ فَجَآءَتْ عَلَیْهَا السَّلَامُ وَ عَلَیْهَا خِرْقَةٌ مِّنَ الْحَیَآءِ فَقَالَ لَهَا قَدْ اَنْکَحْتُکِ اَحَبَّ اَهْلِ بَیْتِیْ اِلَیَّ وَ دَعَا لَهَا وَ نَضَحَ عَلَیْهَا مِنَ الْمَآءِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَاٰی سَوَادًا فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ قُلْتُ اَسْمَآءُ قَالَ بِنْتُ عُمَیْسٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ کُنْتِ فِیْ زِفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تِکْرُ مِیْنَهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَدَعَا لِیْ

ترجمہ | اسماء بن عمیس سے روایت ہے کہ میں فاطمہ بنت رسول ﷺ کے نکاح میں موجود تھی۔ تو حضور ﷺ صبح کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پس جناب رسول کریم ﷺ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو ام ایمن نے ان کیلئے دروازہ کھولا، کہا جاتا ہے کہ ان کی زبان میں ہکلاپن تھا۔ تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بھائی کو بلا۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۴

۱: ابو مسعود اسماعیل بن مسعود: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۴:۲

۲: حاتم بن وردان: حاتم بن وردان بن مروان السعدی کی کنیت ابو صالح البصری ہے۔ ثقہ ہے اور طبقہ الثامنہ سے ہے ۱۸۴ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۵۹)

۳: ایوب السختیانی: ایوب بن ابی تمیمہ کیسان السختیانی کی کنیت ابو بکر البصری ہے۔ ثقہ، ثبت، حجت اور پانچ اکابر فقہا العباد میں سے ایک ہے۔ طبقہ الخامسہ سے ہے ۱۳۱ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۴۱)

۴: ابو یزید المدنی: ابو یزید المدنی مقبول اور طبقہ الرابعہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۴۳۳) ابن معین نے کہا ثقہ ہے اور الذہبی نے بھی اسے ثقہ کہا ہے اور ابو حاتم نے کہا شیخ، یکتب حدیثه، اخرج له البخاری (تہذیب التہذیب، جلد ۱۲، صفحہ ۲۸۰)

۵: اسماء بن عمیس: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۳:۶

انہوں نے عرض کیا کہ وہ آپ کا بھائی ہے اور اس کے ساتھ آپ اپنی بیٹی کا نکاح کر رہے ہیں۔فرمایا اے ام ایمن ہاں اور عورتوں نے نبی کریم ﷺ کی آواز سنی پس وہ چھپ گئیں۔ارشاد فرمایا تو بھی چھپ جا سو میں بھی ایک کونے میں چھپ گئی۔پھر (حضرت) علی علیہ السلام آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان کیلئے دعا فرمائی اور ان پر پانی چھڑکا اور پھر فرمایا کہ (سیدہ) فاطمہ کو میرے پاس بلاؤ پس وہ (علیہا السلام) آئیں اور حیاء کی وجہ سے وہ کپڑا لئے ہوئے تھیں۔تو اسے فرمایا کہ میں نے اہلِ بیت میں سے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا تیرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا ہے اور ان کیلئے دعا کی اور ان پر بھی پانی چھڑکا۔پس رسول کریم ﷺ باہر تشریف لائے پس ایک وجود دیکھا۔تو ارشاد فرمایا یہ کون ہے؟ کہا کہ میں نے عرض کیا کہ اسماء ہے۔فرمایا عمیس کی بیٹی۔میں نے کہا ہاں۔ارشاد فرمایا کہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے نکاح کی تقریب میں شامل ہوئی ہے تا کہ ان کی تعظیم کرے۔میں نے عرض کیا کہ ہاں جناب فرماتی ہیں کہ پس میرے لئے دعا فرمائی۔

حل لغت زَفَافَ :ہدیہ بھیجنا، دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا، نکاح کی رات۔ لَثغَةٌ: ہکلا پن، تو تلا پن رک رک کر بولنا، جو ہم مخرج الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا نہ کر سکے، اس کو لَثغٌ کہتے ہیں۔خَبَأٌ: ڈھانپنا، چھپانا۔اِختِبَاءٌ: چھپانا۔سَوَادٌ: وجود، سیاہی۔

تشریح ارشاد ہے ''میں فاطمہ بنت رسول ﷺ کے نکاح میں موجود تھی''یعنی حضور ﷺ نے جس رات جنابہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا اس وقت میں وہاں تھی۔ارشاد ہے''تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بھائی کو بلا''یعنی جناب سیدنا علی المرتضٰی علیہ السلام کو اپنا بھائی فرمایا تو انہوں نے تعجب سے عرض کیا۔ارشاد ہے ''اہل بیت میں سے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا تیرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا ہے''یعنی اہل بیت میں سے بھی جناب علی المرتضٰی علیہ السلام کے ساتھ آپ ﷺ کی محبت بہت زیادہ تھی۔ارشاد ہے''پس ایک وجود دیکھا''یعنی رسول کریم ﷺ نے ایک وجود دیکھا۔ارشاد ہے''فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے نکاح کی تقریب میں شامل ہوئی ہے تا کہ ان کی تعظیم کرے''یعنی سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے اکرام کیلئے تو آئی ہے۔ارشاد ہے''پس میرے لئے دعا فرمائی''یعنی سرورِ عالم و عالمیان حضرت محمد مصطفٰی ﷺ اسماء بنت عمیس کے اس تقریب میں شمولیت کرنے اور اہل بیت کے اکرام و تعظیم کرنے پر بہت خوش ہوئے اور دعا سے سرفراز فرمایا۔

قَالَ عَبدُ الرَّحمٰنِ (اَبُو عَبدِالرَّحمٰنِ) خَالَفَهُ سَعِيدُ بنُ اَبِی عُروَةَ فَرَوَاهُ عَن اَيُّوبَ عَن عِكرَمَةَ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ

حدیث نمبر ۳/۱۲۵ | اَنۡبَاَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ شُعَيۡبٍ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ زَكَرِيَّا ۲ بۡنُ يَحۡيٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۳ بۡنُ صَدۡرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيۡلُ ۴ بۡنُ خَلَّادِ الۡعَبۡدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۵ بۡنُ سَوَاءٍ عَنۡ سَعِيۡدِ ۶ بۡنِ اَبِیۡ عَرُوۡبَةَ عَنۡ اَبِیۡ اَيُّوۡبَ ۷ السخستیانی عَنۡ عِكۡرَمَةَ ۸ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ ۹ قَالَ لَمَّا زَوَّجَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ مِنۡ عَلِیٍّ كَانَ فِيۡمَا اَهۡدٰی سَرِيۡرٌ مَشۡرُوۡطٌ وَ وِسَادَةٌ مِنۡ اَدَمٍ حَشۡوُهَا لِيۡفٌ وَ قِرۡبَةٌ فَقَالَ وَجَآءُوۡا بِبَطۡحَآءِ الرَّمۡلِ فَبَسَطُوۡهُ فِی الۡبَيۡتِ وَ قَالَ لِعَلِیٍّ اِذَا اَتَيۡتَهَا بِهَا فَلَا تَقۡرَبۡهَا حَتّٰی اٰتِيۡكَ فَجَآءَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَقَّ الۡبَابَ فَخَرَجَتۡ اِلَيۡهِ اُمُّ اَيۡمَنَ فَقَالَ لَهَا ثَمَّ اَخِیۡ قَالَتۡ وَ كَيۡفَ يَكُوۡنُ اَخُوۡكَ وَ قَدۡ زَوَّجۡتَهٗ ابۡنَتَكَ قَالَ فَاِنَّهٗ اَخِیۡ قَالَ ثُمَّ اَقۡبَلَ عَلَی الۡبَابِ وَ رَاٰی سَوَادًا فَقَالَ مَنۡ هٰذَا؟ فَقَالَتۡ اَسۡمَاءُ ابۡنَتَ عُمَيۡسٍ فَاَقۡبَلَ عَلَيۡهَا فَقَالَ لَهَا جِئۡتِ تُكۡرِمِيۡنَ ابۡنَةَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتۡ نَعَمۡ فَدَعَا لَهَا خَيۡرًا ثُمَّ قَالَ دَخَلَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَ كَانَ الۡيَهُوۡدُ يَاۡخُذُوۡنَ الرَّجُلَ مِنِ امۡرَاَتِهٖ اِذَا دَخَلَ بِهَا قَالَ فَدَعٰی رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِتَوۡرٍ مِنۡ مَآءٍ فَتَفَلَ فِيۡهِ وَعَوَّذَ فِيۡهِ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَرَشَّ مِنۡ ذَالِكَ الۡمَاءِ عَلٰی وَجۡهِهٖ وَ صَدۡرِهٖ وَ ذِرَاعَيۡهِ ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَاَقۡبَلَتۡ تَعۡثُرُ فِیۡ ثَوۡبِهَا حَيَآءً مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ بِهَا مِثۡلَ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ لَهَا يَا ابۡنَتِیۡ وَ اللّٰهِ مَا اَرَدۡتُّ اَنۡ اُزَوِّجَكِ اِلَّا خَيۡرَ اَهۡلِیۡ ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۵

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: زکریا بن یحیٰی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱

۳: محمد بن صدران: محمد بن ابراہیم بن صدران الازدی السلمی کی کنیت ابوجعفر البصری ہے۔ یہ المؤذن ہے اور اس کی نسبت اپنے دادا یعنی صدران کی طرف کی جاتی ہے صدوق ہے اور طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۳ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۸۸)

۴: سہیل بن خلاد العبدی: سہیل بن خلاد العبدی البصری مقبول اور طبقہ العاشرہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۳۹)

۵: محمد بن سواء: محمد بن سواء السدوسی العنبری کی کنیت ابوالخطاب البصری ہے یہ صدوق ہے اور رمی بالقدر ہے۔ طبقہ التاسعہ سے ہے ۱۸۷ ہجری یا ۱۸۹ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۰۰) ابن حبان اور ابن شاہین نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ | ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب (سیدہ) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی شادی رسول کریم ﷺ نے (جناب) علی (المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے کی۔ جہیز میں آپ ﷺ نے ایک بُنی ہوئی چارپائی، ایک چمڑے کی توشک جو کہ کھجور کی کھال سے بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیا۔ پس ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میدان سے لوگ ریت لائے پس اسے گھر میں بچھا دیا اور (جناب) علی (رضی اللہ عنہ) کو فرمایا۔ جب تک میں نہ آجاؤں تو اس کے نزدیک نہ جانا۔ پس رسول کریم ﷺ تشریف لائے دروازہ کھٹکھٹایا تو اُمِ ایمن باہر آئیں۔ تو ارشاد فرمایا میرا بھائی اس جگہ ہے؟۔ ام ایمن نے عرض کیا کہ وہ آپ کا بھائی کیسے بن سکتا ہے جبکہ آپ نے اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پس یقیناً وہ میرا بھائی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر رسول کریم ﷺ دروازے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ایک وجود دیکھا تو ارشاد فرمایا یہ کون ہے؟ تو اُمِ ایمن نے عرض کیا کہ اسماء بنت عمیس ہے۔ پس حضرت ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا کیا تو خدا کے رسول ﷺ کی بیٹی کی تعظیم کیلئے آئی ہے اس نے عرض کیا کہ ہاں۔ تو آنحضرت ﷺ نے اس کیلئے دعا فرمائی پھر حضور ﷺ گھر میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ یہود عورتوں کے قریب جانے سے منع کرتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس میں لعاب مبارک ڈالی اور اس پر اعوذ پڑھا پھر (جناب) علی المرتضیٰ علیہ السلام کو بلایا۔ پس ان کے چہرہ پر، ان کے سینہ پر اور ان کے بازوؤں پر اس پانی کو چھڑکا۔ پھر (جنابہ) سیدہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کو بلایا پس وہ آئیں درآنحالیکہ حضور ﷺ سے حیاء کرتیں، اپنی چادر میں گرتی پڑتیں تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ پھر اسے ارشاد فرمایا اے میری پیاری بیٹی! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے اپنی اہل بیت سے جو بہت بہتر تھا اس کے ساتھ تیری شادی کی۔ پھر اُٹھے اور گھر سے تشریف لے گئے۔

حل لغت | اَهْدیٰ: جہیز۔ سَرِیْرٌ: چارپائی۔ مَشْرُوطٌ: بُنی ہوئی۔ وَسَادَةٌ: توشک، گدیلا۔ اَدَم: چمڑہ۔ حَشْوٌ: بھرنا۔ لِیفٌ: کھجور کے درخت کی کھال۔ قِرْبَةٌ: مشکیزہ۔ اَلرَّمَل: ریت۔ تَوْر: چھوٹا پیالہ یا پیتل، یا پتھر کا لوٹا جس سے پانی پیتے ہیں۔ تَفَلٌ: تھوتھو کرنا، جس میں کچھ تھوک بھی نکلے۔ رَشَّ: چھڑکا۔ تَعْثِرُ: گر رہی تھی۔

بقیہ حاشیہ:۔ الذہبی نے کہا احد الثقاۃ المعروفین اخرجہ لہ الشیخان (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب، صفحہ ۱۳۹)

۶: سعید بن ابی عروبۃ: سعید بن ابی عروبۃ مہران الیشکری ثقہ، حافظ اور کثیر التصانیف ہے مگر اس میں تدلیس بہت پائی جاتی ہے و اختلط طبقہ السادسۃ سے ہے۔ ۱۵۶ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۲۴)

۷: ایوب سختیانی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۴:۲

۸: عکرمۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۴:۶

۹: ابن عباس رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۴:۷

عثرٌ یا عثیرٌ یا عثارٌ: پھسل جانا، گر پڑنا، ٹھوکر کھا کے گرنا، ہلاک ہونا۔

تشریح ارشاد ہے ''سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیا'' یعنی حسبِ توفیق لڑکی کو جہیز دینا سنت رسول کریم ﷺ ہے۔ اس سے سنت رسول ﷺ کو نہ ماننے والا ہی انکار کرے گا۔ آج کل بعض لوگ جہیز دینے کی مخالفت کر رہے ہیں حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو بنفس نفیس حسبِ توفیق اور حسبِ ضرورت جہیز دیا۔ ہاں خواہ مخواہ دکھاوے کیلئے اُدھار قرض لے کر اپنے آپ کو زیر بار اور تباہ نہ کرے بلکہ سنتِ نبوی ﷺ کی اتباع کرے۔ ارشاد ہے ''پس یقیناً وہ میرا بھائی ہے'' یعنی یہ فقرہ قابلِ توجہ ہے کہ ''یقیناً وہ میرا بھائی ہے'' اس سے کتنی محبت کا اظہار ہو رہا ہے، کتنے پیار کی بارش ہو رہی ہے، کتنا زیادہ اعتماد اور بھروسہ کا ثبوت مل رہا ہے۔ ارشاد ہے ''آنحضرت ﷺ نے اس کیلئے دعا فرمائی'' یعنی حضور ﷺ اسماء بنت عمیس کے اس تقریب سعید کے موقع پر آنے سے بہت خوش ہوئے۔ ثابت ہوا کہ نکاح کی تقریب میں شمولیت باعثِ برکت ہے۔ ارشاد ہے ''یہود عورتوں کے قریب جانے سے منع کرتے تھے'' یعنی یہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ارشاد ہے ''پھر آپ ﷺ نے اس میں لعاب مبارک ڈالی اور اعوذ پڑھا'' یعنی اس پانی کے پیالہ میں حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی تھوک مبارک ڈالی اور اعوذ پڑھ کر دم کیا۔ ارشاد ہے ''تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا'' یعنی وہ پانی جس طرح جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کے اعضاء پر چھڑکا اسی طرح جنابہ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اعضاء پر بھی چھڑکا۔ مولانا مولوی محمد ابوالحسن صاحب شارح خصائص نسائی صفحہ ۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں

> ''اس حدیث شریف سے حضرت علی علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت ﷺ نے اپنی بیٹی اس کو نکاح کر دی اور اس کو سب اہلِ بیت میں سے بہتر فرمایا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی بیٹی کو جہیز دینا سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے وقت دلہن کی تعظیم کیلئے عورتوں کا جمع ہونا درست ہے''۔

حدیث نمبر ۴/۱۲۶ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ ۲ بْنُ بَکَّارِ ابْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ۳ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ۵ بْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ ۶ اَنَّ مُعٰوِیَةَ ذَکَرَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَ اللّٰهِ لَاَنْ یَّکُوْنَ (لِیْ اِحْدٰی مِنْ) خِصَالِهِ الثَّلٰثِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مَاطَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ لَاَنْ

(اسماء الرجال اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

يَكُوْنَ لِيْ مَا قَالَهٗ (فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى
اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مَاطَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَاَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مَا
قَالَهٗ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ كَرَّارٌ لَيْسَ
بِفَرَّارٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَاَنْ اَكُوْنَ صِهْرَهٗ عَلٰى ابْنَةِ
وَلِيَ مِنَ الْوَلَدِ مِنْهَا مَالَهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

ترجمہ ابن نجیح سے روایت ہے کہ معاویہ نے علی علیہ السلام کا ذکر کیا تو سعد بن ابی وقاص نے کہا۔ اللہ کی قسم! مجھے اس (علی المرتضیٰ علیہ السلام) کی تین خصلتوں میں سے ایک خصلت کا حصول دنیا کی، ہر اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے جس پر سورج چڑھتا ہے۔ یہ کہ ہو میرے لئے وہ بات جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیلئے ارشاد فرمائی ہے۔ (غزوہ تبوک میں) کہ جو مرتبہ (جناب) موسیٰ (علیہ السلام) کے نزدیک (جناب) ہارون (علیہ السلام) کا تھا وہ تیرا میرا نزدیک ہو، کیا تو اس پر راضی نہیں مگر ہاں ایک بات یاد رکھ کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے مجھے اس سے یہ خصلت زیادہ پسند ہے۔ البتہ میرے لئے ہو وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی کہ میں ضرور بالضرور یہ جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا۔ جو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح فرمائے

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۶

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: عمران بن بکار: عمران بن بکار بن راشد الکلاعی البراد الحمصی مؤذن، ثقہ اور طبقہ الحادیۃ عشرہ سے ہے ۲۷۱ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۴)

۳: احمد بن خالد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۲

۴: محمد (بن اسحاق): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۴:۴

۵: عبداللہ بن ابی نجیح: عبداللہ بن ابی نجیح یسار المکی کی کنیت، ابو یسار الثقفی ہے۔ یہ ثقہ اور رمی بالقدر ہے ربما دلس طبقہ السادسۃ سے ہے۔ ۱۳۱ ہجری میں وفات پائی (التقریب، ص ۱۹۱) روی عن ابیہ عطاء و مجاھد و جماعۃ و عنہ شعبۃ ابو اسحاق، محمد بن مسلم، سفیانان، ورقہ، ابراھیم بن نافع وغیرھم۔ احمد نے کہا کہ ابن ابی نجیح ثقہ ہے اور اس کا باپ اللہ کے نیک بندوں میں سے ہے۔ ابن معین، ابوزرعۃ اور نسائی نے کہا ثقہ ہے، احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ ابن نجیح کے سب اصحاب قدریہ تھے۔ العجلی المکی نے کہا ثقہ ہے کہا جاتا ہے کان یرمی القدر افسدہ عمرو بن عبید ۱۳۱ ہجری میں فوت ہوا۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۶ صفحہ ۵۴)

۶: ابیہ: اس کا نام یسار مکی ہے۔ یہ عبداللہ بن نجیح کا باپ ہے۔ اس کی کنیت ابی نجیح ہے اور یہ اپنی کنیت سے مشہور ہے۔ ثقہ ہے طبقہ الثالثۃ سے ہے ۱۰۹ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۶)

گا۔ بار بار حملہ کرنے والا ہے، بھاگنے والا نہیں، دنیا اور اس میں جو کچھ ہے مجھے اس سے یہ خصلت پسند ہے البتہ کہ میں داماد ہوں حضور ﷺ کا آپ ﷺ کی دختر مبارکہ پر اور اس سے میرے لئے اولاد ہو جیسا کہ (جناب علی (المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) کیلئے ہے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے مجھے یہ خصلت محبوب تر ہے۔

تشریح ارشاد ہے "معاویہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا" مولانا مولوی محمد ابوالحسن صاحب اپنی شرح صفحہ ۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "یعنی اس کو برا کہا" ارشاد ہے "کہ مجھ پر سورج چڑھے" یعنی جناب امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں جو تین خصلتیں ہیں اگر ان میں سے مجھے ایک خصلت بھی حاصل ہو جائے تو میں اس ایک خصلت کے حاصل کرنے پر دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب کچھ دے کر وہ ایک خصلت حاصل کرنا نہایت ہی پسند کروں گا۔ ارشاد ہے "جو مرتبہ جناب موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک جناب ہارون علیہ السلام کا تھا وہ تیرا میرے نزدیک ہو، کیا تو اس پر راضی نہیں" یعنی یہ بات حضور ﷺ نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حق میں غزوۂ تبوک کے موقع پر فرما کر انتہائے شرف سے نوازا۔ تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں تمام کائنات کی بجائے اس ایک شرف سے نوازا جانا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ ارشاد ہے "میں کل ضرور بالضرور یہ جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو خدا اور اسکے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح فرمائے گا، بار بار حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں۔ دنیا اور زمین میں جو کچھ ہے مجھے اس سے یہ خصلت پسند ہے" یعنی آنحضرت ﷺ نے فتح خیبر کے وقت جناب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ان تین اعزازات سے سرفراز فرمایا جو کسی دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کو حاصل نہیں۔ جناب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام کائنات میں جو کچھ بھی ہے مجھے اس سے زیادہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے ان اعزازات سے نوازا جانا پسند ہے۔ ارشاد ہے "البتہ کہ میں داماد ہوں ﷺ کا آپ ﷺ کی دختر مبارکہ پر، اور اس سے میرے لئے اولاد ہو جیسا کہ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کیلئے ہے" یعنی یہ بات ناممکن ہے کہ ایسا ہو لہٰذا یہ فضیلت اور عزت افزائی سوائے جناب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کسی اور کو حاصل نہیں۔ تو ثابت ہو گیا کہ اس مرتبہ عالی کے مالک کو اور جو قربِ خاص اس بزرگِ خاص و مقربِ رسول ﷺ کو حاصل ہے کے باوجود ان کو کسی بھی وجہ سے برا کہنا اچھا نہیں۔ اسی لئے جناب سعد بن ابی وقاص نے امیر شام جناب معاویہ بن ابی سفیان کو امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وہ شرافتیں، عزتیں اور عظمتیں یاد دلائیں جو کہ انہیں حضرت سرور کون و مکان، امام الانبیاء، سید المرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جناب پاک سے عطا ہوئیں تھیں اور ذکر فرمایا وہ بھی صرف تین مبارک خصلتوں کا ورنہ آپ رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ جناب پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی مبارک کا مظہر اتم ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمَأْثُوْرَةِ بِاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ

"اس باب میں ان احادیث کا ذکر ہے جس میں یہ ارشاد ہے کہ سوائے مریم بنت عمران کے فاطمہ بنت محمد ﷺ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں"

(اس باب میں چھ احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱۲۷/۱ | اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ[۱] بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ[۲] قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ[۳] بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ[۴] عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَآءَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ اَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ لَمَّا اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ اَوَّلًا اَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ سَيَمُوْتُ مِنْ وَّجْعِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ اُخْرٰى فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَسْرَعُ بِهٖ لُحُوْقًا وَّ اَنِّیْ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ فَضَحِكْتُ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۷

۱: محمد بن بشار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵:۱

۲: عبدالوہاب: عبدالوہاب بن عبدالمجید بن الصلت الثقفی کی کنیت ابومحمد البصری ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ الثامنہ سے ہے۔ تغیر قبل موته بثلث سنین ۱۹۴ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۲۲)

۳: محمد بن عمرو: محمد بن عمرو بن حزم الانصاری کی کنیت ابوعبدالملک المدنی ہے اس کا حضور ﷺ کو دیکھنا ثابت ہے۔ (حاشیہ جاری ہے)

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ بیمار ہوئے۔ تو (سیدہ طاہرہ) فاطمہ (الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آئیں، حضور ﷺ پر سرنگوں ہوگئیں۔ پس رسول کریم ﷺ نے ان کے ساتھ کچھ سرگوشی فرمائی پس (سیدہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) روئیں پھر آپ (رضی اللہ عنہا) جھکیں پھر حضرت ﷺ نے ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو جنابہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہنس پڑیں۔ پس جب آنحضرت ﷺ کا وصال شریف ہوا تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں پہلی مرتبہ ان سے لپٹی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عنقریب میں اس بیماری سے وصال پا جاؤں گا تو میں روئی۔ پھر دوبارہ جب میں ان پر جھکی تو مجھے حضور ﷺ نے بتایا کہ تو ہی مجھ کو اوّل ملے گی اور یہ کہ تو جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے سوائے مریم بنت عمران کے تو میں نے اپنا سر اٹھایا پس میں ہنسی۔

حل لغت | اَکَبَّ عَلَیْہِ: کسی کو بچانے کیلئے اس پر چھا جانا، کَبَّ: جھک جانا، سرنگوں ہونا۔ تَسَارُّ: باہم سرگوشی کرنا، ایک دوسرے کے بھید پر مطلع ہونا۔

تشریح | ارشاد ہے "حضور ﷺ پر سرنگوں ہوگئیں" یعنی سرورِ عالم وعالمیان ﷺ لیٹے ہوئے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرطِ محبت سے آپ ﷺ سے جھک کر لپٹ گئیں۔ ارشاد ہے "پس رسول کریم ﷺ نے انکے ساتھ سرگوشی کی" یعنی سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان میں کچھ بات کہی۔ ارشاد ہے "پس سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا

بقیہ حاشیہ: لیکن سماع صحابہ کرام سے ہے آپ ﷺ سے نہیں ۶۳ھ ہجری میں یوم الحرہ کے دن قتل ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۰۳)

۴: ابی سلمۃ: اس کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف الزہری المدنی ہے۔ اور ابوسلمہ کنیت ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے یہ ثقہ، مکثر اور طبقہ الثالثہ سے ہے ۹۴ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۴۰۹)

۵: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: جناب سیدنا ابوبکر صدیق ﷛ کی صاحبزادی ہے۔ التیمیہ ہے، ام المؤمنین ہے۔ ام عبداللہ کنیت ہے، الفقیھہ ہے ام رومان بنت عامر بن عویمر اس کی والدہ ماجدہ ہے۔ حضور ﷺ سے کثرت سے روایت کرتی ہے۔ یہ اپنے باپ (ابوبکر صدیق ﷛) عمر ﷛، حمزہ بن عمرو السلمی، سعد بن ابی وقاص ﷛، جدامۃ بنت وہب الاسدیہ اور سیدہ فاطمۃ الزہریٰ سلام اللہ علیہا سے روایت کرتی ہے اور اس سے اس کی بہن ام کلثوم بنت ابوبکر ﷛، رضاعی بھائی عوف بن الحارث بن طفیل دونوں بھتیجے قاسم، عبداللہ، بھتیجیاں حفصہ واسماء بنت عبدالرحمٰن، اس کا بھائی کا پوتا عبداللہ بن عتیق محمد بن عبدالرحمان ابوبکر وغیرہم روایت کرتے ہیں۔ عطاء ابن ابی رباح نے کہا "کانت عائشہ افقہ الناس و اعلم الناس واحسن الناس رأی فی العامۃ" اور زہری نے کہ نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات کے علم کو اگر جمع کیا جائے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم کے برابر ہے اور اگر تمام عورتوں کے علم کو جمع کیا جائے تو البتہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا علم ان سے افضل ہے۔ رمضان شریف ۵۸ھ ہجری میں وفات پائی۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۱۲، صفحہ ۴۳۳)

رضی اللہ عنہا روئیں" یعنی اس بات کے سنتے ہی آپ رضی اللہ عنہا پر گریہ طاری ہو گیا اور آپ خوب روئیں۔ ارشاد ہے "پھر آپ جھکیں" یعنی حضور ﷺ سے لپٹ گئیں۔ ارشاد ہے "تو میں نے ان سے پوچھا" یعنی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ یہ کیا سرگوشی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیا گفتگو ہوئی تھی۔ ارشاد ہے "تو ہی مجھ کو اول ملے گی" یعنی میرے اہلِ بیت میں سے تو ہی مجھ کو سب سے پہلے اور جلدی ملے گی گویا آپ کا وصال میرے بعد جلد ہوگا اور تو مجھ سے ملاقات کرے گی۔ اس حدیث سے حضور ﷺ کا علمِ غیب ثابت ہو رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اپنے وصال شریف کا علم ہے اور نیز یہ بھی علم ہے کہ سب سے پہلے اپنے خاندان میں سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوگا اور جنت جو کہ غائب ہے اس میں سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب عورتوں کی سردار ہوں گی سوائے مریم بنت عمران کے۔ گویا تین غائب باتوں کی اپنی اُمت کو خبر ارشاد فرمائی

قیاس کن زِ گلستانِ من بہار مرا

سندہ حسن (الحوینی صفحہ ۱۰۳) سندہ حسن و الحدیث صحیح (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین صفحہ ۱۴۱)

حدیث نمبر ۲/۱۲۸ اَخْبَرَنَا هِلَالُ ۱ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی مُوْسٰی ۳ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ هَاشِمُ ۴ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ۵ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ۶ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَعٰی فَاطِمَةَ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَ ضِحْكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمُوْتُ فَبَكَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۸

۱: ہلال بن بشر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸ ۲: محمد بن خالد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۸

۳: موسیٰ بن یعقوب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۸ ۴: ہاشم بن ہاشم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۴۸

۵: عبداللہ بن وہب: عبداللہ بن وہب بن زمعہ بن الاسود بن المطلب الاسدی الاصغر ثقہ ہے اور طبقہ الثالثہ سے ہے (التقریب، صفحہ ۱۹۳)

۶: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: آپ کا نام ہند بن ابی امیہ حذیفہ ہے، نبی کریم ﷺ کی زوجہ ہے، بہت صحابہ سے روایت کرتی ہے اور بہت سے صحابہ کرام و تابعین ان سے روایت کرتے ہیں، ابن حبان نے کہا ۶۱ھ کے آخر میں حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملنے کے بعد وصال فرمایا (تہذیب التہذیب، جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۵) ملخصا

ترجمہ عبداللہ بن وہب سے روایت ہے کہ ان کو اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے (جنابہ) فاطمۃ (الزہرا رضی اللہ عنہا) کو بلا بھیجا پس سرگوشی کی اس سے سو وہ روئیں۔ پھر اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ ہنس پڑیں۔ پس ام المومنین اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا تو میں نے ان سے رونے اور ہنسنے کے بارے میں پوچھا۔ پس انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ وہ وصال فرما رہے ہیں تو میں روئی۔ پھر مجھے بتایا کہ جنت کی سب عورتوں کی میں سردار ہوں مریم بنت عمران کے سوا۔ تو میں ہنس پڑی۔

حل لغت نَجْوٌ اور نَجْویٰ: سرگوشی کرنا، کان میں بات کہنا۔ جَذْبٌ: کھینچنا، گذرنا، چوس لینا، دودھ چھڑانا، دودھ کم ہونا۔

تشریح ارشاد ہے ''پس سرگوشی کی اس سے سو وہ روئیں''، یعنی حضرت ﷺ نے جنابہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے پوشیدہ کان میں بات فرمائی تو سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا رو پڑیں۔ ارشاد ہے ''پھر اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ ہنس پڑیں''، یعنی جناب رسول کریم ﷺ نے سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اپنی طرف کھینچ کر خفیہ بات فرمائی تو سیدہ سلام اللہ علیہا وہ بات سن کر ہنس پڑیں۔ ارشاد ہے ''تو میں نے ان سے رونے اور ہنسنے کے بارے میں پوچھا''، یعنی اے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ روئیں کیوں اور ہنسیں کیوں؟ اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا دنیا کی تمام عورتوں سے افضل ہیں سوائے مریم بنت عمران کے۔ مگر دوسری احادیث میں مریم بنت عمران کا بھی استثناء نہیں ہے جیسے مولانا مولوی محمد ابوالحسن صاحب نے اپنی شرح میں لکھا ہے

> ''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ کو دنیا کی سب عورتوں پر فضیلت ہے سوائے مریم بنت عمران علیہا السلام کے۔ لیکن عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں مریم علیہا السلام کا بھی استثناء نہیں۔ سو احتمال ہے کہ آنحضرت ﷺ کو بتدریج اطلاع ہوئی ہے۔ اور پر فضیلت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ وحی کے تو آخر میں عموم فضل ان کا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا'' (مناقب مرتضوی، صفحہ ۴۷)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث اس کتاب کی حدیث نمبر ۱۳۲ پر ملاحظہ فرمائیں

حدیث نمبر ۳/۱۲۹ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ۱ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَأَنَا جَرِيْرٌ ۲ عَنْ يَزِيْدَ ۳ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ ۴ بْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ ۵ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ فَضْلِ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ

ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ (جناب) حسن (علیہ السلام) اور (جناب) حسین (علیہ السلام) دونوں جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں اور (سیدہ) فاطمۃ (الزہرا رضی اللہ عنہا) جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں سوائے مریم بنت عمران کے۔

حدیث نمبر ۴/۱۳۰ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِىُّ ۲ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ جَعْفَرٍ ۳ وَ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ ۴ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ۵ قَالَ اَبْطَأَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَدْرَ النَّهَارِ فَلَمَّا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹

۱۔ اسحاق بن ابراہیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۹

۲۔ جریر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۱۹

۳۔ یزید: یزید ابی زیاد الہاشمی الکوفی ضعیف ہے کبر فتغیر صار یتلقن شیعہ تھا اور طبقہ الخامسۃ سے ہے ۱۳۶ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۲)

۴۔ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم: اس کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعیم البجلی ہے اور ابوالحکم الکوفی کنیت ہے۔ عابد صدوق اور طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۰۰ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۱۱)

۵۔ ابی سعید: اس کا نام سعد بن مالک بن سنان بن عبید الانصاری اور ابوسعید الخدری کنیت ہے یہ اور اس کا باپ دونوں حضور ﷺ کے صحابی تھے۔ احد کے وقت یہ چھوٹا تھا باقی تمام جہادوں میں شریک ہوا۔ کثیر الروایت ہے۔ مدینہ منورہ میں، ۶۳ یا ۶۵ ھ میں وفات پائی (التقریب، صفحہ ۱۱۹)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۰

۱۔ محمد بن منصور: محمد بن منصور بن داؤد الطوسی ہے۔ بغداد میں رہائش پذیر رہا۔ ابوجعفر اس کی کنیت ہے۔ عابد اور ثقہ ہے۔ طبقہ العاشرہ کے صغار سے ہے۔ ۲۵۴ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۲۰)

۲۔ محمد بن عبداللہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۲۴

۳۔ ابوجعفر: اس کا نام محمد بن مروان الذہلی ہے اور ابوجعفر کنیت ہے، کوفی ہے، مقبول ہے طبقہ السابعہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۱۸)

۴۔ ابوحازم: اس کا نام سلیمان الاشجعی اور ابوحازم کوفی کنیت ہے، ثقہ ہے، طبقہ الثالثہ سے ہے، ۱۰۰ھ کے اوائل میں وفات پائی۔ (التقریب ص ۱۳۰)

۵۔ ابوہریرہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۷

كَانَ الْعِشَآءُ قَالَ لَهٗ قَائِلُنَا يَارَسُوْلَ اللهِ قَدْ شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ اِنَّ مَلَكًا مِّنَ السَّمَآءِ لَمْ يَكُنْ رَانِيْ فَاسْتَأْذَنَ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْ زِيَارَتِيْ فَاَخْبَرَنِيْ وَ بَشَّرَنِيْ اَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَتِيْ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اُمَّتِيْ وَ اَنَّ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ایک دن صبح کو تشریف لانے میں دیر فرمائی۔ سو جب عشاء ہوئی تو ہم سے کسی صاحب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ﷺ (آپ ﷺ کا دیر سے تشریف لانا) ہم پر بہت ہی شاق گذرا۔ ارشاد فرمایا کہ آسمان کے ایک فرشتہ نے مجھے نہیں دیکھا تھا تو اس نے میری زیارت کرنے کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اجازت چاہی۔ تو اس نے مجھے خبر دی اور بشارت دی یہ کہ میری بیٹی (سیدہ) فاطمۃ (الزہراء سلام اللہ علیہا) میری امت کی تمام عورتوں کی سردار ہے۔ اور بے شک (جناب) حسن اور (جناب) حسین (علیہما السلام) دونوں نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

حل لغت بَطَأَ: دیر کرنا۔ شَقَّ: سخت ہونا، گراں ہونا، شاق ہونا، تکلیف میں ڈالنا، دشوار ہونا۔

تشریح ارشاد ہے "ہم پر بہت ہی شاق گذرا" یعنی آج جو ہم آپ ﷺ کی زیارت سے محروم رہے۔ تو یہ فراق جو آپ ﷺ کے دیر سے تشریف لانے کی وجہ سے ہوا ہم پر بہت گراں اور شاق تھا۔ آپ ﷺ کا تشریف فرمانہ ہونا ہم پر ایک دشوار امر تھا اور ہم سب آتشِ فراق میں جلتے رہے۔ ارشاد ہے "اس نے میری زیارت کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اجازت چاہی" یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتے کو اپنے پیارے محبوب ﷺ کی زیارت کرنے کیلئے اجازت مرحمت فرمائی۔ اور وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔

اسنادہ حسن، شواھدہ (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب صفحہ ۱۴۳)

حدیث نمبر ۱۳۱/۵ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ۲ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ۳ عَنْ فِرَاسٍ ۴ عَنِ الشَّعْبِيِّ ۵ عَنْ مَسْرُوْقٍ ۶ عَنْ عَائِشَةَ ۷ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا اسْتَضْحَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثِهٖ وَ تَبْكِيْنَ ثُمَّ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهَا

(اسماء الرجال اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ الْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيَّ اَوَّلًا فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِيْ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ قَدْ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَمَا اُرَانِيْ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَتْ اَجَلِيْ وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِيْ لِحَاقًا بِيْ وَنِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ لِذَالِكَ ثُمَّ قَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ فَضَحِكْتُ

ترجمہ | ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ (سیدہ) فاطمۃ (الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آئیں ان کی رفتار جناب رسول کریم ﷺ کی رفتار کی طرح تھی۔ تو جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے میری بیٹی مرحبا! پھر آنحضرت ﷺ نے اس کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے سرگوشی فرمائی تو (سیدہ) روئیں۔ تو میں نے ان سے کہا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے آپ کو اپنی بات سے ہنسانا چاہا اور تو رو دی۔ پھر ان کے ساتھ حضرت ﷺ نے سرگوشی فرمائی تو آپ (سلام اللہ علیہا) ہنس دیں۔ تو میں نے کہا میں نے آج کے دن کی خوشی، نزدیک غم کے نہیں دیکھی۔ سو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت ﷺ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۱

۱: احمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱

۲: فضل بن دکین (ابونعیم): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۶:۲

۳: زکریا: اس کا پورا نام زکریا بن ابی زائدہ خالد ہے اور اسے ہبیرۃ بن میمون بن فیروز بھی کہا گیا ہے الہمدانی الوادعی ہے۔ اس کی کنیت ابو یحییٰ الکوفی ہے ثقہ و کان یدلس اپنی آخری عمر میں ابی اسحاق سے سماع کیا ہے۔ طبقہ السادسۃ سے ہے ۱۴۷ھ ہجری یا ۱۴۸ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۰۷)

۴: فراس: فراس بن یحییٰ الہمدانی الخارفی ہے۔ ابو یحییٰ الکوفی کنیت ہے۔ المکتب ہے۔ صدوق ہے ربما وھم طبقہ السادسۃ سے ہے ۱۲۹ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۴۲۷)

۵: الشعبی: اس کا نام عامر بن شراحیل الشعبی ہے۔ ابو عمرو کنیت ہے۔ ثقہ ہے۔ مشہور ہے۔ فقیہہ، فاضل اور طبقہ الثالثہ سے ہے۔ مکحول نے کہا اس سے زیادہ فقیہہ میں نے نہیں دیکھا ۱۰۳ھ ہجری کے لگ بھگ وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۶۱)

۶: مسروق: مسروق بن الاجدع بن مالک الہمدانی الوادعی ہے ابو عائشہ الکوفی اس کی کنیت ہے۔ ثقہ، فقیہہ، عابد اور مخضرم ہے طبقہ الثانیہ سے ہے ۶۳ھ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۳۴)

۷: عائشہ رضی اللہ عنہا: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۷:۵

نے آپ کو کیا فرمایا تھا۔ تو (سیدہ نے) فرمایا میں حضور ﷺ کے اس راز کو اس وقت تک افشا نہ کروں گی جب تک کہ آپ ﷺ کا وصال نہ ہو جائے۔ تو میں نے ان سے پوچھا پس انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جو پہلی بار مجھ سے سرگوشی فرمائی تھی، یہ تھی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یقیناً ہر سال جبرئیل میرے ساتھ ایک بار دور کرتے تھے۔ اور بے شک اس نے اس سال دو بار میرے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا ہے اور میں سمجھ رہا ہوں کہ میرے وصال کا وقت قریب ہے اور بے شک میرے اہل بیت سے تو مجھ کو سب سے پہلے ملے گی۔ اور میں تیرا اچھا پیشوا ہوں۔ فرمایا اس بات نے مجھے رلا دیا۔ پھر ارشاد فرمایا کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو اس اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہو یا یہ فرمایا کہ تمام مؤمن عورتوں کی سردار ہو، پس میں ہنس دی۔

حل لغت مِشْيَةٌ: وضع، چلن، رفتار۔ مَرْحَبًا: ''مجمع البحرین'' میں ہے کہ مَرْحَبًا ایک انس اور محبت کا کلمہ ہے جو آنے والے سے کہتے ہیں تا کہ وہ خوش ہو اور مزید خیر سگالی کے جذبات پیدا ہوں۔ فَرِحَ: خوش ہونا، اترانا۔ حُزْنٌ: رنج، صدمہ، غم۔

تشریح ارشاد ہے ''ان کی رفتار جناب رسول کریم ﷺ کی رفتار کی طرح تھی'' یعنی جنابہ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چال اپنے والد گرامی منزلت حضرت رسول کریم ﷺ کی چال کے ہو بہو تھی۔ ارشاد ہے ''میں نے آج کے دن کی خوشی، نزدیک غم کے نہیں دیکھی'' یعنی خوشی کا غم کے فوراً بعد پیدا ہونا میں نے اس طرح کبھی نہیں دیکھا کہ یا تو آپ رو رہی تھیں اور پھر فوراً ہی آپ ہنس رہی ہیں۔ ارشاد ہے ''تو میں نے ان سے پوچھا'' یعنی حضور نبی کریم ﷺ کے وصال فرمانے کے بعد میں نے ان سے کہا کہ اب تو وہ سرگوشی جو حضور ﷺ نے کی تھی بتا دیجئے۔ ارشاد ہے ''تو اس اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہو یا یہ فرمایا کہ تمام مؤمن عورتوں کی سردار ہو'' یعنی یہ راوی کا شک ہے کہ یہ فرمایا کہ ''ھذا الامۃ'' یا ''نسآء المؤمنین''

اسناده صحيح ، رجاله ثقات (البلوشی صفحہ ۱۴۴)

حدیث نمبر ۶/۱۳۲ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ا بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْدَاوُدَ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ۳ عَنْ فِرَاسٍ ۴ عَنِ الشَّعْبِيِّ ۵ عَنْ مَسْرُوْقٍ ۶ قَالَ اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ ۷

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۲

۱: محمد بن معمر: محمد بن معمر بن ربعی القیسی البصری البحرانی صدوق اور طبقہ الحادیہ کے کبار سے ہے۔ ۲۵۰ھ میں وفات پائی (التقریب، ص ۳۱۹)

۲: ابوداؤد: اس کا نام سلیمان بن داؤد بن الجارود ہے۔ ابوداؤد الطیالسی کنیت ہے۔ البصری ہے۔ ثقہ اور حافظ ہے۔ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

قَالَتْ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا مَا يُغَادِرُ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَجَآءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ وَلَا وَاللهِ اِنْ تَخْطِيْ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهَا مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ فَاَقْعَدَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ بُكَآءً شَدِيْدًا ثُمَّ سَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا مَا خَصَّكِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِنَا بِالسِّرَارِ وَاَنْتِ تَبْكِيْنَ اَخْبِرِيْنِيْ مَا قَالَ لَكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا اَسْئَلُكِ بِالَّذِيْ لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ مَا سَارَّكِ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ سَارَّنِيَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِيْ بِالْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَّاِنَّهٗ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ تَعَالٰى وَاصْبِرِيْ فَبَكَيْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضَيْنَ

اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَسَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ فَضَحِكْتُ

ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم سب جناب رسول کریم ﷺ کے پاس جمع تھیں۔ہم میں سے کوئی باقی نہیں تھی پس (سیدہ) فاطمۃ (الزہرا سلام اللہ علیہا) تشریف لائیں۔اللہ جل جلالہ کی قسم! کہ (سیدہ) فاطمۃ (الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی رفتار حضرت سیدنا و مولانا جناب رسول کریم ﷺ کی ہو بہو رفتار تھی۔یہاں تک کہ حضور ﷺ کے بہت قریب پہنچ گئیں۔پس فرمایا اے میری بیٹی مرحبا، پھر جناب حضرت

الجوہری قال ابراہیم بن سعید الجوہری اخطاء فی نصف حدیث و قال امام برہان الدین ابی الوفاء ابراہیم قلت ہذا قالہ ابراہیم علی سبیل المبالغۃ و لو اخطاء فی سبع ہذا لضعفوہ الکاشف محولہ بالا جلد ۱ صفحہ ۵۹ ۲)۔ طبقہ التاسعہ سے ہے ۲۰۴ ہجری میں فوت ہوا۔(التقریب، صفحہ ۱۳۳)

۳ ابوعوانہ (الوضاح): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۳:۳

۴ فراس: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۱:۴

۵ الشعبی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۱:۵

۶ مسروق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۱:۶

۷ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۷:۵

رسول کریم ﷺ نے ان کو اپنے دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھایا، پھران سے کچھ سرگوشی فرمائی، پس آپ (سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بہت ہی زیادہ روئیں پھران سے کچھ سرگوشی فرمائی پس آپ ہنسیں۔ سو جب جناب رسول کریم ﷺ اٹھے، تو میں نے (سیدہ سے) کہا کہ وہ کون سی بات تھی جو حضرت رسول کریم ﷺ نے خاص تجھ سے فرمائی؟ ہم سب کے درمیان سے تیرے ساتھ سرگوشی کی اور تو روئی مجھے ضرور بتا دے کہ تجھے حضور ﷺ نے کیا فرمایا۔ تو سیدہ (سلام اللہ تعالیٰ علیہا) نے فرمایا کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کی اس سرگوشی کو بیان کرنے والی نہیں ہوں۔ پس جب جناب رسول کریم ﷺ کا وصال ہوا۔ تو میں نے (سیدہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا سے) کہا کہ میرا تجھ پر حق ہے اس لئے میں تجھ سے (یہ بات) پوچھتی ہوں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے تیرے ساتھ کیا سرگوشی فرمائی تھی؟ تو (سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا ہاں اب سن پہلی بار جو میرے ساتھ سرگوشی فرمائی (تو وہ یہ تھی) ارشاد فرمایا بے شک جبرئیل علیہ السلام ہر سال قرآن کا دورہ میرے ساتھ ایک بار کرتا تھا مگر اس سال اس نے دو بار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا وصال قریب ہے، تو اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ تو میں روئی، پھر مجھے جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیا تو یہ پسند نہیں کرتی کہ تو میری امت کی تمام عورتوں اور تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہو، پس میں ہنسی۔

حل لغت | غَدَرٌ: پیچھے رہ جانا، آسمان کا پانی پینا، تاریک ہونا۔

تشریح | ارشاد ہے ''ہم سب جناب رسول کریم ﷺ کے پاس جمع تھیں'' یعنی تمام (امہات المومنین) ازواج مطہرات حضور سرورِ عالم و عالمیان ﷺ کے حضور میں موجود تھیں۔ ارشاد ہے ''ہم میں سے کوئی بھی باقی نہیں تھی'' یعنی کوئی زوجہ محترمہ باقی نہیں تھی جو موجود نہ ہو۔ ارشاد ہے ''کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رفتار حضرت سیدنا و مولانا جناب رسول کریم ﷺ کی ہو بہو رفتار تھی'' یعنی دونوں حضرت گرامی مرتبت ایک ہی طرح چلتے تھے۔ ارشاد ہے ''پس ان سے کچھ سرگوشی فرمائی'' یعنی حضور ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آہستہ سے کچھ فرمایا۔ ارشاد ہے ''سو جب حضرت رسول کریم ﷺ اٹھے'' یعنی وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ارشاد ہے ''تو میری اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہو'' یعنی سیدۃ النساء جنابہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام مسلمان عورتوں کی جو کہ حضور پاک ﷺ کی اُمت میں ہیں سردار ہے اور عالمین (جہانیوں) کی عورتوں کی بھی سردار ہیں۔ یہ فضیلت کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔ اب اس حدیث سے مریم بنت عمران کا استثناء بھی ختم ہو گیا۔ اسنادہ صحیح (البلوشی صفحہ ۱۴۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمَاْثُوْرَةِ بِاَنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

"اس باب میں ان احادیث کا ذکر ہے جس میں یہ ارشاد ہے کہ (سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) حضرت سرور کونین جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک کا ایک ٹکڑا ہے"

(اس باب میں پانچ احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۱۳۳ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ۲ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ۳ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ ۴ عَنِ الْمِسْوَرِ ۵ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا رَاٰىْ اَنْ يُرِيْدُ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُفَارِقَ ابْنَتِيْ وَ اَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ قَالَ هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذٰىهَا وَمَنْ اٰذٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ هَبَطَ عَمَلُهٗ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۳

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: قتیبۃ بن سعید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰:۱

۳: اللیث: لیث بن سعد بن عبدالرحمٰن الفہمی کی کنیت ابوالحارث ہے، ثقہ، ثبت، فقیہہ امام اور مشہور ہے۔ طبقہ السابعۃ سے ہے۔ ۱۷۵ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۸۷)

۴: ابن ابی ملیکہ: اس کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔ ابی ملیکہ کا نام زہیر بن عبداللہ بن جدعان ہے۔ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

ترجمہ | مسور بن مخرمہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے۔ درآنحالیکہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت مانگتی ہے کہ اپنی بیٹی کا نکاح علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے کردے۔ پس میں قطعاً اجازت نہیں دیتا، پھر میں قطعاً اجازت نہیں دیتا مگر سوائے اس صورت کے کہ ابن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اس کو قلق میں ڈالتی ہے وہ مجھے بھی قلق میں ڈالتی ہے اور جو چیز اسے دکھ پہنچاتی ہے وہ چیز مجھے بھی دکھ پہنچاتی ہے اور جس شخص نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دکھ پہنچایا تو یقیناً اس کے کئے کرائے عمل ضائع ہو گئے۔

حل لغت | بَضْعَةٌ: گوشت کا ایک ٹکڑا۔

تشریح | ارشاد ہے "آپ ﷺ منبر پر تشریف فرماتے تھے" یعنی وعظ و نصیحت فرما رہے تھے۔ ارشاد ہے "بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت مانگتی ہے کہ اپنی بیٹی کا نکاح علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے کرے" یعنی یہ ابوجہل کی بیوی تھی اور اپنی لڑکی کا جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام سے نکاح کرنا چاہتی تھی جبکہ علی المرتضیٰ علیہ السلام کی شادی سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو چکی تھی۔ ارشاد ہے "وہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے" یعنی میرے وجود کا ہی ایک حصہ ہے اور ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے مضغة منی۔ ارشاد ہے "جو چیز اس کو قلق میں ڈالتی ہے وہ مجھے بھی قلق میں ڈالتی ہے" یعنی جو چیز سیدہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا کو بری معلوم ہوتی ہے اور جس سے وہ رنجیدہ ہوتی ہے وہ چیز مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے اور میری بھی رنجیدگی کا باعث ہے۔ ارشاد ہے "جس شخص نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دکھ پہنچایا تو یقیناً اسکے کئے کرائے عمل ضائع ہو گئے" یعنی دو فعل ایسے ہیں کہ ایک مسلمان کے تمام اعمالِ حسنہ کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیتے ہیں اور وہ شعور بھی نہیں رکھتا ایک تو پیغمبر اسلام ﷺ کی بے ادبی کرنا اور دوسرا ان کو ایذا پہنچانا۔

اسناده، صحيح، على شرط الشيخين (البلوشی، صفحہ ۱۴۶)

بقیہ حاشیہ: عبداللہ بن زبیر کا قاضی اور مؤذن تھا۔ روى عن العبادلة الاربعة. عبدالله بن جعفر بن ابى اطالب، عبدالله بن سائب المخزومى و المسور بن مخرمه وغيرهم. وروى عنه ابنه يحيىٰ و الليث و جماعة. ابوزرعہ اور ابوحاتم نے کہا ثقہ ہے۔ ۱۱۷ ہجری یا ۱۱۸ ہجری میں وفات پائی۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۵ صفحہ ۳۰۶)

۵: المسور بن مخرمۃ: مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ الزہری کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ باپ بیٹا دونوں صحابی تھے۔ ۶۴ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۳۷)

حدیث نمبر۲/۱۳۴ اَنبَأنَا اَحمَدُ ۱ بنُ سُلَیمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحیَی ۲ بنُ آدمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشرُ ۳ بنُ السَّرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیثُ ۴ بنُ سَعدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابنُ اَبِی مُلَیکَةَ ۵ قَالَ سَمِعتُ المِسوَرَ ۶ بنَ مَخرَمَةَ یَقُولُ سَمِعتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ یَخطُبُ اِنَّ بَنِی هِشَامٍ اسْتَأذَنُونِی اَنْ یُنکِحُوا ابنَتَهُم عَلِیًّا وَاِنِّی لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ اِلَّا اَنْ یُّرِیدَ ابنُ اَبِی طَالِبٍ اَنْ یُّفَارِقَ ابنَتِی وَ اَنْ یُّنکِحَ ابنَتَهُم ثُمَّ قَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ بَضعَةٌ اَوْ قَالَ بَضعَةٌ مِنِّی یُؤذِینِی مَا آذَاهَا وَیُرِیبُنِی مَا اَرَابَهَا وَمَا کَانَ لَهٗ اَنْ یَّجمَعَ بَینَ بِنتِ عَدُوِّ اللہِ وَ بَینَ بِنتِ رَسُولِ اللہِ (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ)

ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسور بن مخرمہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا کہ مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ بیشک بنی ہشام مجھ سے اجازت مانگتی ہے کہ اپنی لڑکی کا نکاح (حضرت) علی علیہ السلام سے کردیں اور یقیناً قطعاً میں اجازت نہیں دیتا۔ پھر یقیناً میں اجازت نہیں دیتا سوائے اس صورت کے کہ ابن ابی طالب میری لڑکی کو طلاق دے دے اور اس کو نکاح کرے۔ پھر فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) گوشت کا ٹکڑا ہے یا فرمایا کہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جو اسے دکھ دیتا ہے وہ مجھے دکھ دیتا ہے اور جو اسے قلق پہنچاتا ہے وہ مجھے قلق پہنچاتا ہے اور (حضرت علی علیہ السلام) کو یہ مناسب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دشمن کی لڑکی کو (جناب) رسول اللہ ﷺ کی لڑکی کے ساتھ رکھے۔

تشریح ارشاد ہے "فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے" یعنی میرے وجود کا ایک حصہ ہے۔

اسنادہ صحیح رجالہ ثقاۃ (البلوشی صفحہ ۱۴۷)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۴

۱: احمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱ ۲: یحییٰ بن آدم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۵:۲

۳: بشر بن السری: بشر بن السری کی کنیت ابوعمر ہے۔ اور (کثرت وعظ کی وجہ سے اسے) الافوہ بھی کہتے ہیں۔ یہ بصری ہے۔ مکہ میں رہائش پذیر رہا۔ واعظ، ثقہ اور متقن ہے۔ اس پر جہمی فرقے کا طعن لگایا گیا تھا۔ جس پر اس نے توبہ کی۔ طبقہ التاسعہ سے ہے۔ ۱۹۶ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۴۴)

۴: لیث بن سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۳:۳

۵: ابن ابی ملیکہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۳:۴ ۶: المسور بن مخرمہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۳:۵

حدیث نمبر ۳/۱۳۵ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ ۲ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاْءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ ۳ عَنْ عَمْرٍو ۴ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ ۵ عَنِ الْمِسْوَرِ ۶ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّىْ مَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِىْ

ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، یقیناً (سیدہ) فاطمۃ (الزہرا رضی اللہ عنہا) میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غصے میں ڈالا۔

تشریح اسناده صحيح، رجاله ثقات (البلوشی، صفحہ ۱۴۷)

حدیث نمبر ۴/۱۳۶ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ۲ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ ۳ عَنِ الزُّهْرِىِّ ۴ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ۵ اَنَّ الْمِسْوَرَ ۶ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ اَوْ بَضْعَةٌ مِنِّىْ

ترجمہ یہ کہ مسور بن مخرمہ نے اسے خبر دی یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک فاطمہ گوشت کا ٹکڑا ہے یا یہ فرمایا کہ فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

تشریح اسناده صحيح، رجاله ثقاة (البلوشی، صفحہ ۱۴۷)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۵

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: الحارث بن مسکین: حارث بن مسکین بن محمد بن یوسف کی کنیت ابوعمر المصری ہے۔ ثقہ اور فقیہہ ہے۔ طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۶۱)

۳: سفیان: سفیان بن عیینہ بن ابی عمران میمون الہلالی کی کنیت ابومحمد الکوفی ثم المکی ہے۔ ثقہ، حافظ، فقیہہ، امام اور حجۃ ہے۔ الا انه تغير حفظه باخره و كان ربما دلس لكن عن الثقات من روس الطبقة الثامنة و كان اثبت الناس فى عمرو بن دينار ۱۹۸ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۲۸)

۴: عمرو: یہ عمرو بن دینار المکی ہے۔ ابومحمد کنیت ہے ثقہ، ثبت اور طبقہ الرابعۃ سے ہے ۱۲۶ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۵۹)

۵: ابن ابی ملیکہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۳:۴ ۶: المسور بن مخرمة: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۳:۵

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۶

۱: محمد بن خالد: محمد بن خالد خلی الکلاعی کی کنیت ابوالحسین الحمصی ہے۔ صدوق ہے۔ طبقہ الحادیۃ عشرہ سے ہے (التقریب، صفحہ ۲۹۵)

۲: بشر بن شعیب: بشر بن شعیب بن حمزہ بن ابی حمزہ بن دینار القرشی کی کنیت ابوقاسم الحمصی ہے۔ ثقہ اور طبقہ العاشرہ (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

حدیث نمبر ۵/۱۳۷ اَخۡبَرَنِیۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ۱ بۡنُ سَعۡدِ بۡنِ اِبۡرَاهِیۡمَ بۡنِ سَعۡدٍ قَالَ حَدَّثَنِیۡ عَمِّیۡ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیۡ ۳ عَنِ الۡوَلِیۡدِ ۴ بۡنِ کَثِیۡرٍ عَنۡ مُحَمَّدِ ۵ بۡنِ عَمۡرِو بۡنِ حَلۡحَلَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ ابۡنَ شِهَابٍ ۶ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَلِیَّ ۷ ابۡنَ الۡحُسَیۡنِ حَدَّثَهٗ اَنَّ الۡمِسۡوَرَ ۸ بۡنَ مَخۡرَمَةَ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَخۡطُبُ عَلٰی مِنۡبَرِهٖ هٰذَا وَ اَنَا یَوۡمَئِذٍ مُحۡتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ بَضۡعَةٌ مِّنِّیۡ

بقیہ حاشیہ: کے اکابرین سے ہے ۲۱۳ ہجری میں وفات پائی۔(التقریب،صفحہ ۴۴)

۳: ابیہ: یہ شعیب بن ابی حمزہ الاموی القرشی ہے۔اور بشر کا والد ہے۔ابوالبشر الحمصی اس کی کنیت ہے عابد اور ثقہ ہے۔ابن معین نے کہا، مـن اثبت الناس فی الزهری. طبقہ السابعہ سے ہے ۱۶۲ ہجری میں فوت ہوا۔(التقریب،صفحہ ۱۴۶)

۴: الزہری: اس کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب بن عبد اللہ بن الحارث بن زہرہ کلاب القرشی الزہری ہے۔اس کی کنیت ابو بکر ہے بہت بڑا فقیہہ اور حافظ ہے۔ اس کا تقویٰ اور بزرگی متفقہ ہے۔ طبقہ الرابعہ کے اکابرین سے ہے ۱۲۵ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب،صفحہ ۳۱۸)

۵: علی بن حسین علیہ السلام: علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کا لقب زین العابدین ہے۔ثقہ، ثبت، عابد، فقیہہ، فاضل اور مشہور ہے۔ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ"ما رایت قرشیا افضل منه"میں نے اس سے افضل قریش میں کوئی نہیں دیکھا۔طبقہ الثالثہ سے ہے ۹۳ ہجری میں وفات پائی (التقریب،صفحہ ۲۴۵)۔آپ کی کنیت ابوالحسین ہے۔ابو محمد اور ابو عبد اللہ المدنی بھی آپ کو کہا جاتا ہے۔روی عن ابیه و عمه الحسن و ارسل عن جده علی بن ابی طالب اور روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ، المسور بن مخرمہ، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیر ہم سے اور آپ سے روایت کرتے ہیں آپ کی اولاد سے محمد، زید، عبد اللہ اور عمر اور روایت کرتے ہیں۔ابوسلمۃ بن عبد الرحمٰن۔ الزہری وغیرہم ابن سعد نے طبقہ الثانیہ میں اہل مدینہ کے تابعین میں آپ کا ذکر کیا ہے۔آپ کی والدہ ام ولد ہے۔اور آپ ثقہ، مامون، کثیر الحدیث، عالیا، رفیقا اور از روئے ورع بلند مرتبہ ہیں۔آپ کربلا میں اپنے باپ علیہ اسلام کی شہادت کے وقت موجود تھے۔بیمار تھے، پس بچ گئے۔ابن وہب جناب مالک سے روایت کرتے ہیں"لم یکن فی اهل بیت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم مثل علی بن حسین"یعنی اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں، میں نے علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام کی مانند کوئی نہیں دیکھا اور مصعب الزبیری امام مالک سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مرتے دم تک علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام دن اور رات میں ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور اس لئے کثرت عبادت کی وجہ سے آپ کا لقب، زین العابدین پڑ گیا۔(تہذیب التہذیب، جلد ۷ صفحہ ۳۰۴ یا ۳۰۷ ملخصاً)

۶: المسور بن مخرمہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۳۳

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۷

۱: عبد اللہ بن سعد بن ابراہیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۵۴

(بقیہ حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے (جبکہ) وہ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اور میں اس وقت سن بلوغ کو پہنچ چکا تھا۔ تو فرمایا یقیناً (جنابہ سیدہ) فاطمۃ (الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔

تشریح مسلم شریف کی شرح میں ہے کہ ایذا دینا حضور نبی کریم ﷺ کو بہرحال اور ہر وجہ سے حرام ہے۔ اگرچہ ایذا اس چیز سے پیدا ہو کہ اصل اس کی مباح ہو اور یہ آپ ﷺ کے خواص سے ہے۔

صحیح، اسنادہ ثقاۃ (البلوشی، صفحہ ۱۴۸)

بقیہ حواشی: ۲: عمی: یہ یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم عبدالرحمٰن بن عوف الزہری ہے۔ اور یہ عبداللہ کا چچا ہے اس کی کنیت ابو یوسف المدنی ہے۔ بغداد میں رہائش پذیر تھا۔ ثقہ ہے فاضل ہے۔ طبقہ التاسعہ کے صغار سے ہے ۲۰۸ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۶)

۳: ابی: یہ ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف الزہری ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا بھی ہے اور ان سے سماع بھی کیا ہے۔ یعقوب بن شیبہ نے اسے اثبت کہا ہے ۱۹۶ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۱)

۴: ولید بن کثیر: ولید بن کثیر المخزومی کی کنیت ابو محمد المدنی ہے کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ روی عن سعید بن ابی ھند و سعید المعثر، عمرو بن حلحلۃ وغیرھم وروی عن ابراھیم بن سعد و عیسی بن یونس و ابن عیینۃ وغیرھم ابراہیم بن سعد نے کہا ثقہ ہے اور المغازی بہت جانتا تھا۔ ابن عیینہ نے کہا صدوق ہے ۱۵۱ ہجری میں فوت ہوا۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۸)

۵: محمد بن عمرو بن حلحلۃ: محمد بن عمرو بن حلحلۃ الدیلی المدنی ثقہ ہے۔ طبقہ السادسۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۱۳)

۶: ابن شہاب (الزہری): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۶:۴

۷: علی بن حسین رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۶:۵

۸: المسور بن مخرمۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۳:۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهٖ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مِّنَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ رَيْحَانَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَ سَيِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ وَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

''ان ابواب میں اس چیز کا ذکر ہے کہ جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے ساتھ مختص کیے گئے ہیں۔ یہ دونوں بیٹے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دونوں پھول ہیں دنیا کے نیز سوائے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے تمام نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱۳۸/۱ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ [۱] بْنُ بَكَّارِ الْحَرَّانِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [۲] بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ [۳] عَنْ يَزِيْدَ [۴] بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ [۵] بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ [۶] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِيْ وَ اَبُوْ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۸

۱۔ احمد بن بکار: احمد بن بکار بن ابی میمونہ کی کنیت ابوعبدالرحمان الحرانی ہے۔ صدوق ہے، حافظ اور طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۴ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۱)

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

وَلَدَيَّ وَ اَنتَ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنكَ

ترجمہ | اسامہ بن زید سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے علی! تو میرا داماد ہے اور میرے دونوں بیٹوں کا باپ ہے اور تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

بقیہ حواشی: ۲: محمد بن سلمۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۴: ۳

۳: ابن اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۴: ۴

۴: یزید بن عبداللہ: یزید بن عبداللہ بن قسیط بن اسامہ اللیثی کی کنیت ابوعبداللہ المدنی ہے۔ الاعرج ہے۔ ثقہ ہے اور طبقہ الرابعہ سے ہے۔ سنہ ۱۲۲ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۳)

۵: محمد بن اسامہ: محمد بن اسامہ بن زید بن حارثہ المدنی ثقہ ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے سنہ ۹۰ ہجری کے بعد وفات پائی۔ (التقریب، ص ۲۸۹)

۶: ابیہ: یہ محمد کا والد اسامہ بن زید بن حارثہ بن شراحیل الکلبی ہے ابو محمد اور ابو زید اس کی کنیت ہے۔ مشہور صحابی ہے سنہ ۵۴ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَایَ

”اس باب میں اس ارشاد کا بیان ہے کہ حسن اور حسین علیہما السلام دونوں میرے بیٹے ہیں“

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱/۱۳۹ اَخْبَرَنِی الْقَاسِمُ [۱] بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ [۲] بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسٰى [۳] هُوَ ابْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ [۴] بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُسْلِمُ [۵] بْنُ اَبِیْ سَهْلٍ النَّبَّالُ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ [۶] بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُسَامَةَ [۷] بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ طَرَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةً لِبَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْئٍ لَا اَدْرِیْ مَاهُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَ فَاِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ اِبْنَایَ وَ ابْنَا ابْنَتِیْ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۹

۱: قاسم بن زکریا: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۴۶

۲: خالد بن مخلد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۲۵

۳: موسیٰ بن یعقوب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۸

۴: عبداللہ بن ابی بکر: عبداللہ بن ابی بکر بن زید المہاجر مجہول ہے اور طبقہ السادستہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۶۹)

۵: مسلم بن ابی سہل النبال: مسلم بن ابی سہل النبال کو محمد بھی کہا جاتا ہے، مقبول ہے۔ طبقہ السادستہ سے ہے۔ (التقریب صفحہ ۳۳۵)

۶: حسن بن اسامہ: حسن بن اسامہ بن زید الکلبی المدنی مقبول ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے (التقریب، صفحہ ۶۸)

۷: اسامہ بن زید ؓ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱۳۸

ترجمہ | اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں کسی کام کیلئے حضور ﷺ کی خدمت بابرکت میں رات کے وقت حاضر ہوا پس آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آنجناب ﷺ کسی چیز کو لپیٹے ہوئے تھے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھی۔ پس جب میں اپنے کام سے فارغ ہوگیا۔ میں نے عرض کیا یہ کیا ہے جو آپ ﷺ لپیٹے ہوئے ہیں۔ پس حضور ﷺ نے اس چادر کو ہٹایا، پس اچانک آپ ﷺ کے کولھوں پر حسن اور حسین (علیہما السلام) تھے۔ تو ارشاد فرمایا کہ دونوں میرے بیٹے ہیں، میرے بیٹی کے بیٹے ہیں اے میرے اللہ! بے شک تو جانتا ہے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں سو تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

حل لغت | طَرَقَ: رات کو آنا۔ وَرَک: کولھو، سرین۔

تشریح | ارشاد ہے ''پس اچانک آپ ﷺ کے کولھوں پر حسن اور حسین علیہما السلام تھے'' یعنی جب آپ ﷺ نے چادر کو ہٹایا تو امامین کریمین علیہما السلام اس میں چھپے ہوئے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ذِکۡرُ الۡمَأۡثُوۡرِ فِی الۡحَسَنِ وَ الۡحُسَیۡنِ سَیِّدَا شَبَابِ اَہۡلِ الۡجَنَّۃِ

''اس باب میں ان احادیث کا ذکر ہے جس میں فرمایا کہ جناب حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نوجوانان جنت کے سردار ہیں''

(اس باب میں تین احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱۴۰/۱ اَنۡبَأَنَا عَمۡرُو ۱ بۡنُ مَنۡصُوۡرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ نُعَیۡمٍ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیۡدُ ۳ بۡنُ مردانیة عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ ۴ بۡنِ اَبِیۡ نُعَیۡمٍ عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدٍ ۵ الۡخُدۡرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلۡحَسَنُ وَ الۡحُسَیۡنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَہۡلِ الۡجَنَّۃِ

ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (جناب امام) حسن علیہ السلام اور (جناب امام) حسین علیہ السلام نوجوانانِ بہشت کے سردار ہیں۔

تشریح اسنادہ حسن و الحدیث صحیح لطرقہ (البلوشی، صفحہ ۱۵۰)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۰

۱۔ عمرو بن منصور النسائی: عمرو بن منصور النسائی کی کنیت ابوسعید ہے۔ ثقہ، ثبت اور طبقہ الحادیۃ عشرہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۳)

۲۔ ابی نعیم (فضل بن دکین): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۶:۲

۳۔ یزید بن مردانیہ: یزید بن مردانیہ الکوفی اصلاً اصفہانی ہے۔ صدوق ہے۔ طبقہ الخامسۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۵) وکیع، ابن معین اور العجلی نے کہا ثقہ ہے۔ ابوحاتم نے کہا'' لا باس بہ'' (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۵۰)۔

۴۔ عبدالرحمٰن بن ابونعیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹:۴

۵۔ ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹:۵

حدیث نمبر۱۴۱/۲ اَخۡبَرَنَا اَحۡمَدُ ۱؎ بۡنُ الۡحَرۡبِ قَالَ حَدَّثنَا ابۡنُ فُضَیۡلٍ ۲؎ عَنۡ یَزِیۡدَ ۳؎ عَنۡ عَبۡدِالرَّحۡمَانِ ۴؎ بۡنِ اَبِیۡ نُعَیۡمٍ عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدٍ ۵؎ الۡخُدۡرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ حَسَنًا وَّ حُسَیۡنًا سَیِّدَا شَبَابِ اَھۡلِ الۡجَنَّۃِ مَا اسۡتَثۡنٰی مِنۡ ذَالِکَ

ترجمہ ابی سعید خدری نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا بے شک حسن اور حسین (علیہا السلام) نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ حضور ﷺ نے کسی مرد کا استثناء نہیں فرمایا۔

حدیث نمبر۱۴۲/۳ اَخۡبَرَنَا یَعۡقُوۡبُ ۱؎ بۡنُ اِبۡرَاھِیۡمَ وَ مُحَمَّدُ ۲؎ بۡنُ اٰدَمَ عَنۡ مَرۡوَانَ ۳؎ عَنِ الۡحَکَمِ ۴؎ بۡنِ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ وَ ھُوَ ابۡنُ نُعَیۡمٍ عَنۡ اَبِیۡہِ ۵؎ عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدٍ ۶؎ الۡخُدۡرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الۡحَسَنُ وَ الۡحُسَیۡنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھۡلِ الۡجَنَّۃِ اِلَّا ابۡنَیِ الۡخَالَۃِ عِیۡسٰی وَ یَحۡیَی بۡنَ زَکَرِیَّا

ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ حسن اور حسین (علیہا السلام) دونوں اہلِ جنت کے سردار ہیں۔ سوائے خالہ کے دو بیٹوں عیسیٰ اور یحییٰ بن زکریا علیہا السلام کے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر۱۴۱

۱؎ احمد بن حرب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۶۹:۱

۲؎ ابن فضیل (محمد بن فضیل): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۷:۲ ۳؎ یزید بن مردانیہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱۴۰:۳

۴؎ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱۲۹:۴ ۵؎ ابی سعید الخدری ؓ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱۲۹:۵

اسماء الرجال حدیث نمبر۱۴۲

۱؎ یعقوب بن ابراہیم: یعقوب بن ابراہیم بن کثیر بن افلح العبدی کی کنیت ابو یوسف الدورقی ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ العاشرہ سے ہے ۔۲۵۲ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ۳۸۶)

۲؎ محمد بن آدم: (محمد بن آدم بن سلیمان) ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱۱۱:۲

۳؎ مروان: مروان بن معاویہ بن الحارث بن اسماء الغزاری کی کنیت ابو عبداللہ کوفی ہے۔ ثقہ اور حافظ ہے۔ وکان یدلس اسماء الشیوخ طبقہ الثامنہ سے ہے ۱۹۳ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ۳۳۳)

۴؎ الحکم بن عبدالرحمٰن: الحکم بن عبدالرحمٰن بن ابی نعیم الکوفی البجلی صدوق اور صحیح الحفظ ہے۔ طبقہ السابعہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ۸۰)

۵؎ ابیہ (عبدالرحمٰن بن ابی نعیم): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱۲۹:۴

۶؎ ابی سعید الخدری ؓ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر۱۲۹:۵

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ رَيْحَانَتَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

''اس باب میں حضور ﷺ کے اس ارشاد مبارک کا ذکر ہے کہ اس امت میں سے جناب حسن اور حسین (علیہما السلام) دونوں میرے پھول ہیں''

(اس باب میں دو احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱۴۳/۱ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ۲ عَنْ اَشْعَثَ ۳ عَنِ الْحَسَنِ ۴ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْنِي اَنَسَ ۵ بْنَ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ اَوْرُبَمَا دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ يَنْقَلِبَانَ عَلٰى بَطْنِهٖ قَالَ وَ يَقُوْلُ هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنْ هٰذِهِ لْاُمَّةِ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۳

۱: محمد بن عبدالاعلیٰ: محمد بن عبدالاعلیٰ الصعانی القیسی کی کنیت ابوعبداللہ البصری ہے۔ ابوزرعہ اور ابوحاتم نے کہا ثقہ ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ۲۴۵ ہجری میں وفات پائی۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۹، صفحہ ۲۸۹)

۲: خالد (بن حارث): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۴:۳

۳: اشعث: اشعث بن عبدالملک الحمرانی کی کنیت ابا ہانی ہے، ثقہ، فقیہہ اور طبقہ السادستہ سے ہے، ۱۴۲ھ میں فوت ہوئے۔ (التقریب، صفحہ ۳۷)

۴: الحسن: یہ حسن بن ابی الحسن البصری ہے اور اس کے باپ کا نام یسار ہے۔ ثقہ، فقیہہ، فاضل اور مشہور ہے۔ و کان یرسل کثیرا و یدلس البزار نے کہا کان یروی عن جماعة لم یسمع یقول حدثنا و خطبنا یعنی قومه الذین حدثوا و خطبوا باالبصرة اور طبقہ الثالثہ کے اکابرین سے ہے۔ ۱۱۰ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۶۹)

۵: انس بن مالک ؓ۔ ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۹

ترجمہ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں حضور رسول کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا یا اکثر اوقات جب میں آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو (جناب امام) حسن اور (جناب امام) حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں آپ ﷺ کے شکم مبارک پر کھیلتے تھے۔ راوی نے کہا کہ حضرت ﷺ فرماتے تھے، اس امت میں میرے یہ دو پھول ہیں۔

حل لغت رَیحَانٌ: رحمت، روزی، راحت، آرام، چین، آسائش اور اولاد کو بھی رَیحَانٌ کہتے ہیں کیونکہ ان سے دل کو راحت اور آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔

تشریح ارشاد ہے ''اس اُمت میں میرے یہ دو پھول ہیں'' یعنی میں ان کو چومتا اور دل کو خوش کرتا ہوں ان سے مجھے راحت حاصل ہوتی ہے۔

حدیث نمبر ۲/۱۴۴ اَنبَأَنَا اِبرَاهِیمُ ۱ بنُ یَعقُوبَ الجَوزَجَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهبُ ۲ بنُ جَرِیرٍ اَنَّ اَبَاهُ ۳ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعتُ مُحَمَّدَ ۴ بنَ عَبدِ اللهِ بنِ اَبِی یَعقُوبَ عَنِ ابنِ اَبِی نُعَیمٍ ۵ قَالَ کُنتُ عِندَ ابنِ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ یَسأَلُهُ عَن دَمِ البَعُوضِ یَکُونُ فِی ثَوبِهٖ وَ یُصَلِّی فِیهِ فَقَالَ ابنُ عُمَرَ مِمَّن اَنتَ قَالَ مِن اَهلِ العِرَاقِ قَالَ مَن یَعذُرُنِی مِن هٰذَا یَسأَلُنِی عَن دَمِ البَعُوضِ وَ قَد قَتَلُوا ابنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ الحَسَنُ وَ الحُسَینُ هُمَا رَیحَانَتَیَّ مِنَ الدُّنیَا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۴

۱: ابراہیم بن یعقوب: ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق الجوزجانی ثقہ اور حافظ ہے رمی بالنصب طبقہ الحادیۃ عشرہ سے ہے۔ ۲۵۹ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۴)

۲: وہب بن جریر: وہب بن جریر بن حازم بن زید کی کنیت ابو عبداللہ الازدی البصری ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ التاسعہ سے ہے۔ ۲۰۶ھ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۷۲)

۳: اباہ: یہ جریر بن حازم بن زید بن عبداللہ الازدی ہے جس کی کنیت ابو النضر البصری ہے۔ ثقہ ہے۔ لیکن جب یہ قتادہ سے روایت کرتا ہے تو اس کی حدیث میں ضعف پایا جاتا ہے جب حفظ سے بیان کرے تو وہم پیدا ہوتا ہے طبقہ السادسہ سے ہے۔ بعد ما اختلط لکن لم یحدث فی حال اختلاطه (لیکن جب ذہن میں کمزوری پیدا ہوئی تو اُس کے بعد حدیث بیان نہیں کرتا تھا) ۱۷۰ ہجری میں فوت ہو۔ (التقریب، صفحہ ۵۴)

۴: محمد بن عبداللہ: محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب التیمی البصری ہے اور اپنے جد کی طرف نسبت کرتا ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ السادستہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۰۶)

۵: ابن ابی نعیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹:۴

ترجمہ ابن ابی نعیم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا۔ اس نے جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہوا اس میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا۔ تو ابن عمرؓ نے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں عراقی ہوں۔ فرمایا کہ مجھے اس مسئلہ میں معذور رکھیے کہ وہ مجھ سے مچھر کے خون کے متعلق دریافت کرتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کا بیٹا قتل کیا ہے اور میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن اور حسین (علیہما السلام) یہ دونوں اس دنیا کے میرے دو پھول ہیں۔

حل لغت اَلْبَعُوْضُ: مچھر۔

تشریح ارشاد ہے "اس نے جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہوا اس میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا" یعنی کیا ایسے کپڑے میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ ارشاد ہے "تو کہاں سے آیا ہے" یعنی کن لوگوں سے ہے۔ ارشاد ہے "میں عراقی ہوں" یعنی ملک عراق کا رہنے والا ہوں۔ ارشاد ہے کہ "حسن اور حسین (علیہما السلام) یہ دونوں اس دنیا کے میرے پھول ہیں" یعنی یہ دونوں میری خوشبو ہیں، میں ان سے محظوظ ہوتا ہوں یا دنیا میں میری روزی ہیں، میرا چین ہیں، میری راحت ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جناب علی المرتضٰیؓ کو ارشاد فرمایا "اُوْصِیْکَ بِرَیْحَانَتَیَّ خَیْرًا فِی الدُّنْیَا قَبْلَ اَنْ تَنْهَدِرَ رُکْنَاکَ" "اے علی! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تم میرے ان دونوں پھولوں سے اچھی طرح دنیا میں پیش آؤ۔ اس سے پہلے کہ تیرے دونوں ستون گر جائیں" جب آنحضرت ﷺ نے وصال فرمایا تو جناب علی المرتضٰی ؑ نے فرمایا کہ ایک ستون آپ ﷺ تھے۔ اور پھر جب جنابہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا تو فرمایا کہ یہ دوسرا ستون تھا۔

صحیح رجال اسنادہ رجال الشخین الا ابراھیم بن یعقوب جوزجانی وھو ثقہ

(احمد میرین البلوشی، صفحہ ۱۵۵)

نوٹ بعض کتابوں میں اس باب کا عنوان "ھذہ الامۃ" کی بجائے "ھذہ الدنیا" کے الفاظ سے آیا ہے اور یہ دونوں الفاظ مبارکہ احادیث مذکور بالا موجود ہیں۔ اس فقیر کے زیر نظر جو کتاب ہے اس میں چونکہ "ھذہ الامۃ" کے الفاظ ہیں لہٰذا باب کا عنوان انہی الفاظ میں نقل کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

ذِكۡرُ قَوۡلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجۡهَهُ الۡكَرِيۡمَ اَنۡتَ اَعَزُّ عَلَيَّ مِنۡ فَاطِمَةَ وَ فَاطِمَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنۡكَ

"اب باب میں اس حدیث شریف کا ذکر ہے کہ جس میں ارشاد ہے کہ اے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تو عزیز ہے میرے نزدیک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے تجھ سے محبوب تر ہے"

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱/۱۴۵ اَخۡبَرَنِیۡ زَكَرِيَّا ا بۡنُ يَحۡيٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابۡنُ اَبِیۡ عُمَرَ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ ۳ عَنِ ابۡنِ اَبِیۡ نُجَيۡحٍ ۴ عَنۡ اَبِيۡهِ ۵ عَنۡ رَجُلٍ قَالَ قَالَ سَمِعۡتُ عَلِيًّا عَلَى الۡمِنۡبَرِ بِالۡكُوۡفَةِ يَقُوۡلُ خَطَبۡتُ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيۡهَا السَّلَامُ فَزَوَّجَنِیۡ فَقُلۡتُ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَحَبُّ اِلَيۡكَ اَمۡ هِیَ فَقَالَ هِیَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنۡكَ وَ اَنۡتَ اَعَزُّ اِلَيَّ مِنۡهَا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۵

ا: زکریا ابن یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۲

۲: ابن ابی عمر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۷۱

۳: سفیان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۳۵

۴: ابن ابی نجیح: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۲۶

۵: ابیہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱۲۶

ترجمہ | ایک صاحب سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سنا جب کہ وہ کوفہ میں منبر پر فرما رہے تھے۔ میں نے جنابہ فاطمہ علیہا السلام کے نکاح کا پیغام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح مجھ سے کر دیا۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کے نزدیک میں محبوب ہوں یا فاطمۃ (الزہرا رضی اللہ عنہا)؟ تو ارشاد فرمایا وہ تجھ سے محبوب ہے اور تو مجھ کو اس سے عزیز تر ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ مَا سَأَلْتُ لِنَفْسِي شَيْئًا اِلَّا وَ قَدْ سَأَلْتُ لَكَ

"اس باب میں نبی کریم ﷺ کے حضرت علی المرتضٰی کے حق میں ان ارشادات کا بیان ہے کہ جو کچھ میں اپنے لئے مانگتا ہوں وہی تیرے لئے مانگتا ہوں"

(اس باب میں دو احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۱۴۶ | اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ۱ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ۲ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ ۳ بْنُ اَبِيْ اَسْوَدَ عَنْ يَزِيْدَ ۴ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ۵ بْنِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَدِّهٖ ۶ عَنْ عَلِيٍّ ۷ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۶

۱: عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالاعلیٰ: عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالاعلیٰ الاسدی، الکوفی ثقہ ہے۔ طبقہ العاشرہ کے اکابرین سے ہے۔ ۲۴۷ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۹۵)

۲: علی بن ثابت: علی بن ثابت الدھان العطار الکوفی صدوق ہے۔ طبقہ العاشرہ کے اکابرین سے ہے۔ ۲۱۹ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۴۴)

۳: منصور بن ابی اسود: منصور بن ابی اسود اللیثی الکوفی کے والد کا نام حازم ہے۔ یہ صدوق ہے اور رمی بالتشیع ہے۔ طبقہ الثامنۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۴۷)

۴: یزید بن ابی زیاد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹:۳

۵: سلیمان بن ابی عبداللہ: سلیمان بن ابی عبداللہ بن الحارث الہاشمی مجہول الحال ہے۔ اور طبقہ السابعہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۳۴)

۶: جدہ: یہ سلیمان کا دادا الحارث بن نوفل بن الحارث ابن عبدالمطلب الہاشمی المکی ہے۔ صحابی ہے، بصرہ میں رہائش رکھتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۶۱)

۷: علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱

وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَ اَنَا مُضْطَجِعٌ فَاتَّكٰى اِلٰى جَنْبِيْ ثُمَّ سَجَّانِيْ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا رَاٰى قَدْ هَدَيْتُ قَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ يُصَلِّيْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَآءَ فَرَفَعَ الثَّوْبَ عَنِّيْ وَقَالَ قُمْ يَا عَلِيُّ (فَقَدْ بَرَأْتَ فَقُمْتُ كَاَنْ) لَّمْ اَشْتَكِ شَيْئًا قَبْلَ ذَالِكَ فَقَالَ مَا سَئَلْتُ رَبِّيْ شَيْئًا فِيْ صَلَاتِيْ اِلَّا اَعْطَانِيْ وَمَا سَئَلْتُ لِنَفْسِيْ شَيْئًا اِلَّا قَدْ سَئَلْتُهٗ لَكَ

ترجمہ جناب علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور اندر آ گئے درآنحالیکہ میں لیٹا ہوا تھا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے پہلو سے تکیہ لگایا پھر اپنے کپڑے کے ساتھ مجھے ڈھانپ دیا پس جب دیکھا کہ مجھے سکون آیا تو مسجد کو تشریف لے گئے تا کہ نماز پڑھیں۔ جب نماز ادا کر چکے تشریف لائے پھر مجھ پر سے (وہ) کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا، اے علی! اٹھ کھڑا ہو، میں کھڑا ہوا۔ اس حال میں کہ تندرست تھا گویا مجھے کوئی بیماری اس سے پیشتر تھی ہی نہیں۔ پس ارشاد فرمایا میں نے جب بھی اپنے رب تعالیٰ سے نماز میں کوئی چیز مانگی تو اس (جل جلالہ) نے مجھے عطا فرمائی اور (اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم) میں نے اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی مگر وہ چیز میں نے تیرے لئے بھی مانگی۔

حل لغت ضَجْعٌ: زمین پر پہلو لگانا، ڈوبنے کے قریب ہونا۔ تَسْجِيَةٌ: ڈھانپنا۔ هَدَأَ، يهدأ، هدأ و هدوى: سکون ہونا، آرام پانا۔

تشریح ارشاد ہے "پھر اپنے کپڑے کے ساتھ مجھے ڈھانپ دیا" یعنی اپنی چادر مبارک مجھے اوڑھا دی جس سے آپ رضی اللہ عنہ کو آرام آ گیا۔ ارشاد ہے "(اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم) میں نے اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی مگر وہ چیز میں نے تیرے لئے بھی مانگی" یعنی یہ کتنی عظیم فضیلت اور بزرگی ہے کہ جو چیز پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے طلب فرماتے وہی شے جناب سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کیلئے بھی طلب فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ انتہائی محبت کا اظہار ہو رہا ہے۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ خَالَفَهٗ جَعْفَرُ الْاَحْمَرُ فَقَالَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَرْبِ عَنْ عَلِيٍّ

حدیث نمبر ۲/۱۴۷ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ ۱ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ۲ بْنُ قَادِمٍ عَنْ جَعْفَرٍ ۳ الْاَحْمَرِ عَنْ يَزِيْدَ ۴ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ۵ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۷، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

قَالَ وَجِعْتُ وَجْعًا شَدِيدًا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَانَا مَنِيْ فِيْ مَكَانِهِ وَقَامَ يُصَلِّيْ وَ اَلْقٰى عَلَيَّ طَرَفَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ قُمْ يَا عَلِيُّ فَقَدْ بَرِئْتَ لَابَاسَ عَلَيْكَ وَمَا دَعَوْتُ اللهَ لِنَفْسِيْ شَيْئًا اِلَّا دَعَوْتُ لَكَ بِمِثْلِهِ وَمَا دَعَوْتُ شَيْئًا اِلَّا قَدِ اسْتُجِيْبَتْ لِيْ اَوْ قَالَ اُعْطِيْتُ اِلَّا اَنَّهُ قِيْلَ لِيْ لَانَبِيَّ بَعْدَكَ

ترجمہ عبداللہ بن حارث سے روایت ہے اس نے کہا کہ مجھے جناب علی (المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) نے فرمایا۔ میں بہت ہی بیمار ہو گیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی جگہ سلا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے لگے اور مجھ پر اپنی چادر مبارک کا ایک کنارہ ڈال دیا۔ پھر ارشاد فرمایا اے علی اٹھ، تجھ سے بیماری چلی گئی اب تجھے کوئی (بیماری) کا ڈر نہیں اور میں اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگتا ہوں مگر اسی طرح کی چیز تیرے لئے بھی مانگتا ہوں اور میں نے (اللہ تعالیٰ سے) کوئی دعا نہیں مانگی، مگر وہ دعا میرے لئے قبول ہوئی یا فرمایا مجھے وہ شے (اللہ تعالیٰ نے) عطا فرمائی مگر یہ کہ مجھے کہا گیا کہ تیرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تشریح ارشاد ہے "مگر یہ کہ مجھے کہا گیا کہ تیرے بعد کوئی نبی نہیں" یعنی چونکہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہے لہٰذا اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں تیرے لئے یہ دعا نہیں کر سکتا۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۷

۱: قاسم بن زکریا بن دینار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۶:۱

۲: علی بن قادم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۰:۲

۳: جعفر الاحمر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۳:۵

۴: یزید بن ابی زیاد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹:۳

۵: عبداللہ بن حارث: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۵:۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ذِكْرُ مَا خَصَّ بِهٖ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمَ

''اس باب میں ان ارشادات کا ذکر ہے جو کہ صرف علی کرم اللہ وجہہ الکریم کیلئے ہی فرمائے''

(اس باب میں دو احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱۴۸/۱ انبأنا احمد ۱ بن حرب قال حدثنا قاسم ۲ و ھو ابن یزید قال حدثنا لی سفیان ۳ عن ابی اسحاق ۴ عن ناجیۃ ۵ بن کعب الاسدی عن علی ۶ انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم قال ان عمک الشیخ الضال قدمات فمن یواریہ قال اذھب فواز ایاک و لا تحدثن حدیثا حتی تأتینی قال ففعلت ثم اتیتہ فامرنی ان اغتسل و دعا لی بدعوات ما یسرنی ما علی وجہ الارض بشیئ منھن

ترجمہ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں وارفتہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزرگ چچا انتقال فرما گئے ہیں۔ سو ان کو کون دفنائے؟ ارشاد فرمایا اے علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) تو خود جا اور اسے دفن کر، جب تک تو میرے پاس واپس نہ آجائے کوئی بات نہ کر۔ جناب علی المرتضیٰ (کرم اللہ وجہہ الکریم) نے فرمایا کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا تھا میں نے کیا پھر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ پھر مجھے حکم فرمایا کہ جا نہا لے اور میرے لئے دعا فرمائی ایسی دعائیں فرمائیں کہ زمین کی تمام نعمتوں کے مقابلہ میں وہ دعائیں مجھے بھلی لگتی ہیں۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۸

۱: احمد بن حرب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۹:۱

۲: قاسم بن یزید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۹:۲

۳: سفیان: یہ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری ہے۔ اس کی کنیت ابو عبداللہ کوفی ہے۔ ثقہ، حافظ، فقیہہ، عابد، امام (حاشیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

تشریح ارشاد ہے ''آنجناب ﷺ کے بزرگ چچا انتقال فرما گئے ہیں'' یعنی میرے والد محترم جناب ابوطالب کا انتقال ہوگیا ہے۔ ارشاد ہے ''جب تک تو میرے پاس واپس نہ آجائے کوئی بات نہ کر'' یعنی بس تو نے اور کوئی دوسرا کام نہیں کرنا ہے اور نہ ہی کسی اور کی طرف متوجہ ہونا ہے سوائے اس بات کے کہ اپنے والد محترم کو دفن کر کے میرے پاس واپس آنا ہے۔ ایک روایت میں ہے ''جب ابوطالب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو اس کی اطلاع دینے کیلئے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کی محبت میں وارفتہ آپ کے بزرگ چچا انتقال کر گئے ہیں۔ تو حضور ﷺ رونے لگے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور اس پر رحم فرمائے، جاؤ اور اس کو غسل دو اور تکفین و تدفین کا بندوست کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو سب سے پہلے ہمیں آکر ملو۔ جب فارغ ہو کر واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فرمایا پہلے جا کر غسل کرو پھر ایسی دعائیں دیں جو بقول سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کیلئے دنیا اور مافیہا سے بہتر تھیں''۔ ''سیرت حلبیہ''، ''تاریخ الخمیس'' اور ''مدارج النبوۃ'' سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے جناب ابوطالب کے جنازہ میں بھی شرکت فرمائی۔

چنانچہ ''سیرت حلبیہ'' ۶/۴۷ میں ہے

''وَ اَمَّا رُوِیَ عَنْهُ اَنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَارَضَ جَنَازَةَ عَمِّهٖ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ صَلَتْکَ رَحِمٌ وَ جُزِیْتَ خَیْرًا یَا عَمِّ''

مگر روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چچا ابوطالب کے جنازہ کے ہمراہ تشریف لے گئے اور فرمایا اے چچا آپ نے حق صلہ رحمی ادا کر دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

''تاریخ الخمیس'' ۱/۶۳۰ مؤلفہ حسین بن محمد بن حسین دیار بکری لکھتے ہیں

''قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَنَازَةَ اَبِیْ طَالِبٍ وَ قَالَ صَلَتْکَ رَحِمٌ جَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا یَا عَمِّ''

یعنی ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جناب ابوطالب کے جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے اور فرمایا آپ نے صلہ رحمی کی، اے چچا جان! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے''۔

بقیہ حاشیہ: اور حجۃ ہے۔ طبقہ السابعۃ کا رئیس ہے۔ و کان ربما دلس ۱۶۱ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۲۸)

۴: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۵: ناجیۃ بن کعب الاسدی۔ ناجیہ بن کعب الاسدی ثقہ ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے۔ ایضا و وھم من خلطه بالاول. (التقریب، صفحہ ۳۵۵)

۶: علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

حضرت شیخ الہند شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "مدارج النبوۃ" شریف جلد ۲ صفحہ ۶۹ میں تحریر فرماتے ہیں

"ونیز آوردہ کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ جنازۂ ابوطالب میرفت ومی گفت اے عمِ من صلہ رحم بجا آوردی ودرحق تقصیر نہ کردی، خدائے تعالیٰ تراجزائے خیر دہاد"

یعنی روایات میں آتا ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوطالب کے جنازہ کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ اے میرے چچا! آپ صلہ رحمی بجالائے اور میرے حق میں آپ نے کوئی کمی یا غلطی نہیں کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی کہ اس وقت نماز جنازہ مشروع نہیں تھی۔ صاحب "سیرت حلبیہ" ۱/۴۰۷ پر لکھتے ہیں

"وَفِیْ کَلَامِ بَعْضِهِمْ صَلَاةُ الْجَنَازَةِ فُرِضَتْ فِی السَّنَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الْهِجْرَةِ وَاِنَّهٗ مَاتَ قَبْلَ خَدِیْجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَیْ بِثَلَاثَةِ اَیَّامٍ وَ دُفِنَ بِالْحَجُوْنِ وَ لَمْ تَکُنِ الصَّلٰوةُ عَلَی الْجَنَازَةِ شُرِعَتْ"

یعنی بعض کے کلام میں ہے کہ نمازِ جنازہ ہجرت کے پہلے سال فرض ہوئی اور ابوطالب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین یوم پہلے فوت ہوئے اور حجون میں دفن ہوئے اور نماز جنازہ (اس وقت) مشروع نہیں تھی۔ ارشاد ہے "کہ زمین کی تمام نعمتوں کے مقابلہ میں وہ دعائیں مجھے بھلی لگتی ہیں" یعنی تمام جہان کی سب نعمتیں ایک طرف، اور میرے لئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ دعائیں جو مجھے دی ہیں اس کے مقابلہ میں وہ سب نعمتیں ہیچ ہیں۔ اور دنیا کی وہ تمام نعمتیں میری نظر میں کوئی وقعت اور قیمت نہیں رکھتیں، اور دنیا اور مافیہا سے وہ مبارک دعائیں بہتر ہیں۔

حدیث نمبر ۲/۱۴۹ | اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ ۲ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شُعْبَةُ ۳ قَالَ اَخْبَرَنِیْ فُضَیْلُ ۴ اَبُوْ مُعَاذٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ ۵ عَنْ عَلِیٍّ ۶ قَالَ لَمَّا رَجَعْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ کَلِمَةً مَا اُحِبُّ بِهَا الدُّنْیَا

ترجمہ | جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لوٹ کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک بات ارشاد فرمائی۔ اس بات کے مقابلہ میں میں دنیا کو پسند نہیں کرتا۔

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۹، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

تشریح ارشاد ہے کہ "اس بات کے مقابلہ میں میں دنیا کو پسند نہیں کرتا" یعنی جس وقت میں اپنے والد محترم کو دفن کر کے واپس سید عالمین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنجناب ﷺ نے مجھے ایک ایسی بات ارشاد فرمائی کہ اس کے مقابلہ میں دنیا کی سب نعمتیں میری نظر میں ہیچ ہیں اور مجھے قطعاً دنیا سے محبت نہیں رہی۔ یعنی اپنے والد گرامی مرتبت کی اس آخری خدمت (تدفین) کے بعد آپ ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایسی گراں قدر، عظیم الشان اور جلیل القدر دعا دی جسے امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے لئے سرمایہ افتخار سمجھتے تھے اور اس دعائے نبویہ ﷺ کے سامنے دنیا اور اس کی تمام نعمتیں پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں اور حضور ﷺ کی دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہے اس سے امام الاولیاء رضی اللہ عنہ کے عظیم الشان مقام و منصب پر روشنی پڑتی ہے اور اس سے آنجناب رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے رغبتی کا بھی پتہ چلتا ہے۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۹

۱: محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱

۲: ابی داؤد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۲:۲

۳: شعبۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۳

۴: فضیل: یہ فضیل بن میسرہ ہے۔ ابو معاذ اس کی کنیت ہے۔ البصری ہے۔ صدوق ہے۔ طبقہ السادسۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۷۷)

۵: الشعبی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۱:۵

۶: علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهٖ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مِنْ صَرْفِ اِذَى الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ

"اس باب میں جناب سیدنا امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی اس خاص خصوصیت کا ذکر ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک گرمی اور سردی کی ایذا سے محفوظ تھا"

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱/۱۵۰ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ ۲ بْنُ مَخْلَدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ ۳ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ هُوَ جَدِّيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ۴ الصَّايِغِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ۵ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۶ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ عَلَيْنَا فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَ عَلَيْهِ ثِيَابُ الشِّتَآءِ وَ خَرَجَ عَلَيْنَا فِي الشِّتَآءِ وَ عَلَيْهِ ثِيَابُ الصَّيْفِ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَشَرِبَ ثُمَّ مَسَحَ الْعَرَقَ عَنْ جَبْهَتِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى اَبِيْهِ قَالَ يَا اَبَتِ اَرَاَيْتَ مَا صَنَعَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فِي الشِّتَآءِ وَ عَلَيْهِ ثِيَابُ الصَّيْفِ وَ خَرَجَ عَلَيْنَا فِي الصَّيْفِ وَ عَلَيْهِ ثِيَابُ الشِّتَآءِ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى هَلْ تَطِيْبُ وَ اَخَذَ بِيَدِ ابْنِهٖ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَاَتٰى عَلِيًّا فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ بَعَثَ اِلَيَّ وَ اَنَا اَرْمَدُ شَدِيْدَ الرَّمَدِ فَبَزَقَ فِيْ عَيْنَيَّ ثُمَّ قَالَ افْتَحْ عَيْنَيْكَ فَفَتَحْتُهُمَا فَمَا اشْتَكَيْتُهُمَا حَتّٰى السَّاعَةِ وَ دَعَالِيْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ فَمَا وَجَدْتُّ حَرًّا وَلَا بَرْدًا حَتّٰى يَوْمِيْ هٰذَا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۰

۱ محمد بن یحییٰ: محمد بن یحییٰ بن ایوب بن ابراہیم الثقفی کی کنیت ابو یحییٰ المروزی ہے۔ القصری ہے المعلم، ثقہ اور حافظ ہے طبقہ العاشرہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۲۳)

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

ترجمہ ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ بے شک جناب علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) بہت ہی سخت گرمی میں ہم پر تشریف لائے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ سردی کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، اور سردی میں ہم پر تشریف لائے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ گرمی کے کپڑے پہنے ہوئے تھے پھر پانی مانگا، پھر اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا۔ پس جب عبدالرحمٰن اپنے والد کیطرف واپس لوٹ کر آیا تو اس نے کہا کہ اے ابا جان آپ بتایئے کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے یہ کیا کیا ہے کہ سردی میں ہم پر تشریف لائے درآنحالیکہ گرمی کا لباس پہنے ہوئے تھے اور گرمی میں ہم پر تشریف لائے درآنحالیکہ سردی کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ ابو لیلیٰ نے کہا کہ تو دل لگی کرتا ہے اور اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کا ہاتھ پکڑ کر جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، تو جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا، یہ کہ جناب حضرت نبی کریم ﷺ نے کسی شخص کو میرے پاس بھیجا (یعنی مجھے بلایا) اور اس وقت میری آنکھیں بہت ہی سخت دکھ رہی تھیں۔ تو حضور ﷺ نے اپنا لعابِ دہن میری آنکھوں پر لگایا پھر ارشاد فرمایا اپنی آنکھیں کھول دے۔ پس میں نے آنکھیں کھولیں تو اس وقت مجھے آنکھوں کی تکلیف نہیں ہوئی اور میرے لئے دعا فرمائی۔ سو فرمایا اے میرے اللہ! اس (علی رضی اللہ عنہ) کو گرمی کی حرارت اور سردی کی ٹھنڈک سے محفوظ رکھ۔ پس اس کے بعد آج تک نہ تو مجھے گرمی لگتی ہے اور نہ سردی۔

حل لغت حَرٌّ: گرمی۔ ثِیَابٌ: کپڑے۔ اَلشِّتَاءُ: سردی۔ اَلرَّمَدِ: آنکھ دکھنا، آشوب چشم والا۔
بَزَقَ: تھوکنا، لعابِ دہن لگانا۔

تشریح ارشاد ہے "آپ رضی اللہ عنہ نے سردی کے کپڑے پہنے ہوئے تھے" یعنی انتہائی گرمی میں بہت ہی گرم لباس زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ ارشاد ہے "آپ رضی اللہ عنہ گرمی کے کپڑے پہنے ہوئے تھے" یعنی سردی میں نہایت ہلکے پھلکے کپڑے پہنے ہوئے تھے" ارشاد ہے "اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا" یعنی انتہائی سردی میں آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی مبارک سے پسینہ نچڑ رہا تھا۔ ارشاد ہے "اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا" یعنی وہ سارا واقعہ جناب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق جو اس کے بیٹے نے کہا تھا آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ ارشاد ہے "میری آنکھیں بہت ہی سخت دکھ رہی تھیں" یعنی یہ جنگِ خیبر کا واقعہ ہے۔ جس کی تفصیل گذشتہ صفحات میں پیش

بقیہ حواشی: ۲: ہاشم بن مخلد الثقفی: ہاشم بن مخلد بن ابراہیم الثقفی المروزی ہے، البزار ہے، صدوق ہے اور طبقہ الثامنہ سے ہے۔ (التقریب صفحہ ۳۶۲)

۳: ایوب بن ابراہیم: ایوب بن ابراہیم الثقفی کی کنیت ابو یحییٰ ہے اور عبدویہ لقب ہے صدوق ہے طبقہ العاشرہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۴۰)

۴: ابراہیم الصائغ: ابراہیم بن میمون الصائغ المروزی ہے، صدوق ہے، طبقہ السادسۃ سے ہے ۱۳۱ ہجری میں قتل ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۴)

۵: ابی اسحاق (السبیعی): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۶: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳:۶

کی جا چکی ہے۔ ارشاد ہے "مجھے آنکھوں کی تکلیف نہیں ہوئی"، یعنی آپ ﷺ کے لعابِ دہن کی بدولت مجھے ایسی شفاء ہوئی کہ ایک تو فوراً آرام ہو گیا اور دوسرا پھر آنکھوں کا درد ہی نہیں ہوا۔ ارشاد ہے "اس کے بعد آج تک نہ تو مجھے گرمی لگتی ہے اور نہ سردی"، یعنی حضور ﷺ کی دعا کی برکت ہے کہ نہ تو مجھے گرمی ستاتی ہے اور نہ لگتی ہے اور نہ ہی سردی۔ یہ خصوصیت کسی اور کیلئے نہیں جو کہ جناب امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ذِكۡرُ مَا خُفِّفَ بِاَمِيۡرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلِيِّ ابۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ عَنۡ هٰذِهِ الۡاُمَّةِ

''اس باب میں اس بات کا ذکر ہے کہ جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے طفیل اس اُمت پر تخفیف کی گئی''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱۵۱/۱ اَخۡبَرَنِیۡ مُحَمَّدُ ۱ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ ۲ الۡجَرۡمِیُّ عَنۡ سُفۡيَانَ ۳ عَنۡ عُثۡمَانَ ۴ وَهُوَ ابۡنُ الۡمُغِيۡرَةِ عَنۡ سَالِمٍ ۵ عَنۡ عَلِيِّ ۶ ابۡنِ عَلۡقَمَةَ عَنۡ عَلِيٍّ ۷ قَالَ لَمَّا نَزَلَتۡ يَا اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا اِذَا نَاجَيۡتُمُ الرَّسُوۡلَ فَقَدِّمُوۡا بَيۡنَ يَدَیۡ نَجۡوٰكُمۡ صَدَقَةً قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مُرۡهُمۡ اَنۡ يَتَصَدَّقُوۡا قَالَ بِكَمۡ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ بِدِيۡنَارٍ قَالَ لَا يُطِيۡقُوۡنَ قَالَ فَنِصۡفُ دِيۡنَارٍ قَالَ لَا يُطِيۡقُوۡنَ قَالَ فَبِكَمۡ قَالَ بِشَعِيۡرَةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَزَهِيۡدٌ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی ءَاَشۡفَقۡتُمۡ اَنۡ تُقَدِّمُوۡا بَيۡنَ يَدَیۡ نَجۡوٰكُمۡ صَدَقٰتٍ وَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُ يَقُوۡلُ بِیۡ خُفِّفَ عَنۡ هٰذِهِ الۡاُمَّةِ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۱

۱: محمد بن عبداللہ بن عمار: محمد بن عبداللہ بن عمار الخزاعی کی کنیت ابوجعفر ہے۔ آپ موصل میں رہائش پذیر رہے۔ ثقہ، حافظ اور طبقہ العاشرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۲۴۲ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۰۵)

۲: قاسم الجرمی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۶۹

۳: سفیان (الثوری): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۴۷

۴: عثمان بن مغیرہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۶۵

۵: سالم: سالم بن ابی الجعد رافع الغطفانی الاشجعی الکوفی ہے۔ ثقہ ہے و کان یرسل کثیرا طبقۃ الثالثۃ سے ہے۔ ۹۷ ہجری یا ۹۸ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۱۴)

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

ترجمہ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیۂ کریمہ اُتری ''اے ایمان والو! جب تم حضرت رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات آہستہ کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو'' آنحضرت ﷺ نے (جناب) علی (المرتضیٰ علیہ السلام) کو فرمایا کہ ان کو امر کرو کہ صدقہ دیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس قدر؟ ارشاد فرمایا کہ ایک دینار۔ عرض کیا کہ جناب! اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ارشاد فرمایا کہ آدھا دینار۔ عرض کیا کہ جناب اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ ارشاد فرمایا پھر کس قدر۔ عرض کیا جناب! ایک جو بھر سونا۔ جناب حضرت رسول کریم رحمت للعالمین ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا، بے شک تو بہت بے رغبتی کرنے والا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اتارا ''کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دو'' اور جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میری طفیل اس امت پر یہ تخفیف کی گئی ہے۔

حل لغت اَلزَّهِيْدُ: کم، حقیر، تنگ خو، آخرت کی محبت کی وجہ سے دنیا سے بے رغبت۔

تشریح ارشاد ہے ''ان کو امر کرو کہ صدقہ دیں'' یعنی جب سرگوشی کرنا چاہیں تو اس سے پہلے کچھ نہ کچھ ضرور صدقہ خیرات کریں۔ ارشاد ہے ''یا رسول اللہ ﷺ کس قدر؟'' یعنی جناب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ صدقہ کی مقدار کتنی ہو۔ ارشاد ہے ''ایک جو بھر سونا'' یعنی معاف فرما دیجئے کیونکہ ایک جو بھر سونا بہت ہی کم مقدار ہے جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ارشاد ہے ''تو بہت بے رغبتی کرنے والا ہے'' یعنی اے علی المرتضیٰ علیہ السلام تجھ پر تو آخرت کی محبت اتنی غالب ہے کہ تو اس دنیا کی ہوس اور مال و دولت کے حصول سے قطعاً منہ موڑ چکا ہے اور بے رغبت ہے۔ ارشاد ہے ''کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو'' یعنی تم اپنی ناداری اور مفلسی کی وجہ سے ڈر گئے کہ اب تمہیں پیغمبر اسلام ﷺ کے حضور میں باریابی کا موقع نہ ملے گا اور اپنے مسائل حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں پوشیدہ طور پر بیان کرنے کا وقت نہ ملے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم موقوف فرما دیا۔ ارشاد ہے ''اور جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام فرماتے تھے کہ میری طفیل اس اُمت پر یہ تخفیف کی گئی ہے'' یعنی حضور انور ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں میری بار بار گذارش کرنے سے یہ حکم موقوف ہوا۔ صاحب ''روح المعانی'' اپنی تفسیر کی جلد ۲۸ صفحہ ۲۸ مطبوعہ ایران، اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں

بقیہ حواشی: ۶: علی بن علقمہ: علی بن علقمہ الانماری الکوفی مقبول ہے اور طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۴۷) یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے اور اس سے سالم بن ابی الجعد روایت کرتا ہے۔ امام بخاری نے کہا ''فیہ نظر'' ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ عقیلی اور ابن جارود نے اسے تبعا للبخاری علی العادۃ ضعفاء میں ذکر کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۷ صفحہ ۳۶۵)

۷: علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱: ۶

''اَخرَجَ الحَاکِمُ وَ صَحَّحَهُ ابنُ المُنذِرِ وَعَبدُ بنُ حُمَيدٍ وَ غَيرُهُم عنه كرم الله وجهه انه قال ان فی کتاب الله لایه ما عمل بها احد قبلی و لا یعمل بها احد بعدی اية النجوی يا ايها الذين امنوا اذا نا جيتم الرسول كان عندی دينار فبعته بعشرة دراهم فكنت كلمانا جيت النبی صلی الله علیه و اله وسلم قدمت بين يدی نجوا ی درهما ثم نسخت فلم يعمل بها احد فنزلت ااشفقتم الاية''

یعنی ابن المنذ راور عبد بن حمید وغیر ہم نے جناب علی المرتضی ؑ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک ایسی آیۂ کریمہ ہے (کہ اس کے نازل ہونے پر) مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ ہی میرے بعد اس پر کوئی عمل کرے گا۔ وہ آیہ کریمہ آیت ''النجویٰ'' ہے۔ یعنی اے ایمان والو! جب تم حضرت رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو-- الخ۔ جب یہ آیت اتری تو اس وقت میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اسے تڑوایا تو دس درہم ملے۔ پھر ایک ایک سرگوشی پر ایک ایک درہم صدقہ کیا۔ تو یہ آیۂ کریمہ ڈرے تم -- الخ، اتری تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ گویا میرے بعد کسی نے بھی اس آیت پر عمل نہیں کیا'' (اخرج الحاکم وصححه) اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے طفیل اس عزت سے جناب سیدنا علی المرتضی ؑ کو ہی سرفراز فرمایا کہ قرآن حکیم کی اس آیۂ مبارکہ پر کسی اور صحابی کو عمل کرنے کا موقع نصیب نہیں ہوا۔ ابن مردویہ، جناب عبداللہ بن عمر ؓ سے تخریج فرماتے ہیں کہ ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ جناب علی المرتضی (ؑ) میں تین باتیں ایسی تھیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو مجھے سرخ پشم والے اونٹ سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ ''تزويجه فاطمة واعطا الرأية و اية النجوی'' جناب سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے ان کا نکاح ہونا، اور (خیبر کے موقع پر) ان کو علم دیا جانا اور آیتِ نجویٰ کے ساتھ ان کا عمل کرنا''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ذِکْرُ اَشْقَی النَّاسِ

''اس باب میں اس ارشادِ گرامی کا ذکر ہے کہ آیا میں تمہیں سب سے زیادہ بد بخت شخص کے متعلق نہ بتاؤں''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

تشریح | یعنی وہ آدمی سب سے بڑھ کر بد بخت آدمی ہے جو کہ سیدنا امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو شہید کرے گا۔

حدیث نمبر ۱۵۲/۱ | اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ۱ بْنُ وَهْبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاکٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ۳ عَنْ یَزِیْدَ ۴ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ ۵ بْنِ کَعْبٍ الْقُرَظِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ ۶ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ عَمَّارِ ۷ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَفِیْقَیْنِ فِیْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَقَامَ بِهَا رَاَیْنَا اُنَاسًا مِنْ بَنِیْ مُدْلَجٍ یَعْمَلُوْنَ فِیْ عَیْنٍ لَّهُمْ اَوْفِیْ نَخْلٍ لَّهُمْ فَقَالَ لِیْ عَلِیٌّ یَا اَبَایَقْظَانَ هَلْ لَکَ اَنْ تَاْتِیَ هٰؤُلَاءِ فَتَنْظُرَ کَیْفَ یَعْمَلُوْنَ قَالَ قُلْتُ اِنْ شِئْتَ فَجِئْنَاهُمْ فَنَظَرْنَا اِلٰی عَمَلِهِمْ سَاعَةً ثُمَّ غَشِیَنَا النَّوْمُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ عَلِیٌّ حَتّٰی اضْطَجَعْنَا فِیْ ظِلِّ سُوْرٍ مِنَ النَّخْلَةِ فِیْ دَقْعَاتٍ مِنَ التُّرَابِ فَنِمْنَا فَوَاللّٰهِ مَا انْتَبَهْنَا اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُحَرِّکُنَا بِرِجْلِهٖ فَقَدْ تَرَّبْنَا مِنْ تِلْکَ الدَّقْعَاتِ الَّتِیْ نِمْنَا عَلَیْهَا فَیَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا اَبَا تُرَابٍ لَمَّا یَرَی مِمَّا عَلَیْهِ مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَشْقَی النَّاسِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اُحَیْمِرُ ثَمُوْدَ الَّذِیْ عَقَرَ النَّاقَةَ وَ الَّذِیْ یَضْرِبُکَ یَا عَلِیُّ عَلٰی هٰذِهٖ وَ وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی ضَرْبَةٍ حَتّٰی تَبُلَّ مِنْهَا هٰذِهٖ وَ اَخَذَ بِلِحْیَتِهٖ

ترجمہ | عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اور علی ابن ابی طالب ایک جہاد میں ہم سفر تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مقام پر اُترے اور ٹھہرے (وہاں پر) ہم نے بنی مدلج کے لوگوں کو دیکھا۔ وہ اپنی نہر یا کھجوروں

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۲/۱ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

(کے باغ) میں کام کر رہے تھے۔تو (جناب) علی المرتضیٰ (علیہ السلام) نے مجھے فرمایا کہ اے ابا یقظان، کیا تیری مرضی ہے کہ ان لوگوں کے پاس جا کر تو دیکھے کہ یہ کس طرح کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ تو میں نے کہا اگر آپ کی خواہش ہے تو ہم جا کر ان کے کھیتی باڑی کرنے کو دیکھیں۔ پس ہم نے کچھ دیر ان کی کارکردگی کو دیکھا۔ پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہوا، تو میں اور علی المرتضیٰ (علیہ السلام) وہاں سے چلے یہاں تک کہ ہم مٹی کے ڈھیلوں میں لیٹ گئے جو کہ کھجور کی دیوار کے سائے میں پڑے ہوئے تھے، پس ہم دونوں سو گئے۔ پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی! کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی نے ہم دونوں کو نہیں جگایا۔ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاؤں مبارک سے حرکت دے رہے تھے۔ (جس کی وجہ سے ہم نیند سے بیدار ہو گئے) پس تحقیق ان ڈھیلوں سے جن پر ہم سوئے ہوئے تھے ہمارا تمام جسم مٹی سے اٹ گیا تھا۔ تو اس دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی المرتضیٰ (علیہ السلام) کو فرمایا اے مٹی کے باپ! جب ان پر مٹی ملاحظہ فرمائی۔ تو ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں بدبخت انسانوں میں سب سے زیادہ بدبخت کی خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور بتایئے۔ فرمایا قوم ثمود کا سرخ وہ شخص جس نے اونٹنی کی کھچیں کاٹ دی تھیں اور وہ شخص علی (علیہ السلام) جو کہ تمہیں اس مقام پر مارے گا، اور مارنے کے مقام پر ہاتھ رکھا یہاں تک کہ تر بتر ہو گی اس کے مارنے سے اور آپ کی ڈاڑھی مبارک پکڑی۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۲

۱: محمد بن وہب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۳:۳

۲: محمد بن سلمۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۴:۳

۳: ابن اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۴:۴

۴: یزید بن محمد: یزید بن محمد بن خثیم مقبول ہے۔ طبقہ السادسہ سے ہے (التقریب، صفحہ ۳۸۴) یہ محمد بن کعب القرظی سے روایت کرتا ہے اور وہ محمد بن خثیم سے روایت کرتا ہے وہ عمار سے روایت کرتا ہے اور اس (یزید) سے محمد بن اسحاق روایت کرتا ہے عثمان دارمی نے ابن معین سے روایت کی ہے ''لیس به باس'' بخاری نے کہا ''لا یعرف سماع بعضهم من بعض'' ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے (تہذیب التہذیب، ج ۱۱ ص ۳۵۷)

۵: محمد بن کعب القرظی: محمد بن کعب بن سلیم بن اسد القرظی المدنی ہے ابو حمزہ اس کی کنیت ہے۔ پہلے کوفہ میں رہتا تھا پھر مدینہ آیا ثقہ، عالم اور طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۲۰ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۱۶)

۶: محمد بن خثیم: اس کی کنیت ابو یزید المحاربی ہے۔ مقبول ہے ولد علی عهد النبی صلی الله علیه و اله و سلم طبقہ الثانیہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۹۶)

۷: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بن عامر بن مالک العنسی ہے ابو الیقظان کنیت ہے۔ بنی مخزوم کا مولیٰ ہے، صحابی جلیل ہے، مشہور ہے السابقین الاولین سے ہے، بدری ہے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ہمراہ رہا اور ۳۷ ہجری میں صفین میں شہید ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۵۰)

حل لغت | غَشْیٌ، اور غُشْیٌ اور غَشْیَانٌ: بے ہوش ہونا، غالب ہونا غشی کا۔ اِضْطَجَعْنَا : ہم لیٹ گئے۔ ظِلّ :سایہ۔ سُوْر: دیوار۔ دَقْعَات: ڈھیلے، خاک نشین ہونا۔ نَوْمٌ: سونا، نیند کرنا۔ تَرَّبْنَا: ہم خاک آلود ہو گئے، مٹی سے اَٹ گئے۔

تشریح | ارشاد ہے ''ہم نے بنی مدلج کے لوگوں کو دیکھا'' یعنی حضور نبی کریم ﷺ نے جس مقام پر نزول اجلال فرمایا وہ بنی مدلج قبیلہ کے دیہات تھے۔ ارشاد ہے ''وہ اپنی نہر یا کھجوروں (کے باغ) میں کام کر رہے تھے'' یعنی اپنے باغات کو پانی دے رہے تھے یا باغات میں زمینداری میں مصروف تھے، اپنے کام کاج کر رہے تھے۔ ارشاد ہے ''اے ابا یقظان'' یعنی ابا یقظان جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ ارشاد ہے ''حضرت رسول کریم ﷺ نے جناب علی المرتضیٰ (کرم اللہ وجہہ الکریم) کو فرمایا اے مٹی کے باپ'' یعنی حضور ﷺ کے اس ارشادِ گرامی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوتراب'' مشہور ہوگئی۔ ارشاد ہے ''قوم ثمود کا سرخ وہ شخص جس نے اونٹنی کی کھچیں کاٹ دی تھیں'' یعنی بدبخت انسانوں میں قوم ثمود کا وہ سرخ بدبخت انسان تھا جس نے جناب صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کھچیں کاٹ دی تھیں۔ ارشاد ہے ''یہاں تک کہ تربتر ہوگی اس کے مارنے سے اور آپ کی ڈاڑھی مبارک پکڑی'' یعنی جناب سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو مخاطب کر ارشاد فرمایا اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم وہ شخص انتہائی بدبخت ہے، جو تجھے مارے گا اور تیری ڈاڑھی خون سے تربتر ہو جائے گی اور مارنے کا مقام اپنے دست مبارک سے بتایا۔ اس ارشاد گرامی سے دو امور روزِ روشن کی طرح ثابت ہو رہے ہیں۔ ایک تو حضور سرورِ عالم وعالمیان ﷺ کا غیب کی خبر دینا، اور ایسی غیب کی خبر دینا جو کہ تقریباً تیس یا پینتیس سال بعد وقوع پذیر ہو رہی ہے اور دوسرا جناب سیدنا امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت۔ کتنا بدبخت ترین تھا وہ شخص جس نے جناب امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو شہید کیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ذِكْرُ اَحْدَثِ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

''اس باب میں اس بات کا ذکر ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اخیر وقت میں کس شخص نے بات چیت کی''

(اس باب میں دو احادیث شریف ہیں)

تشریح | یعنی آنحضرت ﷺ کے وصال فرمانے سے پہلے کون صاحب تھے جن سے حضور ﷺ نے گفتگو فرمائی تھی۔

حدیث نمبر ۱/۱۵۳ | اَنۡبَأَنَا اَبُو الْحَسَنِ [۱] عَلِيُّ بْنُ حَجْرِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنۡبَأَنَا جَرِيْرٌ [۲] عَنِ الْمُغِيْرَةِ [۳] عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ [۴] رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَحْدَثَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ

ترجمہ | اُمُّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ بے شک آنحضور ﷺ نے آخری وقت جس سے گفتگو فرمائی وہ (جناب) علی (المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) تھے۔

تشریح | ارشاد ہے ''وہ (جناب) علی (المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) تھے'' یعنی یہ شرافت اور عزت افزائی بھی جناب سیدنا علی

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۳

۱: ابوالحسن بن علی بن حجر: علی بن حجر بن ایاس السعدی المروزی نے بغداد میں قیام کیا۔ پھر مرو چلا گیا۔ ثقہ، حافظ اور طبقہ التاسعہ کے صغار سے ہے ۲۴۴ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۴۴)

۲: جریر (بن الحمید): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۱۹

۳: المغیرہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۱۶

۴: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱۲۸

المرتضیٰ علیہ السلام کو ہی نصیب ہوئی کہ حضور خاتم النبیین سید الانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے رفیق اعلیٰ سے وصال فرمانے کے وقت آخری گفتگو آپ رضی اللہ عنہ نے ہی فرمائی۔

حدیث نمبر ۲/۱۵۴ | اَخبَرَنِی مُحَمَّدُ ۱ بنُ قُدَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ۲ عَنِ المُغِیرَۃِ ۳ عَن اُمِّ مُوسٰی ۴ قَالَت قَالَت اُمِّ سَلَمَۃَ ۵ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھَا وَالَّذِی یَحلِفُ بِہٖ اُمُّ سَلَمَۃَ اَنَّ اَقرَبَ النَّاسِ عَھدًا بِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ قَالَت لَمَّا کَانَ غُدوَۃِ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَرسَلَ اِلَیہِ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ کَانَ اُرٰی فِی حَاجَۃٍ اَظُنُّہٗ بَعَثَہٗ فَجَعَلَ یَقُولُ جَآءَ عَلِیٌّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَجَآءَ قَبلَ طُلُوعِ الشَّمسِ فَلَمَّا جَآءَ عَرَفنَا اَنَّ لَہٗ اِلَیہِ حَاجَۃً فَخَرَجنَا مِنَ البَیتِ وَ کُنَّا عِندَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَومَئِذٍ فِی بَیتِ عَآئِشَۃَ فَکُنتُ فِی اٰخِرِ مَن خَرَجَ مِنَ البَیتِ ثُمَّ جَلَستُ اَدنَاھُنَّ مِن وَّرَآءِ البَابِ فَاَکَبَّ عَلِیٌّ فَکَانَ اٰخِرُ النَّاسِ بِہٖ عَھدًا فَجَعَلَ یُسَارُّہٗ وَ یُنَاجِیہِ

ترجمہ | ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھائی کہ حضور رسول کریم ﷺ کے وصال کے وقت جس نے آپ ﷺ سے گفتگو فرمائی وہ علی المرتضیٰ (علیہ السلام) تھے۔ فرماتی ہیں کہ جب وہ صبح ہوئی کہ جس میں حضرت رسول کریم ﷺ نے وصال فرمایا تو آنحضرت ﷺ نے کسی کو جناب علی المرتضیٰ (علیہ السلام) کی طرف بھیجا اور وہ مصروف نظر آئے اور میں خیال کرتی ہوں کہ حضور ﷺ نے ان کو

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۴

۱ محمد قدامہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۱۱۶

۲ جریر (بن عبدالحمید): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۱۹

۳ المغیرہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۱۱۶

۴ ام موسیٰ: اس کا نام فاختہ ہے۔ اور حبیبہ بھی کہا گیا یہ سریہ علی رضی اللہ عنہ ہے۔ مقبول ہے اور طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۴۷۷) العجلی نے کہا ''کوفیۃ تابعیۃ، ثقۃ'' دارقطنی نے کہا ''حدثیھم مستقیم یخرج حدیثھا اعتبارا'' ذہبی نے کہا ''تفرد عنھا مغیرۃ بن مقسم'' (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، صفحہ ۱۶۵)

۵ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱۲۸

کسی کام کیلئے بھیجا تھا۔تو تین بار آنجناب ﷺ نے دریافت فرمایا کہ علی آیا ہے؟ پس سورج نکلنے سے پہلے علی (المرتضٰی رضی اللہ عنہ) آئے۔جب وہ آئے تو ہم سمجھ گئے کہ حضور ﷺ کا ان سے کوئی کام ہے لہٰذا ہم سب گھر سے باہر چلے گئے اور ہم اس دن حضور ﷺ کی خدمت میں اُم المومنین عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر میں تھیں۔تو میں آخری تھی جو اس وقت اس گھر سے باہر آنے والی تھی۔پھر میں سب سے نزدیک دروازہ کے قریب بیٹھی۔پس علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) آنحضور ﷺ پر جھکے۔پس حضور ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں سے آخری گفتگو کرنے والے آپ رضی اللہ عنہ ہی تھے۔تو آپ نے ان سے خفیہ بات چیت کی اور سرگوشی کی۔

تشریح ارشاد ہے "پس حضور ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں سے آخری گفتگو کرنے والے آپ رضی اللہ عنہ ہی تھے" یعنی ابوالطفیل فرماتے ہیں کہ "شوریٰ کے دن میں دروازہ پر تھا پس لوگوں میں شور برپا ہوا۔میں نے جناب سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔حالانکہ واللہ! امر خلافت میں میں ان سے اولیٰ اور احق تھا۔پس میں نے سنا اور تسلیم کیا کہ مبادا لوگ کافر نہ ہو جائیں۔کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو سب کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہو۔جس وقت کہ اس نے حضرت ﷺ کو قبر میں رکھا ہو سوائے میرے۔

"اخرجه العقیلی"

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

ذِكۡرُ قَوۡلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ تُقَاتِلُ عَلٰى تَاوِيۡلِ الۡقُرۡاٰنِ كَمَا قَاتَلۡتُ عَلٰى تَنۡزِيۡلِهٖ

''اس باب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق اس ارشاد گرامی کا ذکر ہے کہ تو قرآن کی تاویل پر جہاد کرے گا جس طرح کہ میں قرآن کے اترنے پر لڑا''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱۵۵/۱ اَنۡبَاَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ شُعَيۡبٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا اِسۡحٰقُ ۲ بۡنُ اِبۡرَاهِيۡمَ وَ مُحَمَّدُ ۳ بۡنُ قُدَامَةَ وَاللَّفۡظُ لَهٗ عَنۡ جَرِيۡرٍ ۴ عَنِ الۡاَعۡمَشِ ۵ عَنۡ اِسۡمَاعِيۡلَ ۶ بۡنِ رِجَآءٍ عَنۡ اَبِيۡهِ ۷ عَنۡ اَبِيۡ سَعِيۡدِ ۸ الۡخُدۡرِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوۡسًا نَنۡتَظِرُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَيۡنَا قَدِ انۡقَطَعَ شِسۡعُ نَعۡلِهٖ فَرَمٰى بِهَا اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ اِنَّ مِنۡكُمۡ مَنۡ يُّقَاتِلُ عَلٰى تَاوِيۡلِ الۡقُرۡاٰنِ كَمَا قَاتَلۡتُ عَلٰى تَنۡزِيۡلِهٖ فَقَالَ اَبُوۡبَكۡرٍ اَنَا فَقَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ اَنَا فَقَالَ لَا وَلٰكِنۡ خَاصِفُ النَّعۡلِ

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر تشریف لے آئے، تحقیق (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتا (مبارکہ) کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا۔ پس وہ جوتا (جناب) علی (المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) کی طرف پھینک دیا۔ پس ارشاد فرمایا بے شک تم میں وہ شخص ہے جو قرآن کی تاویل پر لڑے گا جس طرح میں قرآن کے اترنے پر لڑا۔ (اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۵، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

تو (جناب) ابوبکر (صدیقؓ) نے عرض کیا کہ کیا وہ میں ہوں؟ تو فرمایا کہ نہیں۔ پھر (جناب) عمر (فاروقؓ) نے عرض کیا کہ وہ میں ہوں۔ تو فرمایا نہیں، اور لیکن وہ جوتا ٹانکنے والا ہے۔

حل لغت شِسْعًا: جوتا کا تسمہ ٹوٹ جانا۔ رَمٰی: پھینک دیا، رَمْیٌ پھینکنا، مصدر ہے۔ تَاْوِیْلٌ: جب بلا دلیل تاویل کی جائے تو تحریف ہے اور کبھی تاویل ایک بات کی حقیقت ظاہر کرنے کو بھی کہتے ہیں اور کبھی تاویل تفسیر کو بھی کہتے ہیں۔ خَصْفٌ: سینا، ٹانکنا، جمانا۔

تشریح ارشاد ہے ''وہ جوتا (جناب) علی (المرتضٰی) کی طرف پھینک دیا'' یعنی تاکہ آپؓ اس کو ٹانک دیں اور بنا کر درست کر دیں۔ آنحضور ﷺ کے جوتا (مبارکہ) کی مرمت آپؓ ہی فرمایا کرتے تھے۔ اسی لئے آپ علیہ السلام کا لقب ہی ''خاصف النعل'' تھا یعنی نبی کریم ﷺ کا جوتا ٹانکنے والا۔ ارشاد ہے ''جو قرآن کی تاویل پر لڑے گا'' یعنی تاویل کے کئی معنی ہیں۔ یہاں اور مشہور یہ ہے کہ تاویل کہتے ہیں ظاہری معنی کو چھوڑ کر کسی دلیل کی وجہ سے دوسرے معنی اختیار کرنے کو، اگر وہ دلیل نہ ہوتی تو ظاہری معنی کو ضرور لیا جاتا۔ اور بلا دلیل جو تاویل کی جائے وہ تاویل نہیں ''تحریف'' ہے اور یہاں پر حدیث شریف میں جو لفظ ''تاویل'' آیا ہے اور اس سے مراد تحریف ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے لڑے جو تحریف کرتے تھے۔ جناب سیدنا امیر المومنین علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے ''ما من اية الا و علمتني تاويلها'' قرآن کریم کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر آنحضرت ﷺ نے مجھ کو نہ سکھلائی ہو۔

اسناده حسن (البلوشی صفحہ نمبر ۱۶۶)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۵

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: اسحاق بن ابراہیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۹:۱

۳: محمد بن قدامہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۱۶:۲

۴: جریر (بن عبدالحمید): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۹:۲

۵: اعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۲:۴

۶: اسماعیل بن رجاء: اسماعیل بن رجاء ربیعہ الزبیدی کی کنیت ابو اسحاق الکوفی ہے۔ ثقہ ہے، تكلم فيه الازدي بلاحجة (الازدی نے بلا حجۃ اس میں گفتگو کی ہے) طبقہ الخامسہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۳)

۷: ابیہ: یہ رجاء بن ربیعہ الزبیدی ہے اس کی کنیت ابو اسماعیل الکوفی ہے۔ صدوق ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۰۲)

۸: ابی سعید الخدریؓ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹:۵

اس حدیث مبارک سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ آنے والے واقعات جو کہ علمِ غیب سے تعلق رکھتے ہیں حضور ﷺ کے سامنے اس طرح عیاں تھے جیسے ہتھیلی پر رائی کا دانہ اور بقول ابن کثیر

''وَهٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَمٌ مِنْ اَعْلَامِ النُّبُوَّةِ، وَ فِيْهِ مَنْقَبَةٌ عَظِيْمَةٌ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ اَرْضَاهُ حَيْثُ اَخْبَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ بِقِتَالِ عَلِيٍّ لِلْخَوَارِجِ قَبْلَ وُقُوْعِهٖ''

یعنی یہ حدیث مبارکہ حضور ﷺ کی عظیم المرتبت نبوت کی عظیم نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور اس حدیث میں جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی عظیم قدر و منزلت اور تعریف پائی جاتی ہے جیسا کہ خوارج کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام کے جہاد کرنے کی خبر دی گئی جبکہ ابھی یہ واقعہ وقوع پذیر نہیں ہوا تھا۔ (البلوشی صفحہ نمبر ۱۶۷)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ نَصْرَةِ عَلِيٍّ

''اس باب میں جناب سیدنا امیر المومنین حضرت علی المرتضٰی علیہ السلام کی مدد کیلئے رغبت دلانے کا بیان ہے''

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱/۱۵۶ اَنْبَأَنَا يُوْسُفُ ۱ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَأَنَا الْفَضْلُ ۲ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ۳ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ۴ عَنْ سَعِيْدِ ۵ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الرَّحْبَةِ اَنْشُدُ بِاللهِ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ اَللهُ وَلِيِّيْ وَ اَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهٗ فَهٰذَا وَلِيُّهٗ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ قَالَ سَعِيْدٌ فَقَامَ اِلٰى جَنْبِيْ سِتَّةٌ وَ قَالَ حَارِثَةُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَامَ مِنْ عِنْدِيْ سِتَّةٌ وَ قَالَ زَيْدُ بْنُ مُنَيْعٍ قَامَ عِنْدِيْ سِتَّةٌ وَ قَالَ عَمْرُو ذِيْ مُرِّيْ اُحِبُّ مَنْ اَحَبَّهٗ وَ اُبْغِضُ مَنْ اَبْغَضَهٗ

ترجمہ سعید بن وہب سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب علی المرتضٰی علیہ السلام نے ایک کھلی جگہ پر ارشاد فرمایا۔ میں اللہ تعالٰی کی قسم دیتا ہوں اس شخص کو جس نے غدیر خم کے دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، اللہ تعالٰی میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی ہوں تو یہ بھی اس کا ولی ہے، اے میرے اللہ! تو اس کو دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اور اس سے دشمنی رکھ، جو اسے دشمن سمجھے اور اس کی مدد فرما، جو اس کی مدد کرے اور اس کو رسوا کر، جو اسے رسوا کرے۔ سعید نے فرمایا کہ میرے پہلو ہی سے چھ افراد کھڑے ہوئے۔ اور حارثہ بن مضرب نے فرمایا کہ میرے قریب سے بھی چھ افراد اٹھے اور زید بن یثیع نے کہا کہ میرے قریب سے چھ آدمی اٹھے اور عمرو ذی مری نے کہا کہ ''میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں جو اس سے محبت کرے اور اس شخص کو دشمن سمجھتا ہوں جو اس کو دشمن سمجھے''

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۱/۱۵۶، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

حل لغت رَحْبَةَ: کوفہ کے ایک محلّہ کا نام ہے، کشادہ میدان۔ نَشْدٌ یانِشْدَۃٌ یانِشْدَانٌ: ڈھونڈھنا، پہنچوانا، پہچاننا، قسم دینا، یا اللہ کا نام یاد دِلا کر کوئی بات پوچھنا وغیرہ۔

تشریح ارشاد ہے "میرے پہلو ہی سے چھ آدمی کھڑے ہوئے" یعنی میرے قریب ہی سے چھ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس حدیث کی شہادت دی کہ یہ اسی طرح ہے جس طرح آپ فرمارہے ہیں۔ ارشاد ہے "میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں جو اس سے محبت کرے اور اس شخص کو دشمن سمجھتا ہوں جو اس کو دشمن سمجھے" یعنی اس موقع پر عمرو ذی مری نے حضرت رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی بیان فرمایا جو آپ نے جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے حق میں ارشاد فرمایا تھا۔

اسماءالرجال حدیث نمبر ۱۵۶

۱۔ یوسف بن عیسیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۱۰۲: ۲

۲۔ الفضل بن موسیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۳۰: ۲

۳۔ اعمش: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۳۲: ۴

۴۔ ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۲۲: ۴

۵۔ سعید بن وہب: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۸۶: ۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ذِكۡرُ قَوۡلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَمَّارٍ تَقۡتُلُكَ الۡفِئَةُ الۡبَاغِيَةُ

''اس باب میں حضرت نبی کریم ﷺ کے جناب عمار کیلئے اس ارشاد کا ذکر ہے کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا''

(اس باب میں نو احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۱۵۷ اَنۡبَاَنَا عَبۡدُ اللّٰهِ ۱ بۡنُ مُحَمَّدِ بۡنِ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ الزُّهۡرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنۡدُرٌ ۲ عَنۡ شُعۡبَةَ ۳ قَالَ سَمِعۡتُ خَالِدَ ۴ الۡحَذَّاءَ يُحَدِّثُ عَنۡ سَعِيۡدِ ۵ بۡنِ اَبِي الۡحَسَنِ عَنۡ اُمِّهٖ ۶ عَنۡ اُمِّ سَلَمَةَ ۷ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقۡتُلُكَ الۡفِئَةُ الۡبَاغِيَةُ وَخَالَفَهٗ اَبُوۡ دَاؤُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوۡبُ وَ خَالِدٌ عَنِ الۡحَسَنِ عَنۡ اُمِّهٖ عَنۡ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهَا اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقۡتُلُكَ الۡفِئَةُ الۡبَاغِيَةُ

ترجمہ اُمّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (جناب) عمار ؓ کو کہ (اے عمار ؓ) تجھے باغی گروہ شہید کرے گا۔ اور (غندر کی) ابوداؤد نے مخالفت کی۔ اور کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب اور خالد نے وہ حسن سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی ماں سے اور وہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں یہ کہ ''رسول کریم ﷺ نے عمار ؓ کو فرمایا تجھے ایک باغی گروہ شہید کرے گا''

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۷

۱: عبداللہ بن محمد: عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن المسور بن مخرمہ الزہری البصری صدوق ہے۔ طبقہ العاشرہ کے صغار سے ہے۔ ۲۵۶ ہجری میں وفات پائی (التقریب، صفحہ ۱۸۸) نسائی نے کہا ثقہ ہے، دارقطنی نے کہا ''من الثقاۃ قلیل الخطاء'' (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب ؓ، صفحہ ۱۶۸) ۲: غندر (محمد بن جعفر): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲ (حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

تشریح ارشاد ہے ''(اے عمارؓ) تجھے باغی گروہ شہید کرے گا'' یعنی مسلمانوں میں سے ہی ایک گروہ ایسا پیدا ہوگا جو اپنے امیر المومنین سے بغاوت کرے گا اس سے لڑے گا اور تو اس وقت امیر المومنین کے ساتھ ہو کر اس باغی گروہ پر جہاد میں شامل ہوگا۔ اور پھر ان باغیوں کے ہاتھوں سے شہید ہوگا، چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ قال ابو عبد الرحمن و قد رواہ ابن عون عن الحسن. صحیح علی شرط مسلم (البلوشی صفحہ نمبر ۱۶۸)

حدیث نمبر ۲/۱۵۸ اَنبَأَنَا حُمَيْدُ ۱ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ ۲ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ۳ عَنِ الْحَسَنِ ۴ عَنْ اُمِّهٖ ۵ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ۶ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يُعْطِيْهِمُ اللَّبِنَ وَقَدِ اغْبَرَّ شَعْرَةُ صَدْرِهٖ قَالَتْ فَوَ اللّٰهِ مَانَسِيْتُ وَهُوَ يَقُوْلُ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ — فَاغْفِرَ الْاَنْصَارَ وَ الْمُهَاجِرَةَ

قَالَتْ وَجَآءَ عَمَّارٌ فَقَالَ ابْنُ سُمَيَّةَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

بقیہ حواشی: ۳: شعبۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۳

۴: خالد الحذاء: یہ خالد بن مہران البصری ہے، اس کی کنیت ابو المنازل اور لقب الحذاء ہے، ثقہ یرسل اور طبقہ الخامسہ سے ہے ۱۴۲ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۹۰)

۵: سعید ابن ابی الحسن: سعید بن ابی الحسن البصری ہے، ثقہ ہے، یہ حسن بصری کا بھائی ہے اور طبقہ الثالثہ سے ہے، ۱۰۰ ھ میں وفات پائی (التقریب صفحہ ۱۲۰)

۶: امہ: یہ سعید اور حسن بصری کی والدہ ماجدہ ہے۔ اس کا نام خیرہ ہے اور یہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ ہے مقبول ہے اور طبقہ الثانیہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۴۶۸) ابن حبان نے اس کا ذکر ثقات میں کیا ہے وقد احتج بها مسلم و هذا يعني توثيقا لها منه (البلوشی، صفحہ ۱۶۸)

۷: ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱۲۸

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۸

۱: حمید بن مسعدۃ: حمید بن مسعدۃ بن المبارک السامی الباہلی البصری صدوق ہے طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۴ ہجری میں وفات پائی (التقریب، صفحہ ۸۵) نسائی نے کہا ثقہ ہے ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؓ، صفحہ ۱۷۰)

۲: یزید بن زریع: یزید بن زریع البصری کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ ثقہ، ثبت اور طبقہ الثامنہ سے ہے ۱۸۲ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۲)

۳: ابن عون: عبداللہ بن عون بن ارطبان کی کنیت ابو عون البصری ہے۔ ثقہ، ثبت اور فاضل ہے۔ من اقران ایوب فی العلم و العمل والسن طبقہ السادسہ سے ہے ۱۵۰ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۸۴)

۴: الحسن: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۱۴۳

۵: امہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱۵۷ ۶: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱۲۸

ترجمہ | ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جنگ خندق کا دن ہوا اور پیغمبر اسلام ﷺ ان کو اینٹیں دیتے تھے اور حضرت رسول کریم ﷺ کے سینۂ اقدس کے بال گرد آلود ہو گئے تھے۔ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم کہ مجھے نہیں بھولا اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے۔ اے میرے اللہ! بہتری تو آخرت کی ہی بہتری ہے لہٰذا انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔ فرماتی ہیں اور عمار رضی اللہ عنہ آئے تو ارشاد فرمایا سمیہ کے بیٹے (عمار رضی اللہ عنہ) کو باغی گروہ شہید کرے گا۔

تشریح | ارشاد ہے "پیغمبر اسلام ﷺ ان کو اینٹیں دیتے تھے" یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور ﷺ اینٹیں دیتے تھے۔

اسناده صحيح، على شرط مسلم ، رجاله ثقاة (البلوشی صفحہ ۱۷۰)

حدیث نمبر ۳/۱۵۹ | اَنبَأَنَا اَحمَدُ ۱ بنُ شُعَيبٍ قَالَ اَخبَرَنَا مُحَمَّدُ ۲ بنُ عَبدِ الاَعلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ۳ قَالَ حَدَّثَنَا ابنُ عَونٍ ۴ عَنِ الحَسَنِ ۵ قَالَ قَالَت اُمُّ الحَسَنِ ۶ قَالَت اُمُّ المُؤمِنِينَ اُمُّ سَلَمَةَ ۷ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنهَا مَا نَسِيتُ يَومَ الخَندَقِ وَهُوَ يُعطِيهِمُ اللَّبِنَ وَقَدِ اغبَرَّ شَعرُهٗ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنَّ الخَيرَ خَيرُ الاٰخِرَةِ فَاغفِرِ الاَنصَارَ وَالمُهَاجِرَةَ وَجَآءَ (عَمَّارٌ فَقَالَ) تَقتُلُکَ الفِئَةُ البَاغِيَةُ

ترجمہ | اُم المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ میں خندق کا دن نہیں بھولتی جس وقت کہ آنحضرت ﷺ ان کو اینٹیں دیتے تھے اور آپ ﷺ کے بال مبارک گرد آلود ہو گئے تھے اور فرماتے تھے۔ اے میرے اللہ! بہتری تو آخرت کی ہی بہتری ہے سو (اے میرے اللہ) انصار اور مہاجرین کو بخش دے اور (عمار رضی اللہ عنہ) آئے (تو ارشاد فرمایا) (اے عمار رضی اللہ عنہ) تجھے باغی گروہ شہید کرے گا۔

صحيح، رجاله رجال مسلم (البلوشی صفحہ ۱۷۰)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۹

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱ ۲: محمد بن عبد الاعلیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۳:۱

۳: خالد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۴:۳ ۴: ابن عون (عبداللہ بن عون): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۸:۳

۵: الحسن: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۳:۴

۶: ام الحسن: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۷:۶ ۷: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۸:۶

حدیث نمبر ۴/۱۶۰ | اَنبَأَنَا اَحمَدُ ۱ بنُ شُعَیبٍ قَالَ اَخبَرَنَا اَحمَدُ ۲ بنُ عَبدِ اللّٰہِ بنِ عَبدِالحَکِیمِ وَ مُحَمَّدُ ۳ بنُ الوَلِیدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۴ بنِ جَعفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعبَۃُ ۵ عَن خَالِدٍ ۶ عَن عِکرِمَۃَ ۷ عَن اَبِی سَعِیدٍ ۸ الخُدرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقتُلُکَ الفِئَۃُ البَاغِیَۃُ

ترجمہ | ابی سعید خدری سے روایت ہے یہ کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے (جناب) عمار ؓ کو فرمایا کہ تجھے باغی گروہ شہید کرے گا۔

صحیح، رجاله اسناده ثقاة من رجال الشیخین (**البلوشی صفحہ ۱۷۰**)

حدیث نمبر ۵/۱۶۱ | اَنبَأَنَا اِسحَاقُ ۱ بنُ اِبرَاھِیمَ قَالَ اَنبَأَنَا النَّضرُ ۲ بنُ شُمَیلٍ عَن شُعبَۃَ ۳ عَن اَبِی سَلَمَۃَ ۴ عَن اَبِی نَضرَۃَ ۵ عَن اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ ۶ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ حَدَّثَنِی مَن ھُوَ خَیرٌ مِّنِی اَبُو قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ یَا ابنَ سُمَیَّۃَ وَ مَسَحَ الغُبَارَ عَن رَاْسِہٖ لَعَلَّکَ تَقتُلُکَ الفِئَۃُ البَاغِیَۃُ

ترجمہ | ابی سعید خدری ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے روایت کی ہے جو مجھ سے اچھا ہے یعنی ابوقتادہ (سے روایت ہے) یہ کہ آنحضرت رسول اللہ ﷺ نے عمار کو فرمایا، اے سمیہ کے بیٹے! اور اس کے سر سے مٹی جھاڑتے تھے، یقیناً تجھے باغی گروہ شہید کرے گا۔

صحیح رجاله ثقات، رجال الشیخین (**البلوشی صفحہ ۱۷۱**)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۰

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: احمد بن عبداللہ: احمد بن عبداللہ بن الحکم بن ابی فروہ الہاشمی کو ابن الکردی بھی کہتے ہیں۔ ابوالحسین المصری کنیت ہے، ثقہ ہے۔ طبقہ العاشرہ سے ہے۔ ۲۴۷ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۳)

۳: محمد بن ولید: محمد بن ولید بن عبدالمجید القرشی البُسری المصری کا لقب حمدان اور کنیت ابا عبداللہ ہے ثقہ ہے۔ طبقہ العاشرہ سے ہے۔ ۲۵۰ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۲۲)

۴: محمد بن جعفر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲

۵: شعبہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۳

۶: خالد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۷:۴

۷: عکرمہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۴:۶

۸: ابی سعید ؓ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹:۵

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۱، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

حدیث نمبر ۱۶۲/۶ اَنۡبَانَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ سُلَیۡمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیۡدُ ۲ قَالَ اَنۡبَانَا الۡعَوَّامُ ۳ عَنِ الۡاَسۡوَدِ ۴ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ عَنۡ حَنۡظَلَةَ ۵ بۡنِ خُوَیۡلِدٍ قَالَ کُنۡتُ عِنۡدَ مُعَاوِیَةَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ یَخۡتَصِمَانِ فِیۡ رَاۡسِ عَمَّارٍ یَقُوۡلُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا اَنَا قَتَلۡتُهٗ فَقَالَ عَبۡدُاللّٰهِ بۡنُ عَمۡرٍو وَلۡیُطِبۡ اَحَدُ کُمَا نَفۡسًا لِصَاحِبِهٖ فَاِنِّیۡ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ تَقۡتُلُکَ الۡفِئَةُ الۡبَاغِیَةُ

ترجمہ حنظلہ بن خویلد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں معاویہ کے پاس تھا کہ دو آدمی جناب عمار رضی اللہ عنہ کے سر کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ہر ایک یہ کہتا تھا کہ میں نے اس کو قتل کیا ہے تو عبداللہ بن عمرو نے فرمایا، البتہ تم میں سے ہر ایک اپنے اس صاحب کو قتل کر کے از روئے نفس کے خوش ہوتا ہے۔ پس یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ ارشاد فرماتے تھے۔ کہ (اے عمار رضی اللہ عنہ) تجھے باغی گروہ شہید کرے گا۔

بقیہ حواشی: اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۱

۱: اسحاق بن ابراہیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۹:۱

۲: النضر بن شمیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۲

۳: شعبۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۳

۴: ابی مسلمۃ: اس کا نام سعید بن یزید بن سلمۃ الازدی ثم الطاحی اور ابو مسلمۃ البصری کنیت ہے۔ القصیر ہے ثقہ ہے طبقہ الرابعۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۲۷) روی عن انس و ابی نضرۃ، ابی قلابۃ، الحسن بصری وغیرهم وعنہ شعبۃ و ابراهیم بن طهمان اور یزید بن زریع وغیرهم۔ (تہذیب التہذیب، جلد ۴ صفحہ ۱۰۰)

۵: ابی نضرۃ: اس کا نام منذر بن مالک بن قطعۃ البصری ہے اور ابو نضرۃ کنیت ہے اور اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۰۸ء ۱۰۹ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۴۷)

۶: ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹:۵

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۲

۱: احمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱

۲: یزید: یزید بن ہارون بن زاذان السلمی کی کنیت ابو خالد ہے۔ الواسطی، ثقہ متقن، عابد اور طبقہ التاسعہ سے ہے ۲۰۶ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۸۵)

۳: العوام: عوام بن حوشب بن یزید الشیبانی کی کنیت ابو عیسیٰ الواسطی ہے۔ ثقہ، ثبت، فاضل اور طبقہ السادسۃ سے ہے ۱۴۸ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۷)

۴: اسود بن مسعود: اسود بن مسعود العنبری المصری ثقہ ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۶)

۵: حنظلہ بن خویلد: حنظلہ بن خویلد کو حنظلہ بن سوید العنبری بھی کہا جاتا ہے، ثقہ ہے، طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۸۶)

تشریح ارشاد ہے ''البتہ تم میں سے ہر ایک اپنے اس صاحب کو قتل کر کے از روئے نفس کے خوش ہوتا ہے'' یعنی تم جناب عمار رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے اپنی ذات پر خوشی کا اظہار کر رہے ہو۔

قال ابو عبدالرحمن خالفه شعبة عن العوام عن رجل عن حنظلة بن سويد

اسناده صحيح ، رجاله ثقات (**البلوشي ١٧٢**)

حدیث نمبر ۷/۱۶۳ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ١ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ٢ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ٣ عَنْ عَوَامٍ ٤ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ رَّجُلٍ مِنْ بَنِیْ شَيْبَانَ عَنْ حِنْظَلَةَ ٥ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ جِيْئَ بِرَاْسِ عَمَّارٍ فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

ترجمہ حنظلہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ عمار رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا۔ تو عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ اے عمار تجھے باغی گروہ شہید کرے گا!

حدیث نمبر ۸/۱۶۴ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ ١ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ٢ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ٣ عَنِ الْاَعْمَشِ ٤ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ٥ عَنْ عَبْدِ اللهِ ٦ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَقْتُلُ عَمَّارَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۳

١: محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱

٢: محمد بن جعفر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۳

٣: شعبہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱

٤: عوام بن حوشب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۶۲

٥: حنظلہ بن سوید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۶۲

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۴

١: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

٢: محمد بن قدامہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۱۱۶

٣: جریر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۱۹

٤: اعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۳۲

٥: عبدالرحمن: عبدالرحمن بن زیاد کو ابن ابی زیاد بھی کہتے ہیں مولیٰ بن ہاشم ہے، مقبول ہے اور طبقہ الرابعہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۰۲)

٦: عبداللہ بن عمرو: یہ عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید ہے۔ ابو محمد اس کی کنیت ہے اور اسے ابو عبدالرحمن بھی کہتے ہیں احد السابقين المكثرين. من الصحابة واحد العبادلة الفقهاء مات في ذى الحجة ليالي الحرة على الاصح بالطائف على الراجح. (التقریب، صفحہ ۱۸۳)

ترجمہ | عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

قال ابو عبد الرحمن خالفه ابو معاوية فرواه عن الاعمش قال اخبرنا عبد الله بن محمد قال ابو معاوية قال حدثنا الاعمش عن عبدالرحمن بن ابی زياد

حدیث نمبر ۹/۱۶۵ | اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ١ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو ٢ بْنُ مَنْصُوْرٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ٣ عَنْ سُفْيَانَ ٤ عَنِ الْاَعْمَشِ ٥ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ٦ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ٧ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اِنِّيْ لَاُسَآئِرُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَ مُعٰوِيَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَمَّارٌ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ قَالَ عَمْرٌو يَا مُعَاوِيَةَ اسْمَعْ مَا يَقُوْلُ هٰذَا فَجَذَبَهٗ فَقَالَ نَحْنُ قَتَلْنَاهُ اِنَّمَا قَتَلَهٗ مَنْ جَآءَ بِهٖ لَا يَزَالُ دَاحِضًا فِيْ قَوْلِكَ

ترجمہ | عبداللہ بن حارث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو، عمرو بن العاص اور معاویہ کے ساتھ سیر کر رہا تھا۔ تو عبداللہ بن عمرو نے کہا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ کو باغی گروہ شہید کرے گا۔ تو عمرو نے کہا اے معاویہ سن یہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے اپنی طرف کھینچا پس کہا ہم نے اسے قتل کیا ہے؟ سوائے اس کے نہیں کہ جو شخص اس کو لایا ہے۔ اس نے اس کو قتل کیا ہے۔ وہ ہمیشہ تیرے قول میں پھسلے گا۔

حل لغت | دَحَضَ: کھونا، پھسل جانا، ڈھل جانا، غلط اور باطل ہونا جیسے اِنْدِھَاضٌ.

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۵

١: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

٢: عمرو بن منصور: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۴۰

٣: ابونعیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۴۶

٤: سفیان (الثوری): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۴۸

٥: الاعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۳۲

٦: عبدالرحمان بن ابی زیاد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۶۴

٧: عبداللہ بن الحارث: عبداللہ بن حارث بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب الہاشمی کی کنیت ابو محمد ہے المدنی ہے۔ بصرہ کا امیر تھا لہ رؤية ولابيه وجده صحبة قال ابن عبد الله احمعوا على توثيقه ۷۹ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۷۰)

تشریح ارشاد ہے ''تو اسے اپنی طرف کھینچا'' یعنی معاویہ نے اس کو اپنی طرف متوجہ کر کے کہا۔ ارشاد ہے ''ہم نے اس کو قتل کیا ہے؟'' یعنی ہم نے تو اسے قتل نہیں کیا۔ ارشاد ہے ''جو شخص اس کو لایا ہے اس نے اس کو قتل کیا ہے'' یعنی جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام جناب عمار رضی اللہ عنہ کو ساتھ لائے ہیں۔ لہٰذا یہ ان کے قتل کے ذمہ دار ہیں، میں نہیں ہوں۔ شارح صحیح البخاری مولوی محمد ابوالحسن مصنف فیض الباری ''مناقب مرتضوی'' صفحہ ۹۱ پر لکھتے ہیں

> ''عمار رضی اللہ عنہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے لڑائی ہوئی یعنی جنگ صفین میں تب عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ معاویہ کے لشکر کے ہاتھ سے، سو معاویہ کہتے تھے کہ ہم نے عمار رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا بلکہ اس کو علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا کہ وہ ان کو اپنے ساتھ لائے اور ان کے قتل کا سبب ہوئے۔ اور درحقیقت معاویہ کا کہنا خطاء اجتہادی ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام بحق علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا۔ گو اس کے لشکر میں بعض اصحاب بھی تھے''۔

اسنادہ حسن

(احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب صفحہ ۱۷۴)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ مِنَ النَّاسِ سَتُبْلٰى قَتْلَهُمْ اَوْلَى الطَّآئِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

''اس باب میں حضرت نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا بیان ہے کہ عنقریب میری امت میں ایک ایسا فرقہ پیدا ہونے والا ہے کہ وہ بہت تیزی سے تعداد میں بڑھنے لگے گا اور اس وقت میری امت میں دو گروہ ہوں گے۔ اس فرقہ کے قتل کی آزمائش اس گروہ پر ہوگی جو کہ حق پر ہوگا''

(اس باب میں چھ احادیث شریف ہیں)

حل لغت تَمْرُقُ مَارِقَةٌ: ایک باہر نکل جانے والا گروہ باہر نکلتا ہے، گھس کر پار نکل جانا، ایک طرف سے دوسری طرف تجاوز کرنا۔

حدیث نمبر ۱/۱۶۶ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْاَعْلٰى ۲ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ ۳ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ ۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ۵ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ مِنَ النَّاسِ سَتُبْلٰى قَتْلَهُمْ اَوْلَى الطَّآئِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۶

۱: محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱

۲: عبدالاعلی: عبدالاعلی البصری کی کنیت ابو محمد ہے۔ ثقہ ہے اور طبقہ الثامنہ سے ہے۔ ۱۹۸ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۹۵)

۳: داؤد: داؤد بن ابی ہند القشیری کی کنیت ابو بکر یا ابو محمد ہے البصری ہے۔ ثقہ متقن اور طبقہ الخامسہ سے ہے۔ ۱۴۰ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۹۷)

۴: ابی نضرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۶۱

۵: ابی سعید الخدری ؓ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۲۹

ترجمہ | ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، لوگوں میں سے ایک گروہ نکلے گا۔ اس وقت دو گروہ ہوں گے۔ اس فرقہ کے قتل کی آزمائش عنقریب اس گروہ پر ہوگی جو کہ حق پر ہوگا۔

تشریح | ارشاد ہے "لوگوں میں سے ایک گروہ نکلے گا" یعنی عنقریب میری امت میں سے ایک فرقہ نکلے گا اور یہ فرقہ خارجی تھا۔ ارشاد ہے "اس فرقہ کے قتل کی آزمائش عنقریب اس گروہ پر ہوگی جو کہ حق پر ہوگا" یعنی وہ گروہ جو کہ حق پر ہوگا اس خارجی فرقہ کے قتل پر آزمایا جائے گا، گویا اس کو قتل کرے گا اور وہ گروہ جو کہ حق پر تھا حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ علیہ السلام کا گروہ تھا جنہوں نے اس خارجی فرقہ کو قتل کیا۔

اسناده صحيح، على شرط مسلم (البلوشی صفحہ ۱۷۸)

حدیث نمبر ۲/۱۶۷ | اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ۲ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ۳ عَنْ قَتَادَةَ ۴ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ ۵ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ ۶ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهَا مَا رِقَةٌ بَلٰى قَتْلَهُمْ اَوْلٰى هُمْ بِالْحَقِّ

ترجمہ | ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری امت میں دو فرقے پیدا ہوں گے ان کے درمیان سے ایک فرقہ ابھرے گا۔ تو ان کے قتل کی آزمائش اس گروہ پر ہوگی جو کہ حق پر ہوگا۔

تشریح | ارشاد ہے "میری امت میں دو فرقے پیدا ہوں گے ان کے درمیان سے ایک فرقہ اُبھرے گا" چنانچہ جنگ صفین دو گروہوں کے درمیان ہوئی۔ ایک امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی جماعت تھی جبکہ دوسرا گروہ امیر شام امیر معاویہ کا تھا اور اس موقع پر ایک تیسرا فرقہ پیدا ہوا، جو خارجی کہلایا۔

اسناده صحيح رجاله ثقات من رجال الشيخين الا ابا نضرة فهو من رجال مسلم وحده (البلوشی صفحہ ۱۷۸)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۷

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

۲: قتیبہ بن سعید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۰ ۳: ابوعوانہ (الوضاح): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲۳

۴: قتادۃ: قتادہ بن دعامۃ بن قتادۃ السدوسی کی کنیت ابوالخطاب البصری ہے۔ ثقہ اور ثبت ہے کہا گیا ہے کہ اکمہ کا بیٹا ہے۔ طبقہ رابعہ کے اکابرین سے ہے ۱۱۷ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۸۱)

۵: ابی نضرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۶۱ ۶: ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۲۹

حدیث نمبر ۳/۱۶۸ اَنۡبَاَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ شُعَیۡبٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا عَمۡرُو ۲ بۡنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحۡیٰی ۳ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ نَضۡرَۃَ ۴ عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدِ ۵ الۡخُدۡرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَفۡتَرِقُ اُمَّتِیۡ فِرۡقَتَیۡنِ تَمۡرُقُ بَیۡنَھُمَا مَارِقَۃٌ تَقۡتُلُھُمۡ اَوۡلَی الطَّآئِفَتَیۡنِ بِالۡحَقِّ

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت دو فرقوں میں بٹ جائے گی، ان دونوں میں سے ایک گروہ نکلے گا، انکو وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے نزدیک تر ہوگا۔

تشریح ارشاد ہے "جو حق کے نزدیک تر ہوگا" یعنی اس سے مزید اس بات کی تائید ہو رہی ہے کہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہی خوارج کے مقابلہ میں بھی حق پر تھے۔ اور آپ علیہ السلام کی مساعی جمیلہ سے یہ عظیم فتنہ خوارج کا دب گیا۔

اسناده صحيح ، رجاله رجال الشيخين الا ان البخاری لم يرو عن ابی نضرة (البلوشی صفحہ ۱۷۸)

حدیث نمبر ۴/۱۶۹ اَنۡبَاَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ شُعَیۡبٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا مُحَمَّدُ ۲ بۡنُ سُلَیۡمَانَ بۡنِ عَبۡدِاللّٰہِ بۡنِ عَمۡرو الغیلانی قَالَ حَدَّثَنَا بَھۡزٌ ۳ عَنِ الۡقَاسِمِ ۴ وَ ھُوَ ابۡنُ الۡفَضۡلِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ نَضۡرَۃَ ۵ عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدٍ ۶ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَمۡرُقُ مَارِقَۃٌ عِنۡدَ فُرۡقٍ مِّنَ النَّاسِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ تَقۡتُلُھَا اَوۡلَی الطَّآئِفَتَیۡنِ بِالۡحَقِّ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۸

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

۲: عمرو بن علی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۳۲ — ۳: یحییٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۶۱

۴: ابی نضرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۶۱ — ۵: ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۲۹

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۶۹

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

۲: سلیمان بن عبیداللہ: سلیمان بن عبیداللہ بن عمرو بن جابر الغیلانی المازنی ہے ابوایوب البصری اس کی کنیت ہے۔ صدوق ہے۔ طبقہ الحادیۃ عشرۃ سے ہے۔ ۲۴۶ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۳۵)

۳: بھز: بھز بن اسد العمی کی کنیت ابوالاسود البصری ہے۔ ثقہ، ثبت اور طبقہ التاسعۃ سے ہے ۲۰۰ ہجری کے بعد وفات پائی۔ (التقریب صفحہ ۴۸)

۴: قاسم بن فضل: قاسم بن فضل بن معدان الحدائی کی کنیت ابوالمغیرۃ البصری ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ السابعۃ سے ہے۔ رمی بالا رجاء۔ ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۷۹)

۵: ابونضرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۶۱ — ۶: ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۲۹

ترجمہ | ابی سعید ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا، مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہونے کے وقت ایک فرقہ نکلے گا۔ اس کو قتل کرے گا دوسرا فرقہ جو حق کے نزدیک ہوگا۔

تشریح | ارشاد ہے ''اس کو قتل کرے گا دوسرا فرقہ جو حق کے نزدیک ہوگا'' یعنی وہ فرقہ جو حق کا داعی ہوگا وہ اس دوسرے فرقہ کو (جو خوارج کے نام سے مشہور تھا) قتل کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اسناده صحيح، على شرط مسلم (البلوشی صفحہ ۱۷۹)

حدیث نمبر ۵/۱۷۰ | اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا المعتمر ۳ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ ۴ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ ۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ۶ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِهٖ يَخْرُجُوْنَ فِيْ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ هُمْ مِنْ شَرِّ الْخَلْقِ اَوْ مِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ تَقْتُلُهُمْ اَوْلَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِلَى الْحَقِّ قَالَ وَقَالَ كَلِمَةً اُخْرٰى قُلْتُ لِرَجُلٍ مَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ مَا هِيَ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَ اَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْهُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ

ترجمہ | ابی سعید خدری ؓ سے روایت ہے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں یہ کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی اُمت میں سے کچھ لوگوں کا ذکر فرمایا جو لوگوں سے اختلاف کرتے ہوئے نکلیں گے۔ ان کی علامت سر کا مونڈھنا ہے، دین سے اس طرح پار ہو کر نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے جانور میں گھس کر دوسری طرف سے نکل جاتا ہے۔ وہ مخلوق میں بدترین ہیں یا مخلوق میں سے بہت برے ہیں۔ دونوں گروہوں میں سے جو حق پر ہوگا وہ ان کو قتل کرے گا۔ راوی نے کہا کہ ابوسعید ؓ نے ایک بات اور کہی، تو میں نے ایک شخص کو کہا جو میرے اور اس کے درمیان تھا۔ کیا کہا تو ابوسعید ؓ نے کہا کہ اے اہلِ عراق تم ان کو قتل کرو گے!۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷۰

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۸۹

۲: محمد بن عبد الاعلیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۴۳

۳: المعتمر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲۱

۴: ابی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴:۲۱

۵: ابونضرۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۶۱

۶: ابی سعید الخدری ؓ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱۲۹

حل لغت سِيمَا: نشانی، علامت، پہچان۔ اَلتَّحْلِيقُ: سرمنڈانا ہے، حلقٌ: مصدر ہے جس کے معنی حلق پر مار لگانا، بھرنا، اندازہ کرنا، کاٹنا، مونڈھنا یہاں پر یہ معنی مراد ہیں۔ اَلسَّهْـمُ: تیر، نصیب، حصہ، یہاں پر تیر مراد ہے۔ اَلرَّمِيَّةِ: وہ جانور جس کو تیر مار کر شکار کریں۔

تشریح ارشاد ہے ''لوگوں سے اختلاف کرتے ہوئے نکلیں گے'' یعنی صحابہ کے ساتھ اختلاف کر کے ایک اپنی الگ جمعیت قائم کرلیں گے۔ ارشاد ہے ''ان کی علامت سر مونڈھنا ہے'' یعنی اس گروہ کی نشانی یہ ہوگی کہ سروں کو استرے سے مونڈھتے ہوں گے۔ مشہور اہل حدیث عالم اور صاحبِ لغات حدیث مولوی وحید الزمان صاحب لغات الحدیث کتاب ''ح'' جلد اول، صفحہ ۱۲۳ پر تحریر کرتے ہیں

''انہوں نے (خارجیوں نے) سرمنڈانا اپنا شعار کرلیا تھا تاکہ لوگ ان کو بڑا زاہد اور پرہیزگار اور تارک الدنیا سمجھیں اور اس کیلئے عبادت بھی بہت کرتے تھے''۔

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں

''خارجیوں کی نشانی سرمنڈانا ہے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں صحابہ کا طریق یہ تھا کہ حج یا عمرے یا اور کسی ضرورت سے سرمنڈاتے۔ اور ان خارجی مردودوں نے ہمیشہ ہر وقت سر گھٹانا لازم کرلیا تھا'' (لغات الحدیث کتاب ''ح'' صفحہ ۱۲۲)۔

ارشاد ہے ''وہ مخلوق میں بہت بدترین ہیں یا مخلوق میں سے بہت برے ہیں'' یعنی او بمعنی یا ہے۔ راوی کا شک ہے کہ یہ فرمایا، یا وہ۔ گویا خوارج اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بوجہ بدعقیدگی بدترین لوگ ہیں۔ ارشاد ہے ''تو میں نے ایک شخص کو کہا جو میرے اور اس کے درمیان تھا۔ کیا کہا'' یعنی راوی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے جناب ابونضرہ فرماتے ہیں کہ ابوسعید نے ایک بات کہی جو میری سمجھ میں نہ آسکی تو میں نے ایک اور شخص جو کہ میرے اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا۔ اس سے پوچھا کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کیا کہا ہے۔

اسنادہ صحیح، علی شرط مسلم

(احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب، صفحہ ۱۷۹)

حدیث نمبر ۱۷۱/۶ اَنبَأَنَا عَبْدُ الْاَعْلَی ۱ بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَاضِرُ ۲ بْنُ الْمُوَرِّعِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ ۳ عَنْ حَبِیْبٍ ۴ اَنَّهٗ سَمِعَ الضَّحَّاکَ ۵ الْمِشْرَقِیَّ یُحَدِّثُهُمْ وَ مَعَهٗ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَ مَامُوْنُ بْنُ اَبِیْ شَبِیْبٍ وَّ اَبُوْ الْبَخْتَرِیِّ وَ اَبُوْ صَالِحٍ وَ ذِرُّ الْهَمَدَانِیُّ وَ الْحَسَنُ الْعُرَنِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ ۶ الْخُدْرِیَّ یَرْوِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْمٍ یَخْرُجُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَذَکَرَ مِنْ صَلٰوتِهِمْ وَ زَکٰوتِهِمْ وَ صَوْمِهِمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَایُجَاوِزُ الْقُرْاٰنُ مِنْ تَرَاقِیْهِمْ یَخْرُجُوْنَ فِیْ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ یُقَاتِلُهُمْ اَقْرَبُ النَّاسِ اِلَی الْحَقِّ

ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس قوم کے متعلق جو اس امت سے نکل جائے گی، پس ذکر کیا ان کی نماز، زکوٰۃ اور روزے کا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے جانور میں گھس کر دوسری طرف سے نکل جاتا ہے۔ قرآن مجید ان کے گلے کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اترے گا۔ لوگوں میں اختلاف کے وقت نکلیں گے۔ لوگوں میں جو حق کے قریب تر ہوگا وہ انہیں قتل کرے گا۔

حل لغت تَرَاقِیْ: جمع ہے اس کا واحد تَرْقُوَۃٌ ہے جس کے معنی ہنسلی کے ہیں۔ فُرْقَةٍ: پھوٹ پڑنا، اختلاف ہونا۔

تشریح ارشاد ہے "جو اس اُمت سے نکل جائیں گے" یعنی اُمتِ مسلمہ کے سوادِ اعظم سے کٹ جائیں گے اور

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷۱

۱: عبدالاعلیٰ بن واصل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۴۶: ۱

۲: المحاضر بن المورع: محاضر بن المورع الکوفی صدوق ہے۔ لہ اوھام طبقہ التاسعہ سے ہے ۲۰۶ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب ص ۳۲۹)

۳: الاجلح: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷: ۳

۴: حبیب: حبیب بن ابی ثابت بن قیس کو ہند بن دینار الاسدی بھی کہتے ہیں۔ ابویحییٰ اس کی کنیت ہے۔ ثقہ ہے فقیہ اور جلیل ہے و کان کثیر الارسال والتدلیس۔ طبقہ الثالثہ سے ہے ۱۱۹ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۶۳)

۵: الضحاک المشرقی: الضحاک المشرقی بن شراحیل کو شرجیل مشراقی الہمدانی بھی کہتے ہیں، صدوق ہے اور طبقہ رابعہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۵۴) ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ واحتج بہ الشیخین (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ص ۱۸۰)

۶: ابا سعید الخدری رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹: ۵

علیحدہ ہو جائیں گے۔ ارشاد ہے ''قرآن مجید ان کے گلے کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اترے گا'' یعنی وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر ان کے دل پر اثر نہ ہوگا، وہ اسے عملاً قبول نہ کریں گے۔ ارشاد ہے ''لوگوں میں جو حق پر ہوگا وہ انہیں قتل کرے گا'' یعنی حضرت امیر المومنین جناب علی المرتضٰی علیہ السلام حق پر تھے جنہوں نے ان خوارج کے خلاف جہاد کیا۔ اور سیدِ دو عالم ﷺ کے ارشادات اور غیبی خبروں کے مطابق ان کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ جناب مولوی محمد ابوالحسن صاحب مصنف فیض الباری شرح اردو صحیح بخاری اس حدیث کی شرح میں صفحہ ۹۳ مناقب مرتضوی اردو ترجمہ خصائص نسائی میں تحریر کرتے ہیں۔

''اس حدیث میں حضرت ﷺ نے آئندہ کی خبر دی ہے کہ خارجی لوگ پیدا ہوں گے۔ چنانچہ حضور ﷺ کے اس قول مبارک کے مطابق آنحضرت ﷺ کے بعد وہ قوم خارجی پیدا ہوئی۔ جنہوں نے حضرت علی المرتضٰی علیہ السلام پر خروج کیا اور ان کی امامت نہ مانی اور حضرت علی علیہ السلام نے ان کو قتل کیا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی اس لڑائی میں موجود تھا جو حضرت ﷺ نے نشانی فرمائی، ان میں موجود تھی''۔

اسنادہ صحیح (البلوشی، صفحہ ۱۸۰)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهٖ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مِنْ قِتَالِ الْمَارِقِيْنَ

''اس باب میں جناب سیدنا اسد اللہ الغالب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اس خاص خصوصیت کا بیان ہے کہ آنجناب رضی اللہ عنہ خوارج کے ساتھ جہاد کریں گے''

(اس باب میں پندرہ احادیث شریف ہیں)

حل لغت | اَلْمَارِقِيْنَ: دین سے نکل جانے والے، خوارج۔

تشریح | بخاری شریف میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مال تقسیم کررہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصاف کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ہلاک ہوجائے اگر میں انصاف نہ کروں گا تو اور کون انصاف کرے گا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھ کو اجازت دیجئے میں اس کی گردن ماروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوڑ دو، اس کے ساتھ والے ایسے ہوں گے۔ کہ تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے اور تم ان کے روزہ کے آگے اپنے روزے کو حقیر سمجھو گے مگر وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے بدن سے نکل جاتا ہے، ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص کا ایک ہاتھ ایسا ہوگا جیسے عورت کا پستان ہوتا ہے جب آدمیوں میں تفریق ہوجائے گی اس وقت وہ خروج کریں گے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کیا اور میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور انہیں خوارج میں وہ شخص بھی ملا جس کی علامت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسی کے حق میں آیت ''وَمِنْهُمْ مَنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ'' نازل ہوئی تھی یعنی جس شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (معاذ اللہ منہا) اعتراض کیا تھا اسی کے حق میں یہ

آیت نازل ہوئی تھی۔ اور اسی کے ساتھ یہ خوارج کا گروہ تھا۔ جن کو حضرت علی ؑ نے قتل کیا تھا۔ (تفسیر اکسیر اعظم، جلد نمبر ۹، صفحہ ۹۱ مطبوعہ مطبع احتشامیہ مراد آباد)۔

حدیث نمبر ۱۷۲/۱ اَنبَأنَا یُونُسُ ۱ بنُ عَبدِ الاَعلٰی وَ الحَارِثُ ۲ بنُ مِسکِینٍ قِرَاۃََ عَلَیہِ وَ اَنَا اَسمَعُ وَ اللَّفظُ لَہٗ عَنِ ابنِ وَھبٍ ۳ قَالَ اَخبَرَنِی یُونُس ۴ عَنِ ابنِ شِھَابٍ ۵ قَالَ اَخبَرَنِی اَبُو سَلَمَۃَ ۶ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ عَن اَبِی سَعِیدٍ ۷ الخُدرِیِّ بَینَا نَحنُ عِندَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقسِمُ قَسَمًا اَتَاہُ ذُو الخُوَیصِرَۃَ وَھُوَ رَجُلٌ مِن بَنِی تَمِیم فَقَالَ یَا رَسُولَ اللہِ اَعدِل فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَمَن یَعدِلُ اِذَا لَم اَعدِل قَد خِبتَ وَ خَسِرتَ اِن لَم اَکُن اَعدِلُ فَقَالَ عُمَرُ یَارَسُولَ اللہِ ائذَن لِی فِیہِ اَضرِبُ عُنُقَہٗ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَعہُ فَاِنَّ لَہٗ اَصحَابًا یُحَقِّرُ اَحَدُکُم صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلٰوتِھِم وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِم یَقرَؤُنَ القُراٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُم یَمرُقُونَ مِنَ الاِسلَامِ (کَمَا یَمرُقُ) السَّھمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنظَرُ اِلَی النَّصلَۃِ فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیئٌ ثُمَّ یُنظَرُ اِلٰی رِصَافِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیئٌ ثُمَّ یُنظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیئٌ وَھُوَ القِدحُ ثُمَّ یُنظَرُ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیئٌ سَبَقَ الفَرثَ وَالدَّمَ اٰیَتُھُم رَجُلٌ اَسوَدُ اِحدٰی

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷۲

۱: یونس بن عبدالاعلیٰ: یونس بن عبدالاعلیٰ بن میسرہ الصدفی کی کنیت ابوموسیٰ المصری ہے، ثقہ ہے، طبقہ العاشرہ کے کبار سے ہے ۲۶۴ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۹۰)

۲: حارث بن مسکین: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۵: ۲

۳: ابن وہب: عبداللہ بن وہب بن مسلم القرشی کی کنیت ابومحمد المصری ہے۔ فقیہہ، ثقہ، حافظ، عابد اور طبقہ التاسعۃ سے ہے۔ ۱۹۷ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۹۳)

۴: یونس: یونس بن یزید بن ابی النجاد الایلی کی کنیت ابو یزید ہے۔ ثقہ ہے۔ الا ان فی روایتہ عن الزھری وھما قلیلا و فی غیر الزھری خطاء طبقہ السابعۃ کے کبار سے ہے ۱۵۹ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۹۱)

۵: ابن شہاب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۶: ۴

۶: ابوسلمۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۷: ۴

۷: ابی سعید الخدری ؓ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹: ۵

عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ وَ مِثْلُ الْبُضْعَةِ تَدُوْرُ وَ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاشْهَدُوْا اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذَالِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ ابی سعید خدری ؓ سے روایت ہے۔ہم حضور رسول مقبول ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔اور حضور ﷺ کچھ مال تقسیم فرمارہے تھے۔حضور ﷺ کے پاس بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ آیا۔تو اس نے کہا کہ یارسول اللہ! ﷺ انصاف کیجئے۔تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا۔تحقیق تو نا امید ہوا اور نقصان میں پڑا۔تو (سیدنا) عمر (فاروق ؓ) نے عرض کیا یارسول کریم ﷺ اگر مجھے اجازت ہو تو اس کی گردن تن سے جدا کردوں۔جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا، چھوڑ دے اس کو پس تحقیق اس کے پیروکار ہوں گے۔تم میں سے ہر ایک اپنی نماز کو ان کے مقابلہ میں ہیچ سمجھے گا اور اپنا روزہ بھی ان کے مقابلہ میں حقیر جانے گا، قرآن خوان ہوں گے حالانکہ قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اترے گا۔وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے جانور میں گھس کر دوسری طرف سے نکل جاتا ہے۔ جب اس تیر کی دھار کو دیکھا جائے تو اس پر لہو کا کوئی اثر موجود نہ ہو، پھر اس تیر کے پٹھ کو دیکھے تو اس پر خون کا کوئی اثر نہ پائے، پھر تیر کے پیکان کو دیکھے تو اس پر بھی خون کا کوئی اثر نہ پائے اور وہ سیدھا تیر ہے۔وہ تیر جو پیٹ میں داخل ہو کر معدہ کی گندگی اور خون سے گذر کر نکل جاتا ہے، تو اس پر کسی قسم کی آلائش نہ پائی جائے۔ان میں ایک سیاہ آدمی پیدا ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا جیسے گوشت کا لوتھڑا، جو جنبش کیا کرے گا۔لوگوں کے ایک بہترین گروہ پر خروج کریں گے۔جناب ابوسعید خدری ؓ نے فرمایا کہ سب لوگو! گواہ رہو کہ میں نے خود یہ حدیث حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی ابن ابی طالب ؑ نے انہیں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔تو جناب امیر المومنین ؑ نے اس شخص کے تلاش کرنے کا حکم فرمایا، پس پالی گئی اور وہ لاش لائی گئی یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھا اسی وصف کے ساتھ جو وصف حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

حل لغت قَسْمٌ: بانٹنا، حصے حصے کرنا، جدا جدا کرنا، اندازہ کرنا۔ نَصْلٌ: دھار، تیر کی یا تلوار کی یا برچھی کی

(یعنی اَنی یا چھری بغیر قبضہ کے)۔ رَصَفَ السَّھۡمُ: وہ پٹھہ جو تیر کے پیکان پر لپیٹا جاتا ہے۔ نَضِیّ: تیر کا پیکان بعضوں نے کہا کہ نضی وہ تیر جو ابھی تراشا نہ گیا ہو۔ بعضوں نے کہا نَضِیّ تیر کا وہ حصہ جو تیر اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے۔ اَلۡقَدۡحُ: بقول صاحب لغات الحدیث کتاب ''ق'' صفحہ ۳۲، جلد ۵ ''نہایہ میں ہے، تیر کو کاٹتے ہی قِطۡعٌ کہتے ہیں۔ پھر جب تراش کر چھیل کر صاف کریں تب قِطۡعٌ کہتے ہیں۔ پھر تراش کر چھیل کر صاف کریں تب بَرِیٌّ کہتے ہیں۔ پھر سیدھا کریں تو قدح کہتے ہیں۔ نَعۡتَ: تعریف کرنا، بیان کرنا، وصف بیان کرنا۔

تشریح ارشاد ہے ''حضور ﷺ کے پاس بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ آیا'' یعنی ذوالخویصرہ کا نام خرقوص بن زہیر ہے۔ ارشاد ہے ''اس نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ انصاف کیجئے'' یعنی رسول اللہ ﷺ جو غنائم کا مال بانٹ رہے تھے تو اس ذوالخویصرہ نے کہا کہ یہ تقسیم انصاف سے کریں۔ یہ واقعہ سورۂ توبہ دسواں پارہ کے ثلث میں ہے۔ ارشاد ہے ''اور اپنا روزہ بھی ان کے مقابلہ میں حقیر جانے گا'' یعنی خوب لمبی لمبی نمازیں پڑھنے والے اور خوب احتیاط سے روزہ رکھنے والے اور عبادت گذار ہوں گے۔ ارشاد ہے ''قرآن خوان ہوں گے'' یعنی خوب اچھی طرح تلاوت کرنے والے ہوں گے اور ہر وقت ان کی زبان پر قرآن ہی قرآن ہوگا۔ ارشاد ہے ''وہ تیر جو پیٹ میں داخل ہو کر معدہ کی گندگی اور خون سے گذر کر نکل جاتا ہے۔ تو اس پر کسی قسم کی آلائش نہ پائی جائے'' یعنی ان مثالوں سے یہ مراد ہے کہ جس طرح یہ تیر انتہائی جلدی میں نکل جاتا ہے۔ اسی طرح یہ خوارج بھی دین اسلام سے نکل گئے۔ صاحب لغات الحدیث مولوی وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں

> ''یہی مثال خارجیوں کی آپ نے بیان فرمائی اور وہ بھی دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے کہ ان میں ذرا بھی دینداری کا اثر نہ ہوگا۔ حالانکہ یہ خوارج بڑے نمازی اور قرآن خواں ہر وقت قرآن کی تلاوت کرنے والے تہجد گذار اور شب بیدار تھے مگر فرمایا کہ ان میں دین کا ذرا اثر نہ ہوگا۔ کیونکہ دینداری کا دارومدار اللہ اور رسول ﷺ کی محبت پر ہے اور یہ لوگ اس سے خالی تھے۔ جو آنحضرت ﷺ کے محبوب اور چہیتے تھے یعنی حضرت علی المرتضیٰ (؈) اور دوسرے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو کافر اور فاسق جانتے تھے۔ قرآن کی تفسیر حدیث شریف سے نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی رائے سے معنی پہناتے تھے۔ پس درحقیقت دشمن خدا اور رسول ﷺ تھے''۔ (کتاب ''ر'' جلد ۲ صفحہ ۸۳)

ارشاد ہے ''لوگوں کے ایک بہترین گروہ پر خروج کریں گے'' یعنی جناب سیدنا امیر المومنین علی المرتضیٰ ؈ اور

آپ کے پیروکاروں پر جو کہ بہترین لوگ تھے ان خوارج نے خروج کیا۔ ارشاد ہے ''اور میں ان کے ساتھ تھا'' یعنی میں بھی حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ساتھ اس لشکر میں شامل تھا جس نے ان خوارج کے خلاف جہاد کیا تھا۔ ارشاد ہے ''جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص کے تلاش کرنے کا حکم فرمایا'' یعنی جب لڑائی ختم ہوگئی تو سیدنا حضرت علی علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ اس نشانی والے آدمی کی لاش کو تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ ارشاد ہے ''پس پالی گئی اور وہ لاش لائی گئی'' یعنی اس شخص کی لاش دریافت کر کے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کر دی گئی۔ ارشاد ہے ''میں نے اسے دیکھا اسی وصف کے ساتھ جو وصف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خارجی کے جو جو وصف بتائے تھے اور جو جو علامتیں بتائی تھیں وہ سب اس میں موجود تھیں۔

صحیح رجال، اسنادہ ثقات (البلوشی، صفحہ ۱۸۳)

حدیث نمبر ۱۷۳/۲ اَنبَأنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ الْمُصَفَّا بْنُ الْبُهْلُوْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ۲ بْنُ مُسْلِمٍ وَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ۳ بْنُ الْوَلِيْدِ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ۴ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۵ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ۶ وَ الضَّحَّاكِ ۷ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ۸ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷۳

۱: محمد بن المصفی: محمد المصفی بن بهلول الحمصی القرشی صدوق ہے له اوهام و کان یدلس طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۶ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۱۹)

۲: ولید بن مسلم: ولید بن مسلم القرشی کی کنیت ابو العباس الدمشقی ہے۔ ثقہ ہے لکنه کثیر التدلیس و التسویة۔ طبقہ الثامنہ سے ہے۔ ۱۹۵ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۷۱)

۳: بقیہ بن ولید: بقیہ بن ولید بن صائد بن کعب الکلائی کی کنیت ابو محمد ہے۔ صدوق ہے کثیر التدلیس اور ضعیف ہے۔ طبقہ الثامنہ سے ہے ۱۹۷ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، ص ۴۶) ابن معین نے کہا جب یہ ثقات سے روایت کرے تو قبول کرو اور جب مجہولین سے روایت کرے تو قبول نہ کرو۔ نسائی سے روایت ہے کہ جب یہ کہے ''حدثنا و اخبرنا'' تو یہ ثقہ ہے اور جب کہے ''عن'' تو ایسی روایت نہ لو۔ (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام، صفحہ ۱۸۴)

۴: الاوزاعی: یہ عبد الرحمٰن بن عمرو بن ابی عمرو الاوزاعی ہے اس کی کنیت ابو عمرو ہے الفقیہ، ثقہ جلیل اور طبقہ السابعہ سے ہے ۱۵۷ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۰۷)

۵: الزہری: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۶:۴

۶: ابو سلمۃ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۷:۴

۷: الضحاک: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷۱:۵

۸: ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۲۹:۵

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ یَقْسِمُ قَسَمًا اَتَاہُ ذُو الْخُوَیْصَرَۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَعْدِلْ قَالَ وَیْحَکَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِئْذَنْ لِیْ حَتّٰی اَضْرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ لَہٗ اَصْحَابٌ یَحْتَقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلٰوتِھِمْ وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ (کَمَا یَمْرُقُ) السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ حَتّٰی اَنَّ اَحَدَکُمْ یَنْظُرُ اِلٰی نَصْلِہٖ فَلَا یَجِدُ فِیْہِ شَیْئًا ثُمَّ یَنْظُرُ اِلٰی رصافہ فَلَا یَجِدُ فِیْہِ شَیْئًا ثُمَّ یَنْظُرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ فَلَا یَجِدُ فِیْہِ شَیْئًا ثُمَّ یَنْظُرُ اِلٰی قَذَذِہٖ فَلَا یَجِدُ فِیْہِ شَیْئًا سَبَقَ الْفَرَثَ وَالدَّمَ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی خَیْرِ فِرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ اٰیَتُھُمْ رَجُلٌ مَخْدَجٌ اَدْعَجُ اِحْدٰی یَدَیْہِ مِثْلَ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اَوْ کَالْبُضْعَۃِ تَدُوْرُ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَشْھَدُ سَمِعْتُ ھٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ اَشْھَدُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِیْنَ قَاتَلَھُمْ فَاَرْسَلَ اِلَی الْقَتْلٰی فَاُتِیَ بِہٖ عَلَی النَّعْتِ الَّذِیْنَ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ ابوسعید ؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے حضور میں موجود تھے آپ ﷺ مالِ غنیمت تقسیم کررہے تھے، کہ ذوالخویصرہ آیا پس اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ انصاف کیجئے۔ ارشاد فرمایا اے کمبخت! اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر اس دنیا میں کون انصاف کرے گا۔ تو (جناب) عمر (فاروق ؓ) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے اجازت ہو تو میں اس کا سر قلم کردوں۔ تو جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو اس کے پیروکار ہوں گے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں حقیر سمجھے گا وہ لوگ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار کے بدن سے تیر گھس کر نکل جاتا ہے یہاں تک کہ تم میں سے کوئی ایک اس تیر کی دھار کو دیکھے تو اس پر لہو کا اثر موجود نہ پائے۔ پھر تیر کے پٹھہ کو دیکھے تو اس پر خون کا کوئی اثر نہ پائے۔ پھر تیر کے پیکان کو دیکھے تو اس پر بھی خون کا اثر نہ پائے۔ پھر وہ تیر جو پیٹ میں داخل ہو کر معدہ کی گندگی اور خون سے گذر کر نکل جاتا ہے تو اس پر کسی قسم کی آلائش نہ پائے۔ وہ لوگوں کے ایک بہترین گروہ پر خروج کریں گے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ناقص سیاہ آنکھ والا ہوگا اس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا، جو ہلتا ہوگا۔ ابوسعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود آنحضرت ﷺ سے یہ باتیں سنی ہیں۔ اور جس وقت علی ابن ابی طالب ؑ نے ان کے ساتھ جہاد کیا تو میں اس

وقت بھی موجود تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میدانِ جنگ میں آدمی بھیجے تو اس کی لاش لائی گئی اس وصف پر جو کہ رسولِ مقبول ﷺ نے فرمایا تھا۔

حل لغت مُخْدَجَ خدج سے ہے جس کے معنی نقصان، مدت پوری ہونے سے پہلے زچگی ہونے کے ہیں۔
ذُو الثُّدَيَّةِ: [illegible]

حدیث نمبر ۴ ۳/۱۷ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا الْبَاطِلُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ أُنَاسًا إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ كَطُبْيِ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةِ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ قَالَ انْظُرُوا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوا فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَا حَاضِرٌ

ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ

ترجمہ عبیداللہ بن ابی رافع جو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ روایت کرتے ہیں کہ جب

اسماء الرجال حدیث نمبر ۳/۱۷

۱۔ حارث بن مسکین: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۱۳۵

۲۔ ابن وہب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲ ۳:۱۷

۳۔ عمرو بن الحارث: عمرو بن الحارث بن یعقوب الانصاری کی کنیت ابو ایوب المصری ہے۔ ثقہ، فقیہ، حافظ اور طبقہ السابعہ سے ہے۔ ۱۵۰ ہجری سے قبل وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۵۸)

۴۔ بکیر بن الاشج: بکیر بن عبداللہ بن الاشج کی کنیت ابوعبداللہ یا ابو یوسف المدنی ہے۔ مصر میں قیام کیا۔ ثقہ ہے۔ طبقہ الخامسہ سے ہے۔ ۱۲۰ ہجری کے بعد وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۱۴۸)

۵۔ بسر بن سعید: بسر بن سعید المدنی عابد، ثقہ اور جلیل ہے۔ طبقہ الثانیہ سے ہے ۱۰۰ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۴۳)

۶۔ عبیداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ: عبیداللہ بن ابی رافع المدنی حضور ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کاتب تھا، ثقہ ہے، طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۲۴)

حروریہ (فرقہ) نے جناب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب ﷺ پر خروج کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ سوائے اللہ کے کسی کا حکم نہیں۔ جناب امیر المومنین ﷺ نے فرمایا۔ فرمایا کہ ارشادِ خداوندی سچ ہے۔ مگر مراد اس سے غلط لی گئی ہے۔ آنحضور ﷺ نے کچھ لوگوں کی صفت بیان فرمائی ہے یقیناً میں ان کو ان صفتوں کے ساتھ خوب اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ زبان سے تو یہ لوگ حق کہتے ہیں مگر یہ حق ان کی زبانوں سے آگے نہیں بڑھتا۔ اور اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف یہ خدا کی مخلوق میں بدترین قسم کے لوگ ہیں۔ ان میں ایک آدمی بالکل سیاہ ہے۔ اس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن کی طرح ہے یا پستان کے سر کی طرح۔ جب حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے ان سے لڑائی کی تو فرمایا کہ اس شخص کو تلاش کرو، تو خوب اس کی تلاش کی گئی مگر نہ ملا۔ ارشاد فرمایا واپس جاؤ، خدا کی قسم میں نے جھوٹ نہیں کہا اور نہ میں جھوٹ کہتا ہوں، دو یا تین بار یہ ارشاد فرمایا۔ پھر اسے اس کے گروہ سے پایا، اس کی لاش کو۔ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے سامنے رکھ دیا گیا، حضرت عبید اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت موجود تھا جب کہ حضرت امیر المومنین ﷺ نے اس کی تلاش کا حکم فرمایا اور خوارج کے حق میں حدیث بیان فرمائی۔

حل لغت اَلْحَلَمَۃَ: سرِ پستان۔

تشریح ارشاد ہے ”جب حروریہ (فرقہ) نے جناب امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب ﷺ پر خروج کیا“ یعنی جنگِ صفین میں حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کے مقابلہ میں امیر معاویہ کے لشکر نے (جو کہ شامیوں پر مشتمل تھا) شکست سے بچنے کیلئے نیزوں پر قرآن بلند کیا۔ تو علی ﷺ کے لشکر سے ایک گروہ نے امیر شام کے لشکر سے لڑنے کا انکار کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد دونوں فریقوں نے ثالثی پر فیصلہ کرنے کا اتفاق کیا۔ تو اس گروہ نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ قرآن کی موجودگی میں انسانوں کی ثالثی بے معنی ہے چنانچہ یہ گروہ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے الگ ہو گیا۔ ان کا سرغنہ اشعث بن راسبی تھا، عراق کے مقام حرورا میں یہ لوگ جمع ہوئے اس وقت اس جمعیت کی تعداد چھ ہزار تھی۔ اسی مقام پر انہوں نے اپنی تنظیم کی، بعد میں یہ حروری، خوارج کہلائے۔ پھر یہ گروہ نہروان کے مقام پر ۹ صفر ۳۸ ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے لڑا اور اس گروہ نے شکست کھائی۔ مگر پھر بھی سازشوں میں مصروف رہا۔ ارشاد ہے ”انہوں نے کہا کہ سوائے اللہ کے کسی کا حکم نہیں“ یعنی اس نعرہ پر ”لا حکم الا اللہ“ اس ثالثی فیصلہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جو حضرت علی ﷺ اور جناب معاویہ کے درمیان ہونا تھا۔ وہ گروہ یہ کہتا تھا کہ کسی انسان کو فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں یہ حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ارشاد ہے ”یہ حق ان کی زبانوں سے آگے نہیں بڑھتا“ یعنی فریب اور دھوکہ دینے کیلئے وہ یہ ”کلمہ حق“ کہتے ہیں مگر ان کی منشا اس سے کچھ اور ہوتی ہے۔ اس کلمہ حق

کوصرف اپنی غلط مطلب برآری کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ جب مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو پھر یہ ''نعرہ حق'' بھول جاتے ہیں۔ ارشاد ہے ''اور اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف'' یعنی اپنے حلقوم کو دکھا کر فرمایا کہ یہ نعرہ اس جگہ سے اوپر ہے۔ اس پر ان کا عمل نہیں ہے اور نہ ہی یہ دل سے اپنے اس نعرہ کو قبول کئے ہوئے ہیں۔ ارشاد ہے ''فرمایا کہ اس شخص کو تلاش کرو'' یعنی لڑائی ختم ہونے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس نشانی والے شخص کی لاش ڈھونڈ کر لاؤ۔ ارشاد ہے ''فرمایا واپس جاؤ'' یعنی کافی تلاش کے بعد جب لاش نہ ملی تو حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ دوبارہ تلاش کرو۔

رجال صحیح، اسناده ثقات من رجال الشیخین الا الحارث و هو ثقة **(البلوشی، صفحہ ۱۸۵)**

حدیث نمبر ۱۷۵/۴ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ مُعٰوِیَةَ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ۳ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ۴ عَنْ خَیْثَمَةَ ۵ عَنْ سُوَیْدِ ۶ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ نَفْسِیْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ وَ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَکْذِبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَخْرُجُ (قَوْمٌ اَحْدَثُ) الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷۵

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: محمد بن معاویہ: محمد بن معاویہ بن مالج کے جد کا نام یزید ہے۔ الانماطی ہے اس کی کنیت ابوجعفر البغدادی ہے۔ صدوق ربما وهم طبقہ العاشرہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۱۹) البزار نے کہا یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ نسائی اور مسلم سے روایت ہے ''لا باس به'' اور مسلمہ سے روایت ہے ''لا باس به'' ذہبی نے کہا ''شیخ صدوق'' (احمد میرین البلوشی، خصائص امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام، صفحہ ۱۸۵)

۳: علی بن ہاشم: علی بن ہاشم بن البرید صدوق ہے، شیعہ ہے، طبقہ الثامنہ کے صغار سے ہے ۱۸۰ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۴۹) اطلق القول بتوثقیہ ابن معین اور ابن المدینی اور العجلی نے بھی یہی کہا ہے۔ احمد نے کہا ''لا باس به'' نسائی نے کہا ''لیس به باس'' دارقطنی نے کہا ''ضعیف'' ہے۔ امام بخاری نے کہا یہ اور اس کا باپ دونوں اپنے مذہب میں بہت غالی تھے۔ (احمد میرین البلوشی، خصائص امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام، صفحہ ۱۸۵)

۴: اعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۲:۴

۵: خیثمہ: خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرة الجعفی الکوفی ثقہ ہے و کان یرسل طبقہ الثالثہ سے ہے۔ ۸۰ ہجری کے بعد فوت ہوا۔ (التقریب صفحہ ۹۵)

۶: سوید بن غفلہ: سوید بن غفلہ کی کنیت ابوامیہ الجعفی ہے مخضرم ہے۔ اکابر تابعین سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین کے دن مدینہ منورہ پہنچا۔ اس سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ایمان لا چکا تھا۔ اس کے بعد کوفہ چلا گیا۔ ۸۰ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۴۱)

الاَحلَامِ یَقُولُونَ مِن قَولِ خَیرِ البَرِیَّۃِ یَقرَؤُونَ القُراٰنَ لَایُجاوِزُ اِیمانُھُم حَناجِرَھُم یَمرُقُونَ مِنَ الدِّینِ کَمَا یَمرُقُ السَّھمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَاِن اَدرَکتَھُم فَاقتُلھُم فَاِنَّ فِی قَتلِھِم اَجرًا لِمَن قَتَلَھُم عِندَ اللہِ یَومَ القِیامَۃِ

ترجمہ سوید بن غفلۃ سے روایت ہے کہ میں نے جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب تم کو میں اپنی طرف سے بات کہوں تو (یادرکھو) کہ لڑائی دھوکہ ہے اور جب میں تمہارے سامنے رسول کریم ﷺ کی حدیث بیان کروں۔ پس میں اس بات کو بہت ہی پسند کرتا ہوں کہ آسمان سے گر جاؤں مگر حضور ﷺ پر کسی قسم کی جھوٹی بات کہوں۔ جناب رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ ایک قوم پیدا ہوگی اخیر زمانے میں کم عمر ہوں گے اور بیوقوف۔ حضور ﷺ کی حدیث مبارک بیان کریں گے۔ قرآن پڑھیں گے ان کا ایمان ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے بدن سے گھس کر نکل جاتا ہے۔ پس اگر تو اس گروہ کو پائے تو ان سے جہاد کر۔ تو یقیناً ان کے جہاد کرنے میں ثواب ہے اس گروہ کیلئے جو اُن سے جہاد کرے اللہ تعالیٰ کے حضور میں قیامت کے دن۔

حل لغت حَناجِرُ: حلق، گلا، اس کا واحد حَنجَرَۃٌ ہے۔

تشریح ارشاد ہے ''ان کا ایمان ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا'' یعنی ان کا ایمان زبانی ایمان ہوگا۔ دل سے اس کی تصدیق نہیں کریں گے۔ ایسا ایمان، قرآن پڑھنا، حدیث بیان کرنا کسی کام کا نہیں۔ ایمان تو وہ ہے کہ زبان سے اقرار کرے دل سے اس کی تصدیق کرے۔ اور پھر اس پر عمل کرے۔ یہ ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ قبول ہے۔ ارشاد ہے ''یقیناً ان کے جہاد کرنے میں ثواب ہے۔ اس گروہ کیلئے جو اُن سے جہاد کرے'' یعنی ان خوارج سے ساتھ جو گروہ جہاد کرے گا وہ حق پر ہوگا۔ اور اس کو روزِ قیامت ثواب ملے گا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام نے ان خوارج کے ساتھ جہاد کیا۔ تو ثابت ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔

اسنادہ صحیح، لمتابعاتہ

(احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب صفحہ ۱۸۵)

حدیث نمبر ۵/۱۷۶ | اَنبَأَنَا اَحمَدُ ۱ بنُ سُلَیمَانَ وَ القَاسِمُ ۲ بنُ زَکَرِیَّا قَالَا حَدَّثَنَا عُبَیدُاللہِ ۳ عَن اِسرَائِیلَ ۴ عَن اَبِی اِسحَاقَ ۵ عَن سُوَیدِ ۶ بنِ غَفَلَةَ عَن عَلِیٍّ ۷ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَخرُجُ قَومٌ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ یَقرَؤُونَ القُرآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُم یَمرُقُونَ مِنَ الاِسلَامِ کَمَا یَمرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ قِتَالُهُم حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسلِمٍ

ترجمہ | (جناب علی المرتضیٰ ؑ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اخیر زمانے میں ایک گروہ پیدا ہوگا جو قرآن تو پڑھے گا مگر ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے گھس کر نکل جاتا ہے۔ ان سے جہاد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

وخالفه یوسف بن اسحاق فادخل بین ابی اسحاق وبین سوید بن غفلة عبد الرحمن بن مروان. صحیح رجال اسناده ثقاة (**البلوشی، صفحہ ۱۸۶**)

حدیث نمبر ۶/۱۷۷ | اَنبَأَنَا زَکَرِیَّا ۱ بنُ یَحیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۲ بنُ العَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبرَاهِیمُ ۳ بنُ یُوسُفَ عَن اَبِیهِ ۴ عَن اَبِی اِسحٰقَ ۵ عَن اَبِی قَیسٍ ۶ الاَودِیِّ عَن سُوَیدِ ۷ بنِ غَفَلَةَ عَن عَلِیٍّ ۸ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَخرُجُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ قَومٌ یَقرَءُونَ القُرآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُم یَخرُجُونَ مِنَ الدِّینِ کَمَا یَخرُجُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ قِتَالُهُم حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسلِمٍ

ترجمہ | (جناب علی المرتضیٰ ؑ) سے روایت ہے اور وہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا

اسماءالرجال حدیث نمبر ۱۷۶

۱: احمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۱:۶

۲: قاسم بن زکریا: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۱:۴۶

۳: عبیداللہ بن موسیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۲:۶

۴: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۳:۲۶

۵: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۴:۲۲

۶: سوید بن غفلہ: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۶:۱۷۵

۷: علی المرتضیٰ ؑ: ملاحظہ کیجئے اسماءالرجال حدیث نمبر ۶:۱

(اسماءالرجال حدیث نمبر ۱۷۷، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

آخر زمانے میں ایک گروہ پیدا ہوگا وہ قرآن تو پڑھے گا مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح شکار سے تیر گھس کر نکل جاتا ہے۔ان سے جہاد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

حدیث نمبر ۱۷۸/۷ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ بَکَّارٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُخَلَّدٌ ۳ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ ۴ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ۵ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ طَارِقِ ۶ بْنِ زِیَادٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِیٍّ اِلَی الْخَوَارِجِ فَقَتَلَھُمْ ثُمَّ قَالَ انْظُرُوْا فَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ

بقیہ حواشی: اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷۷

۱: زکریا بن یحیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۹:۱ ۲: محمد بن العلاء: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۷:۲

۳: ابراہیم بن یوسف: ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق السبیعی صدوق ہے۔یھم ،طبقہ السابعہ سے ہے۔۱۹۸ ہجری میں وفات پائی۔(التقریب،صفحہ ۲۴)

۴: ابیہ: یہ یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق السبیعی ہے۔یہ کبھی کبھی اپنے جد کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ثقہ ہے۔طبقہ السابعہ سے ہے۔۱۵۷ ہجری میں فوت ہوا۔(التقریب،صفحہ ۳۸۸)

۵: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۶: ابی قیس الاودی: اس کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے اور کنیت ابوقیس الاودی الکوفی ہے،صدوق ہے۔ربما خالف طبقہ السادستہ سے ہے۔ ۱۲۰ ہجری میں فوت ہوا۔(التقریب،صفحہ ۱۹۹)

۷: سوید بن غفلہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷۵:۶

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷۸

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: محمد بن بکار الحرانی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۳۸:۱

۳: مخلد: مخلد بن یزید القرشی الحرانی صدوق ہے لہ اوھام طبقہ التاسعہ کے اکابرین سے ہے۔۱۹۳ ہجری میں وفات پائی (التقریب،صفحہ ۳۳۱) ابن معین نے کہا ثقہ ہے،ابی داؤد اور یعقوب بن سفیان نے بھی ثقہ کہا ہے،احمد سے روایت ہے لا باس بہ و کان یھم (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب ﷺ،صفحہ ۱۸۸)

۴: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۶:۳

۵: ابراہیم بن الاعلیٰ: ابراہیم بن عبدالاعلیٰ الجعفی الکوفی ثقہ ہے۔طبقہ السادستہ سے ہے۔(التقریب،صفحہ ۲۱)

۶: طارق بن زیاد: طارق بن زیاد کوفی مجہول ہے اور طبقہ الثالثہ سے ہے۔(التقریب،صفحہ ۱۵۶) یہ حضرت علی المرتضیٰ ؑ سے مخدج کا قصہ روایت کرتا ہے اور ان سے ابراہیم بن عبدالاعلی روایت کرتا ہے۔ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں کہ بقول ابن خراش کے یہ مجہول ہے۔(تہذیب التہذیب،جلد ۵ صفحہ ۳)

قَالَ اِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ حُلُوْقِهِمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَا هُمْ اَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا اَسْوَدَ مُخْدَجَ الْيَدِ فِيْ يَدِهٖ شَعَرَاتٌ سُوْدٌ اِنْ كَانَ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ فَبَكَيْنَا قَالَ اطْلُبُوْا فَطَلَبْنَا فَوَجَدْنَا الْمُخْدَجَ فَخَرَرْنَا سُجُوْدًا وَ عَلِيٌّ مَعَنَا سَاجِدًا غَيْرَ اَنَّهُ يَتَكَلَّمُوْنَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ

ترجمہ | طارق بن زیاد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی (المرتضیٰ ؓ) کی معیت میں خوارج کے خلاف نکلے تو ان کو قتل کیا پھر فرمایا تلاش کرو۔ پس بے شک اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ عنقریب ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو کلمہ حق کہے گی، وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ لوگ حق سے نکل جائیں گے۔ جس طرح شکار سے تیر گھس کر نکل جاتا ہے۔ اس گروہ کی یہ پہچان ہے کہ اس گروہ میں ایک آدمی ہے سیاہ، اس کا ہاتھ ناقص ہے۔ اس کے ہاتھ پر سیاہ بال ہیں۔ اگر وہ ہو تو تحقیق تم نے بدترین لوگوں کا قتل کیا۔ اور اگر وہ نہ ہو تو تحقیق قتل کیا تم نے بہترین لوگوں کا پس ہم روئے۔ فرمایا تلاش کرو تو ہم نے تلاش کیا تو ہم نے ناقص ہاتھ والے کو پالیا۔ سو ہم سجدے میں گر پڑے اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے بھی ہمارے ساتھ سجدہ کیا۔

تشریح | ارشاد ہے "وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا" یعنی اگرچہ وہ نعرہ حق ہوگا مگر وہ خود اس پر عمل و یقین نہ رکھتے ہوں گے، وہ کلمہ حق اپنی مقصد برآری کیلئے صرف زبانی کہیں گے اور لوگوں کو اس پر دھوکہ اور فریب دیں گے۔

حدیث نمبر ۱۷۹/۸ | اَنْبَأَنَا الْحَسَنُ [۱] بْنُ مُدْرِكٍ (الطحان) قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى [۲] بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ [۳] قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابو بلج [۴] يَحْيَى بْنِ سُلَيْمِ بْنِ بلج قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُلَيْمٍ [۵] بْنِ بلج اَنَّهُ كَانَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ النَّهْرِ وَاِنْ قَالَ وَ كُنْتُ قَبْلَ ذَاكَ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۷۹

۱: الحسن بن مدرک: حسن بن مدرک بن بشیر السدوسی کی کنیت ابو علی ہے۔ البصری الطحان ہے لاباس بہ و نسبہ ابو داؤد الی تلقین المشائخ طبقہ الحادیہ عشرۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۷۲)

۲: یحییٰ بن حماد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۳:۲

۳: ابو عوانہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۳:۳ ۴: یحییٰ بن سلیم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۳:۴

۵: ابی: یہ یحییٰ کا والد سلیم بن بلج الفزاری ہے۔ مقبول ہے اور طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۱۳۲)

أُصَارِعُ رَجُلًا عَلٰی یَدِهٖ شَیْئٌ فَقُلْتُ مَا شَانُ یَدِکَ قَالَ اَکَلَهَا بَعِیْرٌ فَلَمَّا کَانَ یَوْمَ النَّهْرَوَانِ وَ قَتَلَ عَلِیٌّ الْحَرُوْرِیَّةَ فَخَرَجَ عَلِیٌّ قَتْلَتِهِمْ حِیْنَ لَمْ یَجِدْ ذِالثَّدْیِ فَطَافَ حَتّٰی وَجَدَهٗ فِیْ سَاقِیَةٍ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ فِیْ مَنْکِبَیْهِ ثَلٰثُ شَعَرَاتٍ مِنْ حُلْمَةِ الثَّدْیِ ثَوَابُ مَنْ قَتَلَهُمْ

ترجمہ ابوسلیم بلجی کہتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے بتایا کہ جنگ نہروان میں، میں بھی (جناب) علی (المرتضیٰ ؑ) کے ساتھ تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس سے پہلے ایک شخص سے پہلوانی کرتا تھا جس کے ہاتھ پر کچھ تھا۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تیرے ہاتھ کو یہ کیا ہوا ہے تو اس نے کہا کہ اسے اونٹ نے چبایا تھا۔ جب نہروان کی لڑائی کا دن ہوا، اور علی المرتضیٰ ؑ نے خوارج کو قتل کیا تو جناب علی المرتضیٰ ؑ خوارج کے مقتولوں کی تلاش میں نکلے۔ تو آپ (ؑ) نے ہاتھ کٹا انسان نہ پایا۔ جناب امیر المومنین ؑ نے اس قتل گاہ کے گرد چکر لگایا یہاں تک کہ اس شخص کی لاش کو نالہ میں گرا ہوا پالیا۔ تو فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر نے سچ فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے اس سچائی کو ہمیں پہنچایا۔ اور کہا اس کے کندھے پر تین بال تھے اور پر سر پستان کے، جوان کو قتل کرے اس کیلئے اجر ہے۔

حل لغت اصارع: میں کشتی کرتا ہوں، پہلوانی کرتا ہوں۔ مصارعة: کشتی کرنا۔ الساقیة: چھوٹی ندی، نالہ۔

تشریح ارشاد ہے "جس کے ہاتھ پر کچھ تھا" یعنی اسکے ہاتھ میں کچھ کمی تھی یا نقص تھا، ٹنڈا تھا۔ ارشاد ہے "تو آپ (ؑ) نے ہاتھ کٹا انسان نہ پایا" یعنی وہ شخص کہ جس کا ہاتھ عورت کے پستان کے سر کی طرح تھا اسکی لاش کو نہ پایا۔

اسنادہ حسن (البلوشی، صفحہ ۱۸۸)

حدیث نمبر ۱۸۰/۹ اَنْبَأَنَا عَلِیُّ ۱ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْفُضَیْلِ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ ۳ بْنُ الْکُلَیْبِ الْجَرَمِیُّ عَنْ اَبِیْهِ ۴ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عَلِیٍّ جَالِسًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَیْهِ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۰

۱: علی بن المنذر: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷:۱

۲: ابن فضیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۷:۲

۳: عاصم بن الکلیب الجرمی: عاصم بن کلیب بن شہاب بن المجنون الجرمی الکوفی صدوق ہے رمی بالا رجاء طبقہ الخامسہ سے ہے ۱۳۷ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۶۰)

۴: ابیہ: یہ عاصم کا باپ کلیب بن شہاب ہے صدوق ہے، طبقہ الثانیہ سے ہے۔ و وهم من ذكره في الصحابة. (التقریب، صفحہ ۲۸۶)

ثِيَابُ السَّفَرِ وَ عَلِيٌّ يُكَلِّمُ النَّاسَ وَ يُكَلِّمُوْنَهٗ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ وَ شَغَلَهٗ مَاهُوَ فِيْهِ فَجَلَسَ اِلٰى رَجُلٍ فَسَاَلَهٗ مَا خَبَرُكَ فَقَالَ كُنْتُ مُعْتَمِرًا فَلَقِيْتُ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا فِيْ اَرْضِكُمْ بِمَا يُسَمُّوْنَ حَرُوْرِيَّةً قُلْتُ خَرَجُوْا فِيْ مَوْضِعٍ يُسَمّٰى حَرُوْرًا فَسُمِّيَ بِذَالِكَ فَقَالَتْ طُوْبٰى لِمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ يَعْنِيْ هَلَكَتَهُمْ لَوْشَآءَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ لَاَخْبَرَكُمْ خَبَرَهُمْ فَجِئْتُ اَسْاَلُهٗ عَنْ خَبَرِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَيْنَ الْمُسْتَاْذِنُ فَقَصَّ عَلَيْهِ كَمَا قَصَّ عَلَيْنَا قَالَ اِنِّيْ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ لَيْسَ عِنْدَهٗ اَحَدٌ غَيْرَ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ اَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ قَوْمٌ كَذَا وَ كَذَا قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ثُمَّ اَشَارَ بِيَدِهٖ وَ قَالَ قَوْمٌ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمَشْرِقِ وَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فِيْهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجٌ كَاَنَّ يَدَهٗ ثَدْيٌ اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّهٗ فِيْهِمْ قَالُوْا نَعَمْ فَاَتَيْتُمُوْنِيْ وَ اَخْبَرْتُمُوْنِيْ اَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِمْ فَحَلَفْتُ لَكُمْ بِاللّٰهِ اَنَّهٗ فِيْهِمْ فَاَتَيْتُمُوْنِيْ بِهٖ تَسْحَبُوْنَهٗ كَمَا نَعَتُّ لَكُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ

ترجمہ | کلیب سے روایت ہے کہ میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔اچانک ایک شخص آیا جس نے سفر کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔اور جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم لوگوں سے باتیں کررہے تھے اور لوگ ان سے۔تو اس شخص نے کہا کہ اے امیر المومنین ! آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں آپ سے گفتگو کروں۔ پس (علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور جس گفتگو میں مصروف تھے مشغول رہے۔تو وہ ایک شخص کے پاس بیٹھا،تو اس شخص نے اس سے پوچھا کہ تو کیسے آیا ہے؟ تو اس مسافر نے کہا کہ میں عمرہ کرنے کیلئے گیا تو میری ملاقات عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے ہوئی۔تو عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری زمین میں جو خوارج قوم پیدا ہوئی ہے تو اس کا نام حروریہ کیوں رکھا ہے۔میں نے عرض کیا کہ وہ اس گاؤں سے نکلے جس کا نام حرورا ہے۔اس لئے ہم ان کو حروریہ کے نام سے پکارا۔تو انہوں نے فرمایا کہ ان کو برباد کرنے کیلئے جو حاضر ہوا اس کیلئے خوشخبری ہے۔اگر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ چاہیں تو ان کی بات تم لوگوں کو بتائیں۔تو میں ان لوگوں

کی خبر پوچھنے کیلئے آیا ہوں۔ جب علی (المرتضیٰ ﷛) فارغ ہو گئے، تو فرمایا اجازت طلب کرنے والا کہاں ہے۔ تو جس طرح ہمارے سامنے واقعہ بیان کیا تھا، اس کے سامنے بیان کر دیا۔ حضرت علی (المرتضیٰ ﷛) نے فرمایا کہ میں رسول مقبول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت سوائے ام المومنین عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے اور کوئی موجود نہ تھا۔ تو مجھے ارشاد فرمایا اے علی اس وقت تیری کیا کیفیت ہو جبکہ ایک ایسی قوم سے تیرا واسطہ پڑے گا۔ میں نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ پھر حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ (مبارک) سے ارشاد فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ مشرق کی طرف سے ایک گروہ پیدا ہو گا۔ جو قرآن پڑھے گا۔ وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ یہ دین (اسلام) سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح شکار سے تیر گھس کر نکل جاتا ہے۔ ان میں ایک آدمی ہے ناقص ہاتھ والا، گویا اس کا ہاتھ (عورت کے) پستان جیسا ہے۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ میں نے اس کی خبر تم کو دی۔ تمام حاضرین نے کہا کہ ہاں، تو جناب علی المرتضیٰ ﷛ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ شخص ان میں موجود ہے۔ سب حاضرین نے کہا کہ ہاں! تو تم لوگ میرے پاس آئے اور تم نے کہا کہ وہ شخص ان میں نہیں ہے، سو تم اس کی لاش کو گھسیٹ کر میرے پاس لائے۔ جیسے میں نے اس کی پہچان تمہارے لئے بیان کی تھی۔ سب حاضرین نے کہا کہ ہاں۔ جناب علی المرتضیٰ ﷛ نے فرمایا کہ اللہ (تعالیٰ جل جلالہ) اور اس کے رسول (مقبول ﷺ) نے سچ فرمایا۔

تشریح ارشاد ہے "سفر کے کپڑے پہنے ہوئے" یعنی مسافر تھا ارشاد ہے "تو کیسے ہے" یعنی تو یہ کیا کہتا ہے، تیرا کیا حال ہے، تو کیا پوچھنا چاہتا ہے۔ ارشاد ہے "اللہ (تعالیٰ جل جلالہ) اور اس کے رسول (مقبول ﷺ) نے سچ فرمایا" یعنی نبی کریم ﷺ نے اس گروہ کی جو جو علامات اور صفتیں بیان کی ہیں وہ سب ہو بہو اسی طرح موجود تھیں اور اس شخص کی جو علامتیں بیان فرمائیں وہ سب اس میں موجود تھیں۔

اسنادہ حسن (البلوشی، خصائص، صفحہ ۱۸۹)

حدیث نمبر ۱۸۱/۱۰ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ١ بْنُ الْعَلَاۤءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِیَةَ ٢ عَنِ الْاَعْمَشِ ٣ عَنْ زَیْدِ ٤ بْنِ وَھْبٍ عَنْ عَلِیٍّ ٥ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا کَانَ بِیَوْمِ النَّھْرَوَانِ لَقِیَ الْخَوَارِجَ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۱

۱: محمد بن العلاء: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۷:۲

۲: ابو معاویہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۴:۲

۳: اعمش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۲:۴

۴: زید بن وہب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۶

۵: علی المرتضیٰ ﷛: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

فَلَمْ يَبْرَحُوا حَتّٰى شَجَرُوا بِالرِّمَاحِ فَقُتِلُوْا اجمِيْعًا قَالَ عَلِيٌّ اِطْلُبُوْا ذَا الثَّدِيَةِ فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا كَذَبْتُ وَ لَا كَذَبْتُ اُطْلُبُوْهُ فَطَلَبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ فِيْ وَهْدَةٍ مِنَ الْاَرْضِ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ الْقَتْلٰى فَاِذَا رَجُلٌ عَلٰى يَدِهٖ مِثْلَ سُبُلَاتِ السِّنَّوْرِ فَكَبَّرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ النَّاسُ وَ اَعْجَبَهُمْ ذَالِكَ

ترجمہ جناب علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے۔ کہ جب جنگِ نہروان کا دن آیا اور ہم خوارج کے مقابلہ میں آئے۔ پس وہ پیچھے نہ ہٹے یہاں تک کہ تیروں سے چھلنی ہوگئے سو وہ سب کے سب قتل ہوگئے۔ جناب علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا کہ پستان والے کو ڈھونڈو، تو لوگوں نے اس کی تلاش کی مگر اس کی لاش کو نہ پایا تو علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا کہ میں نے جھوٹ نہیں کہا۔ اور میں نے جھوٹ نہیں کہا، تم اس کو تلاش کرو، تو اس کی لاش کو ایک گڑھے میں ڈھونڈ نکالا۔ اس کی لاش کے اوپر کئی اور مردے پڑے ہوئے تھے۔ پس اچانک ایک آدمی تھا کہ جس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھوں کی طرح بال تھے تو جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام اور تمام لوگوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کیا اور سب نے اس پر انتہائی تعجب کا اظہار کیا۔

حل لغت يَبْرَحُوْا: جمع مذکر ہے، بَرْحٌ: مصدر ہے، ہٹ جانا، دور ہو جانا، بھاگ جانا۔ وَهْدَةٍ: گڑھا، پست زمین۔ سُبُلَات: مونچھیں۔ السِّنَّوْر: بلی۔

تشریح ارشاد ہے "اور اس پر انتہائی تعجب کا اظہار کیا" یعنی نبی کریم ﷺ نے جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کو سالہا سال پہلے جو اس فرقہ کے امیر کے قتل ہونے کی اطلاع اور خبر دی تھی وہ بعینہٖ صحیح اور درست ثابت ہوئی اور اس غیب جاننے والے پیغمبر اسلام ﷺ کی اس غیب کے معجزہ کا اقرار کرتے ہوئے خداوند بزرگ و برتر کی کبریائی کا اظہار و اقرار نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے کیا کہ اس اللہ تعالیٰ نے ہم پر کتنا عظیم احسان فرمایا کہ ہمیں غیب دان نبی ﷺ عطا فرمایا اور ہمیں نہایت ہی سچا امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام جیسا امیر عطا فرمایا۔

اسناده صحيح، رجاله ثقات (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب، صفحہ ۱۹۰)

حدیث نمبر ۱۸۲/۱۱ اَنْبَأَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ۱ بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ۲ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ مُوْسَى ۳ بْنِ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سَلَمَةَ ۴ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ زَيْدِ ۵ بْنِ وَهْبٍ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۲

۱: عبد الاعلیٰ بن واصل بن عبد الاعلیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۴۶

۲: فضیل بن دکین: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۴۶

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِقَنْطَرَةِ الدَّيْزَجَانِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ ذُكِرَلِيْ خَارِجَةٌ يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ فِيْهِمْ ذُو الثُّدَيَةِ فَقَاتِلْهُمْ فَقَالَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَا تَعْلَمُهُمْ تُكَلِّمُهُمْ فَرَدُّ وْكُمْ كَمَارَدَّكُمْ يَوْمَ حَرُوْرَا فَشَجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالرِّمَاحِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحٰبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِقْطَعُوا الْعَوَالِيَ وَ الْعَوَالِيَ الرِّمَاحَ فَدَارُوْا وَ اسْتَدَارُوْا اَوْ قُتِلَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا اَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَقَالَ عَلِيٌّ اِلْتَمِسُوا الْمُخْدَجَ وَ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ فَقَالُوْا لَا نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَرَكِبَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَغْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الشَّهْبَآءَ فَاَتَى وَهْدَةً مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ الْتَمِسُوْا فِيْ هٰؤُلَاءِ فَاَخْرَجَ فَقَالَ مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذَبْتُ فَقَالَ اعْمَلُوْا وَ لَا تَتَّكِلُوْا لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَتَّكِلُوْا لَاَخْبَرْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَكُمْ عَلٰى لِسَانِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ شَهِدَنَا اُنَاسٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالُوْا كَيْفَ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ كَانَ هُوَ اَهَمَّ بِغْيَةً

ترجمہ زید بن وہب سے روایت ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دیز جان کی پل پر جناب علی علیہ السلام نے ہمارے سامنے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ تحقیق میرے لئے (ایک فرقہ) کا ذکر کیا گیا جو پیدا ہوگا، اور مشرق کی جانب سے نکلے گا اور ان میں ذوالثدیہ ہوگا پس ان کے ساتھ جہاد کرنا۔ تو حروریہ میں سے بعض نے بعض کو کہا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں کو نہیں جانتا کہ تو ان سے گفتگو کرے۔ جس طرح کہ حرورا کے دن انہوں نے تمہیں رد کیا تھا۔ اسی طرح اب بھی تمہیں لاجواب کردیں گے۔ ان کے بعض نے بعض پر تیروں کے ساتھ قصد کیا تو اصحاب علی علیہ السلام سے ایک آدمی نے کہا۔ نیزے قطع کرو پس گرداگرد پھرے اور خوب گھومے اور حضرت علی علیہ السلام کے بارہ یا تیرہ لشکری شہید ہوئے۔ پس علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا ناقص ہاتھ والا آدمی تلاش کرو اور یہ لڑائی سردی کے دنوں میں ہوئی۔ تلاش کرنے والوں نے کہا کہ ہم اس شخص کے ڈھونڈنے میں ناکام ہوگئے ہیں۔ تو جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی الشہبا نامی خچر پر سوار ہوئے۔ پس زمین کے ایک نالے پر آئے تو ارشاد فرمایا کہ اس میں اسے تلاش کرو۔ تو اس نالہ سے اسے نکالا تو جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نہ جھوٹا ہوں اور نہ جھوٹ کہتا ہوں۔ پھر

بقیہ حواشی: ۳: موسیٰ بن قیس الحضرمی: موسیٰ بن قیس الحضرمی کی کنیت ابو محمد الفراء ہے کوفی ہے۔ اس کا لقب عصفور الجنۃ ہے صدوق ہے رمی بالتشیع طبقہ السادسۃ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۳۵۲)

۴: سلمۃ بن کھیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۴ ۵: زید بن وہب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۶۶

ارشاد فرمایا کہ عمل کرو، بھروسہ نہ کرو۔ اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ تم تکیہ کرلو گے تو ضرور میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی زبانی ان تمام الٰہی فیصلوں کی خبر دے دیتا جو تمہارے متعلق ہیں اور البتہ تحقیق کچھ یمن کے رہنے والے ہمارے پاس آئے۔ تو انہوں نے عرض کی، اے امیر المومنین یہ کیا حال ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ بہت ضروری امر تھا از روئے حاجت کے۔

حل لغت نَحَیَ: قصد کیا، مائل ہوئے۔ بِغْیَةً: مقصد، مطلب۔

تشریح ارشاد ہے ''ان میں ذوالثدیہ ہوگا'' یعنی اس گروہ میں ایک شخص ایسا ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔ ارشاد ہے ''اب بھی تمہیں لاجواب کر دیں گے'' یعنی حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے ساتھ تم کسی قسم کی گفتگو نہیں کر سکتے ہو کیونکہ تم ان کے دلائل کا جواب نہیں دے سکتے ہو۔ ارشاد ہے ''ان کے بعض نے بعض پر تیروں کے ساتھ قصد کیا'' یعنی دونوں لشکروں نے ایک دوسرے پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ ارشاد ہے ''پس گردا گرد پھرے اور خوب گھومے'' یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لشکر خوب بے جگری اور ہمت سے لڑا خوارج کے لشکر کے گرد گھوم گھوم کر لڑے۔ ارشاد ہے ''اور حضرت علی علیہ السلام کے صرف بارہ یا تیرہ لشکری شہید ہوئے'' یعنی خوارج کی لاشوں کے پشتے لگ گئے مگر جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کے صرف بارہ یا تیرہ افراد شہید ہوئے اور جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کو فتح نصیب ہوئی۔ ارشاد ہے ''جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی اشہبا نامی خچر پر سوار ہوئے'' یعنی خود بنفس نفیس اس ناقص ہاتھ والے کی تلاش میں نکلے اور تمام میدانِ جنگ میں اس لاش کو ڈھونڈا۔ ارشاد ہے ''ضرور میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی زبانی ان تمام الٰہی فیصلوں کی خبر دے دیتا جو تمہارے متعلق ہیں'' یعنی وہ تمام غیب کی خبریں جو میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے تمہارے بارے میں سنی ہیں تمہیں بتا دوں مگر اندیشہ ہے کہ تم ان باتوں پر بھروسہ کر کے عملِ صالح چھوڑ دو گے۔

اسنادہ حسن (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب، صفحہ ۱۹۱)

حدیث نمبر ۱۲/۱۸۳ اَنبَأَنَا الْعَبَّاسُ ۱ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ۲ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ۳ بْنِ اَبِی سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ ۴ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ۵ بْنُ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۳

۱ عباس بن عبدالعظیم: عباس بن عبدالعظیم بن اسماعیل العنبری کی کنیت ابوالفضل ہے۔ البصری ہے ثقہ، حافظ اور طبقہ الحادیۃ عشرۃ کے اکابرین سے ہے ۲۴۰ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۱۶۵)

۲ عبدالرزاق: عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری کی کنیت ابوبکر ہے، صغانی ہے، ثقہ، حافظ اور مشہور مصنف ہے۔ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے، پس تغیر واقع ہو گیا۔ و کان یتشیع طبقہ التاسعہ سے ہے۔ ۲۱۱ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۱۳) (حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

وَهْبِ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ سَارُوْآ اِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِيْ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرْاَتُكُمْ اِلٰى قِرْاَتِهِمْ بِشَيْئٍ وَلَا صَلٰوتُكُمْ اِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْئٍ وَلَا صِيَامُكُمْ اِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْئٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهٗ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيْهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُوْنَ الْجَيْشَ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قَضَى اللّٰهُ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَا يَتَكِلُوْنَ الْعَمَلَ وَاٰيَةُ ذَالِكَ اَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا لَهٗ عَضُدٌ وَلَيْسَ لَهٗ زِرَاعٌ عَلٰى رَأْسِ عَضُدِهٖ مِثْلُ حُلْمَةِ الثَّدْيِ لِلْمَرْاَةِ وَعَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ فَتَذْهَبُوْنَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَاَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُوْنَ هٰؤُلَآءِ يَخْلُفُوْنَكُمْ فِيْ ذَرَارِيْكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَكُوْنَ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمَ فَاِنَّهُمْ قَدْسَفِكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَاَغَارُوْا فِيْ سَرْحِ النَّاسِ فَسِيْرُوْا عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ فَنَزَلَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ مَنْزِلًا حَتّٰى مَرَرْنَا عَلٰى قَنْطَرَةٍ وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبِ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ اَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوْا سُيُوْفَكُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّنَاشِدُوْكُمْ كَمَانَاشَدُوْا يَوْمَ حَرُوْرَا فَرَجَعُوْا فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوْفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ يَعْنِيْ بِرِمَاحِهِمْ فَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَمَا اُصِيْبُ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اِلَّا رَجُلَانِ قَالَ عَلِيٌّ اِلْتَمِسُوْا فِيْهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى اَتٰى نَاسًا قَتْلٰى بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ جُرٌّ وْهُمْ فَوَجَدُوْهُ مِمَّا يَلِي الْاَرْضَ فَكَبَّرَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِسْتَخْلَفَهٗ ثَلٰثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهٗ

بقیہ حواشی: ۳: عبدالملک بن ابی سلیمان: عبدالملک بن ابی سلیمان میسرہ العرزمی صدوق ہے۔ لہ اوھام طبقۃ الخامسہ سے ہے۔ ۱۴۵ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۱۹)

۴: سلمۃ بن کھیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۴

۵: زید بن وہب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۶۶

ترجمہ | زید بن وہب سے روایت ہے یہ کہ وہ بھی اس لشکر میں حضرت علی المرتضٰی ﷺ کے ساتھ تھا جو خوارج سے جہاد کیلئے نکلا تھا۔ تو جناب علی المرتضٰی ﷺ نے فرمایا اے لوگو! بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب میری امت سے ایک گروہ پیدا ہوگا۔ تمہاری قرأت ان کی قرأت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ ہوگی اور تمہاری نمازیں ان کی نمازوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ ہوں گی اور تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلہ میں ہیچ ہوں گے۔ قرآن اس خیال سے پڑھیں گے کہ ان کیلئے ثواب ہے حالانکہ وہ ان پر وبال ہے۔ وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح شکار میں تیر گھس کر نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لشکر جو ان خوارج سے لڑکر مصیبتوں کو جھیلتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الٰہی فیصلہ کو جو ان کے متعلق ہے۔ (ثواب) جانتے تو عمل پر بھروسہ نہ کرتے اور اس کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ہے جس کا بازو ہے اور ہاتھ نہیں ہے۔ اس کے بازو کے سر پر عورت کے پستان کی علامت جیسی ہے اور اس پر سفید بال ہیں۔ سو تم معاویہ اور اہلِ شام کی طرف جاؤ گے اور ان کو چھوڑ دو گے۔ وہ تمہارے بعد تمہارے بال بچوں اور تمہارے اموال پر چڑھ دوڑیں گے اور تم کو غارت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں امید رکھتا ہوں کہ یہ قوم وہی ہے کہ انہوں نے ناحق خون بہایا، لوگوں کے جانوروں کو لوٹا، پس اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نکل پڑو۔ سلمہ نے کہا کہ زید بن وہب نے ہم کو ایک جگہ پر اتارا یہاں تک کہ ہم نے ایک پل کو عبور کیا۔ اس وقت خوارج کا بڑا عبداللہ بن وہب راسبی تھا۔ تو اس نے انہیں کہا کہ تیر پھینک دو اور اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو۔ سو مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ تمہیں قسمیں نہ دیں جس طرح کہ حرورا کی لڑائی کے دن انہوں نے قسمیں کھائیں۔ پس وہ لوٹے اور برچھے پھینک دیئے اور تلواریں سونت لیں اور لوگوں نے انہوں برچھوں پر رکھ لیا پس ان کے کشتوں کے پشتے لگ گئے اور سیدنا حضرت علی ﷺ کے لشکر سے اس دن صرف دو اشخاص شہید ہوئے۔ حضرت علی ﷺ نے فرمایا کہ ان میں ناقص ہاتھ والا آدمی ڈھونڈو۔ پس اسے نہ پایا تو (حضرت علی ﷺ) بنفس نفیس اٹھے۔ یہاں تک کہ کچھ لاشوں پر آئے جو ایک دوسرے پر پڑی ہوئی تھیں۔ ارشاد فرمایا کہ ان لاشوں کو کھینچ کر الگ کر دو تو اس کی لاش کو ان سب لاشوں کے نیچے پایا۔ فوراً (جناب امیر المومنین) علی المرتضٰی ﷺ نے تکبیر بلند فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا، اور اس کو اس کے رسول کریم ﷺ نے پہنچا دیا۔ عبیدہ سلمانی (ﷺ) آپ ﷺ کے حضور میں کھڑا ہوا، عرض کیا کہ اے امیر المومنین قسم ہے اس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی کہ یہ حدیث شریف تو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (سیدنا علی ﷺ) نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر وہی کہ میں نے یہ حدیث شریف

رسول کریم ﷺ سے سنی ہے۔ یہاں تک کہ (علی کرم اللہ وجہہ الکریم) نے اُس (عبیدہ رضی اللہ عنہ) سے تین بار قسم لی اور وہ (سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم) کیلئے قسم اٹھاتا تھا۔

حل لغت اَغَارَ: چھاپہ مار، اس کی جمع اَغَارُوا ہے، انہوں نے چھاپے مارے۔ سَرَحَ: صبح کو چرنا۔ رَوَحَ: شام کو چرنا اور چرانا۔ قَنطَرَۃَ: پل۔ سَلَّ: سونت لینا، تلوار نیام سے کھینچ لینا۔ جَفنٌ: اس کی جمع جَفُونٌ ہے، تلوار کا نیام نَشَدَ: قسم دینا۔ وَحشَ: پھینک دینا۔ شَجَرَ: کونچنا، دھکیلنا۔

تشریح ارشاد ہے ''تو عمل پر بھروسہ نہ کرتے'' یعنی عمل کرنا چھوڑ دیتے۔ ارشاد ہے ''وہ تمہارے بعد تمہارے بال بچوں اور تمہارے اموال پر چڑھ دوڑیں گے'' یعنی تمہاری اولادوں کو قتل و غارت کریں گے اور تمہارے مال و اسباب کو لوٹ کر لے جائیں گے اور تم کو غارت کریں گے۔ ارشاد ہے ''لوگوں کے جانوروں کو لوٹا'' یعنی جب صبح کے وقت لوگ جانور چرانے کیلئے صحرا کی طرف لے جاتے تو خارجی لوگ ان پر چھاپے مارتے اور لوٹ کر لے جاتے۔ ارشاد ہے ''پس اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نکل پڑو'' یعنی ان خوارج کی تلاش میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے نکلو اور جہاں کہیں بھی ملیں ان کو ختم کر دو۔ ارشاد ہے ''یہاں تک کہ ہم نے ایک پل کو عبور کیا'' یعنی جب پل کو عبور کیا تو خوارج کو پالیا۔ ارشاد ہے ''اس وقت خوارج کا بڑا عبداللہ بن وہب راسبی تھا'' یعنی اس دن خوارج کا امیر لشکر عبداللہ بن وہب راسبی تھا۔ ارشاد ہے ''تو اس نے انہیں کہا کہ تیر پھینک دو'' یعنی عبداللہ بن وہب راسبی نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تیر پھینک دو۔ ارشاد ہے ''اور اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو'' یعنی دست بدست جنگ کرو۔ ارشاد ہے ''سو مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ تمہیں قسمیں نہ دیں جس طرح کہ حرورا کی لڑائی کے دن انہوں نے قسمیں کھائیں'' یعنی برچھے پھینک کر جلدی تلواریں لے کر ان میں گھس جاؤ اور ان کو کسی قسم کا کوئی موقع نہ دو اور نہ ہی کوئی حیلہ کرنے کی فرصت دو۔ ارشاد ہے ''اور تلواریں سونت لیں'' یعنی خارجیوں نے دست بدست لڑائی شروع کر دی۔ ارشاد ہے ''اور لوگوں نے ان کو برچھوں پر رکھ لیا'' یعنی علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے سب خارجیوں کو کونچ ڈالا۔ ارشاد ہے ''پس اسے نہ پایا'' یعنی لشکر نے اس علامت والے شخص کی لاش کو باوجود تلاشِ بسیار نہ پایا۔ ارشاد ہے ''علی (المرتضی رضی اللہ عنہ) بنفس نفیس اٹھے'' یعنی خود اس کی لاش تلاش کرنے کیلئے نکلے۔

صحیح، علی شرط مسلم

(احمد میرین البلوشی، صفحہ ۱۹۲)

حدیث نمبر ۱۳/۱۸۴ اَخۡبَرَنَا قُتَیۡبَۃُ ۱ بۡنُ سَعِیۡدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابۡنُ عَدِیٍّ ۲ عَنِ ابۡنِ عَوۡنٍ ۳ عَنۡ مُحَمَّدٍ ۴ عَنۡ عُبَیۡدَۃَ ۵ قَالَ عَلِیٌّ ؑ لَوۡلَاۤ اَنۡ تَبۡطَرُوۡا اَنۡبَاۡتُکُمۡ مَا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ یَقۡتُلُوۡنَہُمۡ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قُلۡتُ اَنۡتَ سَمِعۡتَہٗ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِیۡ وَرَبِّ الۡکَعۡبَۃِ اِیۡ وَ رَبِّ الۡکَعۡبَۃِ اِیۡ وَ رَبِّ الۡکَعۡبَۃِ

ترجمہ محمد بن عبیدہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ (جناب) علی (المرتضٰی) ؑ نے ارشاد فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم فخر کرتے تو البتہ میں تم کو خبر دیتا اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو قتل کرنے کا وعدہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے دلایا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا تو نے یہ حدیث حضرت رسول کریم ﷺ سے سنی ہے تو کہا ہاں رب کعبہ کی قسم، ہاں رب کعبہ کی قسم، ہاں رب کعبہ کی قسم۔

حل لغت بطر: اترانا، فخر کرنا، تکبر کرنا۔ ای: حرف ایجاب ہے بمعنی ہاں۔

تشریح ارشاد ہے ''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے قتل کرنے کا وعدہ جناب محمد ﷺ کی زبان مبارک سے دلایا ہے'' یعنی ان خوارج کے قتل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حضور پیغمبر اسلام ﷺ کی زبان مبارک سے وعدہ کیا ہے۔

صحیح، رجال اسنادہ ثقات، من رجال الشیخین (احمد میرین البلوشی، صفحہ ۱۹۳)

حدیث نمبر ۱۴/۱۸۵ اَنۡبَاَنَا اَحۡمَدُ ۱ بۡنُ شُعَیۡبٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا اِسۡمَاعِیۡلُ ۲ بۡنُ مَسۡعُوۡدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الۡمُعۡتَمِرُ ۳ بۡنُ سُلَمَانَ عَنۡ عَوۡنٍ ۴ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۵ بۡنُ سِیۡرِیۡنَ قَالَ قَالَ عبیدۃ ۶ السلمانی لَمَّا کَانَ جِئۡتُ اُصِیۡبُ اَصۡحَابَ النَّہۡرَوَانِ قَالَ عَلِیٌّ اِبۡتَغُوۡہُ فِیۡہِمۡ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۴

۱: قتیبۃ بن سعید: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱۰

۲: ابن عدی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲:۸۳

۳: ابن عون: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۱۵۸

۴: محمد: محمد بن سیرین الانصاری ابوبکر بن ابی عمرۃ البصری ثقہ، ثبت، عابد اور معزز ہے کان لا یروی الروایۃ بالمعنی طبقہ الثالثہ سے ہے۔ سنہ ۱۱۰ ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۳۰۱)

۵: عبیدۃ: عبیدۃ بن عمرو السلمانی کی کنیت ابو عمرو الکوفی ہے۔ اکابر تابعین سے ہے۔ مخضرم، ثقہ اور ثبت ہے۔ قاضی شریح کو جب کوئی مسئلہ پیش آتا تو آپ سے پوچھتا۔ ۷۰ ہجری کے بعد فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۳۰) (اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۵، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

فَاِنَّهُمْ اِنْ كَانَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مِنْهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ اَوْ مَثْدُوْنُ الْيَدِ اَوْ مُوْدَنُ الْيَدِ فَابْتَغَيْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ فَدَلَّلْنَاهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوْا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَنْ وَلِيَ قَتْلَ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا

ترجمہ محمد بن سیرین نے فرمایا کہ عبیدہ سلمانی فرماتے ہیں کہ جب میں آیا اصحابِ نہروان قتل ہوئے تو حضرت علی نے فرمایا کہ ان میں اس شخص کو تلاش کرو۔ سو اگر وہ لوگ وہی ہیں جن کا بیان جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ تو یقیناً ان میں ایک ناقص ہاتھ والا آدمی ہے یا پستان کی طرح ہاتھ والا یا کم ہاتھ والا۔ پس ہم نے اس کو تلاش کیا تو ہم نے اسے پالیا پھر اسے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو بتلایا۔ سو جب جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نے اسکی لاش کو دیکھا تو تین بار نعرۂ تکبیر بلند فرمائی۔ اگر یہ بات نہ ہو کہ تم فخر کرتے تو البتہ میں تم کو بیان کرتا وہ بات جو اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے فیصلہ فرمایا ہے اس شخص کے متعلق کہ والی ہوا ان کے قتل کا۔ میں نے کہا کہ تو نے یہ حدیث شریف حضرت رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے، اس نے کہا کہ ہاں، تین بار رب کعبہ کی قسم کھائی۔

تشریح ارشاد ہے ''کہ جب میں آیا''۔ یعنی عبیدہ سلمانی فرماتے ہیں کہ جنگِ نہروان کے دن جس وقت میں آیا۔ ارشاد ہے ''اس شخص کو تلاش کرو'' یعنی ان لاشوں میں اس شخص کی لاش کو تلاش کرو۔ ارشاد ہے ''کم ہاتھ والا'' یعنی وہ خارجی کہ جس کی علامت حضور اکرم ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔

صحیح رجالہ. رجال الشیخین سوائے اسماعیل بن مسعود و ھو ثقة (البلوشی، ۱۹۴)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۵

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: اسماعیل بن مسعود: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۴:۲

۳: المعتمر بن سلمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۱:۳

۴: عوف: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵:۳

۵: محمد بن سرین: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۴:۴

۶: عبیدۃ السلمانی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۴:۵

حدیث نمبر ۱۵/۱۸۶ اَنبَأَنَا مُحَمَّدُ [۱] بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ [۲] وَ هُوَ عَمْرُو بن هَاشِمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ [۳] وَ هُوَ ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو [۴] بْنُ قَيْسٍ عَنِ الْمِنْهَالِ [۵] بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ [۶] بْنِ حُبَيْشٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَنَا قُبَابُ عَيْنِ الْفِتْنَةِ لَوْلَآ اَنَا قُوْتِلَ اَهْلُ النَّهْرَوَانِ لَوْلَآ اَنِّیْ اَخْشٰی اَنْ تَتْرُكُوا الْعَمَلَ لَاَخْبَرْتُكُمْ بِالَّذِیْ قَضَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَنْ قَاتَلَهُمْ مُبْصِرًا لِّصَلٰوتِهِمْ عَارِفًا بِالْهُدٰی الَّذِیْ نَحْنُ عَلَيْهِ

ترجمہ زر بن حبیش سے روایت ہے یہ کہ اس نے حضرت علی ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہوں اگر میں نہ ہوتا تو یہ نہروانی نہ مارے جاتے۔ اگر مجھ کو اس کا خوف نہ ہو کہ تم کام چھوڑ بیٹھو گے، البتہ میں تم کو اس سے خبردار کرتا جو کچھ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارکہ پر جاری کیا ہے۔ جو ان کی نماز کو دیکھنے والا ہے اوران کی ہدایت کا عارف ہے کہ جس پر ہم ہیں۔

حل لغت قُبَابٌ: محافظ۔

تشریح ارشاد ہے ''اگر میں نہ ہوتا تو یہ نہروانی نہ مارے جاتے'' یعنی ان خارجیوں کو قتل کر کے اس فتنہ کو میں نے ختم کیا اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ کرلیا اور بچالیا۔

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۶

۱: محمد بن عبید بن محمد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵:۱

۲: ابو مالک: اس کا نام عمرو بن ہاشم ہے۔ ابو مالک کنیت ہے۔ الجنبی الکوفی ہے۔ ابن حبان نے کہا ''لیس الحدیث افرط فیہ'' طبقہ التاسعہ سے ہے۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۳)

۳: اسماعیل بن ابی خالد: اسماعیل بن ابی خالد الاحمصی ثقہ اور ثبت ہے، طبقہ الرابعہ سے ہے ۱۴۶ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۳)

۴: عمرو بن قیس: عمرو بن قیس الملائی کی کنیت ابو عبداللہ کوفی ہے۔ ثقہ، متقن، عابد اور طبقہ السادسۃ سے ہے ۱۴۶ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۶۲)

۵: المنہال: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۴

۶: زر بن حبیش: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۰۰:۶

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ذِكْرُ مَنَاظِرَةِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَرُوْرِيَّةَ وَ احْتِجَاجِهِ عَلَيْهِمْ فِيْمَا اَنْكَرُوْا عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

"اس باب میں خارجیوں کے ساتھ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناظرہ کرنے کا ذکر ہے اور جناب علی المرتضیٰ ﷺ کی جن باتوں یعنی فضیلتوں کا خارجی انکار کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ان کی تمام باتوں پر غالب آنے کا ذکر ہے"

(اس باب میں ایک حدیث شریف ہے)

حدیث نمبر ۱/۱۸۷ اَنْبَأَنَا عَمْرُو ۱ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۲ بْنِ الْمَهْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةَ ۳ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زِمَيْل ۴ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللهِ ۵ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ وَ اعْتَزَلُوْا فِیْ دَارٍ وَّ كَانُوْا سِتَّةَ اٰلَافٍ فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا اَمِيْرَ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۷

۱: عمرو بن علی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۱:۱

۲: عبدالرحمٰن بن المہدی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۲

۳: عکرمہ بن عمار: عکرمہ بن عمار العجلی کی کنیت ابو عمار الیمامی ہے۔ بصرہ کا باشندہ تھا، صدوق ہے یغلط و فی روایته عن یحیی بن ابی کثیر اضطراب و لم یکن له کتاب طبقہ الخامسۃ سے ہے ۱۵۹ ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۲۴۲)

۴: ابو زمیل: اس کا نام سماک بن ولید الحنفی اور کنیت ابو زمیل ہے۔ الیامی ثم الکوفی ہے لیس به باس طبقہ الثالثہ سے ہے۔ (التقریب صفحہ ۱۳۷)

۵: عبداللہ بن عباس ﷺ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۴۳:۸

الْمُؤْمِنِيْنَ اَبْرِدْ بِالصَّلٰوةِ لِعَلِّيْ اُكَلِّمُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَالَ اِنِّيْ اَخَافُهُمْ عَلَيْكَ قُلْتُ كَلَّا
فَلَبِسْتُ وَ تَرَجَّلْتُ وَ دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ فِيْ دَارٍ نِصْفَ النَّهَارِ وَهُمْ يَاْكُلُوْنَ فَقَالُوْا مَرْحَبًا
لَكَ يَا بْنَ عَبَّاسٍ فَمَاجَآءَ بِكَ قُلْتُ لَهُمْ اَتَيْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَ مِنْ عِنْدِ بْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ وَصِهْرِهِ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ وَهُمْ اَعْلَمُ بِتَاوِيْلِهٖ مِنْكُمْ وَلَيْسَ فِيْكُمْ رَجُلٌ
مِنْهُمْ لِاُ بَلِّغَكُمْ مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اُبَلِّغَهُمْ مَا تَقُوْلُوْنَ فَانْتَحَالٰى نَضَرٌ مِنْهُمْ قُلْتُ هَاتُوْا امَا
تَنْقِمُوْنَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ ابْنِ عَمِّهٖ قَالُوْا ثَلٰثٌ قُلْتُ
مَا هُنَّ قَالُوْا اَمَّا اَحَدُ هُنَّ فَاِنَّهٗ حَكَّمَ الرِّجَالَ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ مَا شَانُ الرِّجَالِ وَ الْحُكْمِ قُلْتُ هٰذِهٖ وَاحِدَةٌ قَالُوْا وَاَمَّا الثَّانِيَةُ فَاِنَّهٗ قَاتَلَ
وَلَمْ يَسْبِ وَلَمْ يَغْنَمْ فَاِنْ كَانُوْا كُفَّارًا فَقَدْ حَلَّ سَبْيُهُمْ وَ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ فَمَا حَلَّ
سَبْيُهُمْ وَلَا قِتَالُهُمْ قُلْتُ هٰذِهٖ اِثْنَتَانِ فَمَا الثَّالِثَةُ فَقَالُوْا مَحٰى نَفْسَهٗ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَهُوَ اَمِيْرُ الْكَافِرِيْنَ قُلْتُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْئٌ غَيْرَ هٰذَاقَالُوْا
حَسْبُنَا هٰذَا قُلْتُ لَهُمْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَرَاْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَرُدُّ قَوْلَكُمْ اَتَرْجِعُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قُلْتُ اَمَّا قَوْلُكُمْ حَكَّمَ الرِّجَالَ فِيْ
اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَقْرَاُ عَلَيْكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ اِنَّهٗ قَدْ صَيَّرَ اللّٰهُ حُكْمَهٗ اِلَى الرِّجَالِ فِيْ
شَيْئٍ ثَمَنُهٗ رُبْعُ دِرْهَمٍ فَاَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَحْكُمُوْا فِيْهِ الرِّجَالُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ
النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ [1] -- الايه -- فَكَانَ مِنْ حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ صَيَّرَهٗ اِلَى
الرِّجَالِ يَحْكُمُوْنَ فِيْهِ لَوْشَآءَ لَحَكَمَ فِيْهِ فَجَازَ فِيْهِ حَكْمُ الرِّجَالُ اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ اَحُكْمُ
الرِّجَالِ فِيْ صَلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَ حَقْنِ دِمَآئِهِمْ اَفْضَلُ اَمْ اَرْنَبٍ قَالُوْا بَلْ هٰذَا اَفْضَلُ وَ فِيْ
الْمَرْاَةِ وَ زَوْجِهَا وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ

[1] سورہ المائدہ آیت ۹۵

يُرِيْدَا اِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللهُ بَيْنَهُمَا ۱ --- الايه --- فَنَشَدْتُكُمْ بِاللهِ اَحُكْمُ الرِّجَالِ فِيْ
صَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ وَحَقْنِ دِمَآئِهِمْ اَفْضَلُ مِنْ حُكْمِهِمْ فِيْ بَضْعِ امْرَاَةٍ اَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهٖ
قَالُوْا نَعَمْ قُلْتُ وَ اَمَّا قَوْلُكُمْ قَاتَلَ وَلَمْ يَسْبِ وَلَمْ يَغْنِمْ اَفَتَسْبُوْنَ اُمَّكُمْ عَائِشَةَ تَسْتَحِلُّوْنَ
مِنْهَا مَا تَسْتَحِلُّوْنَ مِنْ غَيْرِهَا وَهِيَ اُمُّكُمْ فَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّا نَسْتَحِلُّ مِنْ غَيْرِهَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ وَاِنْ
قُلْتُمْ لَيْسَتْ بِاُمِّنَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ لِاَنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ
اَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ ۲ فَاَنْتُمْ بَيْنَ الضَّلَالَتَيْنِ فَاْتُوْا مِنْهَا بِمَخْرَجٍ اَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ
وَ اَمَّا قَوْلُكُمْ مَحٰى نَفْسَهٗ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَنَا اٰتِيْكُمْ بِمَنْ تَرْضَوْنَ نَشْهَدُ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ صَالَحَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ اُكْتُبْ يَا عَلِيُّ
هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فَلَمَّا كَتَبَ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ لَا
طَعَنَاكَ فَاكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمْحُ يَا
عَلِيُّ رَسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَسُوْلُكَ اُمْحُ يَا عَلِيُّ وَ اكْتُبْ هٰذَا مَا صَالَحَ
عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَ اللهِ لَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ وَ قَدْ
مَحٰى نَفْسَهٗ وَلَمْ يَكُنْ مَحْوُهٗ ذٰلِكَ مَحْوًا مِنَ النُّبُوَّةِ اَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ فَرَجَعَ
مِنْهُمْ اَلْفَانِ وَخَرَجَ سَآئِرُهُمْ فَقُتِلُوْا عَلٰى ضَلَالَتِهِمْ قَتَلَهُمُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ

ترجمہ | عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب خارجی پیدا ہوئے اور ایک گھر میں علیحدہ اکٹھے ہوئے۔ اس وقت ان کی تعداد چھ ہزار تھی تو میں نے جناب علی المرتضیٰ سے عرض کی کہ اے امیر المومنین آپ نماز کو ذرا ٹھنڈک میں ادا کیجئے تا کہ میں اس قوم (خوارج) سے کچھ گفتگو کرلوں۔ آپ نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے ایسا نہ ہو کہ تجھے ایذا دیں۔ میں نے عرض کیا ایسا ہرگز نہ ہوگا سو میں نے لباس پہنا اور کنگھی کی اور جس گھر میں وہ تھے دوپہر کے وقت میں وہاں پہنچ گیا اور وہ کھانا کھا رہے تھے اور کہا اے ابن عباس تم کو کشادگی اور آرام ہو کون سی بات تم کو یہاں کھینچ لائی۔ میں نے انہیں کہا کہ میں تمہارے پاس ان کی طرف سے آیا ہوں جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ ہیں۔ مہاجرین ہیں اور انصار ہیں اور نبی کریم ﷺ کے چچا کے بیٹے ہیں اور آپ ﷺ کے

۱: سورۃ النساء آیت ۳۵
۲: سورہ الاحزاب آیت ٦

داماد ہیں، وہ داماد کے جن کے حق میں قرآن اترا ہے اور وہ قرآن کریم کے مطالب تم سے بہت زیادہ جانتے ہیں اور ان میں سے تمہارے درمیان کوئی ایسا آدمی نہیں تاکہ میں ان کا پیغام تم کو پہنچاؤں اور تمہارے پیغام ان کو پہنچاؤں۔ سو چند افراد گفتگو کیلئے میرے پاس الگ ہو گئے۔ میں نے کہا کہ تمہیں صحابہ رسول کریم ﷺ اور اس رسول ﷺ کے چچا کے بیٹے کا انکار کس وجہ سے ہے۔ انہوں (خوارج) نے کہا کہ ہم تین وجوہات کی بناء پر ان کا انکار کرتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا، کہ ایک تو ان میں سے یہ ہے کہ اس (علی المرتضیٰ ﷺ) نے آدمیوں کے حَکَم بنانے کو جائز کیا اللہ تعالیٰ کے حُکم میں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حَکَم نہیں ہے مگر صرف واسطے اللہ کے تو پھر آدمیوں اور ان کے حکم کا کیا جواز ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تمہارا ایک انکار ہوا۔ انہوں نے کہا کہ دوسری وجہ انکار کی یہ ہے کہ جب علی المرتضیٰ ﷺ نے لڑائی کی تو نہ ان کے بال بچے غلام لونڈی بنائے اور نہ ہی ان کا مال لوٹا۔ اگر وہ کافر تھے تو ان کو لوٹنا لونڈی غلام بنانا جائز تھا اور اگر وہ مومنین تھے تو نہ ان سے لڑنا صحیح اور نہ ہی لوٹنا درست۔ میں نے کہا کہ تمہارے انکار کی دوسری وجہ ہوئی۔ تیسری وجہ بیان کرو وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ علی المرتضیٰ ﷺ نے اپنے نام کے آگے سے امیر المومنین کا لفظ محو کیا۔ اگر وہ امیر المومنین نہیں تو کیا امیر الکافرین ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا تمہارے پاس سوائے اس کے اور بھی کوئی انکار کی وجہ ہے؟ انہوں نے کہا ہم کو یہی کافی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر میں قرآن وحدیث سے تم پر کچھ پڑھوں، جو کہ تمہارے قول کو رد کرے تو بتلاؤ کہ تم اپنی اس ہٹ دھرمی سے رجوع کرلو گے تو انہوں نے کہا کہ ہاں! میں نے کہا کہ تمہارا یہ کہنا کہ علی المرتضیٰ ﷺ نے اللہ کے حُکم میں آدمیوں کو حَکَم بنانا جائز رکھا ہے۔ تو سنو! میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی کتاب بیان کرتا ہوں، ایک چیز میں کہ اس کی قیمت چوتھائی درہم ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حکم کریں اس میں مرد۔ فرمایا "ایمان والو نہ مارو شکار کو اس حال میں کہ تم محرم ہو اور تم میں سے جو جان بوجھ کر اسے قتل کرے تو بدلہ ہے اس کے مانند چار پایوں سے۔ حکم کریں اس پر دو صاحب عدل تم سے"۔ پس یہ اللہ کا حکم ہے کہ اس کو مردوں کی طرف جائز کیا۔ قسم دیتا ہوں تم کو اللہ تعالیٰ کی کہ کیا حَکَم کرنا مردوں کا بیچ اصلاح کے لوگوں کے درمیان اور ان کے خون بچانے کے افضل ہے یا بیچ خرگوش کے؟ ان خارجیوں نے کہا کہ لوگوں کے درمیان اصلاح کے واسطے حکم کرنا افضل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے عورت اور اس کے خاوند کے بارے میں فرمایا "اگر خوف کرو تم جدائی کا ان دونوں کے درمیان تو ایک منصف خاوند کی قوم سے اور ایک منصف عورت کی قوم سے مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں اصلاح کا ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں موافقت پیدا کرے گا" پس قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی کہ کیا حَکَم مردوں کا لوگوں کی اصلاح اور ان کے خون بچانے کیلئے افضل ہے یا بیچ فرج

عورت کے؟ کیا میں تمہارے اس انکار سے خلاص ہوا یا نہیں؟ خارجیوں نے کہا کہ ہاں! میں نے کہا اب یہ کہ تمہارا اعتراض کہ علی المرتضٰی ؓ نے جنگ کی، نہ قیدی بنائے اور نہ مال لوٹا۔ کیا تم اپنی والدہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کو قیدی بناؤ گے۔ کیا تم وہ چیز جو غیر کے ساتھ حلال جانتے ہو۔ ان (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) سے حلال جانو گے۔ حالانکہ وہ تمہاری ماں ہے۔ پس اگر تم کہو کہ جو چیز ہم غیر سے حلال جانتے ہیں وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حلال جانتے ہیں۔ تو یقیناً کفر کیا تم نے اور اگر تم کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں تو بھی کفر کیا تم نے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''نبی ﷺ قریب تر ہے ایمانداروں کے ان کے نفسوں سے اور ان کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں'' سو تم دو گمراہیوں کے درمیان ہو پس تم کوئی جگہ نکلنے کی لاؤ۔ کیا میں اس اعتراض سے خلاص ہوا یا نہیں؟ خارجیوں نے کہا ہاں۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ علی ؓ نے اپنے نام سے امیر المومنین مٹایا۔ سو اس کا جواب اس شخص کی زبانی دیتا ہوں جس سے تم راضی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن مشرکین سے صلح کی۔ تو حضرت نے (جناب) علی (المرتضٰی علیہ السلام) کو فرمایا۔ اے علی! لکھ کہ یہ صلح نامہ اللہ کے رسول محمد ﷺ نے کیا۔ جب علی ؓ نے یہ بات لکھی تو مشرکین نے کہا اگر ہم جانتے کہ آپ رسول اللہ ہیں تو ہم آپ کی تابعداری کرتے، سو لکھ محمد بن عبداللہ۔ حضرت ﷺ نے فرمایا اے علی! رسول اللہ کا لفظ مٹا دے۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں۔ مٹا دے اے علی! اور لکھ یہ وہ ہے کہ جس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی۔ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ رسول اللہ ﷺ بہتر ہیں علی ؓ سے اور حالانکہ آپ ﷺ نے اپنا نام مٹایا اور اس مٹانے سے آپ کی نبوت نہیں مٹ گئی۔ کیا میں تمہارے اس اعتراض سے بھی خلاص ہوا یا نہیں؟ خارجیوں نے کہا ہاں۔ تو ان چھ ہزار خارجیوں سے دو ہزار خارجی پلٹ آئے اور باقیوں نے خروج کیا۔ سو قتل کئے گئے، مہاجرین اور انصار نے ان کی گمراہی پر ان کو قتل کیا۔

حل لغت | نَحُلُ: خاص کرنا، مخصوص کرنا۔ نَقَمْ: عذاب کرنا، حکم دینا، انکار کرنا، عیب کرنا، ناپسند کرنا، طعنہ مارنا، جلدی سے کھالینا۔ یَسْبُ: سَبِیٌ سے ہے جس کے معنی قید کرنا، لونڈی غلام بنانے کے ہیں۔

تشریح | ارشاد ہے ''اے امیر المومنین! آپ نماز کو ذرا ٹھنڈک میں ادا کیجئے'' یعنی جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر المومنین علی المرتضٰی ؓ سے عرض کی کہ اے امیر المومنین آپ ظہر کی نماز ذرا دیر سے پڑھائیں کہ میں خوارج کے ساتھ بات چیت مکمل کر کے واپس آ کر آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو سکوں۔ ارشاد ہے ''سو ان میں سے چند افراد گفتگو کیلئے میرے پاس الگ ہو گئے'' یعنی خوارج میں سے چند افراد میرے ساتھ بحث کیلئے مخصوص کر دیئے گئے۔ ارشاد ہے ''وہ کیا ہیں؟'' یعنی انکار کرنے کی وہ وجوہات بتاؤ۔ ارشاد ہے ''انہوں نے کہا کہ ہم کو یہی

کافی ہے''یعنی اور کوئی وجہ انکار نہیں ہے۔ارشاد ہے''تم اپنی ہٹ دھرمی سے رجوع کرلو گے'' ارشاد ہے''تم کوئی جگہ نکلنے کی لاؤ''یعنی کوئی جواب دو۔ارشاد ہے''جس سے تم راضی ہو''یعنی حضور نبی کریم ﷺ سے۔

اسنادہ حسن (احمد میرین البلوشی،خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب،صفحہ ۲۰۰)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ذِکۡرُ الۡاَخۡبَارِ الۡمُؤَیِّدَةِ لِمَا تَقَدَّمَ وَصۡفُهٗ

''اس باب میں وہ احادیث ہیں جو کہ گذرے ہوئے باب کی تائید میں ہیں''

(اس باب میں دو احادیث شریف ہیں)

حدیث نمبر ۱/۱۸۸ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ۱ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۲ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ۳ بْنُ هَاشِمٍ الْجنبی عَنْ مُحَمَّدِ ۴ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ ۵ بْنِ كَعْبٍ الْقَرَظِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ ۶ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ تَجْعَلُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ ابْنِ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ حَكَمًا قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ كَاتِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَكَتَبْتُ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ لَوْ عَلِمْنَا اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا قَاتَلْنَاهُ اُمْحُهَا فَقُلْتُ هُوَ وَ اللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِنْ رَغِمَ اَنْفُكَ لَا وَ اللّٰهِ لَا اَمْحُوْهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرِنِيْ مَكَانَهَا فَاَرَيْتُهٗ فَمَحَاهَا وَ قَالَ اَمَا لَكَ مِثْلُهَا سَتَاتِيهَا مُضْطَهِدًا

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۸

۱: معاویہ بن صالح: معاویہ بن صالح بن ابی عبید اللہ الاشعری کی کنیت ابوعبداللہ الدمشقی ہے۔ صدوق ہے اور طبقہ الحادیۃ عشرہ سے ہے۔ ۲۶۳ہجری میں وفات پائی۔ (التقریب، صفحہ ۳۴۱) نسائی نے کہا ''لا باس بہ'' ابن عدی نے کہا میں اس حدیث میں کوئی باس نہیں دیکھتا۔ (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب ؑ، صفحہ ۲۰۲)

۲: عبدالرحمٰن بن صالح: عبدالرحمٰن بن صالح الازدی العتکی الکوفی بغداد میں رہائش رکھتا تھا، صدوق ہے، شیعہ ہے اور طبقہ العاشرہ سے ہے۔ ۲۳۵ہجری میں فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۰۴) ابن معین نے کہا ثقہ ہے، صالح ہے، شیعہ ہے۔ ابن عدی نے کہا اس کی حدیث میں ضعف ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کی کوئی حدیث میں کوئی اتہام ہے، لیکن یہ بات ہے کہ محترق فیما کان من التشیع (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب ؑ، صفحہ ۲۰۲)

۳: عمرو بن ہاشم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۶: ۲

۴: محمد بن اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۵۴: ۴

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

ترجمہ | علقمہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں علی (المرتضیٰ ؓ) سے عرض کیا کہ کیا آپ اپنے اور ابن اکلتہ الاکباد کے درمیان منصف مقرر کرتے ہیں؟ تو جناب علی المرتضیٰ ؑ نے فرمایا کہ حدیبیہ کے دن میں حضرت رسول اللہ ﷺ کا کاتب تھا۔ سو میں نے لکھا یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر اللہ کے رسول محمد ﷺ نے۔ تو سہیل نے کہا کہ اگر ہم ان کو اللہ کا رسول جانتے تو ان سے کبھی نہ لڑتے لہٰذا یہ لفظ مٹادے۔ تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم کہ رسول اللہ ﷺ ہیں، خاک آلود ہو ناک تیری۔ خداوند تعالیٰ کی قسم کہ میں اس لفظ کو ہرگز نہ مٹاؤں گا۔ تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ وہ جگہ مجھے بتا۔ پس میں نے وہ مقام دکھایا تو حضور ﷺ نے خود اس کو محو فرمایا اور فرمایا آگاہ رہو۔ عنقریب تجھ پر بھی ایسا ہی وقت آئے گا تو مجبور ہو کر کرے گا۔

حل لغت | ضَھْدٌ: قہر کرنا، غلبہ کرنا، مجبور ہو کر کرنا۔

تشریح | ارشاد ہے "یہ لفظ مٹادے" یعنی یہ جو محمد رسول اللہ (ﷺ) لکھا ہے۔ لفظ "رسول اللہ" کو مٹادے۔ اس وقت کفارِ مکہ کی طرف سے قائد سہیل بن عمرو تھا، جس نے یہ کہا۔ ارشاد ہے "خاک آلود ہو ناک تیری" یہ عربی کا محاورہ ہے اور بدی کا کلمہ ہے۔ ارشاد ہے "عنقریب تجھ پر بھی ایسا ہی وقت آئے گا" یعنی حضور سید دو عالم عالمِ علومِ اولین و آخرین دانائے غیوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی یہ غیب کی اطلاع صفین کے موقع پر عالمِ شہود میں ظہور پذیر ہوئی۔

حدیث نمبر ۱۸۹/۲ | اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ ۱ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ۲ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ ۳ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۴ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَہُ ۵ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ۶ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ۷ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَھْلَ

بقیہ حواشی: ۵: محمد بن کعب القرظی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵۲:۵

۶: علقمہ بن قیس۔ علمقۃ بن قیس بن عبداللہ النخعی الکوفی ثقہ، ثبت، فقیہہ اور عابد ہے۔ طبقہ الثانیہ سے ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ ۶۰ ہجری یا ۷۰ ہجری کے بعد فوت ہوا۔ (التقریب، صفحہ ۲۴۳)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۹

۱: احمد بن شعیب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۸۹:۱

۲: محمد بن المثنی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۱

۳: محمد بن بشار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۵:۱

(حواشی اگلے صفحہ پر جاری ہیں)

الْحُدَيْبِيَّةِ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اَهْلَ مَكَّةَ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ لَوْ كُنْتَ رَسُوْلَ اللهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اُمْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحُوْهُ فَمَحَاهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَصَالَحَهُمْ عَلَى اَنْ يَّدْخُلَ هُوَ وَ اَصْحَابُهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَ لَا يَدْخُلُوْنَهَا بِجُلُبَّانِ السَّلَاحِ فَسَاَلْتُهٗ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فَسَاَلُوْهُ مَا جُلُبَّانُ السَّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ

ترجمہ | براء سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب اہلِ حدیبیہ نے اور بقول ابن بشار اہلِ مکہ نے صلح نامہ لکھا۔ وہ صلح نامہ ان کے درمیان (حضرت) علی (المرتضٰی ؑ) نے لکھا۔ فرمایا پس لکھا محمد رسول اللہ۔ مشرکین نے کہا محمد رسول اللہ نہ لکھ، اگر ہم آپ ﷺ کو رسول جانتے تو آپ ﷺ سے کیوں لڑتے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے علی ؑ اس کو محو کردے۔ تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں وہ شخص نہیں ہوں کہ اسے مٹادوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے خود اس کو محو کردیا۔ پس اہلِ مکہ سے اس بات پر صلح کی کہ آنجناب ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مکہ میں تین روز تک قیام فرمائیں گے۔ نیز مکہ میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ان کے ہتھیار میانوں میں ہوں گے۔ پس میں نے اس سے پوچھا تو ابن بشار نے کہا لوگوں نے شعبہ راوی سے پوچھا کہ جلبان کیا ہے؟ تو اس نے کہا ہتھیار میان میں۔

حل لغت | جَلُبَان: چمڑے کا تھیلہ، جس میں تلوار نیام سمیت اور دوسری ہتھیار وغیرہ رکھ کر گھوڑے پر زین کے پچھاڑی لگادیتے ہیں۔ بعضوں نے جلبان روایت کیا ہے۔

تشریح | صحیح علی شرط الشیخین، (البلوشی صفحہ ۲۰۲)

بقیہ حواشی: ۴؎ محمد (بن جعفر): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳:۲

۵؎ شعبہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۳

۶؎ ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۷؎ البراء: البراء بن عازب بن الحارث بن عدی الانصاری الاوسی صحابی بن صحابی ہے۔ کوفہ آیا۔ استصغر یوم بدر و كان هو و ابن عمر لدة، ۷۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ (التقریب، صفحہ ۴۳)

حدیث نمبر ۳/۱۹۰ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ۱؎ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّهَاوِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ ۲؎ بْنِ مُوْسٰی قَالَ اَنْبَأَنَا اِسْرَائِیْلُ ۳؎ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ۴؎ عَنِ الْبَرَاءِ ۵؎ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ فَاَبٰی اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ یَّدَعُوْهُ اَنْ یَّدْخُلَ مَكَّةَ حَتّٰی قَاضَاهُمْ عَلٰی اَنْ یُّقِیْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَلَمَّا كَتَبَ الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَضٰی عَلَیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ قَالُوْا لَا نُقِرُّبِهَا لَوْنَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَیْئًا وَّ لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَ قَالَ لِعَلِیٍّ اُمْحُ رَسُوْلُ اللهِ قَالَ لَا وَاللهِ لَا اَمْحُوْ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَمَحَاهَا وَ لَیْسَ یُحْسِنُ اَنْ یَّكْتُبَ وَ كَتَبَ مَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ابْنُ عَبْدِاللهِ وَ كَتَبَ هٰذَا مَا قَضٰی عَلَیْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ اَنْ لَّا یَدْخُلَ مَكَّةَ بِالسَّلَاحِ اِلَّا بِالسَّیْفِ فِی الْقِرَابِ وَ اَنْ لَّا یَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا مِنْهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَاَنْ یَّتْبَعَهٗ وَلَا یَمْنَعَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ اِنْ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَی الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِیًّا عَلَیْهِ السَّلَام فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ فَلْیَخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَی الْاَجَلُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِیْ یَا عَمِّ یَاعَمِّ فَتَنَا وَلَهَا عَلِیٌّ فَاَخَذَ بِیَدِ هَا فَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكَ فَحَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِیْهَا عَلِیٌّ وَ زَیْدٌ وَّ جَعْفَرٌ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ فَقَالَ عَلِیٌّ اَنَا اَخَذْ وَهِیَ ابْنَةُ عَمِّیْ وَ قَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةَ عَمِّیْ وَ خَالَتُهَا تَحْتِیْ وَ قَالَ زَیْدٌ ابْنَةَ اَخِیْ فَقَضٰی بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ ؑ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ. وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَ خُلُقِیْ وَقَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا فَقَالَ عَلِیٌّ اَلَا تَزَوَّجَ بِنْتَ حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّهَا بِنْتُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ خَالَفَهٗ یَحْیَی ابْنُ اٰدَمَ تَزْوِیْنِیُّ اٰخِرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَرَوٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ هَانِیْ بْنِ هَانِیْ وَ هُبَیْرَةَ بْنِ مَرْیَمَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

(اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۹۰، اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

ترجمہ | براء بن عازب سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ذی قعدہ میں رسول کریم ﷺ نے عمرہ کیا۔اہلِ مکہ نے حضور کو مکہ میں داخل ہونے سے روک کردیا۔یہاں تک کہ آنجناب ﷺ نے اس پر صلح کی کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) مکہ میں تین دن تک قیام فرمائیں گے۔پس جب وہ لکھنے لگے تو لکھا کہ یہ وہ صلح نامہ ہے کہ صلح کی اس پر محمد رسول اللہ نے۔انہوں (مشرکین) نے کہا کہ ہم آپ کے رسول ہونے کا اقرار نہیں کرتے۔اگر ہم جانتے کہ آپ ﷺ رسول ہیں۔تو پھر آپ کو مکہ میں آنے سے کیوں منع کرتے۔لیکن آپ تو محمد بن عبداللہ ہیں۔ارشاد فرمایا میں رسول اللہ ہوں اور میں محمد بن عبداللہ ہوں۔اور علی (المرتضیٰ علیہ السلام) سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ محو کردے۔علی (المرتضیٰ علیہ السلام) نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی قسم میں اسے ہرگز کبھی بھی محو نہ کروں گا۔تو رسول اللہ ﷺ نے وہ کاغذ لیا اور خود محو کردیا اور اچھی طرح نہ لکھ سکتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی جگہ بن عبداللہ لکھا اور لکھا کہ یہ وہ صلح نامہ ہے کہ اس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی۔کہ مکہ میں ہتھیار میانوں میں کر کے داخل ہوں گے اور یہ کہ مکہ والوں سے کسی ایک کو ساتھ نہ لے جائیں گے اگر چہ کوئی جانے کا قصد بھی کرے۔نیز اگر کوئی صحابی مکہ میں رہنے کا ارادہ کرے تو اسے نہ روکیں گے۔جب مکہ میں داخل ہو چکے اور مدت پوری ہوگئی تو اہلِ مکہ علی المرتضیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے کہہ کہ اب مکہ سے چلا جائے۔مدت پوری ہو چکی ہے۔تو آنحضرت ﷺ مکہ سے نکل پڑے۔تو (حضرت) حمزہ (رضی اللہ عنہ) کی بیٹی آپ کے پیچھے آئی آواز دے رہی تھی۔کہ اے چچا، اے چچا! تو علی علیہ السلام نے اس کا قصد کیا اور اس کو ہاتھ سے پکڑا اور فاطمہ علیہا السلام سے کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لے انہوں نے اسے اٹھالیا۔اس کی پرورش میں علی، زید اور جعفر (رضی اللہ عنہم) میں جھگڑا ہوا۔(جناب) علی (المرتضیٰ علیہ السلام) نے فرمایا کہ اس کو میں لیتا ہوں کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔اور جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔اور زید رضی اللہ عنہ نے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔تو آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کی پرورش خالہ کرے اور فرمایا کہ خالہ ماں کے برابر ہے۔پھر جناب علی (المرتضیٰ علیہ السلام) کو فرمایا اے علی تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں۔اور جناب جعفر (رضی اللہ عنہ) کو فرمایا تو خلقت (پیدائش) اور اخلاق میں میرے جیسا ہے۔اور جناب زید (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور آزادہ شدہ ہے۔جناب علی (المرتضیٰ علیہ السلام) نے عرض کیا کہ آپ ﷺ

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۹۰

۱: احمد بن سلیمان: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۱

۲: عبیداللہ بن موسیٰ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶:۲

۳: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۳

۴: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۵: البراء بن عازب: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۸۹:۷

حضرت حمزہ ﷺ کی بیٹی سے نکاح نہیں کرتے تو فرمایا وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

صحیح ، رجاله ثقات رجال الشیخین سوی الرهاوی وهو ثقة

(احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب، صفحہ ۲۰۴)

حدیث نمبر ۱۹۱/۴ اَنبأَنَا مُحَمَّدُ ۱ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی ۲ هُوَ ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ ۳ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ۴ عَنْ هَانِیٍ ۵ بْنِ هَانِیٍٔ وَهُبَیْرَةَ ۶ بْنِ مَرْیَمَ عَنْ عَلِیٍ ۷ اَنَّهُمْ اِخْتَصَمُوْا فِی ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَضٰی بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَ قَالَ اِنَّ الْخَالَةَ اُمٌّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَلاَ تَزَوَّجُهَا قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِیْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ وَقَالَ لِیْ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ وَ قَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خُلْقِیْ وَ خُلُقِیْ

ترجمہ جناب علی (المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ) سے روایت ہے (حضرت) حمزہ (ﷺ) کی بیٹی کی پرورش میں جھگڑا ہوا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی پرورش کرنے کا فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں فرمایا۔ اور فرمایا کہ خالہ ماں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اس سے نکاح نہیں کرتے۔ فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں اس لئے کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں" اور زید ﷺ کو فرمایا کہ "تو ہمارا بھائی ہے اور آزاد شدہ ہے" اور جعفر ﷺ کو فرمایا کہ "تو خلقت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہے"۔

اسنادہ حسن (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین علی ابن ابی طالب، صفحہ ۲۰۵)

اسماء الرجال حدیث نمبر ۱۹۱

۲: یحییٰ بن آدم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۳۵:۲

۱: محمد بن عبداللہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۰:۱

۳: اسرائیل: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۶:۲

۴: ابی اسحاق: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۴

۵: ہانی بن ہانی: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۶۹:۶

۶: ہبیرۃ بن یریم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۲۲:۵

۷: علی المرتضیٰ ﷺ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث نمبر ۱:۶

هٰذَا آخِرُ الْكِتَابِ

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

الحمد للہ ثم الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ خصائص نسائی شریف کا ترجمہ، حل لغت اور تشریح آج ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ بمطابق ۲۶، اگست ۱۹۷۸ء بروز اتوار بوقت تین بجکر پندرہ منٹ پر خانقاہ عالیہ آغا پیر جان رحمۃ اللہ علیہ یکہ توت پشاور شہر صوبہ سرحد پاکستان میں مکمل ہوا۔

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ وعز اسمہ وجل مجدہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے پیارے حبیب لبیب، رحمت للعالمین، خاتم النبیین، عالم علوم اولین و آخرین جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اور حضرت محبوب سبحانی، قطب ربانی، قندیل نورانی، شہباز لامکانی، غوث الاعظم، محی الدین السید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مدد سے اس ہیچ مدان خاکپائے اہل اللہ حقیر فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی بن حضرت سید السادات، برہان العاشقین، حافظ کلام اللہ سید محمد زمان شاہ صاحب قادری گیلانی مرحوم ومغفور کے قلم سے اس مبارک کتاب کو ترجمہ کروایا۔

یہ مہتمم بالشان کام آج ایسے مبارک دن اور عزت وشرافت والے مہینہ میں پورا ہوا کہ جس میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعز اسمہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن حکیم اُتارا اور اسی مہینہ کی آج کی تاریخ یعنی ۲۱ رمضان المبارک کو مولائے کائنات، اسد اللہ الغالب، علی کل غالب، امیر المومنین سیدنا ومولانا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت کا دن ہے، اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

کوچہ آغا پیر جان رحمۃ اللہ علیہ یکہ توت پشاور

باسمہٖ تعالیٰ

انوارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم



شرح

خصائص الامام علی کرم اللہ وجہہ الکریم

تالیف:

الحافظ الحجۃ ابی عبد الرحمٰن

صاحب السنن کبریٰ

کا

اردو ترجمہ